

نَقْلُ لَا إِسْكَانٌ كُمْ عَلَيْهِ حَلَّ كَمْ الْمُوَدَّةُ فِي الْقُرْبَىٰ

Part III  
From page ~~500~~  
510 to 809

## صلی اللہ علیہ وسلم

الرَّوْحَةُ تَرْجِيمَهُ

شَرْحُ الْمَوْعِدِ

علامہ حبیب شیخ سیفیان حبیبی بھنگی، قندھاری بھنگی، سنی مفتی عظیم قسطنطینیہ

ترجمہ و حواشی

از جناب مولانا ملک محمد شریعت حبیب صاحب عتبہ ملتان

حسین رضا مشتی

عالمی جناب حاجی الحرمین الشیرین پنڈا صادق علی صاحب عرقانی

## پھر ان بالوں کا ذکر جو کتاب صواتی تحریف میں درج ہیں

مغلیان بن عینی نے حربہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے رنگ کر رکھ کر راہ کی صورت میں پالا۔ اس شخص نے اپنے رنگ کے راہ پر جانے کی خبر سے آگاہ کیا۔ اور اس نے اس بات سے آگاہ کیا کہ اس شخص نے اپنے لشکر میں ایک اونٹنی کو خرکیا۔ انہوں نے اس کے گروہ میں ناسور رکھے۔ انہوں نے اس کو بکایا تو رہنمائل کی طرح کر دیا تھا۔ اس نے جایا کہ اہمان سرنگ ہو گیا تھا اور سورت کو گھن کیا جس کی وجہ سے دوسرے کو ظاہر ہو گئے تھے۔ اور جو پیر میں اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون جوش مار کر لکھنا شروع ہوا۔ اس کی وجہ سے بیان کیا ہے کہ اس سات روز تک رفتارہ اور سرخ ہو گیا۔ دیوار عل پر اس کی سخت سرخی کی وجہ سے زردی کے وجہے دھکائی دیتے تھے۔

ابن حوزی نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ دنیا میں وہ تنک تاریکہ ہے جو اہمان میں سرخی نہیں اور سعید حمدی نے کہ دنیا میں جس کمی ہے پتھر اُٹھایا جاتا تھا تو اس سے تازہ خون بہر نکلتا۔ اہمان سے خون کی بارشیں برسائیں جنکی اس کے نشانات یکروں کے ختم ہوتے تک بانی رہتے تھے۔

علام رشید احمد البغیم نے بیان کیا ہے اہمان نے خون کی بارشیں برسائی تھیں اور جفا خدا یعنی اس اتفاق اس کے تلے خون بہتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اہمان زیادہ کہہ پاں دار الامانہ کو فرمی میں لا یا گیا تو طلاق امام رضا کا رنگ رکھا۔ اس کے قتل کے وقت بیت المقدس کا جو پیر

اللک نے کہا ہے بات پیر سے اور تمام سے موادر کی شخص کو مسلم نہ ہو۔ اور کسی شخص کو نہ بتانا۔ امام زہری نے اس کے بارے کہ مکن ہے صحیح طریقے امام زہری سے یہ بات منقول ہے کہ وہ اتفاق امام حسین کے قتل کے وقت ہو گیا تو۔ مکن ہے کہ نومن حضرات حضرت علی اور امام حسین اس کے قتل کے وقت بیت المقدس پر ہو گیا تھا۔

طبعی نے کہا کہ اہمان بیان خناس کا رہنا اس کا سرخ رنگ ظاہر کر دینا تھا۔ ایک اور آدمی نے کہہ کر دیتے تھے کہ اہمان کے افق پر جہد میں تک امام حسین کے قتل کے بعد سرخ رہے پھر مشیہ سرخی دھکائی دیتے تھے۔ ایک سرہنی نے کہا کہ اہمان کی سرخی فردی کے وقت، پھر سرخی سخت کے ماتحت کو جو رنگ اس کو جو رنگی عنی کر لے جائے۔ اس کو پڑھیا۔

ابن حوزی کہا کہ امام حسین کے قتل کے پسے اہمان پھر سرخی دھکائی نہیں دیتی تھی۔ ایک حوزی نے کہ کہ الل تعالیٰ کی حکمت ہے کہ تم لوگ تلاش ہوتے ہیں تو ہمارے چہرے پر سرخ جائی ہے۔ الل تعالیٰ نے حسین کے قاتل سے اہمان کے افق پر سرخی کا اظہار کیا ہے۔ کم کو پیٹ کی اور اس کو جلا کر رکھ دیا۔ سرہنی نے اس نزدیک قسم ہے اور سرخ کو دیکھا

اللہ کے لئے مقام عبرت بنا ہوا تھا۔

نامہ ام ملک سے روایت کی ہے کہ آپ نے جدت کو امام حسین پر فوج کرتے تھے۔ ابن عذر نے آپ سے روایت کی ہے کہ آپ صیحت حسین کی وجہ سے اس قدر دریں کہ آپ کو علیٰ طاری ہو گیا۔“ چب حضرت پسر ملک این زیاد کے پاس لیا گیا تو اس کو ایک مقابل میں رکھا گیا۔ این زیاد آپ کے ان بارک سے چجزی کے مقابلے ادبی کرتا تھا۔ اور کتابیں نے ایسا شخص نہیں دیکھا۔ این زیاد کے پاس رسول اللہ کے صحابہ (بنی ایل) کو تشریف فرماتھے۔ آپ رد پڑے اور کہا کہ آپ تمام لوگوں سے رسول اللہ کے زیاد مشابہ ہے؟ اس کو زندگی اور بخاری نے روایت کیا ہے۔

امام حسین کو حرم استہ کو کوکر جائی تشریف لائے۔ آپ سے لانے والوں کی زیاد تعداد اور خارجیوں کی بیوی نے آپ کو خطوطِ تحریر کئے اور آپ کی بھیت کی، لکڑ والوں نے آپ کے چکار اور جانی مسمم عقیل سے کچھ کاٹ کرنے کی حیثیت سے بھیت کی تھی۔ بھیت کرنے والوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ لیکن یہے۔ کہ بیوی زیاد تھی، چب آپ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو چکور دیا اور اسکے دشمنوں کے مقابلے کئے۔ آئندہ والی بھلانی کے مقابلے میں جلدی دست مودے کو ترجیح دی۔ امام حسین نے اس کثیر تعداد سے آپ کے ساتھ آپ کے بھائی اور آپ کے ٹھوک کے افراد سے جو کل تعداد اسی سے کچھ زیاد تھی۔

آپ پرورد آپ کے اصحاب پرین دل پانی بید کیا گیا۔ دس گھنٹا وہ جو کے روز آپ کا سر قلم کریا۔ انہیں انہیا سے روایت ہے کہ زین بن اتم عبد الرحمن زیاد کے پاس موجود تھا۔ اس نے کہا (حسین کے بھائی) چب کی لوگوں کا۔ خدا کی نعمتی نے رسول اللہ صلیم کو دیکھا اور آپ ان دونوں ہر نڑوں کو بوس دیتے ہوئے خوب رہ گئے۔ این زیاد نے کہا آپ بڑھے دھوتے تو میں ضرور تماری گردن ارادتا۔ زیاد الحنا اور کہا۔ اسکے بعد تم غلام بڑھ گئے تم نے صدیقہ فاطمہ کو فلکے فرزند کو منتقل کر دیا۔ اور رحماء خبیثہ سمجھ کر ابنا امریز میلادیا۔ خدا کی نعمت وہ متار سے نیکو کار لوگوں کو قتل کر دے گا۔ اور متار کے دو گل کی بیوی کرنے سے الکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی وہ زبان آنکھوں میں دشہابِ ثاقب مارے وہ اندھا ہو گی۔ بازی اعلیٰ وہ خلیفہ صدوق عباسی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ایک آدمی کو شام میں دیکھا تو جو کاچھہ خنزیر کے جھر سے کی طرح تھا۔ اس سے اس کا سبب دریافت کیا گیا اس نے الہاد وہ برلن (عہزادہ اللہ) حضرت علیٰ حرم اللہ و جو کا ایک ہزار بار عن کیا کرتا تھا اور جو کے روز آپ پر چاہیہ الارزیہ سن کیا کرتا تھا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس نے رسول اللہ کو خاب میں دیکھا اس نے ایک طویل زمانہ کا تذکرہ کیا ہے کہ امام حسین نے اس شخص کی شکایت رسول اللہ کی خدمت میں کیا کہ رسول اللہ نے اس پر لعن کیا۔ چراپ نے اس کے چوبے پر ٹوک دیا۔ جماں ٹوک پہنچ گئی وہ جانب خنزیر کی شکل نہیں

تحادہ بدل کر کوکر بنا ہوا تھا۔

امام زہری نے کہا کہ حسین خپش نے بھی امام حسین کو قتل کیا تھا اس کو دنیا میں عذاب دیا گیا یا قتل ہے؟ اندھا ہو گیا یا اس کا چھڑا سیاہ ہو گیا یا انھوڑی مدت کے اندر اس کی سلطنت کا خاتمه ہو گیا۔ علامہ سبیط این جوزی نے واقعی سے روایت کی ہے کہ میک شخص امام حسین کے قتل کے وقت حدادِ حسین کو دیکھا۔ انھا بھر گئی، اس سے اندھیں ہیں کا سبب دریافت کیا گیا۔ اس نے کہا کہ اس نے رخواب میں، رسول اللہ صلیم کو دیکھا۔ آپ نے پہنی زونوں آستینوں کو جو چھایا تھا اور توار آپ کے ہاتھیں تھی۔ اندھلائی حسین میں سے دل آؤ میں آپ کے سامنے ذریعہ شدہ حالت میں موجود تھے۔ پھر آنحضرت اس شخص کو لعنتِ خداوت کی کہ وہ قاتمین حسین کی زیادتی کا بھائی

بنائے۔ پھر آپ نے خون حسین سے اس کو سربر لگایا۔ صبح کے وقت وہ شخص انہیں تھا۔ سبیط این جوزی نے بیان کیا ہے کہ تائبین حسین میں سے ایک آدمی نے اپنے گھوڑے کے ننگ میں لامیں کا سر لٹایا تھا۔ اس کا چھڑہ تاکوں سے بھی زیادہ سیاہ تھا۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ آپ بہت خوبصورت تھیں مالکِ عرب تھے۔ اس نے کہ چب سے یہی نے مر حسین کو دیکھایا تھا۔ اس کا وقت کوئی راتِ جو پہاڑی نہیں کوئی زندگی کی طرف نے جا کر مجھے اس میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ شخص ذریعہ

پری حالت میں مرا۔

نیز سبیط این جوزی نے بیان کیا کہ ایک شیخ نے رسول اللہ صلیم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے سامنے ایک مکانِ خون دیکھا ہے۔ لیکن آپ کی خدمت میں بیشی ہو رہے تھے۔ آپ ان کھون لکارہ سے تھے جو ایسی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ کیوں طلب کیا گیہے؟ رسول اللہ صلیم نے فرمایا تو کہا ہے اس کے اپنی انگلی سے پیری طرف افتابہ فرمایا۔ میں صبح کو اٹھتا فرمادا تھا۔

امام احمد بن حنبل نے بیان کیا کہ ایک شیخ نے کہ عہزادہ اللہ تعالیٰ حسین کو قتل کیا۔ کیونکہ اس نے زین کا بیٹ کرنے سے الکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی وہ زبان آنکھوں میں دشہابِ ثاقب مارے وہ اندھا ہو گی۔

بازی اعلیٰ وہ خلیفہ صدوق عباسی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ایک آدمی کو شام میں دیکھا تو جو کاچھہ خنزیر کے جھر سے کی طرح تھا۔ اس سے اس کا سبب دریافت کیا گیا اس نے الہاد وہ برلن (عہزادہ اللہ) حضرت علیٰ حرم اللہ و جو کا ایک ہزار بار عن کیا کرتا تھا اور جو کے روز آپ پر چاہیہ الارزیہ سن کیا کرتا تھا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس نے رسول اللہ کو خاب میں دیکھا اس نے ایک طویل زمانہ کا تذکرہ کیا ہے کہ امام حسین نے اس شخص کی شکایت رسول اللہ کی خدمت میں کیا کہ رسول اللہ نے اس پر لعن کیا۔ چراپ نے اس کے چوبے پر ٹوک دیا۔ جماں ٹوک پہنچ گئی وہ جانب خنزیر کی شکل نہیں

وافعی ہے کہ آپ حرم کو کل میں تشریف لائے۔ چب حضرت عین عنی



نہیں، عمر بن عبد الرحمن نے امام زین الدین کو امیر المؤمنین کہتے ہو، اپنے حکم دیا کہ اس شخص کو سزا دی جائے۔ اس شخص کو بیس کوڑے رکھتے گئے۔

زین الدین کو اپنے اسی کی بحیثیت سے خلیل کیا تھا۔

محمد مانندی نے رہایت کی ہے کہ عبد اللہ اعظم کا فرزند اخفلادہ شخص ہے جس کو فرشتوں نے عمل دیا تھا، نے کہا کہ خدا کی اسم نے زین الدین کی بحیثیت اس نے جھوٹی بھی کہ ہم اپنے سماں سے پھر پڑیں گے اور ہم پر اس بات کا خوف بھی طاری ہو گیا تھا کہ رب العالمین ہے جو اپنی باغی بیویوں، بیٹیوں، بھنوں سے نکاح کرتا ہے۔

علام فیضی سے لہا کہ زین الدین سے درود والی سے جو مسلمان ہے ایسی کے حکم سے تین دروز تک زین الدین کو

لے لائیں۔ سیکھوں میں یعنی رسول قتل کرنے کے لئے اور زندگی پاک، عذاب کی محنت دری کی لگی، ساختہ ایسی یہ

خراب بھیتا تھا اور مکارات اور کوچھ لامبا تھا اور لوگوں پر علم کو تھا اس بنا پر اب مذہب زین الدین خود مج کیا تھا۔

ڈالر زمیں نے اپنے ان لفڑی سے کریم ہونے جو بسا مسک اپنی بیوی سے کیا اس سے ان تک سلا والی کی لوت

زین الدین سے مذہب دالی کی طرفت ایک بڑا شکر روانہ کیا اور زین الدین نے ان کے خلاف خروج کیا ہے۔ تو

کتنی کردیں زین الدین کا شکر مذہب دالی کے پاس پہنچا۔ طبیب کے درمان سے پریمہ راقم حمدہ کے نام سے منتشر ہے۔

اوپر رسول کی جس تقدیبے حرمت کی گئی اس کو دیکھ کر ہر مسلمان کا بیوی کا نسب الٹھاتا ہے) زین الدین کے فام سے ہونے پر

نام مسلمان کا الفاقہ ہے۔ اور زین الدین کا خاص نام کے کوئی مستعار نہیں کہے جاتے۔ میں (علماء اپنی سلف کا اپنی احلاف ہے۔ ایک قلم نے اس کا نام کے کوئی مستعار نہیں کہا۔

ابن جوزی نے اس بات کرام احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب جس کا نام ہے

الروضۃ الفوستک بات تو یہ ہے کہ زین الدین حسین کو سوا کراچی پاک اسلام کے روزانہ مدارک پر جھپڑا کے ساختہ بے ادبی کی۔ اول رسول مسلم کو قیدی بنا کر اونٹوں کے پانوں پر سوار کی۔

ابن جوزی نے زین الدین کے اقتیب اعوال کا ذکر کیا ہے اور ہمارا ای بازوں سے زین الدین کی رسل کی نسل اور

رسانی کی تا مقصرد ملت۔ اگر زین الدین کے ملی چاہیتے کے لیے اور جنگ بدر کے عندها اس کے میونہیں پوشیدہ نہ ہوتا تو امام حسین بھی اسلام کے سر مبارک کا فرزد احترام کرتا۔ اور اکل رسول مسلم کے نام

حسن سلوک سے پیش آتا۔

قامنی المولی سے ابن جوزی نے نقل کیا ہے کہ تاضی نے اپنے کتاب المختذلۃ الاحصلین میں اپنی سلف

ذخیل بن الیاذ را کہ عمر بن عبد الرحمن کی خدمت میں موجود تھا، اور ایک آدمی نے کہا ابیرین

ہے۔ اور معاویر کے بعد زین الدین کے ولی محدث نے کھلشن بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔

ایک گروہ نے کہا ہے کافر تھا۔ سبط ابن جوزی وغیرہ کا مشہور قول ہی ہے۔ لیکن کچھ امام حسین کا فرض

اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اہل شام کو صحیح کر کے ایک جھپڑی کے ساتھ سر مبارک کی بے غرقی کی تھا

یا خود بھی پڑھتا تھا۔ سے

لیت اشتیاخی میدا شهددا

کاش کر میرے بد کے مقتول نریگ زندہ ہوتے

زین الدین کے یا شوار مشہور محدث میں اور اس میں روشنار اور کا اھناف کیا جیز یہ کے وجہ

کافر ہونے پر دلالت کرتے ہیں اس کتاب (نیایع المودة)، کا مژول کتاب ہے کہ صاحب اس بہادر عنقر

نے صرف پہلے ابیات کا ذکر کیا ہے اور باقی اشعار بیان نہیں کرتے۔ میں نے ان تمام اشعار کو دھوندہ کیا اسے اور

دو اشتمالیاتی ہے میں کہہ دینیزی کے صریح کافر نے پر دلالت کرتے ہیں۔ اشعار ہیں:-

لیت اشتیاخی میدا شهددا و قمة الخرج من دقة الاصل  
لادهلو واستحلوا اضرحا ثم قلوا يا يزيد لا تست

قىد قتلت الغزير من سعادته دعد لثاها بيد ما معتاد  
لست من مفتاد لام اسرق من نبي احمد ما هات فعل

کاش کا جھپڑا سے زین الدین کے مقتول زندہ ہوتے تو ہمارے اور خوشیاں میں نے بھر کتے اسے

زین الدین کا لاثمل نہیں، سرم دگوں نے قوم کے سرہ اور اس کو قتل کیا۔ ہم نے جنگ بدر کا بدلہ لیا۔ اور ہم

ہمہ لیا اور لادا الحمد سے احمد کے کام کا بدلہ دیتا تھیں جنون کا شکل سے ختم ہوا۔

سط ابن جوزی نے کہا کہ یہ بات اپنی افسوسنگ نہیں ہے لیکن زندگی نے حسین رضی اللہ عنہ سے جلد

کی۔ زیادہ افسوسنگ بات تو یہ ہے کہ زین الدین حسین کو سوا کراچی اپنے اہل سارک پر جھپڑا

کے ساختہ بے ادبی کی۔ اول رسول مسلم کو قیدی بنا کر اونٹوں کے پانوں پر سوار کی۔

ابن جوزی نے زین الدین کے اقتیب اعوال کا ذکر کیا ہے اور ہمارا ای بازوں سے زین الدین کی نسل اور

رسانی کی تا مقصرد ملت۔ اگر زین الدین کے ملی چاہیتے کے لیے اور جنگ بدر کے عندها اس کے میونہیں

پوشیدہ نہ ہوتا تو امام حسین بھی اسلام کے سر مبارک کا فرزد احترام کرتا۔ اور اکل رسول مسلم کے نام

حسن سلوک سے پیش آتا۔

ذخیل بن الیاذ را کہ عمر بن عبد الرحمن کی خدمت میں موجود تھا، اور ایک آدمی نے کہا ابیرین

یا عوض میں وظیفہ پڑھتا تھا۔ سے

صحابہ بن یزید بن صالحہ جب علاحت پر ملکہ ہنزا نو میر پر بیٹھ کر کہا کہ یہ خلافت اللہ تعالیٰ کی ہے اور یہ سے دلائی خلافت کے حق داروں سے خواہ مخواہ کا حصر لایا تھا۔ علیؑ بن ابی طالبؑ سے زیادہ حق دلائی خلافت کا کون ہو سکتا تھا جتنا عرصہ و قم پر سورہ رہا اس کو تم خود جانتے ہو۔ آخر اس کوست آگئی ہے اپنے لگن اگوں شیبہ گردی کو کفر میں حاصل۔

میر سے والد یزید نے خلافت کو سنبھالا، حلال کر دہ خلافت کھا بل نہیں تھے۔ ابی رسول اللہ صلیم کی بیٹی کے نزد میں حصہ حصر دیا۔ اس کی زندگی کو کامٹ فیا اور اس کے رشتہ داروں کو ختم کیا۔ اپنے انہیں ہر ٹین میں جلوکا ہوا اپنی قبریں جا پڑا۔ اپنے صاحبہ بن یزید پر بیٹا۔ یہ کام ہمارے لئے بہت بڑے ٹھانے کا بہت ہے۔ ہر اس بات کو جانتے ہیں کہ اس کا درجہ بیڑا کا پھر غذا بہت بڑا ہے اور اس کی بارگشت بہت بڑی ہوگی۔ اس سے رسول اللہ صلیم کی عترت کو تعلیٰ کیا۔ شراب کو جلد قرار دیا۔ خانہ مکہ کو برداشی کیا۔ میں خلافت کا جریب تھے کوئی۔ اس کو کوڑا کے گا۔ اور اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی بعثت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو کوڑا کے گا۔ اور اس کے زمانے میں کوئی مذہبی ترقی کو لٹکانا تھا اور مذہبی کے رہنماء دوں کو جوڑا تھا۔ اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ یہ مذہبی مذہب کو لٹکانا تھا اور مذہبی کے رہنماء دوں کو جوڑا تھا۔ احمد وہ حدیث حبیب کو مسلمت سے رہا یہ کیا ہے کہ یزید کے اس شتر نے لوگوں کو تعلیٰ کیا تھا اور صاحب علیم سے پال کیا تھا۔ لوگوں کو غلام بنایا تھا۔ مذہبی مذہب کو فواد تھا یہ سب باقی مشورہ میں ہے۔ حتیٰ کہ قرآن سکو خواری عذر میں کی محدث درسی کی کمی اور اتنے ہی صحابہ رسول تعلیٰ کے لئے گئے، مفات سو قرآن کے قاریوں کو تعلیٰ کیا گی۔ لئے دن تک مذہبی کا لوت جاؤ تو زاری گیا۔ لئے دن تک نماز باجاعت دہو سکی۔ مدینہ والوں پر کمی دن تک خوف طاری رہا، کمی دن تک لوگوں کے لئے مسجد رسول میں داخل رہنا ممکن نہ رہا۔ مسجد رسول میں کذلی نے داخل میں ہو کر میر سمن میں اندھا عبید والا سکم پر پیشاپ کر دیا اور اس حدیث کی تصدیق ہرگئی تھیں جس کے متعلق رسول اللہ صلیم نے آگاہ فرمایا تھا، اسی شکر کا پیپر مالا حروف اس بات پر راضی ہر ترا خنا کر دہ یزید کی جیتیں اس پر تاریکی کر دے لوگ یزید کے غلام ہیں اگر وہ پہلے ہے تو ان کو کچھ دلے اگر جاہے تو ان کو آزاد کر دے اگب اُدی نے سپہ سالہ شتر سے کام کیا ہے اسے خدا اور سنت رسول پر سیکھ کرے ہیں اور اس کی گردان اُردا دی گئی۔ جو باقی دادھرے کے موقع پہنچیں۔

اخطل بختنا خوار زمیں الی الی الموئیہ مرفق بن الحسن نے اپنی منڈے سلبیان امشن بن اہرال کوفی سے رہا یہ کہ یہ لفظ رات کے وقت خلیفہ پر جعفر منصور وہ ناقی نے علیش کے پاس اکیب آری روانہ کیا۔ اسی منصور کے پاس پیش کیا ہے: حضور نے بیوی کیا۔ ابھی روز حضرت علیا پر بابی علیش میں تشریعت لائیں۔ عرض کیا ہے یہ رہتے ہیں اور حسین کیں چھے گئے ہیں ابھی معلوم نہیں کہ وہ دونوں اس وقت پہلی میں اور دوسری میں رسول اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے فاطمہ اگر یہ رنگ کرو، جس اللہ نے ان دونوں کو پیدا کیا ہے، وہ ان دونوں پر فتح سے اور اپنے نیا رہہ ہربان ہے۔ رسول اللہ نے کہا ہے میرے اللہ وہ جس علیک بھی ہر ہیں ان کی خلافت فرا۔ جسرا بیل نازل ہوئے اور آگاہ کیا کر دو نوں بونجوار کے باع جسی کوئے ہوئے ہیں۔ فرستہ نے ایک پرانے کے تھے اور دوسرا پران دو قوں کے ابڑا ڈالا ہوا ہے۔ رسول اللہ اور تم لوگ اپنے کے ساتھ دو نوں شہزادیوں کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم کیا دیکھتے ہیں کہ امام حسن نے امام حسن کے کھلے ہیں یا میں ڈالی ہوئی ہیں۔ میں صلی اللہ علیہ وَالیہ وَاسْلَم نے دونوں کو پرسہ دیا۔ دونوں بسیار سوچ گئے۔ دونوں کو اپنے کنٹھے پر اٹھا کیا، اٹھائے

کر قوم ہماری طرف یہ بات غوب کرتی ہے کہ یہ لوگ یزید سے قلا کرتے ہیں۔ زماں اے میرے بیٹے ایکی دو شخص جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لا لیلہ ہے یزید سے قلا کرے گا، اسی خطر پر کیوں رخصت کی جاتے ہے جسی پر خدا نے اپنی کنٹ بی لعنت کی ہے۔ میں نے ہر حق کیا دکھ کی ایت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا یہ فکل ہے دھل عسیتیم ان تلمیعن ان نقشہ دادی الادھن تقطیعاً اس حامکھ اول لذات الدین العین

الله فاصحہم فاعلمی البصار هم۔

لیا قتل سے بھی بچوں کو کری طبا نہاد ہو سکتا ہے، ابن جنڑی نے ذکر کیا ہے کہ قافی ابوعلی نے ایک اتے تصنیع کی ہے جس میں ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو لعنت کے سنتی ہیں۔ آپ نے انہیں یزید کا خمار بھی کیا ہے؟

یہ آپ نے رسول اللہ کی اس حدیث کا ذکر کیا ہے کہ جسی خص نے مدینہ والوں کو ظلم کی وجہ سے ڈالا

اللہ تعالیٰ اس کو کوڑا کے گا۔ اور اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی بعثت ہے۔

اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ یہ مذہبی مذہب کو لٹکانا تھا اور مذہبی کے رہنماء دوں کو جوڑا تھا۔ احمد وہ حدیث حبیب کو مسلمت سے رہا یہ کیا ہے کہ یزید کے اس شتر نے لوگوں کو تعلیٰ کیا تھا اور صاحب علیم سے پال کیا تھا۔ لوگوں کو غلام بنایا تھا۔ مذہبی مذہب کو فواد تھا یہ سب باقی مشورہ میں ہے۔ حتیٰ کہ قرآن سکو خواری عذر میں کی محدث درسی کی کمی اور اتنے ہی صحابہ رسول تعلیٰ کے لئے گئے، مفات سو قرآن کے قاریوں کو تعلیٰ کیا گی۔ لئے دن تک مذہبی کا لوت جاؤ تو زاری گیا۔ لئے دن تک نماز باجاعت دہو سکی۔ مدینہ والوں پر کمی دن تک خوف طاری رہا، کمی دن تک لوگوں کے لئے مسجد رسول میں داخل رہنا ممکن نہ رہا۔ مسجد رسول میں کذلی نے داخل میں ہو کر میر سمن میں اندھا عبید والا سکم پر پیشاپ کر دیا اور اس حدیث کی تصدیق ہرگئی تھیں جس کے متعلق رسول اللہ صلیم نے آگاہ فرمایا تھا، اسی شکر کا پیپر مالا حروف اس بات پر راضی ہر ترا خنا کر دہ یزید کی جیتیں اس پر تاریکی کر دے لوگ یزید کے غلام ہیں اگر وہ پہلے ہے تو ان کو کچھ دلے اگر جاہے تو ان کو آزاد کر دے اگب اُدی نے سپہ سالہ شتر سے کام کیا ہے اسے خدا اور سنت رسول پر سیکھ کرے ہیں اور اس کی گردان اُردا دی گئی۔ جو باقی دادھرے کے موقع پہنچیں۔

بھری خدر دینی کو خاتم کرنے کے بعد، مکہ کی طرف ابی زبیر سے حملہ کرنے کے لئے روانہ گواہ دہان جاکر ان لوگوں نے خدا کعبہ پر جمعیت جمع کر کر یزید پر سارے اور جناد کعبہ کے خلاف کر آگ کے جلا دیا اور یہ دہ بست یزید گیا۔ یہ یزید کے زمانہ سلطنت میں یزید سے ظہور پڑ پر بکھی۔

یزید کی سلطنت ششہوں میں خود سما ہوتی ہے اور یزید سے ۶۳۷ھ کے شروع میں برگایا۔

کے تیرے خوبہ مل کوچا میں سے تیری شادی اس سے کر دی جسے میں نے اس کو اپنا دھما بنا لایا ہے دل کے لحاظ  
میں تمام لوگوں سے زیادہ بہادر اصل کے لحاظ سے زیادہ صابر احمد اور کے لحاظ سے زیادہ حقیقی اسلام کے  
لار کے سبقت دار علم کے لحاظ سے سب زیادہ عالم، قیامت کے روذہ لوادا الحمد اس کے ہاتھیں ہوا۔  
اور آغاز دینے والاؤ امدادے گا۔ اے احمد! تیرا اچھا باب حضرت ابراہیم ہے، تیرا اچھا بھائی ہے۔

مشور نے کہا جب میں نے یہ حدیث اس کی حدیث میں بیان کی تو اس نے مجھے تین کٹپے اور دو ہزار یوم  
لھاظ کئے۔ فرمایا جب کل ہو تو فلاں قوم کی مسجد میں اشریف امام تاکتم اس شخص کی حالت دیکھو جس نے حضرت  
لار کے سبق رکھا تھا، مشور نے کہا مشرق کی وجہ سے مات بیرے لئے بھی ہو گئی۔ جبکہ صحیح ہوئی تو میں  
مسجد میں پہنچا، میں بھلی صوت میں کھڑا ہو گیا۔ پرست ہمیں ایک فوج ان خداوند بناز کے ہوئے کھڑا ہی، رکوع  
لار کے لئے پڑھا اور اس کا عمارت سے گزیا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو کی دیکھا ہوں کہ اس کا سرخزیور  
کا سر ہے۔ امام نے سلام کیا، میں نے اس سے آہنگ سے دریافت کیا، ایتر سے لئے ہاتھ ہو ایں جو حیر  
کوکر رہ ہوں یہ کیا تھے؟ وہ شخص مجھے اپنے گھر کے لیا، اکھیں اُڑن تھا۔ میں ہر روز حضرت علی کرم اللہ وجہ  
وہ روز اور اسی حضرت کی اکنافا۔ جبکہ ہر روز حضرت پرچار سزا مرتبہ احتضان کر رکھتا تھا، اکیس غفران کا ان یہی سرگیا اتنا ب  
کا وہ بھی جنت میں ہو گا۔ امروج ان دو دن سے لعفن رکھے گا زادہ آگ میں ہو گا۔

مشور نے کہا جب میں نے یہ حدیث بیان کی تو شیخ زادہ اور سرور بُوہا اپ نے مجھے ایک  
ایسی پوشش کی جس کو میں نے پہنچا ہیں تھا۔ مجھے اپنے چھپر سوار کیا اور مجھے سو دنیا عطا کئے۔ اس کے بعد  
شیخ نے کہا ہمیں مجھے ایک ایسے فوجان کے پاس لیجھ رہا ہوں جو تیری حدیث سن کر خوش ہو گا۔ میرا باخڑ پلک کر  
فوجان کے دروانے پر چھپئے۔ فوجان باہر تشریف لائے اور کہا کہیں جانتا ہوں کہ قم اللہ اور اس کے رسول  
اور رسول کے اہل بیت کو درست رکھتے ہو۔ مجھے اپنے چھپر سوار پر زادہ پوشش حاصل کرنے کا تلاطف علوم ہے ایسا  
سلوک اپ سے غلام شخص نے لیا ہے، می پر مجھے اپنے گھومنے لے گئے۔ مجھے کہا پ جو غنائم اہل بیت کی کوئی  
حدیث سناتے۔

میں نے اپ سے کہا کہ مجھے پرستے باب محرابیے باب ملائی اور اپ کے دادا عبد اللہ بن عباس سے روایت  
کرتے ہیں کہ میں بھی صور کے گھومنے سے رسول اللہ کے سامنے مرحوج رہتا۔ جناب ناظرینے باب صلح کے پاس تشریف لائیں۔ احمد  
عفن کیا اسے نیرسے باب قریش کی عقدیں کہتی ہیں کہ مذاہرا باب اور شہر اسیا شخص ہے جس کے پاس کہاں نہیں  
ہیں ہے ارسوں اللہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تماری شادی اس وقت تک نہیں کی جب تک عرض کے  
اور اللہ تعالیٰ نے تیری شادی نہیں کریں۔ اور اسی بات پر اپنے فرشتوں کو گلاہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہیں پر  
لگاہ انتخاب کر دیا یا مغلوق ہے تیرے باب کو مغلوق کیا، پھر دوسرا مرتبہ نگاہ انتخاب کر دیا۔ مغلوق سے

اپنے گھر جانے کی اجازت دی۔

علی بن ابی اسیم کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے اسنے کی تفسیر کے باعث میں بیان کیا گیا ہے، من عاتی  
بیع ما عربت بدال خر لغی علیہ، لیکن صیغہ اول میں طالب تقلیل کر کر رکھتے ہیں۔ اس وقت بیت المقدس  
پہنچائے جوتن تکمیل خود اس کو پہنچائی گئی تو پھر بھی اس کے بخلاف بغاوت کی جائے تو اللہ اس کی  
نصرت فرور کرے گا۔ بیت المقدس کے اس قتل کے باعث میں روایت سے و من عاتی جس نے تکمیل  
کی لیکن رسول اللہ صلیم نے کفار قریش کی بیت تکمیل پر کوئی رحمتی کے مقصود پر وہی اپنے کی مدد  
رسیمہ اشیہ بن وہبیہ اور حضور بن الیسفیان مارے گئے تھے اور  
عمر بن روحیہ کا والد رحیم، بحدیث برکی دادی رحیم، ویریہ نے ان کو کھل کر خون کا بولہ لیا تھا اور امام حسن  
کو اپنے بغفل اور بیکنے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اور یہ یہ نے پڑھا تھا۔

لیست امشیانی بیدار شہید ۲۴ و تقدیم اخراج من درج الامر  
لا هلو افاست گلوا فرحا شر قالوا یا یزیدیا لا نتشی  
قد مملئنا الفرم من ساطا هندر دعد لستا بیدار فاعتدل  
ا) است من خذفت ان لعن قتنم من نبی احمد دما کان فعل  
اسٹر تعالیٰ کی بیانیت بخش ماعوقب به بالرمس کی صلم کو تکمیل دی جبکہ انہیں نے اور وہ کھا کر آئے  
لکھنی قتل کر دی تو رسول اللہ مدینہ کی طرف ہجرت کرائے تھے۔ شر لغی علیہ سا، پھر اس پر بیان و دل کی لیے نہ  
نے رسول اللہ کے اہل بیت پر بغاوت کی اس کے بعد اس کے نزدیک یہ نہیں کیا۔ بیت پر بغاوت کی، اللہ تعالیٰ  
فران لیکھا امام اللہ۔ اللہ اس کی غفران مدد کرے گا۔ یعنی آپ کے بیٹے مددی رحیل اللہ فر جا کر کریم  
اب رحیف امام محمد باقر علیہ السلام نے اخبار فرمائے ہیں۔

ان الیہ دل بجهہ دل نبیہ دم مکا آسون حادثت الا زمان  
بیو دی اگ اپنے بنی سے محبت رکھنے کی وجہ سے نانے کے مصالح سے اسیں بہیں ہیں۔

و نه الصلب بحبیلی صبرا بیشدن نہوافی قری بمحابات  
صلیب مارے حضرت صلیع سے محبت کی وجہ سے بخاش بخاش بخاجان کی سیستیوں میں پھرستے ہیں۔  
را المر متون بحسب ال محمد بیعت نے الکاذن بالمتین فی  
اہل حرم سے محبت رکھنے کے حرم میں وہیں پرہرش جہاد سے اگل بر سال جلتے ہیں۔

بیوی عاصمہ بیوی عاصمہ نے امام زہری سے روایت کی ہے کہ میں عبد الملک بن مروان کے پاس گیا اب نہ کہا  
کے شہاب کے فرزند کی بچت معلوم ہے کہ جس صیغہ اول میں طالب تقلیل کر کر رکھتے ہیں اس وقت بیت المقدس  
کی بیانات تھیں میں نے کہا ہاں، اور ادا، اہم امور کا ایک تھانی کے بیچے چلے گئے، لوگوں سے علیو  
کے، اکھاں جو سچر کیم بیت المقدس سے اٹھا یا جاتا تھا اس کے تسلی خون پر نکلا تھا اس باقی کو ترے اور  
کے موادر کوئی جانے والا باقی نہیں رہا، اور تم سے اس دافع کو کوئی شفیر نہ رکھے بلکہ میں نے آپ کی  
مات لکھ کر کہ آگاہ نہ کیا۔

بیوی اشیہ بن وہبیہ اور حضور بن الیسفیان مارے گئے تھے اور  
عمر بن روحیہ کا والد رحیم، بحدیث برکی دادی رحیم، ویریہ نے ان کو کھل کر خون کا بولہ لیا تھا اور امام حسن  
کو اپنے بغفل اور بیکنے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا اور یہ یہ نے پڑھا تھا۔

صیغہ اسناد سے زہری سے روایت کی گئی ہے کہ یہ اس وقت بیوی عاصمہ امام حسن کی قتل ہوتے  
ہے۔ شاید دھلی اور حضرت علی اور امام حسن اسکے سلسلے کے وقت میانہ تھا۔ انتہی  
مشام میں حضرت اکرم رضا شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ دشمنی ان کو بلکہ سرکوڑی میں ملئے گئے۔ اور یہ ایک  
کارروائی سے زیادہ خوبصورت چھر سے والا تھا۔ اور اس نے اپنے گھوڑے کی تنگ میں حضرت جہاں  
کا سر لٹکایا تھا۔ اس کا جھرو تار کل سے زیادہ سیاہ ہو گیا۔ اس نے کما کہ ایک رات ہی دھری  
کارروائی کے سے انہوں نے میرے بازو کو پکڑا اور مجھے اگ کی طرف لے لے گئے، مجھے اگ میں ڈال دیا اس  
کے بعد وہ شفیر نہیں بتا۔ بڑی ہوتے رہا۔

شیخ ابن الصادق عبد بن حلفہ قریشی روایت کرتے ہیں کہ میں نے بیوی صلم کو خواب میں دیکھا اور آپ  
اگرست میں لوگ پہنچا ہو رہے ہیں اور آپ کے مانے ایک طشت رکھا تھا ہے جس میں خون موجود تھا،  
حلو لوگوں کو خون لکھاتے تھے اجس میں آپ کی خدمت میں پہنچا، میں نے عرض کیا، میں نے نہ کوئی  
فرمان ادا نہ بیڑا فرمایا تم صحن کا قتل بونا پہانتے تھے، آپ نے میری طرف اپنی انگلی سے اشانہ فرمایا  
کہ مجھ کو پہنچے آپ کو اندر جاؤ یا۔

بیوی عاصمہ بیوی عاصمہ نے اپنے بیوی صلم کو خواب میں دیکھا اور مجھے فرما کر جب تک ایں  
اکھ کر دیجو تو انہیں سلام کرنا اور اسے آکھ کر ناکر جسین کے قابل جسم میں ہو گئے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ  
کی فارون کو دروناک مذکاب میں مذاکرے ہے میں نے اس بات سے برا کرنا کہ اکھ کر دیجو اور اس کے  
کھلکھلے کے لئے اسے فرمایا تھا۔ اس کے بیچے خواب ہیں دیکھا ہیں نے حقیقتاً دیکھا کر کشیاں

بیان کی ہے، اُپر اپنے ابا و خالہوں سے اور یہ حضرات حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے دلت اور سعید عطاء دری سے جبری سے روایت کی ہے۔ علی کو کامیاب شہزادہ نہیں بلیں بھوت کو کامیاب دیں نہ خدیل میں سے ایک شخص ہے راجحہ عمارہ تھا اور تھنخ مدینہ میں آیا حسین رضی اللہ عنہ کو کامیاب دیں۔ الطلاق اسے اس کی انکھوں پر نہ شتاب نافرما پڑی۔ اس کی دلنوں آنکھیں ختم ہو گئیں۔ پادری کی کتاب، تو پیش از بیان ایسا ہی عرض نہ صور خلیفہ عباسی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ایک

دافتداری نے روایت کی کہ جب قبیری امام حسین علیہ السلام کے سر کے ساق پر یہ پہنچے، مدینہ میں کوئی ایسا شخص بزرگ اجوہ شہر سے باہر نکل کر رہا تو اسراہ زینب بنت عقبیل بن ابی طالب اپنا چہرہ کھوئے ہوئے پر بیان مال، پھر نکلنے پر جھینکنے اور کبھی تھیں ہے حسینؑ ہے جہانؑ ہے گھر والوں ہے گھر ہے علیؑ ہے حسینؑ، پھر اس پر نہیں یہ اخبار پڑے۔

ماذ المقولون ان قال النبي ناصر  
ماذا فعلتم ما تعلم اخر الامر  
باصل ينتي دارالله اما لاكم  
نهمن ما انت مر تغدا بالذالم  
ندتيم و مبنى همي بغضيبة  
ضم اسرارى و متن ضرا جرايد  
ما كان هذ اجزاني ادخلت نكر ات تخلقوني بوثني ذهني و حس  
الظاهر) جب رسول اللہ نے ریاست کریمؑ کرنے کے اخراجی امور کو حکم دیتے اب بہت اور میری اولاد کے ساتھ کیا سلوک کیا تو اس دلت کی کھوئے ہوئے اس بات کا عہدہ نہیں لیا گیا تم نے اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کیا، میری اولاد اور میرے چنانی اولاد کو خالع کر دیا، جن حق کو قبیری کا بعض اتفاق کیا جو خون سے لت پستھے ہے ایک قسم نے میری تصحیح کو بچے نہیں بدلت دیا، اور میرے ٹاریت و معنی کے بارے میں تم نے بچے تکلیف دی۔

### فاطمہ بنت عقبیل بن ابی طالب کا ارشاد

عنيف ایک بعده عربی داندھی ان تد بہت الالعجل  
ستھن کلام لمصلیب علی قضا اصیبو احمدۃ لعقبیل  
برق انکھوا نکھنے والے آنسو دل کے ساتھ کریک اگر رذما سے تزال مصلی پر

مری حضرت اختیار نہیں کر سکتا۔

ابو جعفر عطاء دری سے جبری سے روایت کی ہے۔ علی کو کامیاب شہزادہ نہیں بلیں بھوت کو کامیاب دیں نہ خدیل میں سے ایک شخص ہے راجحہ عمارہ تھا اور تھنخ مدینہ میں آیا حسین رضی اللہ عنہ کو کامیاب دیں۔ الطلاق اسے اس کی انکھوں پر نہ شتاب نافرما پڑی۔ اس کی دلنوں آنکھیں ختم ہو گئیں۔

پادری کی کتاب، تو پیش از بیان ایسا ہی عرض نہ صور خلیفہ عباسی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ایک

کہن کو شام میں رکھا اس کا جھرو خود ریسکے چرسے کی طرح تھا۔ ایں پر قیامت کے ہمارے الجمیل محمد بن عجیب بن یہاں اور عقبی کے روایت کرتے ہیں۔ اُپر بوسلم کی سمجھ کے نام پر اور برسیم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہم لگل نے سرزین درم پر جنگ لڑا کی اور اگر جاہکیں، ایک عربی زبان میں کتاب پر بچردی، جسیں یہ مبارک تحریر کی۔

الترجمة مقتلت حسینا شفاعة حیدر بیہم الحساب  
هم دگر نے اہل ردم سے دیانت کیا اس عبادت کو کس نے تحریر کیا ہے تو اہول نے کہا ہے  
بات کا علم نہیں ہے۔

محمد سرین نے کہا کہ مجھی علم کی ابھشت سے تین سو سال پہلے ایک ستر یا گیا، جس پر سریانی زبان میں ہے  
تحریر کلی سر جب اہول نے اس کو عربی میں تعلق کیا تو یہ عبارت فتحت حق۔

الترجمة مقتلت حسینا شفاعة حیدر بیہم الحساب  
در جو پہلے گور جائے ا)

یہ عبارت رہے کہ تمام کے ساتھ خون کی سیاہی سے دلدار ہر کھنڈ ہوتی تھی۔  
سلمان بن عیاض نے کہا کہ ایک برق را ڈال گا جس میں نہ قظم تحریر سقی رسم  
لا مدان تر دال قیامتہ فاطمہ رضیتھا بیدم الحسین مبلغ

لقریب اباد فاطمہ بیان قیامت میں اس سر جالت میں تشریف لائیں اکابر کی تحریر میدک حسین علیہ السلام  
کے خون سے زکیں ہوں۔

دیا ہم شفاعة کا حضوراً دیا والصومان نیم القيامة یتفق  
اں شخص کے لئے ہلاکت ہے جس کے شفاعت کرنے والے اس کے دعویٰ می خارج ہوں، اور  
قیامت کے روز صور پر نہ جائے گا!

اس باستدل کشا ہو جو حدیث ہے کہ حافظون اخفرت ایسی الحسنة الطاهرہ میں ایم علی خدا علیہ السلام

یوں حضرات حشر اور موقف کے دن میری شفاعت کرنے والے میں۔ ان سے بخوبی کھٹا شاخی کے نزدیک لگتا ہے۔

سبط ابن جوزی نے بیان کیا ہے کہ ابن سید ریت شاعر کے بلے کے لئے اور امام حسین علیہ السلام پر رضا خروج کر دیا اور یہ اشعار بیان کر رہے ہیں۔

احسین المیعوت حکم بالبدنی۔ شما بیکون الحن عنده مصالحت  
و حسین جو کسے ناتاہبایت کے ماتحت بہوت ہوئے۔ حتیٰ قسم آپ سے میری خود بیانات و استیضیح  
وکت شاهد کے لیے بذلت نفیس۔ کوایدِ محمد بن ذیل البیاذ  
الگریں کے بیان میں کو جو دہوتا تو آپ کی بصیرت دور کرنے کے لئے پوری طرح جان کی بیانی کیا گئی۔  
پھر اپنی جگہ پر گیا، بندی صلوٰم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا تھے خوشخبری ہے۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے ان  
کوں میں لکھ دیا ہے۔ جنہوں نے تیرے پتے امام حسین کے سامنے جماد کیا۔

معامل العترة الطاہرہ میں چاندیاں احشر نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ  
نے فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ امیرے جان زید پر جنم کسے۔ آپ خبرے پاپ سے  
ایسا کہیں اس باعثی گردہ کے خلاف خروج کرتا ہوں، میرے پاپ نے فرمایا۔ زید ایمان کر دیجئے اس بات کا  
خوب ہے کہ تم قتل کئے جاؤ گے اور کوئی کی پشت پر سیل پر لگائے جاؤ گے۔ سند یہ یعنی اس بات کا علم یعنی  
کہ افادہ کو ایسیں سے برجھوں جو کسی بادشاہ پر ضیافت کے خروج سے پہلے خروج کرے کا قتل کر دیا جائے گا، زید  
کے سامنہ ایسا ای واقعہ نہیں آیا کہا جیسا میرے پاپ نے فرمایا۔

صحابہ رضیت نے ذکر کیا ہے کہ عبید اللہ الحسن بن حسن بن شعبی بن علی رضی اللہ عنہم اپنے زندگی میں بزرگش  
کیا۔ آپ بہت سے حکام کے مالک تھے۔ آپ محر نفیب پرنس زکیر اور ابراہیم کے والد تھے۔  
جب انفلان دران کی عکوس مصلحت اخراجی رانے لیا اور ان میں کمر، حدی بھی پسیدا ہو گئی۔ تب زین العابدین نے اس بات  
کے اثر اور خارجہ کی وجہ پر ایسیں بیعت کر لیں جو خلافت کے لئے کہ کھدا بر جائے جوہا شم  
کئے ترہوں۔ جمعہ صادق علیہ السلام کی خدمت میں نعماء کیا۔ عبید اللہ نے کہا کہ جمعہ صادق  
علیہ السلام کی خدمت کے لام کو خراب کر دیں گے۔ جب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے تو آپ نے ان  
کوست سے جوڑ کو نے کا سبب درستہ کیا۔ انہوں نے واخترے آپ کو کام کا، کام کیا، حادثہ ان کو مردی کی وجہ  
کے لام۔ اسکے پر جوہ کے فلانی اسیں اس است کے کوئی فوٹے نہیں دیکھوں گا۔ اگر آپ

رویا کر سیدیان کر بلائیں فوڈہ جو جان مارے گئے تھے جو حضرت علیہ السلام کی صربے پیدا ہوتے تھے اور پرانی  
عقلی مصلحت سے مارے گئے تھے۔ ان دونوں افساروں ایں عبدالعزیز استیضیح میں نقل کیے ہے۔  
ایں سخنے اسلام سے نہایت کی ہے جب آپ نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنی (زفریا)  
اللہ تعالیٰ قاتلین کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرا کے۔ پھر آپ در پڑیں۔ سچی کا اپ کو خوش کیا گیا۔  
امام زہری کہتے ہیں کہ جسیکاں اصری کیا امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر ملیہ ہوئی تو وہ پڑے  
جسی کہ آپ کی دونوں ہنپتیں پھر پھر اسے لگیں۔ پھر فرمایا اللہ اس امت کو زیل کرے جس سے اپنے بھی  
کی بیوی کے فرزند کو مستحل کر دیا۔ خدا ان قسم حسین کا سر خورد آپ کے حرم کی طرف والبس رکھا۔ آپ کا  
ادر باب خود را بن مر جان سے انقاصلیں اگے۔  
حافظ جمال الدین زندی مدنی نے اپنی کتاب سراج الاصول میں امام شافعی رحمۃ الرحمہ کی اشارہ  
درج کئے ہیں۔

دھانقی نوحی دشیب لمتی تقادیریت، ایام لہی خطوب  
پر خڑا ایام نے میری نیدا را دی ہے۔ اور میرے بادوں کو سید کر دیا ہے۔  
تاؤ دب ہنی والغزاد کنیب دامت عینی والمساعد عذاب  
غم دام گیر ہے اور دل غلیکن ہے۔  
تزلزلات الانبیا کا آل محمد حکاہت، اہم هم الجبال تذوب  
آل محمد کی سعیت کی وجہ سے دنیا میں نہ لولے گا۔ تریب سے کو سخت پہاڑ لیکن جائش  
لعن یلعن عین الحسین رسالتہ دان کو کھنہا افسن و قلب  
میری طرف سے حسین کو کوئی پیام سچا میگا؟ اگرچہ اس بات کو لعن اور دل کر دہ خجال کر گئی  
قتل بلا حرم حکان قیصہ صیخ بیلو الدار جوان خنیب  
آپ بلا حرم قتل کئے گئے، آپ کی تیس ارجمند رنگ کی خان، الود سعیہ،  
لعن علی المختار من آل باشم دنودھی بینیہ اہل ذا الحجیب  
آل باشم کے عظیب اور می پر درد بھیجتے ہیں اور آپ کی اولاد کو لذتی دیتے ہیں برباد نہایت تجھیز ہے۔  
لعن مکن ذبیحی حب آل محمد مذہل الحفیت لست عنده اور  
اگر آل محمد سے محبت رکھنا کام ہے تو یہ ایسا کہا ہے جس کی میں ذرہ نہیں کر دیں گا۔  
هم ضعفنا لیوم حشری و معوقی ولیضهم للشافعی خوف

یہ کس قرآن پیدا ہو کا جس کا نام محمد ہو گا۔ اگر قم اس کا نہ اپنے پاؤ تو اس کو میری طرف سے سام کھنا۔

ذخیر المعقّدین اُنس بن حرش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلیم نے فرمایا بیماریہ قرآن دیجئے جیسے جیسے ایک ترقی تو ان کے پیچے اور غلام گینڈ کی طرح کھیلیں گے پھر اپنے لئے تشریف لے لے گے، خدا کی قسم خلافت کے ساتھ تو ان کے پیچے اور غلام گینڈ کی طرح کھیلیں گے پھر اپنے لئے تشریف لے لے گے، خدا کی قسم سفورانِ دلوں میں موجود تھا اور اس نے زندگی پہن رکھی تھی۔ اوسی طرح ہما جس طرح اپنے فرمائی تھی کتاب الحجۃ مولف قطب ابوسعید بہتہ الشہزادہ عزیزی یہی ابا ابییر سے روایت ہے کہیں امام حسن عسکر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد رسول صلیم میں موجود تھے مخصوصاً مردوں کی مسجدیں داخل ہوتے جادوں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور منصور سعید کے ایک کوہ میں بیٹھی گیا۔ امام حسن باقر علیہ السلام نے فرمایا مخصوص خلوکات کے امور کا مگر لوں بن جائے گا۔ لوگوں کی گردانوں کو بودھ سے کو۔ مشرق اور مغرب کا باوشہ بن جلتے کا خلافت کے بارے میں اس کی عمر طویل ہو گی۔ حقیقت کو یہوں سے اتنا مال جمع کر سکا، اتنا مل کی خیر نے مجھ نے کیا ہو گا۔

## باب ۶۱

مغلل ابی مخفف سے ان واقعیت کو نقل کیا گیا۔ سو شہادت امام حسین اور

### اپ کے اصحاب کی شہادت پر مفصل مختصر میں

شام کے والی اصلیویہ سے اپنے بیٹے یزید کے بارے میں وعیت کی اور یہاں اس وقت موجود نہیں تھا یزید کی خاطر اپنے صیحت نامہ تحریر کیا۔ اسے پیر سے بیٹھیں نے تمام شہروں کو تیری خاطر ہمار کردیا ہے۔ اس بیٹے سے خستہ لوگوں کی گذشتیہ رئے تھیں کہ یزید بیٹھیں اُن علماء کے ساتھ ہو اور اسے بے داشتیہ اور کشیش نہیں ہے جیسی تیری بیعت نہیں کریں گے۔ ”معاویہ نے حضن بن قیس کے ذریعہ خاطر یزید کے نہاد کر دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس خط کو یزید کے پاکیہ بخچا دے؛ کو فراود میں کے سوا یزید کی بیعت کو یزید کی بیوت کو لیا۔ یزید نے یزید کے گزنویہ میں عتکہ کو خط لکھا۔ اور اسے اس بات پر اپنے احتجاج کی طرف سے بیعت حال کر کے اور بخش بیوت کرنے سے انکار کرے۔

یزید کے یزید کے پاس روانہ کرے۔ یزید نے حسین و علی اللہ عنہ کو طلب کیا۔ اور اپنے یزید کا خلاصہ کیا۔ یزید کرنے سے انکار فرمایا۔ مرواں نے حکم نہ کیا۔ اسے ویسا سہات کا فیال رکھو کہ حسین اس وقت کی خدمت میں موجود تھا۔ امام حسن عسکر علیہ السلام اپنے احتجاج کی طرف سے بیعت کیا اس کی مدرسہ احمد اخھر کے اس نے

نے مجھ سے شورہ طلب کیا اسیں تماری بھوتی کی طرف کیوں نہ راہنمائی کریں گا، میدانِ شر نے کہا اپنے ہاتھ پر بھیتے تکلم لگا اپنے سعیت کریں۔ امام حسن عسکر علیہ السلام نے فرمایا خدا کی خلافت نے میرے لئے بھرپور امن تھا، خدا کی خلافت اگر زرد قبادی کے ٹھنڈے کے لئے ہو گی۔ خدا کی خلافت کے ساتھ تو ان کے پیچے اور غلام گینڈ کی طرح کھیلیں گے پھر اپنے لئے تشریف لے لے گے، خدا کی خلافت نے مسافر ان دلوں میں موجود تھا اور اس نے زندگی پہن رکھی تھی۔ اوسی طرح ہما جس طرح اپنے فرمائی تھی کتاب الحجۃ مولف قطب ابوسعید بہتہ الشہزادہ عزیزی یہی ابا ابییر سے روایت ہے کہیں امام حسن عسکر

علیہ السلام کی خدمت میں مسجد رسول صلیم میں موجود تھے مخصوصاً مردوں کی مسجدیں داخل ہوتے جادوں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور منصور سعید کے ایک کوہ میں بیٹھی گیا۔ امام حسن باقر علیہ السلام نے فرمایا مخصوص خلوکات کے امور کا مگر لوں بن جائے گا۔ لوگوں کی گردانوں کو بودھ سے کو۔ مشرق اور مغرب کا باوشہ بن جلتے کا خلافت کے بارے میں اس کی عمر طویل ہو گی۔ حقیقت کو یہوں سے اتنا مال جمع کر سکا، اتنا مل کی خیر نے مجھ نے کیا ہو گا۔

دادا امام حسن باقر علیہ السلام کے اس سکا کا لارض کے پاس گیا اور اس کا اخونے سے آگاہ گیا۔ منصور نے امام سے کہا کہ اپنے اپنے کے پاس اپنے اپنے بھلات اور رعنی کو وجہ سے نہیں بیٹھا ہے کہ جو کچھ فائدہ کر رہا ہے وہ حضرت پور کر رہے ہے گا۔ منصور نے کہا ہماری سلطنت تواریخ سلطنت جسیسے واقع ہو گی؟ فرمایا اس اس مخصوص نے کہا اپنے وجہ سے بعد میرزا کی فرماندگانی خلافت پر متکبر ہو گا، فرمایا اس اس مخصوص نے کہا ہماری حکومت کی خدمت بزرگ ایمیر کی خدمت سے لمبی ہو گی، امام نے فرمایا ہم تواریخ حکومت کی خدمت اتنی طویل ہو گی کہ تدارک سے پہنچے حکومت کے ساتھ اس طرح کھیلیں گے جس طرح کھیلیے ہے جیسا جاہ ہے، اس بات کے مغلل اپنے بارے میں بھیجا ہوا کیا تھا۔ جب خلافت منصور کے پاس پہنچ کی کی قوائی نے امام حسن باقر علیہ السلام کے فرعی پرچیت کا انہاہر کیا؟

مائی چارین عبد اللہ بن عاصی سے روایت ہے میں کہ اپنے امام ابو جعفر حسن باقر بن عاصی بن حسین رضی الرؤوف کی خدمت میں اپنے کے چیلن کے زادبیٹی حاضر ہوئے امام کو لکھتے ہیں پایا۔ ہمارے حضرت کے کہا کہ رسول اللہ صلیم اپنے اسلام کرنے تھے جاپرے دریافت کیا گی اس کا کیونکہ کہا میں مدرسہ احمد اخھر کی خدمت میں موجود تھا۔ امام حسن عسکر علیہ السلام اپنے احمد اخھر کے پسر دے سہھتے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ سے جاپرے دریافت کیا گی اس کا کیونکہ مسافر ایک دل کی خلافت کے ساتھ ہو گا۔ جب قیامت کا روزہ تو اگر مسافر ایک دل کی خلافت کے ساتھ ہو گا۔ مسافر ایک دل کی خلافت کے ساتھ ہو گا۔ اپنے کے فرماندگانی خلافت پر متکبر ہو گا۔

بین دین کا باوشاہ بن جاؤں اور مجھ سے خون جین کا مطالیب کیا جلتے۔ اس کے بعد امام حسین علیہ السلام اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی تبریز کے پاس تشریفے گئے۔ اور عرض کیا۔ لے نانا مجھ سے آپ کا مزار جبور اُسی لئے پھر طاہرا جا۔ ہائیتے کہ بین نے بیدار شرمنی اور فاجری بیعت نہیں کی۔ آپ بھی رکنے زبارہ ہے تھے۔ لکھ کر کاونٹھ آگئی خوابیں اپنے ناماصلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ وہ آپ کو اپنے یہنے سے گلے ہوئے ہیں۔ اور آپ کی دوں آنکھوں کے درمیان بوسدے رہے ہیں۔ اور فرمایا۔ اے یہرے فرزند! اے یہرے حبیب! ایں عنقر بتجھے تھوڑے عرصہ میں خون سے لخت پت دیکھوں گا۔ تجھے یہک رہانے میں ایک ایسی سرزمین پر فرع کا یہاں اللہ کے رسول کا حکم نافذ کر دے۔ اسی مضمون کے یہ خطوط کفر خدا کے لوگوں نے آپ کی خدمت میں تحریر کئے گا۔ جس کا نام کریمہ مگا نادر تم اس وقت پیاس سے ہو گئے۔ تیرے دشمن بیری شفاعت کی امید رکھیں گے اللہ تعالیٰ اس کو بیری شفاعت نصیب نہ کرے گا۔ اے بیڑے فرزند! اے یہرے حبیب! اتیری مان اتیری نالی تیر بھائی۔ بیڑا چاہیے باب پا چاہیے ماں۔ تیری عانیاں اور تیری پھوٹی سب کے سب تیری ایجادات کے مشاذق بیرہ تیرا جنت میں ایک ایں رہنے مقرر ہے جس کو تم صرف شہادت حاصل کر سکی ہی پا سکتے ہو۔

اے یہ کوئی آجادوں گا!

امام حسین علیہ السلام نے جناب سلم کو دوہناؤں کے سکھ کوفہ کی طرف روانہ کیا۔ دنوں راجتاہرستے سے ان کا حشر ہو گا۔ اور جنت میں شان و شوکت سے داخل ہوں گے۔ امام حسین خواب سے بیدار ہو گئے یہ داغہ اپنے اہل بیت کو سنبھالا۔ وہ لوگ سخت نیوم ہوئے۔ پھر آپ نے کوچ فرانے (دینیت سے) کا ارادہ کرایا۔ نے عزم کیا۔ یہرے بھائی یہرے بھائی بھیے آپ کے بارے میں آپ کے نسل ہونے کا خوف ہے۔ ماں اللہ اسلام نے آپ کے پاس آدمی رہانیکی اور آپ کو سلم دیا۔ کہ جس طرح آپ کو پہلے جانے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح حسین نے فرمایا۔ یہی کہ جارہا ہوں۔ اگر مجھے وہاں امن نصیب نہ ہو تو بہتر درشن پہلوں میں کاٹیوں اور یہ کٹھات کوپھر کر جلیں۔ تو بہتر ہو گا۔ عبد اللہ بن زہر نے جو ایسا کیا تھا۔ ہم لوگوں کو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں اس کے آدمی نہ پہنچ بیا تھی۔ امام حسین نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس راستہ کو برکت نہیں چھوڑ دیں گا جب یہ رفتہ عذر رانہ ہو گئے۔ اور عزت سلم کو یہی اس بات پر رامنی کریا۔ اور آپ یہ شعر پڑھتے تھے۔

اوہ افسوس میں بیحیہ و عرضہ و نسوتہ کان اللیثیم المبعبا  
بو شخص اپنی اولاد پر عذالت اور اپنی خوزن کی معاشرت نہیں کرتا ہے۔ وہ درحقیقت کینتی  
اوہ اس کے باقیہ میں بیدی کی یہک پچھری تھی۔ اور اس کے تھی اس کے عراه تھے۔ جس گردہ کے  
آپ کہیں داشت ہو گئے تو آپ کے پاس آنا شروع کر دیا۔ یہ سعد نگاتا دندھارہ کو کوہ وادی کے گردہ تھا۔ اس کوچھری سے سلام کوتا تھا۔ لوگوں کو یہ گمان تھا۔ کہ آپ امام حسین یہیں یکوں کو گوں کو

امام حسین کے آئندے کی توفیق تھی۔ جب ابن زیاد قصر الامارہ میں داخل ہوا۔ تب لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ توابی لیا گئے۔ اور ابن زیاد نے غمان سے کہ کر تو نے اپنی بدن تو بھالی ہے۔ میکن تو نے اپنے شہر کو مصالح کر دیا ہے۔ ابن زیاد نے جو ہرگز خلیفہ کیا کہر پریدے نے اس کو گزر مظہر کیا ہے اور اس کو اس بات کی وصیت کی کہے کہ وہ احسان کرنے والے کے ساتھ نیکی کرے۔ اور بُری کرنے والے کے ساتھ دُگر نہ کرے۔ وگ یاں دوسرے کی طرف پھوڑ رکھئے۔ اور کہنے لگے کہ تم بیگانوں کو یا ہر کیا ہے۔ کرم با وفا کے حکم کی نافرمانی کیں۔ ان لوگوں نے امام حسین عبیدہ اللہ میں بیعت کر ترددیا۔ ایز زیاد کی بیعت کری۔ جب حضرت مسلم کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ، اپنے عزوف کے گھریں بننا کے لئے آگئے ہیں۔ اپنے بن بزرگ اس دست میں مارقا اور اس نے کہا ہے مسلم! ابن زیاد سر عجائب میں کے نئے آتے ہیں۔ یہ تو اسے فراہد اس کو قتل کرو بینا جب تم دیکھو کہ میں اپنا عمارت سے آتا دل تو اس کو توار کے قتل کرو وہ۔ ابن زیاد عشاکے بعد پاشے دبلی کے ساقیت کے پاس یہ اس نے اپنے ڈران بیکا کی جناب اپنے ابن زیاد سے درد کی تسلیف کی تسلیمنٹ کی۔ اپنے عمارت اتنا اور اس کو زیاد پر کو دیا۔ اس نے ہمیں تربیلی کیا۔ اپنے زیاد نے جب اشادی کی تحریت کیجی۔ تو جماں کو ڈالی گیا۔ جب چند سو اوت سے ملکے تو اپنے آپ سے ہم کا کہا کہ میں ابن زیاد کے قتل سے کیا چیز بانی ہوئی۔ آپ نے خدا کو ملکے کا اعلیٰ نام میں ایسا بات سے ایسا ملوثین بدل دامن کے کام میں ہے۔ میں اس کو ملکے ہے۔ آپ نے اس کو ملک کے ہے۔ اس شخص کا یہاں نہیں۔ میں اس نے مسلم کو قتل کر دیا۔ جناب اپنے مسکونی خدا کی قسم اگر قسم اس کو قتل کر دیتے تو میں اس کو کافر کہتا۔ اس کے بعد ابن زیاد کو علیہ السلام کو حضرت مسلم اپنی بن بزرگ کے گھر میں ہو گیا۔ اپنے عزوف کے گھر میں ہو گی۔ اور اس کے کافی آدمی تسلیل کر دیتے ہے اور کہتے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرا پاؤں آل محمد میں سے اللہ ہدید والہ کو سلم کے کسی پیشے کے اپر پہن۔ تو میں اپنے پاؤں کو اسی وقت تک کہ نہیں اٹھاں گے۔ جیسے وہ ٹکڑے کوڑے ہو جائے۔

بُنیڈیا ہے آپ کو یہ کیا کہ مسلم مصالح سے قتل کر دیا۔ حضرت مسلم (جناب اپنی کے) گھر سے نکل کر سیرو (لہذا) کے آخوندی کو سچے پیشے گئے۔ یہاں بوسیا کے گھر میں داخل ہوتے۔ پڑھائے آپ کی عورت کو ہدایت کیا۔ جب اس نے اپنی ماں کو گھر کے ایک بوسیا کے آخوندی کے ساتھ میں داخل ہوتے۔ اپنے جانتے دیکھا تو اس سعی بات کا ہے۔ دیکھا تو اسی پر عجیب نہ ہے۔ اور اسی قسم پیشے کے بعد اس کو اسی یاد میں مصالح سے نکل لگا کیا۔ پڑھی کہیے نے اپنی زیاد کو اس بات سے آگاہ کیا۔ اپنے زیاد نے محمد بن اشعش کو ایک ہزار سوار اور پانچ سو بیڑا۔ اور اس نے سو حضرت مسلم سے لٹکنے کے تئے معاشر کیا۔ حضرت مسلم نے ان سے

اصبر دل مصیبتہ و تجلد  
ہر صحت پر صبر کرو اور مذہر رہو!  
واعظہ بان امراء غیر مخلد  
تمہیر قیم ہوتا چاہیے آدمی ہمیشہ نہیں رہے گا  
و ادا ذکرت مصیبة تشجیع لہا  
فاذ کر مصیبة ال بیت مختسد  
جهنم کی ایسی صیحت کو یہ کرو جس سے تم پریشان ہو۔ تو اہل بیت محمد کی صیحت کو یاد کیوں کرو۔  
و اصبر کا صبور دکن اہم ڈالنہا!  
نوب توب الیوم تکشف فی عنده  
اس میں صدر کرو۔ جس طرح جو لوگوں نے صیر کیا ہے تھا یہ آج یہیں کل نہیں ہوں گی۔  
الذیاد نے کہا۔ اسے مسلم خواہ قم سلام کرو۔ خواہ نہ کرو۔ تمہیں نہ در تسلیم کیا جائے گا۔

آپ نے کہا میں ایک تریثی آدمی کو چاہتا ہوں۔ جس سے اپنی وصیت کو سکلن۔ عمر بن معد آپ کی فتنہ ہو گئے اور کہا آپ کی کیا وصیت ہے۔ فرمایا کہ میری پسوند وصیت ہے۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لامان نہیں ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ علی اللہ کے دل اور اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ کی امت میں رسول اللہ کے خلیفہ ہیں۔ دوسری وصیت ہے۔ کہ میں نے سات سو لیکن ملائکہ میری ترقیت کو اس کو ادا کر دے تیری رسیت یہ ہے کہیرے آدمیوں کو خلاف تحریر کرو۔ کاپ

لپخت دوئے۔ امام حسین سے کہا۔ کاپ کو ذوالیں کی بے دفائی کو لپٹنے والد اور اپنے بھائی کے مقابل پر  
فرج جانتے ہیں اگر آپ میری بات منظور کر دیں۔ تو آپ کمکر تیا فرمادیں۔ امام حسین علیہ السلام نے فریبا  
کے بھائی بھائی مجھے اس بات کا خوف نہ ہے کہ بنایہ کے لشکر مجھے ملکیں تسلی کر دیں گے۔ میں وہ شخص ہو  
بائل کا کچھ جس سے اللہ تعالیٰ کے محکمی حیثیت مبلغ ہو جائے گی آپ نے مرض کیا اے بھائی آپ میں کی  
وہ تشریف سے جایں۔ آپ دہان محفوظ ہوں گے۔ امام حسین علیہ السلام نے فریبا اے بھائی اگر  
مل کی پھر کچھ بیٹیں چھپ جاؤں تو وہ لوگ مجھے بمال کر تسلی کر دیں گے۔ امام حسین علیہ السلام نے فریبا  
لے بھائی جو کچھ آپ نے فریبا میں اس کے متعلق خود کروں گا۔ جب بیخ کا وقت ہوا۔ تو آپ نے عراق جانے  
اہم کریا۔ بعد میں حیثیت نے آپ کی اونٹی کی جا پکڑ دی۔ اور کھا اے بھائی جدی کرنے کا کیا سبب  
ہوا۔ فرمادی۔ راستیں نے اپنے ناہبیان کو سوتھے ہوئے آپ سے جدائوں کے بعد دیکھا ہے۔ آپ نے  
لے لپٹنے سینہ سے لگایا۔ اور میری آنکھوں کے درمیان بوہ دیا۔ اور مجھے فریبا۔ اے سینی! اے میری  
خواہیں! مذکور عراق کی طرف خود ج کر دی اللہ عزوجل اپ کو متول الہ آپ کے خون سے ختاب شدہ  
لکھتیں ویکھ پتا ہتا ہے۔ محمد بن حنفیہ بہت نیا وہ بھی۔ اور عرض کیا اے بھائی اگر یہ بات ہے تو ان  
لذت کو کوئی سوتھے لے جائے ہوئے فریبا میرے ہاتھی اللہ علیہ السلام وہ ستم نے مجھے فریبا کہے کہ آپ ان کو  
لوگی بال پریشان اور گرفتاری کی وقت میں گرفتار ہو کر پیغما بر ہتھیں ہیں۔ زیر جبہ تک میں زندہ ہوں  
لہجے سے بُدنا نہیں ہوں گی۔ محمد بن حنفیہ سخت رہے۔ پھر عرض کیا اے حسین اے بھائی میں آپ کو  
عمر و زجل کے سپر و کرتا ہوں۔

نقش کیا گی ہے۔ کہ جناب ام سدر نے فریبا۔ اے بھائی اپ عراق کی طرف جا کر مجھے غم ہیں نہ والو۔  
اں نے تمہارے ہاتھی اللہ علیہ السلام والہ کلم کو فراستے ہوئے رکھتا۔ یہ رفرزند حسین عراق میں یک ایسی زندہ  
لکھ رکھا ہے۔ کامنام کر جانا ہو گا۔ عرض کیا اے اہل بندی کی قسم ایں اس بات کو چاہتا ہوں۔ میں صرف  
کیا جاؤں گا۔ میں اس دن کو بھی چاہتا ہوں۔ جسیں وہنیں قتل کیے جاؤں گا۔ اور میں اپنے الیت اور اپنے  
شیوں کے ان افسر اوسے بھی دافع ہوں جو میرے ساتھ تسلی ہوں گے۔ اے اہل اگر آپ چاہیں  
میں آپ کو اپنی تبر اور دیساں کھانا دکھا دوں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے دست مقدس سے  
لکھی طرف اشارہ ہ فریبا۔ زمین پست ہو گئی۔ آپ نے جناب ام سدر رضی اللہ عنہا کو اپنا لٹکا نہ اپنا  
حکم دیا کہ وہ پرچھ کر۔ امام حسین کو تسلی کر دیں۔

بھائی ہیں۔ والیں تشریفے جائیں۔ اور تمہارے شہر ہیں نہ آئیں۔ این سعدت کیا بچھشاہت آپ نے  
بیان کی ہے اس بات کی شہادت ہم سب لوگ دیتے ہیں۔ زرہ کو بچنا اور قرض کا ادا کرنا اگر ہم لوگ چاہیں  
گے۔ تو ادا کر دیں گے۔ وہ نہیں حسین کے مددگر کے متعلق نوم چاہتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے پاس آ جائیں۔  
اور ہم اس کو موت کا مراپھما نیں۔ این زیادتہ حکم دیا کہ مسلم کو مل کی پہچت پر چڑھا کر گرایا جائے۔ جناب  
ام حسین علیہ السلام کی بھالی کی وجہ سے دپڑے۔ اور آپ نے کہا شروع کیا سے  
بجزی اللہ عنہا شر صافت جسری۔ شراء المولی بدل الحق و اخط لاما  
اللہ ذگول کار اللہ تعالیٰ ہماری وجہ سے بُرا بذریعہ سے برے دوستہ ہیں بلکہ بکیث اور نہیت ظالم ہیں۔  
هم فعونا حقنا و تطا اهرا و ا عیننا را ادا ان سذل و نرقما  
اللگوں نے ہمارے حق کو روک رکھا ہے۔ ہمارے خلاف گھوڑہ کیا۔ یہ ہیں پھٹ سے گرتے ہیں۔  
مکہ نہیں اور شوار ہوں۔

وغارا عینا و سيف کون دصلتا فحیهم الله العظیم المعظم  
اللگوں نے ہمارے ساتھے وفا کی ہے۔ اور ہمارا خونا ہیں گے۔ بزرگ اللہ عنہ سے بدلیت کے لئے الہ  
و نحن بن المختار لا شی مشکلا فینا بشی و مکرم محترما  
ہم بزرگ دیدہ شخص کی اولاد ہیں۔ ہماری ائمہ کو شفیع نہیں ہے۔ بزرگ اور مختار، الہ ایسی ہم ہیں ہے تھا۔  
لوگوں نے آپ کو محل سے پہنچ گایا۔ اللہ تعالیٰ نے جدیدی سے آپ کی روایت کو جنت کی طرف روانہ کر دیا۔  
حضرت سلم اور حضرت ہانی کی لاشوں کو کے کبار اور میں قیستہ اشودع کر دیا۔ حضرت سلم اور حضرت ہانی کے  
اس والو کے متعلق فرج کے مقابل کو جنہر ہو گئی۔ ان لوگوں نے ان لوگوں سے لڑائی شروع کر دی میان  
دوڑوں کی لاشوں کو ان سے چھین کر ان کو غل دا۔ لور و دلؤں کو دفن کر دیا۔ رحمہم اللہ علیہ  
جس روز سامنہ پتیل کا احتقال برآمدہ مکمل کا دلن تھا۔ اور میں ڈھا جھوٹ رویہ کا دلن تھا۔ اسی روز امام حسین  
مکت عراق کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ آپ نے طواف اور سی کرنے کے بعد امام شہر کر دیا۔ اپنے عجیب مبارک کو  
عمرہ مفرودہ میں تبیل کر دیا۔ کیوں کرچ کا محل کرنا آپ کے امکان سے باہر تھا۔ اس بات کا خوف تھا کہ آپ  
بڑھ کر دیا جائے گا۔ درج سکے زمان میں دساد پر ہو گا۔ حالانکہ یہ باشناکی زمین پر واقع ہوئی۔ زینید نے بُزو  
ایسے کے چالیس آج ہوں (زجیوں) کے باریں بیس جوشیا ہیں تھے۔ جوشیا کے ساتھ روانہ گیا۔ ساروں ان کو  
حکم دیا کہ وہ پرچھ کر۔ امام حسین کو تسلی کر دیں۔

سبت حبہ، حنفیہ کو معلوم ہوا کہ آپ کے بھائی امام حسین کو تسلی کر دیں۔

نہ پت لے خلیہ دیا اور فرمایا۔

وہ جو چیز تم لوگ دیکھ رہے ہو وہ بہادر سے ساتھ نازل ہو چکی ہے۔ دینا بدال گئی ہے۔ اور مکدر ہو چکی ہے۔ جیسا کہ نیکیاں پیغمبر کو علی گئی ہیں۔ اس میں سے صرف برلن کی تیجست باقی رہ گئی ہے حق پر میں نہیں کیا جاتا اور بالآخر سے باز نہیں راجعتاً موسن اپنی صرفت کو سعادت تصور کرتا ہے۔ اور فی المیں کے ساتھ زندگی گزارتا گھٹا چال کرتا ہے آپ و پیر کے وقت سوچ گئے پیدا ہو کر فریبا۔ کیونکہ تیجی آفاؤ کو سدا ہے۔ کہ یاک تو مغربے کو ہی ہے اور وہ اپنے کے ساتھ ساتھ پل رہی ہے۔ حضرت کے یاک ذذند نے عرض کیا۔ اے یا باجات کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ فریبا۔ پیا باقسم ہے اس ذات کی جس کی صرف بندوں کی ہاڑگشت ہے ہم حق پر ہیں۔ عرض کیا جب اب ہے تو خدا کی قسم جب ہم حق اور حدایت پر ہیں تو ہم لوگوں کو مررت کی پرواد نہیں ہے۔

حضرت روانہ ہو کر ایک ایسی جگہ پر ترشیح فرمائے جس کو زبانہ کہا جاتا تھا۔ آپ اپر پڑے اور خطبہ دیا اور فرمایا۔

اسے لوگوں نے سے جو شخص تو اُر کی دھار اور نیزدیں کی مار پر جبرا کرے۔ اس کو میرے ساتھ کھڑا ہوتا چاہتے۔ در نہ ہم سے اسے چلا جانا چاہتے۔ لوگوں نے ترقی ہونا شروع کیا آپ کے ساتھ آپ کے الی ہیت اور آپ کے دوست تھے جن کی تعداد ستر سے زیادہ تھی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ تکمیل سے رفاقت ہوتے تھے۔ حضرت ان لوگوں کے کر منزلِ تعلیمیہ کی درفت رواہ ہیوئے دہاں پر حسین بن نیمر کے نام سکی حیثیت سے حرب میں بیش نیماجی آپ سے را ہم ہوا۔ حصیر بن نیمر خارج از نوح کے سواروں کے ساتھ قاد سیہیں موجود تھا۔ حضرت شریعت امام حسین کے ساتھ لگا رہا۔ حقی کہ قهر کی نماز کے وقت حڑتے امام حسین کی فرمادت میں سفر میں کیا کہ تم آپ سے اس ذات کے جلدی نہیں ہوں گے حقی کہ آپ کو کوئی زیادہ کے پاس سے جائیں گے۔ امام حسین نے مدنیت سے انکار کر دیا۔ خرجنے سفر میں کبار اگلب کو اس ذات سے انکار ہے تو چینے کے لئے کوئی دوسرا راست اختیار کیجئے۔ سفر حضرت کے ساتھ چلتا رہا۔ حقی کہ آپ قدر ہونو متنزل کے پاس پہنچ کرے ماستے سے دو رائے شخص کے خیام کر لگا پہاڑی کھا۔ امام نے اس شخص سے فرمایا۔ تو نے اپنی ذات کے لئے پہت گناہ کئے ہیں۔ تم ایس عمل کیوں نہیں کرتے جس سے تیرے گناہ ہو جائیں۔ اس نے عرض کیا وہ کیا چیز۔

### بسم اللہ الرحمن الرحيم

حسین بن علی بن ابی طالب کی صرفت سے اپنے مومن بھائیوں کی صرفت تحریر کیا جاتا ہے۔ اسلام علیکم! میں اس اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا ہوں۔ جو نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر صرف وہ امام بعدہ۔ مسلم بن عقیل کا خط بیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ آپ نے مجھے آپ کی اپنی لئے اور آپ کی قوم کے اتحاد کے متعلق اور بھادراً حق طلب کرنے کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ اتحاد تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم لوگوں اور آپ لوگوں کے بارے میں بہتری قرار دے۔ اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اسر عظیم اجر ہے تمام اور ثابت قدم رکھے۔ میں تمہارے پاس مرد اور بچہ تو ویسے کے دن بڑا مشکل مذاہ ہو چکا ہوں۔ جب میرا قاصدہ تمہارے پاس مارد ہو۔ تو تم اپنے امر کے متعلق مجھے آگاہ کرنا میں افسوس ملدا رہیں یا امیں تمہارے پاس وارد ہونے والا ہوں۔ مسلم بحسب حضرت کافا صدق خطے کر کوڈ پہنچا۔ تو اس کو حسین بن نیمر نے گرفت اور کے ابن زیاد کے ساتھ پہنچ کر دیا۔ تاحد نے خط کو رزے پر نے کر دیا۔ ابن زیاد نے کہا۔ تم کون ہو؟

قاصد نے کہدیں میں امام حسین کا شیخ ہوں۔

ابن زیاد۔ تم نے خط کو پہنچ پھاڑ دالا ہے۔

ناصد۔ تاکہ تم خط کی تحریر پر محق نہ ہو سکو

ابن زیاد۔ نہ پر چڑھ کر علی او حسین کو گایاں۔ دو۔

ناصد بنہر پر حرفہ کر لکھا ہے۔ نے لوگوں بھیں اللہ تعالیٰ کی حقوق میں بہترین انہیں ہیں۔ اس کی دعوت کو تسبیل کریں۔ ناصد نے ابن زیاد اور اس کے باپ پر لعنت کی۔

اللہ زیاد نے آپ کے متعلق حکم دیا۔ کہ محل کی عمارت کی چھستے سے گلکر پہنچ چینک دیا جائے۔ آپ کو محل سے گرایا گیا۔ آپ انتقال کر کئے رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

امام حسین علیہ السلام ابھی سفر میں فرار ہے تھے۔ کہ آپ کو کوفہ سے آتے ہوئے بلال بن نافع اور عربین خالد سے حضرت نے ان دونوں سے لوگوں کے حالات دریافت کئے۔ دونوں نے عرض کیا۔ اک کو فر کے اغنی لوگوں کے دل ابن زیاد کے ساتھیں، اور باتی لوگوں کے دل آپ کے ساتھیں میں ہی اور آپ کے ناصدیں کوئی کر دیا گیا ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ اے اللہ ہمارے لئے اور ہمارے شیعوں کے لئے جنت کو بہترین جگہ قرار دے اور توہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟

پہنچا یا رہن پھاؤ نا اور زیری اپنا منڈپ پر جا پہنچا مام نے جناب زینب کو سوار کر کے خیر میں پہنچا دیا پھر حضرت نے اپنے اصحاب کو حکم دیا۔ اگر گھروں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا جائے۔

ابن زیاد نے اپنے شکریہں مذاقی کر کی تھی لیکن شخص امام حسین کا سر لائے گا۔ اس کو بہت بڑا اسلام اور دے کی حکومت سات سال ملے گی۔ عربوں صدر بن اوناقا نے کہا کیسیں اس فدمت کے لئے تدار ہوں۔ ابن زیاد نے کہا کہ تم جاؤ۔ اور امام حسین پر پانی پندر کر دو۔ اور اس کا سریرے پاس لا۔ عربوں سعد مہاجرین اور انصار کی اولاد کے پیاس گما انہوں نے کہا اسے ابن سعد اتم امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جگد کرنے کے لئے جا رہے ہو۔ جلال الدین تمہارے اپا رسول اللہ علیہ السلام لانے والوں میں ساتواں آدمی ہے۔ ابن سعد نے کہاں اسیا نہیں کروں گا میکن رے کی حکومت اور امام حسین علیہ السلام کی قتل کرنے کے متعلق سوچنے لگا۔

شیطان نے اس کو گراہ کر دیا۔ اور اس کا دل انداھا ہو گیا۔ امام حسین علیہ السلام نے فریبا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ لکھری اور غیر کے دریاں بھی کی ٹیکا فرزند زینبر سے مواد اور کوئی نہیں ہے۔ خدا کی قسم میں نہ کہیداش سے کے کراس وقت تک کہہ جھوٹ نہیں بدل۔ اور میں اس بات کو جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ سے نادر ہوتا ہے کیا تم مجھے اس لئے طلب کرتے ہو کہیں نے کسی جان کو مار دیا ہے۔ یا کسی کا ماں ہے یا باہر ہے یا کسی زخم کا وصالیں یہ نامقصود ہے۔ وہ لوگ خوش رہے جنم الحسرام کی فویں راست کو اصحاب حسین کو نہ لے اور تلاش افران کی ادازی گوئی کو جو رہی تھیں۔ جس طرح شہد کی بیکسوں کی بھینہاں مدد ہوئی ہے امام حسین سے اپنے اصحاب سے فریبا میں نے اپنے اصحاب سے زیادہ کسی کے اصحاب کو انہوں ناہیں دیکھا تو انکی کے اصحاب بیرے اصحاب سے زیادہ ہیں اور نہ کسی کے ایں بیت یا کوکا ہیں۔ زمیں بیرے ایں بیت سے زیادہ صورتی کرنے والے کسی کا ایں بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بیرے بڑے سے چھا بدالہ دے تعمیر یعنی ہوتا چاہئے میں تمہیں اجازت دیتا ہوں۔ کہ تم چہے جاؤ۔ میں تم سے بیعت اٹھانا ہوں۔ اس رات کی تائیگی میں چلے جاؤ۔ راست کے پردے کو اچھا پر وہ تصور کرو امام کی بہت ایں اپ کی ہنوں اپ کے ایں بیت۔ اور اپ کے اصحاب نے ہر من کیا ہم ایک لحظہ ہی اپ سے جذاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپ کے بعد ہم کبھی باقی نہ رکے۔ حضرت نے اپنے ہشتوں سے زینب کی میں تمارا سبھی کی ٹیکا فرزند نہیں ہوں۔ میں سب سے پہلے یا ان لانے والے کافر نہ ہوں۔ میں اللہ اور اس کے رسول کی تسبیل مگر نے والا ہوں۔ کیا حضرت حمزہ سید الشہداء میرے چھا نہیں ہیں؟ کیا اختر حفظ ہو جنت میں اُتے رہتے ہیں۔ بیرے چاہئیں ہیں، کیا میرے ناہ رسول اللہ علیہ السلام کے تمام لوگ ہر جائیں کے رہنگاری کی فدا کی فریبا میں تجھے بیری ذات کی قسم جب میں منتقل ہو جاؤں۔ تو

کہے۔ امام حسین نے فریبا تم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے فرزند کی مدد کرو۔ اس شخص نے کہا ہے اپ کو اپنا گھر رہا اور اپنی نوار بتا ہوں۔ یعنی مجھے حاتم فرمائے حضرت نے فرمایا جب تک نے چارے بارے میں اپنی جان کو خوبی کرنے سے بخل کیا ہے۔ تو ہم تمہارے ملک کی مدد کرو۔ تھیں ہے اور اپ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا۔ ملک است

متعدد المضلين عضو ۱۷

پھر فرمایا۔ میں نے اپنے ناہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس شخص نے ہم ال بیت کی آواز کرو۔ اور اس کو قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تغفیل کیے ہیں جنم میں گرے گا۔ اس کے بعد کوڈکی جانب سے تحریکے پاس ایک سوار حاضر ہوا۔ اس نے ہر پر سلام کیا اور امام حسین علیہ السلام پر سلام دیکا۔ اس نے جناب حکم کے حوالے اب زیاد کا خط کیا۔ اور ابن زیاد نے اس کو تغیل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ دونوں گروہ چل کر کر بلوں وارہ ہوئے۔ ناگاہ امام حسین علیہ السلام کا گھوڑا رک گا۔ اپ نے جس قدر اس کو چلنے کا حکم دیا۔ ایک اس نے یہ قدم بھی آگے دیڑھا یہ امام نے فرمایا۔ اس زین کا کیا نام ہے۔ انہوں نے کہا اس سر زین کو کو کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ نہر کی قسم یہ زین کریب دلا ہے۔ میساں مرد قتل ہوں گے۔ عویش یہ رہ ہوں گی۔ یہ ہماری تہروں کی جگہ ہے اور ہمارے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے اور اس بات کے متعلق بیکھیرے ناہ رسول اللہ صلیم نے آگاہ کیا تھا۔ اپ گھوڑے سے اگر پڑے۔ یہ واقعۃ محمد محروم روز بدھ شہزاد کا ہے۔ اور اپ نے یہ اشعار ارشد ذراست سے

یاد ہر ان لک من خیل  
کملت بالاشراق والاصیل  
من طلب بحقہ قستیل!  
والله هر لایق عن بالسیل  
وائل حی سالم سبیل  
وائل حی سالم سبیل

ما اترب الوخد الی الرحیل

لهم حسین علیہ السلام بار بار ان الشعاد کو درہ لئے تھے۔ ستمی کہ اس کی بہن جناب زینب نے اس بات کو سن لیا اپنے خیر کے ہاتھ پریف لایں۔ اور کہا اسے عہدی۔ میری الکھ کی ٹھیکہ کے ہاتھ پریف۔ صرف وہ شخص کتنا ہے جس کو اپنی موت کا لیقین ہوتا ہے۔ وہاں سہن آج میرے ناہ حسرون صطفی۔ میرے، باب پ علی مرتفعی۔ بہری ماں فاقد نہ رہا اور میرے بھائی حسن تھجی کا انسقال ہو گیا۔ اپ غش کھا کر زین پر گرپیں تھی کیسے ہوشیروں کیس امام حسین نے فرمایا۔ سچے اسماں اور زین کے تمام لوگ ہر جائیں کے رہنگاری کی فدا کی فرمیں۔ اس کے ہر جائیں کے فرمائے گی فرمایا۔ ہم بھائی بھائی تجھے بیری ذات کی قسم جب میں منتقل ہو جاؤں۔ تو

کر دیا۔ پانی میں آنکے مشکل کو پانی سے بچرا اپنے پیسے کے لئے پانی کا یہ چلو لیا۔ اس اثناء میں آپ کو امام حسین اور آپ کے الی بیت کی پیاس یاد آگئی پانی کو ہاتھ سے گرا دیا اور کہا جعلی قسم میں پانی کو نہیں پھکھوں گا۔ حسین اور آپ کے پیسے پیسے ہوں۔ اور آپ نے یہ اشارہ بیان فرمائے ہے  
 یا انض من بعد الحسین هو فی بعده لا نلت ان تکوف  
 لے غصین کے بعد کوئی آرزو ہے اب کے بعد تیراز نہ رہنا بے کار ہے  
 هذ الحسین شادب المتنون تشریف باد دالمعین  
 یحییں پیاس کی وجہ سے مر رہے ہیں اور تم مُحْسِنًا پانی پیتے ہو  
 وانہ مَا هَذَا فَعَالْ دِيْقَ وَلَاغْفَال صادق المقتین  
 خدا کی قسم یہ بات ہے کہ دیاں میں داخل نہیں ہے اور نہ کی یہ بات یا کہ صادق المقتین کی شریعت میں جملے  
 حضرت پیر ہڑوت سے تیرول کی بادشاہی مونگی حتیٰ کہ حضرت کاظم را شاہزادی کی مانند ہو گیا۔ اور آپ فرنٹ کے نئے ہے  
 اقاتن الیوم بقلب مهتدی اذیت سبط النبی احمد  
 آج کے دن یہ بیات یا نتوں کے ساتھ جواد کروں گا۔ بنی احمد کی انی سے دشمنوں کو ہٹاؤں گا۔  
 اصل یکم بالصادم امہتہد حتیٰ میسد واعن قتال سیدی  
 یہیں کاٹنے والی ہندی تلوار ستم کو ضرب نہ کروں گا۔ حقیقت کہ تم ہمیزے آقا سے وور ہو جاؤ۔  
 الی اتا العباس د دالستود بخش علی الطاهر المؤیں  
 میں عباس ہوں جس کی حضرت میں ہمیت حسین کوٹ کوٹ کر لبری ہوئی ہے جو پاک علی تائید ولے کے فرنڈیں  
 پھر اپنے لوگوں سے حفت جہاد کیا۔ اور ان کے آدمیوں کو قتل کیا۔ اور آپ تبراتے تھے ہے  
 لا رهب الموت اذا الموت لقى حتیٰ احادیث فی المصاید لفَّ  
 جب موت مجھ سے لفاقت کرے۔ تو یہ موت سے تھیں دروں گا تھے کہ میں رخنوں سے چور  
 پھر ہو کر نہیں ہو جاؤں گا۔

نفس لنفسی الطاهر الطھر وفا ای صبور شاکر للمستقی  
 میں نفس یا یا پاک و پاکیہ نفس پر قسم ہوں میں جواد کرنے پر بڑا صبر کروں گا۔ اور شکر کروں گا  
 ولا اخاف طارقا اذ طرقا بیل امڑاب الہام وابری المتر فقا  
 جب نیزہ کھلھٹا نے دلایزہ کھٹکٹا نے گا تو میں اس بات سے خوف نہیں کروں گا بلکہ میں اس  
 کی کھوپڑی کو ضرب نکاؤں گا۔ اور اس کی کھلائی کو جلا کر دیں گا۔

نے نہیں فرمایا بلکہ تمہیں دو گرفتار چینیں چھوڑنے والا ہوں۔ کتابہ خدا اور یہی عذرست میرے الہیت  
 سبوبات میں کہہ رہا ہوں۔ مگر اس کی تصحیل کو نہ ترتیب کرے۔ وہ مجاہد بن عبد العزیز سمل بن سعد ساعد کا  
 زید بن اتمم اور انس بن مالک سے دیافت کروں گوں نے میرے نام اصلح سے اس بات کو نہ کھپڑے پھر  
 آپ نے آذان بند کی۔ اسے شید و بیدن لیجی اسے بیکریں شہاب گیا تاہم تو گرل نے مجھے خطا دھنیں لکھتے  
 تھے کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لایتے ہیں جو کہ سکھیں آپ کا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا ہم اس  
 بات کو نہیں جانتے کہ آپ ایمیر کی فرمانروائی کیجئے اور مدد کی بیعت کیجئے امام نے فرمایا خدا کی اسم  
 وہی شخص کی ہاندہ باقاعدہ نہیں دھل گا۔ اور نہیں غلامور کی طرح فرار کروں گا۔ میں اس بات سے الل تعالیٰ  
 کی پیاہ بالآخر ہوں کی مکبر کے حکم سے تخت سنجھ کر دوں۔ سبو حساب کے دن پر ایمان نہ لاتا ہو۔  
 اس کے بعد امام حسین علیہ السلام اور آپ سے اصحاب جہاد کے لئے تیار ہو گئے امام کے شکر کی طرف  
 ان سعد نے ایک تیچھیکہ سارو کہا کہ تم لوگ ایمیر کے نزدیک میرے اس بات پر گواہ مرسنا کریں وہ  
 پہلا شخص ہوں جس نے امام حسین سے جھک کی سب سے پہلے جس شخص کا جسنا دا امام حسین کی کافی  
 نہ کھلا دہ عمر من سعد کا جنہاً اتحا۔ پھر این سعد نے عمروہ بن قیس تھیں شخصی خولی بن یزید اصبعی سنان بن  
 اس تھی اور شمرین ذی یکوشن خبابی کو طلب کر کے ہر ایک کو چار چار سواروں کا وہ سترة دے کر علم فی  
 دیا ان لوگوں نے کرنے سے چل کر امام کو گیریا۔ لہستان کی قلعہ دیساں پر گیریں بزرگ تھیں انہیں شامی چاندی کی  
 مصری کوئی نہیں تھا۔ بلکہ تمام کے قام کوئی تھے۔ عموں سعد نے شہاب بن بیکر کو امام کی خدمت میں  
 رہا۔ امام نے فرمایا۔ وہ کیا چاہتا ہے ما صاحب نے عرض کیا آپ کی خدمت میں حاضر ہو گا۔  
 سبھی کھانے پختہ کر تھیں اور اسے پختہ کر کر پیشیں ہو جاؤ۔ اس نے کہا میں ایس نہیں کروں گا۔ عمر سعد  
 نے چنان بذیرتے ہماکہ تم چھیار دکھل کر پیشیں ہو جاؤ۔ اس نے اپنے میں ایس نہیں کروں گا۔ عمر سعد  
 درست کر چل گیا۔ پھر عمر سعد نے ایک اور آدمی رول کیا جس کا نام خوبیہ تھا۔ اس نے اپنے  
 ہستیبار وال کو کھ دیا تھا۔ اور امام کے دروں تھے میوں کو بسرہ دیا۔ پھر اس کے بعد بن سعد کے پا  
 نہ آیا۔ اور کہا جسٹ کوچھ درجہ نہیں کروں گا تاہم اس نے امام کا ساتھ دیا۔ حتیٰ کہ امام حسین کے ملنے  
 جام شہادت نہیں کیا جب کیا جس کی شدت نے تنگ کیا۔ تو امام نے اپنے بھائی عباس سے  
 فرمایا۔ اپنے الی بیت کو صحیح کر کے کنوں کھر دو۔ ان حضرت تے ایسا کیا۔ لیکن زین کی تیمیں ایک سے  
 پایا۔ پھر درس کر کوئی اس میں بھی پھر رہا۔ پھر رہا دیا۔ اسے فرست پر جیا اور ہمارے پالک پال  
 آؤ بعوقب میا۔ برس پوشم تر گ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ عمر بن سعد کے شکر نے آپ کو پانی لینے سے بے  
 حضرت عباس نے ان پر چل کر دیا۔ عباس کے آدمیوں کو قتل کر کے گھاٹ کو بند کر دیا اور ان کو گھاٹ سے

ابویں کشیبان نے آپ کے دو بیس ہاتھ پر تدار سے جملہ کر دیا تکار کے پڑنے سے آپ کا انتقال  
ہو گیا۔ آپ نے تکار کو بیس ہاتھ میں لے کر شہروں پر حملہ کر دیا۔ اور فرات نے نہ سہ  
واحدہ نو قطعہ تو ایسی میتھی! الحبیمی مجاہد اعن دیقی  
خدا کی قسم الگ تم نے میرا دیاں ہاتھ قلم کر دیا ہے۔ تو بیس مجاہدین کو آپ نے یہ  
کی صدر حجایت کر دیا گا۔

دعت امام صادق الیستقینی میسط النبی الطاہر کامیتی  
نیز صادق المیقین، ہو کر امام کی حیات کر دیں گا جو بھی کے غزوہ میں  
آپ نے ان کے اور مردیں کیا بعد اللہ بن یزید نے تکار سے آپ کا بیان ہاتھ قلم  
آپ نے تکار کو منیں لے لیا۔ اور فرات نے تھے۔

یا نفس لا تخشی مت المختار فالبیش شبر حمۃ الجبار  
اے نفس کفار سے نہ درو جبار کی رحمت کی بخشش بخشی ہو  
مع النبی سید الا بوار قصص حکیم بقیہم یساری  
بیکو کامل کے سرداری کے ساتھ دینے کی وجہ سے انہوں نے بخادت کر کے بیڑ  
بائیں ہاتھ کو قلم کر دیا ہے۔

وقد بغوغ امعاشی، نفیسی فاصلہم بادب خدا اللہ  
فاجروں کے گردہ نے بخادت کی ہے۔ اسے پالنے والے ان کو دروزت لی الگیں جلا۔  
دونوں کئے مکھوں کے باوجود تپ نے تم پر حملہ کر دیا۔ نمکوں کی لکڑت کی وجہ سے کو در پر کی  
تھے۔ تمام لوگوں نے اس کا پسپا جعلہ کر دیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے آپ کے سر بالک پر لے  
وئندما ما را۔ آپ کے سر مقدس کو پھاڑ دیا۔ اور آپ نیل پر گردے لارکتے تھے اے الہ الک  
حسین ببرا سلام قبول کر دیا۔ امام نے فریا بلائے عدیس طائے دل کے تکڑے۔ امام نے ان لوگوں پر حملہ  
کر دیا اور حضرت سے ان کو ہٹایا۔ آپ کے پاس اُتر پڑتے تھاں کو پانچ گھوڑے پر لارکتے تھے اے الہ الک  
آئے۔ آپ سخت رو سے اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تھیں ہماری ہاتھیں بھریں بدلا دے۔ تم نے جاؤ جانتا ہوں۔ کہ وہ  
کرنے کا پڑا حق اوکار دیا ہے؟

پھر امام حسین علیہ السلام نے اپنے شہروں سے فریا۔ دینا میغیر ہو گرہے۔ یہ نہ اوزدال ملک  
تم۔ ہرگز مسلمان نہیں ہو۔ تم غزوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنا چاہتے ہو جان سعد  
کیا اور کیا خدا کی قسم میں اس بات کو جانتا ہوں۔ کہ آپ کا قاتل اوزدیں جائے گا۔

کیا کہا۔ اور اس کی طرف مائل ہوا اور اس کی پائی کی وجہ کو خوردہ ہے۔ اے لوگوں نے قرآن  
مالکہ اسلام کے شرائع سے واقف نہیں ہو۔ تم اپنے بیٹی کی بیٹی کے غزوہ پر کو در پر سے ہو۔ اعلیٰ  
اللہ بھرپا کر رہے ہو۔ اسے وگو یا ذرا سکا پانی جس سے کتے۔ خنزیر اور محوسی نکل پانی پی  
سکوں۔ اور تمہارے نہ کا کی آل سیاس سے مردہ ہی ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم آپ پانی سے  
پانی نہیں گے۔ بلکہ موت کے گھوٹ میکے بعد تو گرے بیٹی کے جھوٹ نے جب ان لوگوں سے  
نیز صادق المیقین، ہو کر امام کی حیات کر دیں گا جو بھی کے غزوہ میں  
آپ نے ان کے اور مردیں کیا بعد اللہ بن یزید نے تکار سے آپ کا بیان ہاتھ قلم  
آپ نے تکار کو منیں لے لیا۔ اور فرات نے تھے۔

شذیقیم یا شر قوم بسیگیم و خالقہم و قول النبی محمد  
شذیقیم قوم تم نے بخادت کر کے زیادتی کی اور محمدی کے غزان کی مخالفت کی۔

اماکان خیر الخلق اوصاکم نیا اماکان خیر خیرۃ اللہ احمد  
نیا سے بہترین انسان نے تھیں ہمارے پارے میں وصیت نہیں کی، گیا جماہ سے نہ  
اللہ تعالیٰ کے زیبک بہترین انسان نہیں تھے۔

اللہ انت الزھراء انتی والدی علی الحوخیم الا نام امحمد  
اللہ زہرا بیری مال شفیقی کیا علی جو تمام لوگوں سے بہتر انسان کے بھائی تھے۔  
ایسا بھائی تھے۔

شذیقیم اخزیتم بسماقہ فعلوا نسون اتلاتون العذاب بمشهد  
شذیقیم نے کہاں کی اس کی وجہ سے پور پورست پوری ہے۔ اور تم رہوا ہو گئے ہو۔ عنقریب  
کھلاب کی پارے کے۔

حضرت ان اشخاص سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس کا ہی کو حکم دیا۔ کہ آپ قوم کے پاس چار  
ٹھکریں بیکن ہے۔ کہ وہ لوگ اپنے اولاد سے باذنا ہائیں۔ فریا یہ باتیں جانتا ہوں۔ کہ وہ  
بیل ایسیں گے بیکن ان پر یکسخت قائم ہو جائے گی اسی عادہ کو کہاں سعد کے پاس چلے گئے

کہاں کیا۔ ان سعد نے گلدار کو تم نے جوچ پر سدم یوں نہیں کیا۔ کیا میں کاری نہیں ہوں پا اپنے  
ہے۔ پانچ سہنے والوں کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طاقت بدلتی رہتی ہے۔ بحوالی  
کہ تم ہرگز مسلمان نہیں ہو۔ تم غزوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنا چاہتے ہو جان سعد

لئے تھی دیر جگ سے باذ نہیں رہ سکتے۔ جسی کہ ہم لوگ نماز ادا کر لیں جھیں بن تیر کے سارے کسی نے کافی جواب دیا  
اپنے کے کہا اسے جھینٹی آپ کی نماز قبول ہو رہی، حبیب بن مظاہر نے کہا کہ فرزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قبول ہو رہی  
اسے محفوظہ اور ایک دلیل پر مشیا ب کرنے والی کجھ بیٹھے تھاری نماز قبول ہو رہی؟ اس کے بعد حبیب بن مظاہر  
پر اپنے پھٹکو سے سیان جھک دی تشریف لائے

انا حبیب رابی مظاہر د فارس المحبیح المیث متواترا  
میں حبیب اول ایک باب مظاہر ہے جو میدان کا نزار کا دھنی اور خود خوار شیر ہے  
والله اعلم بالجعہ والظہر منکر دائمہ حمر مستقرہ  
خدا کی قسم حوجبت کے اعتبار سے بلند ادا ظہر ہے اور تم بھائیو ہو کے گدھ ہو۔  
سیوط النبی اذا لم تتصفحوا یا شر قوم نی الہ ای یا کفره  
تم نے بھی کے فرزند کی مد نہیں کی۔ اے کافر قوم دنیا میں شریر قوم ہو۔

اپ نے حبیب پر چکار کر دیا اس کی پشت پر ایک بھی ضربت لکائی کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے کر رہا  
ہے کوئی کے ساتھیوں نے اٹھایا، حبیب بر جہاد کرنے تھے حتیٰ کہ ہستے لگوں کو قتل کیا، امام حسین  
پر حبیب بن مظاہر کو متکر کیا، آپ سے ساتھ تین سوار تھے، امام حسین خود اور آپ کا ماتحت کش کی قبیل میں  
 موجود رہا، آپ نے خیبر کے ڈنڈن تھک کر اگ جلا دی۔ اور خندق کو اگ سے بھر دیا تاکہ جنگ ایک  
لڑکی ہو۔

زہریں قیمتی نے امام کی حدست میں عرض کیا اسے آنا! اس حضرت عباس اور جناب حبیب کی شہادت  
کے بعد ہم لوگ آپ کے چہرہ مبارک کو مر جھایا ہوا دیکھتے ہیں، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ امام نے فرمایا! اہ  
تو الحنفی تھامیں اور میں خود ایک لفظی حق تیراہم ہوں، زہریں نے عرض کیا ہم لوگ اپنی نورت کو ناپسند  
ہیں کرتے اہم لوگ جنہتیں دھلیلوں گے اس اس کی لغتوں سے لطف اندر ہوں گے، جناب زہری  
اور پیغمبرؐ اور سعید عازم چھڑا ہوئے۔

فی عینی مرصفت الحمدین  
فی اذ هنیر و ابن المعتین  
میں زہریں بول جو تین کا بھی ہوں۔  
اذب بالسیع عن الحسین ابن علی طاھرها الجمدین  
میں کوئی کے زیبی و شنون کرام حسین سے ہٹاؤں گا جحضرت علی کے فرزند ہیں اٹھا کچکے مددیں  
جد پاک ہیں۔

آپ نے ان لوگوں پر چکر کرو، ان کے سب سواریوں کو قتل کر دیا، اس کے بعد امام حسین علیہ السلام کی حضرت

میں ایم عبید اللہ بن زباد کا حکم نزد رجاءہی کروں گا، انس امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے  
اوہ آپ کو تمام حالات سے آگاہ کیا مسلم میں عوسمی نے کہا۔ خدا کی قسم میں مژوان لوگوں کے سینوں میں اتنا  
بیس تل کر دیا جاؤں پھر زندہ ہو جائے تو میں آپ کو نہیں چھوڑ دیں اتنا  
گھن نہیں تین نے بھی اسی طرح کہا، میں کے بعد آپ کے حفاظت میں اس کے سر کے ساتھ تیرہ ہو جائے تو میں آپ کو نہیں چھوڑ دیں  
وہ سے کی بات کے ہم معافی ہتھی۔ انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا، ہماری جانیں آپ کی  
جان پر تربان ہیں، اگر ہم لوگ قتل کر دیے گئے تو ہم نے آپ کے ساتھ کواد اکیا بھوہم پر وا جبیخ لھا علوک  
سعد نے اپنے مہمنہ شکر پر سنان بن انس غنی کو اور میرہ پر شریں ذی الجوش خیابی کو مقبرہ کیا اور ہر ایک کے  
ساتھ چار چار ہزار سوار موجود تھے عرصہ دار اوس کے باقی ساتھی قلب شکر میں موجود ہوئے حضرت امام حسین  
علیہ السلام نے مہمنہ شکر پر یہزاد تین کو مقرر کیا، اور آپ کے ساتھ میں آدمی تھے، اور میرہ شکر  
پر حبیب بن مظاہر کو متکر کیا، آپ سے ساتھ تین سوار تھے، امام حسین خود اور آپ کا ماتحت کش کی قبیل میں  
 موجود رہا، آپ نے خیبر کے ڈنڈن تھک کر اگ جلا دی۔ اور خندق کو اگ سے بھر دیا تاکہ جنگ ایک  
لڑکی ہو۔

حضرت سے ہوئے ہیں، بیل ربیع شمشتے والا اور میرہ شکر سے  
حضرت نے اپنے اصحاب بتے فرمایا کہ تم اس شخص کو جانتے ہو، انہوں نے عرض کیا، جسیکہ  
اللہ اس پراغشت کرے، اور امام حسین نے فرمایا لے اللہ! اس شخص کو کوادرت کی اگ سے پہنچے دنیا کی اگ  
کا مار چکھا، ایک حضرت کا کام تھا نہ ہو اس تھا کہ اس کا گھوڑا بد کا، اور اس کو اگ کے درمیان میں سر کے بلاد  
ماڑا اور جل کر کاکھو گیا، ان لوگوں نے اللہ اکبر کیا، آسمان سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔  
اے فرزند رسول اللہ آپ کو دعا کی جلد قبریت کی مبارک باد ہو، عبید اللہ بن سرور کا بیان ہے کہ جب یہ  
نے واقعہ دیکھا، تو میر حسین علیہ السلام سے جنگ کرنے سے بازیا پھر ایسا شہادت سید اوری نے عرض کیا اسی پر  
آقا ہمیں ظہرا و عصکی نماز پڑھ لیتے ہیم لوگ اس نماز کو آنڑی نماز جیاں کرتے ہیں جو آپ کے ساتھ چڑھ  
اللہ تعالیٰ کے حضوریں نظر پڑھتا اور کرنے کے بعد ملاقات کرے، اس اذان کی اور اذان قامت کی یہ اگ نا  
مشغول ہو گئے، شکر بیزید ان حضرات کی طرف تیراندازی کر رہا تھا امام نے فرمایا تمہارے لئے بالکل

میں جنگ کے وقت مت سے ڈلنے والا نہیں ہوں۔ میں جنگ کے لئے جنت کو پالوں کا۔  
اپ بار بار لٹتے رہے جس کو دشمن کے میں سواروں کو قتل کیا، اب کے جسم بارک پر نہیں کے امیر کے تر  
زخم کے، اپ کا جسم ساری کی اندر بھی گیقا تا۔ اپ کے سر کو قلم کر کے امام حسین علیہ السلام کی طرف پہنچ دیا، اپ  
کی والدہ ماجدہ نے اپ کے سر کے لیا اور کہا ہے میرے فرزند تم رسول اللہ صلیم کے فرزند کی خواہ اس کے سامنے  
شید ہو گئے، پھر کہا ہے بری استیں میں کوئی ریتا ہوں یہودی اور ضاری تم سے ایچھے ہیں۔ پھر عبداللہ  
بیہم بن عقبہ ہر جزو پڑھتے ہوئے نکلے۔

**خُنْ بِنْوَهَا شَمَرُ الْكَرَامِ**      **نَحْنُ عَنِ الْسَّيِّدِ الْأَمَّارِ**  
 سُمْ بِزَرْكَ اَدْرَاسَمْ كَيْ اَوْلَادَ مِنْ      اَمْ سُرْدَارُ اَهْرَامِ كَيْ حَمَيْتَ كَرِيْكَيْ  
 سَجَلَ عَلَىِ الْمُسِيَّدِ الْعَزِّيَّمِ      سَبَطُ النَّبِيِّ الْمَكِ الْعَلَامِ  
 جَوْ عَلَىِ كَيْ فَرِزَنْدَمِنْ سُرْدَارَمِنْ اَوْتِشِيرَمِنْ، اَوْرَ اللَّهُ تَعَالَى كَيْ بَنِيَ كَيْ فَرِزَنْدَمِنْ.  
 اَبْ جَادَرْتَے رَهَتَے، دَنْنَ کَيْ چَوَسَ سَتَے زِيَادَه سُوَارَوْنَ کَوْ قُلَّ کِيَا، پھر شید ہو گئے۔  
 جَبْ هَمْ حَسِينَ نَهَيْ اَبْ کَيْ طَافَ وَكِحَا فَرِزَمَايَا، مِيرَسَ التَّرَادَلَ عَقْتِلَ کَيْ قَاتِلَ کَوْ قُلَّ کِيَا، پھر اَمَمِ  
 حَسِينِ عَلِيِّ السَّلَامِ نَهَيْ فَرِزَمَايَا، پھر مَلَكَ رَوْ، جَنَّتَ کَيْ مَارَتَ جَلَدَیِ کَوْ جَوْ بَلَانَ کَمْجَرَے.  
 مُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْلَنَ جَزَرُ الطَّيَّارِ یَرْ جَرَ پُرَھَتَے ہوئے نکلے۔

**اَفْعَمْتُ لَا دُخْلَ لِجَنَّةٍ**      **مَصَدْ قَابِحَدَ رَاسِنَه**  
 مِنْ كَمْ تَقْسِمُ كَهَارَمِنْ ہے کہ میں احمد اور سنت کی تقدیم کرتے ہوئے جنت میں داخل ہوں گا  
 طَائِمَجَتْ مِنْ بَعْدِ الْعَقَالَعَذَّاشِ      هُوَ الَّذِي اَنْقَذَنَا بِمَهْنَه  
 یَرْ دَرَجَ تَلَتَّهَ کَيْ بَلَدَ عَبَارَهُ اَنْتَهَیَ کَے دَقَتَ ہو کا، اَبْ دَهْ مِنْ جَنِیْ کَمْزِیْ کِبَرَانِ  
 سَتَے اَپَنَے اَسَانَیِ سَعَتَ تَجَانَ، دَلَانِیَ۔

**عَنْ حَمِيمَةِ الْكُفَّرِ وَكِيدَ الْفَنَّةِ**      **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اَبْ پُرَجَنَتَ کَے پَیَادَرْتَے دَلَسَهُ التَّرَبَهُ دَعَدَ بِحَمَاهَے

اَبْ نَهَيْ جَادَکِيْ اور سُتر سواروں کو قتل کر کے خود شید ہوئے۔ پھر جادے کے نئے حضرت عَزِيز  
 غفاری نئے جو ہم ت بوڑھے تھے، اپ جنگ پر، جنگ حسین اور جنگ صفیہ میں شامل ہوئے  
 تھے، امام حسین نے اپ کے کہا اسے شیخ اللہ تعالیٰ تیرے کا مل کا شکر گرا رہے۔  
 اپ نے یہ رجز پڑھا:-

میں حاضر ہوئے۔ لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا ہے میرے قوم ایسا منے جنت ہے اج کے دروازے کھمہ ہتے  
 ہیں۔ اس کے پھر غلطی ہیں، یہ سامنے رسول اللہ صلیم اور دیگر شہدا اور ہمارا اور اپ کا انتظار کر  
 رہے ہیں۔ اللہ کے دین کی حمایت کرو، رسول اللہ صلیم کو فرزند کے حضانت کرو، میدان جنگ کی لفڑ  
 یہ اشارہ پڑھتے ہوئے نظر۔

**اَقْدَمْ حَسِينَ الْيَوْمَ تَلَقَّا اَحْدَادِ**      **تَعْرِبَابُكَ الطَّاهِرِ الْمَوْلَى يَدِ**  
 لے حسین اکے پڑھتے آج کے دن احمد سے پھر پہنچے پاپ طاہر اور تائید والے سے ملاقات فرمائے  
 مَا الْحَسْنُ الْمُسْمَمُ ذِكْرُ الْاَمْجَادِ      دَذِ الْجَنَاحِ حَلِيفُ شَهَدَا  
 پھر حسن مسوم بزرگ داۓ سے اور دو پردو والے شہدا کے سامنے  
 وَحْزَنَةِ الْحَدِيثِ اَهْلَمُ الْاَسْعَادِ      فِي جَنَّةِ الْعَزِيزِ دُسْ عَاشُوا سَعَادًا  
 اور کچار کے نیک بخت شیرخوار سے ملاقات کیجئے۔ یہ سب لوگ جنت میں فیک رنگی گوار  
 رہے ہیں۔  
 اپ بار بار لٹتے ہے، دشمنوں کے پھاٹ سے زیادہ سواروں کو قتل کر دیا۔ پھر خود شید ہو گئے  
 اس کے بعد خلل نکلے اور اس نے یہ رجز پڑھنا شروع کیا۔ سہ

**يَا شَوْقَمْ حَسِيَّا دَسَرَادَأً**      **وَكَعْرَتَدْ مُونَ لَنَا اَعْنَادَ**  
 اے شرافت اور زادہ اس کے لحاظ سے بڑی قوم نمٹے ہمارے لئے کتنا کیس پوشیدہ کر رکھہے  
 اَنْتَ اَنَّا اَنْسَ اَبَدَ الْعَسَادَأً      لَا حَفَّاظَ اللَّهُ لَكُمْ اَدَلَادَأً  
 تم وہ لوگ ہر جوانانیت سے بالکل دور ہیں۔ اللہ تھاری اور ناد کو باقی نہ رکھے۔

آپ پاپر دشمنوں سے لٹتے رہے حتیٰ کہ ان کے ستر سواروں کو قتل کر دیا اور پھر خود شید ہوئے پھر  
 مسلمین علیہ رجز پڑھتے ہوئے نکلے۔ (رس) لاتِنکرو فی ذاتِ ابْنِ النَّبِيِّ

تم پریے باہرے میں الی جان نہ بتوںیں کلبے کا بیٹا ہوں، میں غبوط کلائیں و مالاہوں اور محنت فڑ  
 دھانے دالاہوں۔

**اَنِي عَلَامَ دَاثِقَ بَرِّ بَرِّي**      **حَسِيَّ بِاَمَوْلَى الْحَسَبِ**  
 میں ایک الیسا جران اوروں جس کو اپنے رب، جو دس ہے مجھے صرف میلاموں کا فی ہے۔  
**لَوْاَسَهُتْ الْمَوْتَ بِرِّ الْمَوْبِ**      **اَغْنَى الْجَنَّةَ بِيْهُرَ الْكَرَبِ**

قد علمت حقائق عن مقامه وخدمت شریف بنو نواس  
او لدغفار خذلت او زلزال اججی طرح جلستہ ہیں کمیر نے احمد مختار کی مردگانی  
بصرا قی لاحد المحتار دالہ الاسادات الاصدار  
اور آپ کی سردار اور نیک آل کی مردگان  
صلی علیہم حالی الاشجار رب العباد بالخاقن الاطیار  
لئے حضرات پر رعنون کے پیدائش نے والے میداول کے رب اور پرندوں کے پیدائش نے والے  
لے درود بھیجا۔  
آپ نے جماد کیا وشن کے عیسیٰ اور یوسف کو قتل کی شہید ہوئے، پھر انکی روح پرستی  
بڑے لٹکے۔

الیکم بن مالک الصنفام صاحب فتنی صحیح عن الامام  
تماریے الکار ہے ہیں جو بغیر میں امام کی حادث کی خاطر جوان مردوں کی طرح دار کریں گے۔  
یہ حجۃ ثواب الملک العلام سیحانۃ عقد سال الدعام  
جو عالم کے ثواب کا خواہش مند ہے، پاک ہے وہ ذات جو سالوں کو مقدر کرتا ہے۔  
آپ نے جماد کیا ودرشن کے چوالیں اور یوسف کو قتل کی شہید ہوئے۔  
پھر رکی بی محفل یہ روح پرستی ہوئے لکھا۔

یا معاشر الکھول والشبان اصراف بکری بالسیف واسستان  
اے ادھیر فروزادہ حمزہ، میر قیبل تکوار اور فیزے دواں سے ضرب الگاؤں گا،  
ادضی مذاک عالی الاصدی، شر صاحوں الملک الممتاز  
اس بات سے انسان کا پیدا کرنے والا راضی ہوتا ہے، پھر احسان کرنے والے ہوئے  
کاریں۔

جماد کیا وشن کے ساخہ ہیں کو قتل کی شہید ہوئے۔ پھر احمد بن محمد ہاشمی روح پرستی ہوئے پیدائی  
جگل میں تشریف لائے۔

الیوم اللہ حسینی و درینی بعاصم تمحمدہ یمسینی  
میں آج کے دن اپنی شرافت اور اپنے رین کو توار کے ذریعے تباہی کا جو کمیر کے دامنے ہے  
نے اخراج کیا ہے۔

احمد بن حیل المقادین ابن علی الطاہر الحجد بن  
میں جھک کر ایک ایسے ساتھی کی حیات کو دلا جو علی کے فرزند یہی جو کے دلوں جیسا کہ ہیں۔  
آپ نے جھک لای اور کامی ملکوں کو قتل کی، رضی اللہ عن

جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے غلام سلیمان میلان جگل میں آئے۔ شخوں کے ایجاد کو قتل کر کے  
کوڑ غیرہ کئے گئے۔ رضی اللہ عنہ

امام حسین علیہ السلام نے اپنے دایں باپکن نکاہ بنتائی اور جنگ کے لئے جان کیسی کو زیبایا۔ آپ  
مفت روستے اور یہ آدا بن بلده کی ہے محمد اپنے علی ہے تھرہ اپنے عباس! اے قوم تم میں ہماری مرد  
کرنے والا کوئی نہیں، اقم میں اللہ تعالیٰ سے خوف کھانے والا کوئی نہیں جو ہم سے اُن فکر کو اور  
اُسے پھر اپنے یہ رجن پڑھا۔

انا ابن الطبر من آل هاشم کفافی بعد المحن حسین الغفر  
میں آل هاشم میں سے پاک انسان کا فرزند ہوں۔ یہ رئے فخر کرنے کے لئے صرف یہی بات  
کافی ہے۔

قططعی ثughidی محمد وعیی هو الطیار فی الحبل حیث  
میری ماں فاطمہ ہیں ابھرے تا سہیں اور برے چا جھڑیں جو بیٹھتیں افسوس نہیں۔  
بیتابیعین اللہ الہدی عن ضلالۃ دفینا الولاد للعوام مفتر  
ہماری روح سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کر گئی اسے ظاہر کیا ہے۔ ہماری طاعت لگوں کے لئے  
فخر کیا ہے۔

و دشیعتنا فی الناس الکرم شیعۃ دیاغفتنا لیلہ القيمة يکس  
ہمارے شیعہ لگوں میں بزرگ والے شیعہ ہیں  
امانی شیعہ پوشی سے قیامت کے روز کا اعلیٰ جایا  
نطوبی لعبد شانہنہ البعد موقتنا  
بجنتہ عدن صفوہ الائیک،  
اس بندے کے لئے خوشخبر کہے جس نے جنت عدن میں (جس کی خوب کبھی خراب نہیں ہوتی) ہماری روت  
کے لئے بھلوی زیارت کی۔

اگر ماں لیلہ القيمة ظامیا الْمَوْضُوفُ لِقَيْنِ بَعْتَیْهِ حَسِید  
تیامت کے روز جب پیاسا آدمی حزن کے باں آئے کاڑہ جید کے معدن ہاتھوں  
کے سیراب ہوا۔

لقد حاتم قوم خالقوا أمرنا <sup>ع</sup> میں داد محمد الدین الدین شاعر  
اُن قوم کھائے میں رہی جس نے اپنے رب کے امر کی خلافت کی، بیوگ دین کو کافا چھپھنے ہیں۔  
حالاً دونوں قائم رہے گا۔

بیدیدون عذاً أصل المحمد <sup>ع</sup> وحد لهم لا عد لهم ليس شاقع <sup>ع</sup>  
جان بوجو کرائی مدد کو قتل کرنا چاہتے ہیں، الحضرت کاظماً کے دشمنوں کی شفاعت یعنی  
کرے گا۔

اپ نے ابن زیاد کے شکر پر چکر دیا اور انہیا سے کوفہ کے رہنے والوں پر حسین میں جن کاظم نے خود بھی  
خداوند نگل نے اس بات کا طیاری دیا تھا کہ تمہارے کو دو کرو گئے اور اپ کے غوروں میں اپنی جانیں قربان کر دے گے  
اُن اپ پر کوڈ پڑے تو احمد برادر اپ کو چکر لیا ہے، اپ کے اہل پر پرانی بندر کر دیا ہے۔ حافظ پانی کو کھٹے اور  
زور پارے ہیں اُنہم نے نایت بُرا سلوک کیا ہے۔ بڑی پیاس کے بعد الشفاعة کی نات کا  
حکماء سے باز تینیں آتے اچھا اپ نے ان پر چکر دیا ہیں کے پیاس اُدیبوں کو قتل کے شہید کر دیے  
پسے مر بولک کو قتل کر کے امام حسین علیہ السلام کی طرف پھیل کیا، امام نے اپ کے سر کو پانی گوئی  
کر دیا شر کر دیا اور اپ کے چہرے سے ملی صاف کرتے چاہنے تھے، فرمایا جعلہ کی قسم تیری میں  
اُنہم کو دھکنے میں غلطی نہیں کی۔ تم دینا یہ کہ زلوہ کو اور آخرت میں نیک بخت ہوا اور امام نے فرمایا۔  
فتنہ الحمد را داس احسينا <sup>ع</sup> وجاد بینفسه عذلاً اصغاف  
تو بفترین انسان ہے جس نے حسین کے ساقوں پر درد کی۔ اور اخلاق مانے وقت یعنی جان قربان کر کر  
لقد ناز عالیٰ نصہا حسینا <sup>ع</sup> دفاذ دبا بله ایة والصلاح  
واللہ کا میاب برگئے جنہوں نے حسین کی لفڑت کی، بدلت اور نیک کے ساتھ کا میاب ہو گئے

د لفڑا الحمد بني سماحة <sup>ع</sup> صيحة حمد مشتبك المرامح

برخواز بر بريان کا نہ ہے، بیرون کے پڑتے کے وقت بلا صبر کرنے والا ہے۔  
اُن قوم بیجن گئیں بیسان جنگ میں تشریف اتے، اُپ تو جعل نکتے اُن قوم پر چکر دیا اور جدار کرتے  
الله تعالیٰ ان روحوں کو بیرا بکرے کا جنوب نے جنگ کے موتفہ پر پیش کی طرح پر چکر فتح  
فالا ال لفڑا ابون مفت نبیهم <sup>ع</sup> باسیا لهم آساد غبل مصادمه  
جنہوں نے اپنے بھی کی بیٹی کے فرزند کی لفڑت اپنی تواروں کے ساتھ کی، اب وہ بہت  
بڑے بھار پیش ہیں۔

ہب نے جھار کیا، آریوں کو قتل کیا اور امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا فوج کی

جانب حرثے جا بِ الْحَمْدِ عَلَيْهِ لِمَ كَانَ لَهُ مِنْ عَلَى  
استغاثة فرمائے ہیں اور اپ کے استغاثہ کا کوئی حجاب نہیں ہے، الیتم ایسا کہ کہتے ہو کہ  
سے نہیں جھانکدیں۔ اور اپنی رو جیں اپ پر قربان کر دیں۔ ہم سے جنم کی آگ برد امشتہ نہ ہوگی، زندگی  
جوار کا غصب الشیاطینا جا سکتا ہے، بہارا مقابل محمد مختار دہلی، حڑکے بیٹے نے عرق کیا، خدا تم  
آپ کی اطاعت کر دیں گا، دفعوں گھوڑوں پر سوار ہوتے۔ الیما معلوم ہوتا تھا کہ دفعوں روانے کے لیے  
رہے ہیں حتیٰ کہ دفعوں امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دفعوں نے تین کو پوس دے کر جان  
نے عرض کیا، اسے آقا! میں ہی دھخنی گروہ جس نے آپ کو دالیں جانے سے روک دیا تھا، غلام  
بھی یہ بات ہرگز معلوم نہ ہے اسی کام اسی عیون قوم نے کیا ہے۔ کام کرے گی، میں تائب پر کرات آں  
میں حاضر ہجا ہوں، احتساب حڑکے بیٹے نے قوم پر چکر دیا، جادا کرتا رہا جسون کے جو میں اور یوں کوئی  
کر کے شہید ہوا، اپ کے پاس کا چھرہ خوشی سے سر دہ رہا اور کہا۔ کہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کی نات کا  
اپنے فرزند کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کے سامنے شہید کر چکا ہے، پھر حضرت  
سیدن جنگ میں تشریف اتے اور آپ نے پر جنپڑھا۔ <sup>ع</sup>

اکون اميرًا غاد سأ وابن غدا <sup>ع</sup> اذاماً قاتلت الحسين بقطنه  
میں بے دفا امیر اور بے دفا کا بیٹا ہوتا جب میں جنگ بن خلادے جنگ کرتا۔  
اشقى على خذلانها فاغزارة <sup>ع</sup> ببيعة هذا ناكلت العهد لله  
حضرت کا چھوڑنا اور آپ کا اکیلہ رہنا مجھ پر اس مدد کے تزویں نے دلت اپنی جان قربان کر کر  
گزرا ہے،

ذیاند می ان لا اکون نصیب <sup>ع</sup> دیا حسن ف ان لعفاقت غالب  
اسے میری زلات میں حضرت کی مدد نہ کروں۔ اے میری حضرت میں نے خالم کو کیوں نہیں چھوڑا تھا  
ستی اللہ ارعاه الذین تبادلوا <sup>ع</sup> الی القسم بالمحاجیۃ ایضاً منع  
الله تعالیٰ ان روحوں کو بیرا بکرے کا جنوب نے جنگ کے موتفہ پر پیش کی طرح پر چکر فتح  
فالا ال لفڑا ابون مفت نبیهم <sup>ع</sup> باسیا لهم آساد غبل مصادمه  
جنہوں نے اپنے بھی کی بیٹی کے فرزند کی لفڑت اپنی تواروں کے ساتھ کی، اب وہ بہت  
بڑے بھار پیش ہیں۔

دھرات کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی بٹک کی امام کی دوڑن آنکھوں میں آنزو گئے۔ عینیت  
واریں دنے لگیں، امام نے ان کو چپ کرایا، فرمایا خوش رہو، رونے کا دانت تما گھے کے ۱۸۰ ملکوں نے برق  
یا سے جانی اب کے فرزند عبد الملک نے بنی دن کے بازی پیا۔ قوم سے پانی طلب کر کے ارکو ڈالیا۔

اب اس کو سے کہ قوم کی طرف پھرے گئے، فرمایا اسے لوگوں تھے میرے اصحاب، میرے چاکسے فرزندوں،  
میرے بھائیوں اور میرے فرزندوں کو قتل کر دیا ہے اور صرف یہی ایک بچہ باقی ہے جو کہ عمر ۱۰ ماہ ہے۔ یہاں سے  
کارج سے جمال یاد ہے، اس کو پانی کا الکب گھوٹ پالا رہا، ابھی امام قوم سے خطاب کر رہے تھے، کہ  
ای دنماں میں ایک ایسا تبرایا جو بچے کی گود میں لگا اور اس کو قتل کر دیا، یہاں گلے کے کہیں عقبہ میں پیش  
کردی لعنة اللہ نے ماننا ہوا اور امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے اللہ تو اس ملوکوں قوم یہ کواد ہے کہ انہیں  
کے اس بات کا جذبہ ارادہ کر کھاہے کیتے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولیا ہوئے کس کو زندہ باقی نہ رکھو اور امام حنف  
اپنے تھے بعد اس شوالہ شلافت میں۔

یادب لاترکنی دحیداً ، قد انہم عالمضوق طالبجو سا  
اسے پانے والے بھے تہبا دچھوڑتا ۔ قوم نے نافماں اور انکار کا مظاہرہ کیا ہے  
وصیروں تابینہم عبیداً ، یہ رضوں فی خالہم یعنی بدداً  
انہل سے اپنے دریاکوں میں غلام بنا کھاہے ، اپنے اس غسل سے نیز پر خوش کرنا  
اما خی نقد رضی مشہیداً محبد لا فی ندد فریداً  
حامت بالمرصادو یا الجبیداً

پھر امام نے آغاز دی اسے امام کھنوم اسے سکینہ اسے رقم اسے علک اسے زینب اور اسے  
رسے اہل بیت قم پر اسلام ہوا جب ستوات نے امام کی آفان کو سُننا تو بندرا و اڑے دنے لگیں امام  
کے جانب سکینہ کو بھیستے بیٹھے ہے لکھا اور اس کو اس کی دوڑن آنکھوں کے درمیان پوسہ یا اور اس پر  
بک پیٹ کے آنکوکو پوچھا۔ حضرت سکینہ سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے اور اب اپنے جناب سکینہ  
کا لاستھنے اور اس اشارہ زنا تھے۔

سیوطوں بعد میں یا سکینہ نامی منت البار اذ علام رضا  
اسے سکینہ اب کو اس بات کا علم ہوا چاہیے، کمیر سے براہ راست کافی رونا ہے۔

لآخری قبیل بد معنک حسرة مادام رضی الراء فی جہانی  
حضرت کے باعث میرے دل کو زجاجا، جب تک کہ روح میرے حرم میں موجود ہے۔

کروک دے، ان کو اپنی برکتوں سے محروم کر دیں سے بھی راضی نہ ہو، اسے میرے اللہ اکثر نہ ہے  
دھیاکی مورک رکھی ہے تو اس کو بمارے سے آخوت میں دخیرہ قرار دے اور قوم خالم سے بھدا جائے،  
پھر اب کے بھائی احمد بن جعیب جن کی معروف سترہ سال تھی، میدان جنگ میں پر جو پڑھے ہر سے تفریغ  
انی انا یخل الانام اب علی مخت دمیت اللہ اول دادالنبی

میں امام کا فرزند ہوں میں علی کا فرزند ہوں، ہم لوگ اللہ کا گھر اور نبی کی اولاد ہیں،  
اصھہ بکھر بالسبیت حتیٰ یلتوی اطمینکر بالسی جھنی نیفسی  
میں تم کو توانگل ایک ایسی ضرب نکاذن کا جھنی کر دیں جسی ہو جاتے ایزے سے ایسا ہد کروں کا  
وہ لڑک جائے گا

اپ پر اڑلاتے رہے جا کہ اسی آدمیوں کو قتل کر دیا، پھر امام کی خدمت میں آئے، پیاس کی شدت  
کی وجہ سے ابھ کی دندل آنکھیں و صحن گئی تھیں، اور اسی اسے چھاپانی کا گھوڑ سے جس کے  
ذریعے طاقت حاصل کر کے اللہ اور اللہ کے درمیں کے دھنیوں پر تحریت حاصل کر دیں، امام نے فرمایا بیٹھے  
مکر اسی دیر صیر کر تم اپنے نانا الجھنفی صلم سے ٹوکے۔ نہیں پانی سے ایسا سیراب کریں گے کہ پھر اس کے  
لیندگی پیاس سے ذہول گئے اچھوڑنے اشیا پر گلکر دیا اور بہت سی مخون کو قتل کر کے پھر شہید ہو کے۔

اپ کے بعد حضرت علی البر جسین علیہ السلام میلان کا زار میں یہ رجوع پڑھنے سے تشریف لائے اپنے  
کی مدراس و تک متھوں میں۔

اتا علی بن حسین بن علی مخت دمیت اللہ اولی بالنبی  
میں علی بن حسین بن علی ہوں، ہم لوگ اللہ کا گھر ہیں اور نبی کے ساتھ زیدہ حقدار ہیں۔

اصل بکھر بسلم لسریقین اطمینکر بالسی جھنی و سط المحتیط  
میں تم لاؤ کیا جسی تیز تنوسے ضرب نکاذن کا جس میں دھنے نہیں پڑے ہوئے، میدان  
جنگ کے درمیان قم پر نیز سے کا دار نکاذن کا۔

اپ پر اڑلاتے رہے۔ ان کے اسی آدمیوں کو قتل کیا، قوم کے ایک اوری نے اپ کے سربراہ  
پر ضرب نکاذن، اپ زین پر گرپے، پھر سیدھے پوک سبھو گئے اور آغاز دی اسے بایا ہے نانا الجھنفی ارادتی  
درستھی، وادی خالہ زہرا اور حنیجہ کبڑی موجود ہیں، امام نے ان لوگوں کو چکد کر دیا اپ سے لگا کوہا یا اپ  
کے سر کو اٹکا پنی کو گدیا، اپ کے چہرے مبارک سے نہیں کو صاف کر کے جلتے تھے اور فرزلتے  
تھے اسے یہ سے فرزند خدا اس کو پیغام کر سے جس نے تم کو قتل کیا ہے، ان لوگوں نے کس قدر اللہ تعالیٰ

وَالذِي الظَّاهِرُ وَالظَّهَرُ الْمَذْكُورُ دَرَتْ الشَّمْسُ عَلَيْهِ كَرْتَنِينَ  
 اَبُوهُ مِنْ جُوْرِ بَاکِ كَرْنَے دَارِے ہیں، خُودِ بَاکِ یہیں، اُجُونْ پُر دُو فَرْسَرْزَنْج لُوكْ کر آیا تھا۔  
 قَتْلُ الْابْطَالِ لِهَا بِسْرَتَانًا يَوْمَ بِدَنْ شَرِّ اَحَدِ حِينَ  
 اَبُو نَسْ بَدْرَ اَحَدِ حِينَ کَرْ مَرْدَنْ اَنْ بَهَادِرْ دَنْ کَرْ قَتْلُ کِیا جَآپَ کَقَابِرِینْ نَلَّا تَحَقَّقَ  
 اَنْظَهَرَ اَلْاسَلَامُ نَرَاهَا الْهَدَى بِحَسَامِ قَاطِعَ ذَهْنِيْتَنَ  
 اَبُو نَسْ اَسَلَامُ کَوْ غَالِبُ کَرْ دِيَارِ شَنُورَ کَیِّ تَاکَ کَوْ اَسِیِّ کَا لَئِنْ دَالِنْ کَلَارَ کَے دَرِیْرِ رَگْدَانِ جَسْ  
 کَیِّ دَوْ رَهَارِینْ تَكْتَنَ۔

مَنْ لَهُ جَدُّ كَجْدَىِ الْمَصْطَفَى اَحَدُ الْمُخْتَارِ صَبِيعِ الْقَلْمَنِينَ  
 كَسْيِ شَغْفِ كَانَهَا مِيرَسَةَ نَلَّا صَفَافَةَ کَیِّ مَانِدَهَے، اَبُو اَحَدِ الْمُخْتَارِ بَرِينَ اَدَنَتَارِ تَكَبُّولَ کَیِّ  
 صَبِيعَ بَیِّنَ۔

مَنْ لَهَا بَابُ كَاهِيِّ حَيْدَرًا سَادِيِّ الْمَفْتُلِ (اَهَالِيِّ الْحَرَابِينَ)  
 كَسْيِ کَا بَابُ بَرِیِّے بَابُ حَيْدَرِیِّ کَا مَانِدَهَے جَبْ لَفْضِيْلَيْتَ سَهْ زَانِ اَگِیَا، كَهَادِرْ دُونِیِّ کَا  
 رَهَسْتَے دَالَّا ہے۔

مَنْ لَهُ عَمُّ كَعْنَى جَعْفَرٌ ذَى الْجَنَاحِينَ كَرِيمَتِيْنَ  
 كَسْيِ کَا چَجا بَرِسَے چَجا جَعْفَرَ کَیِّ مَانِدَهَے جَمِیْ کَے دَوْرِیِّ ہیں اَوْ دَرِیْرِ گَلْسَبَوْنَ دَالَّا ہے،  
 مَنْ لَهَا مَامُ كَافِيِّ الْمُوسَىِيِّ بِقَعْدَةِ الْمُخْتَارِ قَرْنَةَ کَلْ عَبِينَ  
 كَانَاتِ مِنْ مِيرَیِّ مَالِ کَیِّ مَانِدَکَسَ کَلْ مَانِ ہے جَوْ رَگْزِدَهِ، اَسَانَ کَے جَلَرْ کَلَخَوا ہے اَوْ دَرِرْ اَنْجَوْ  
 کَیِّ طَنْڈَلَ ہے،

نَازِ الدَّكْرِ كَبْ دَائِنِ النَّيْرِيِّنَ دَالِيِّ الْمَشْ دَائِنِ قَمَرَ  
 مِنْ سَتَارَهِ، بَرِیِّ اَوْ دَرِنَادَوْنِ کَافِرِ زَنْدَوْنِ  
 دَانِ الْفَضَّةِ دَائِنِ الذَّهَبِيِّنَ حَفْظَهُ تَنَدِ صَفَيْتَ مِنْ دَهْبِ  
 بَرِیِّ اَبُو سَرْزَنْجَ ہے اَوْ بَرِیِّ مَالِ جَانِدَهَے  
 فَضَّتَهُ تَنَدِ صَفَيْتَ مِنْ دَهْبِ  
 چَانِدِیِّ جَوْ سَوَتَے سَتَحْبَ کَلْ گَنِ ہے  
 حَفْنَهُ اللَّهِ بَعْصَلَ دَالِيِّنَ  
 اَسِیِّ اللَّهِ تَعَالَى تَنَزِلَ اَفْضَلَ اَوْ بَرِیِّ زَنْدَوْنِ کَے سَاتِهِ خَنْصَ کَیِّ ہے اَیِّنْ خُودِ رُوْشَنْ ہوں، اَوْ  
 دَوْ زِيَادَهِ رُوْشَتِيِّ دَالِوْنِ کَافِرِ زَنْدَوْنِ۔

نَفَّا اَسْتَقْتَنَتْ نَافَتْ بِالْسَّدَى تَائِيْتَهُ يَا خَيْرَتَهُ الْمَسْوَادَتَ  
 اَسَهْ بَلْزَرِسِيِّ بَرِهَتْ جَبِبَ مِنْ تَنَلَّ کَرْ دِيَاجَوْنَ، اَنْ اَبُوكَلْ جَرْ كَوْهِ مَلَحِيِّ بَوْرِبِيِّ کَرَنَ  
 بَهْرَامِ قَوْمَ کَرْ قَرِيبَ بَرِيْگَنَهَارَسَ لَهَنَهَ لَهَاتَ بَوْ اَتَمَ اَوْکَ بَجَهَ بَجَوْنَ قَنَلَ کَرِيْتَهُ بَرِيْ؟ مِنْ نَهَنَ  
 كَسْيِ سَدَتَ بَوْ تَنْدَلَیِّ کَرِيْدَیِّ؛ شَرِاعِتَ کَرْ تَنْدَلَیِّ لَرِيْا ہے، کَسْيِ جَوْمَ کَارِ شَكَابَ لَکَيَّا ہے؛ حَنَ بَاتَهُ جَهَرِ لَيَا  
 ہے؟ اَهَ لَوْگُونَ نَهَنَ اَمَامَ کَرِيْجَمِ لَوْکَ اَبُوكَرِ اَبُوكَ بَهَنَسَ رَنَخَهَ کَرِيْجَمِ لَيَا  
 تَنَلَّ کَرِيْتَهُ ہُنَ، جَبِبَ اَمَامَ نَهَنَ بَوْتَ کَوْسَ تَرَانَ پَهَلَكَرِ دِيَارِ بَهَنَسَ لَهَلَهَیِّ اَلَّا کَے مَوْ  
 سَوْلَدَلَ کَوْتَلَ، کَرِيْدَآپَ پَهَنِجِرِ کَلْ طَنَسَلَوْكَ اَسَهَ اَدَرِ اَسِيِّ دَقَتَ يَا اَشْخَارِ رَهَے۔  
 تَحِيرَتَهُ اَللَّهُ مِنْ الْمُخْلَقَاتِ اَبِي بَدَ حَمَدَيِّ فَاتَانِيْنَ اَلْخَيْرَيِّنَ

الْمُهَمَّلَ لَنِمَ مَلْحُوقَ سَيِّرَے بَرِيْرَے تَنَانَکَے بَلَدَ بَرِيْرَے بَابُ اَفَعَلَ نَهَنَ، مِنْ دَرِبَتَرِ اَفَادَکَارِ زَنْدَوْنِ  
 اَمِيِّ الْنَّهَاءِ حَفْتَا فَابِي طَادَتَ الْمُلْمَدَ دَمَدَلِ الْتَّقَلِينَ  
 بَهِيرِيِّ مَالِ لَقِيَّيَا نَاطَرَ زَهَراً ہے، اَسِرَا بَابُ عَلَمَ کَارِ دَارَتَ اَرْجَوِيِّ وَالْمَنَ کَاسَرَوَارَ ہے  
 عَبْدَاللهِ عَنْلَامًا يَا دَاعِيَا دَقَرِيْشِ يَعِيدَتَ الرَّشِينَ  
 اَبُوكَنَجِپَنَ کَے عَالَمَ مِنِ اللَّهِ کَيِّ عِبَادَتَ کَيِّ اَورْ قَلِيشَ تَبَولَ کَيِّ بَهَارَتَ کَرَتَ تَتَّے  
 يَعِيدَوَنَ الْاَلَاتَ دَالِعَدَسِيِّ مَحَا دَعَلِيَّ تَمَامِ الْقَبَلَيِّتَتَ  
 لَلتَّ اَوْ اَزْرَى دَوْلَوْنَ کَيِّ بَجَارَتَهَ سَلَتَ  
 صَحَّتِيِّ اللَّهِ سَلِيْعَا حَسَّامَلَا مَاعَلِيِّ الْاَرْضِ مَصَلِيِّ غَلِيْعِيِّنَ  
 نَجِيِّ مَلَمَ کَے بَلَدَلَپَرَے سَاتِ سَالِ نَمازَ اَداَکَیِّ، اَنِ دَرَوْنَ کَے عَلَادَوْزَ مِنْ بَسَادَرَکَوْنَ نَمازَ  
 بَرِيْسَتَهَ وَالْأَشْنَنَ تَهَا۔

جَهَدِيِّ الْمَرْسَلِ صَعْبَيِّ الدَّجَيِّ دَابِيِّ الْمُوْنَى لَهَا فِي الْبَعِيْتَيِّنَ  
 بَرِيْسَهَ اَنَارِبَوْلَ بَيِّنَ تَلَدِیِّکَیِّ کَارِبَرِجَنَعِیِّ ہِیِ اَبِرِیِّ بَارِبَتَهَ اَبِي سَهَدَ بَهِيِّزِیِّ کَوْ شَجَعَا يَا  
 شَرِتَهَ تَهَا دَيِّنَ عَسْنِيِّ الْمَرْقَنَیِّ صَاحِبِ الْحَرْفِ عَزَّالِمَرْسَنَ  
 عَلِيِّ رَلَقَهَرِيِّنَ کَيِّ رَسِیِّ ہِیِ اَحْوَنَنَ کَے مَالِسَبِیِّنَ، كَمَارِدِیْنَ کَیِّ عَزَّزَتَهَ کَيِّ باَعِدَتَهَ ہِیِ  
 دَهَرِ الْذَّهَبِ، مَسْدَقَتَهَ تَحَانَتَهَ حَسِينِ سَادِيِّ الْمُهَدَّدَهُ دَهَرِ كَعِيْتَتَنَ  
 اَسِيِّ دَهَهُ بَیِّنَ نَسْ نَسْ اَنَجُونِیِّنَ اَسَسَ دَقَتَهَ صَدَتَهَ بَیِّنَ دَسَ دَهِيِّ جَبِبَ دَرِيِّ بَعْقَوْنَ کَیِّ  
 نَاطَرِ اَنَجُونِیِّ پَشَتَهَ بَارِبَرِیِّنَ تَهَا۔

وَإِنْ تَكُنِ الْأَمْرَالْ لِتَرْكِ جَهَنَّمَ فَمَبَالٌ مُتَرَدٌ بِهِ الْمَعْيِنُ  
اَلْجَنَّانِ كُوْجَرَ كَمْ كَمْ جَوْجَرَ جَانَاهَا بَهْ تَجْوَهُ طَرِيْسِيْ هُونَى چِيزِ کَمْ بَارَے مِنْ اَدَمِیْ کِبُولْ كَجْنُوسِيْ کَرَے.  
وَإِنْ تَكُنِ الْأَجْسَادُ لِلْمَوْتِ الْمُشْتَتَ نَفْسُ الْفَقْيَ بِالسَّيْئَتِ فِي اللَّهِ الْأَعْظَمِ  
اَلْجَمْ جَوْتَ کَمْ کَمْ پَسِيلَا کَمْ کَمْ گَنْسِيْ مِنْ لَزْجَانِ کَمْ اللَّهِ کَمْ رَاهِ مِنْ تَوَارَے کَمْ تَقْلِيلِ ہُورِ جَهَنَّمَ اَفْغَلَ بَهْ  
عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللَّهُ بِاَلْأَحْمَدِ خَانِ اَلَانِ عَلَمُ الْمِيرِ اَدْصَنِ  
اَسَهْ اَلْحَمْمَ پِرِ اللَّهِ کَمْ سَلَامُ ہُورِ۔ مِنْ دَيْکِدُورِ ہُورِ ہُورِ کَمْ آجِ تَمْ سَهْ کَرْجَ کَرَنَے دَالَاهُرِ  
لَهْرِیْ کَلِ مَلْعُونِ نَلْدُومِ مَنْافِتِ بَعْدِمِ فَنَانَا جَمْ جَمْ تَرْعِيمِ  
مِنْ ہُورِ ہُونِ نَلَمِ اَدَمْ مَنْافِتِ کَرِدِیْکِدُورِ ہُورِ ہُورِ دَهْ عَلَانِبِهِ ہُمارَے فَنَارَتَسِ کَارَادِهِ سَكْتَهِ مِنْ۔ پُورِ  
اَسَسِ پِرِ عَلَلِ کَمْ کَمْ گَے۔

لَعْدَكَرْدِ یَا وَلِیْلَمِ مُحَمَّدِ وَرَبِّهِمْ مَلَشْاعِنِ الْمُلْعَنِ یَنْبَعِلِ  
اَنْ پِرِ ہُلَكَتِ نَازِلِ ہُرَا ہُنُوْ نَسِ مُحَمَّدِ کَمْ سَاقِتِ کَفْرِکَیْ اَنْ کَارِبِ ہُوْ چَاهِے گَاهِکَسِ گَاهِ  
لَقْدَعَشْرِهِمْ حَلَمُ الْاَللَّهِ الْكَامِنَهِ حَلِبِیْہِ کَمِیْجِ لَعْرِکِنِ تَدْلِیْلِ  
الْشَّرْقِ الْكَبِرِ دَبَارِیْ نَسِ اَنْ کَوْ جَرِیْ کَرِیْا ہَسِ کَبُونِکَوِدِ بَرِدَبَارِ اَوْ جَوْسِیْ دَالَاهِیْ۔ دَهْ  
اَرْگَنِ جَلْدِیْ نَمِیْںِ کَرَتا۔

پھر اَیْپَ نَسِ قَوْمِ چَمَکِ کَرِیْا اَوْرِ الْکَوْدَانِ کَوْدَانِ اَدَمِیْنِ اَوْرِ بَانِیْنِ دَوْنِیْ جَانِبِ سَهْ تَقْلِيلِ کَرَتَتَے تَخَتِ، اَمَّ  
نَسِ بَهْتَسِیْ مَلْخُلَنِ کَوْتَلِنِ کَیْا شَمِ تَخَونِ نَسِ اَنْ حَلَاتِ کَوْدِیْکِدُورِ اَبِنِ سَعْوَسِ کَہَا اَسَے اَمِیرِ اَگْرِیْمِ دَرِگَ  
لِیْسِ اَیْپَ، بَوْرِکِ اَسِ خَصْنِ سَهْ لَوْتَنِرِ ہَسِ تَوْیِہِ کَمِ کَوْنَا کَسِ کَھَانِکَ اَتَارَوَے گَا۔ اَبِسِ بَیْمِ کَیْا کَرِنَچَا شَنِ  
اَسِ نَسِ کَہَا اَسَسِ پِرِ کَیْا رِحْلَمَ کَرِدِا۔ اَیْکِ گَرِدِا اَیْپَ پِرِ تَوَارِدِ اَدَرِیْزِدِنِ سَهْ ہَزَبِ الْمَلَاتِا نَخَا۔ اَوْرِ دَوْرَا  
کَرِدِهِ تَرِدِنِ اَوْرِ بَحَالِنِ کَے زَلِوْ اَیْپَنِدِ کَارِنَاتِخَا، اَمِ کَرِزِخَوِلِ کَیْ کَرِنَستِ نَسِ کَرِدِرِبَادِیَا۔ خَرْلَوِنِ بَنِ زَرِیدِ  
اَسَجِیْ خَرَا اَسِ پِرْلَمَتِ کَسِ کَایِتَرِ اَیْپَ کَوِ الْمَاجِسِ کَیْ دَجَرَسِ اَمِ حَمِیْنِ عَلَیْا اَلْسَلَامِ زَمِیْنِ پِرِ تَشَرِیْفَتَ لَائَے،  
اَپِ بَیْوِیْ گَئَے، دَوْنِیْ اَخَوْنِ سَهْ اَیْنِیْ جَمِیْلَرِ بَارِکِ سَهْ تَیْوَنِ کَوِ لَكَاتَتَے تَخَتِ اَیْنِیْ خَوْنِ مَقْرَسِ  
سَهْ اَبِنِ رَبِّیْ مَیَارِکِ اَدَمِسِ اَرْدِنِ کَرِزِیْنِ کَرَتَتَے اَوْرِ فَرَاتَتَے تَخَتِ۔ اَسِ شَنَکِلِ بَیْنِ الْمَرْتَعَلِ اَدَرِ اَیْنِیْ  
نَلَامِ اَرْسَلِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَهْ لَقَاتَتَ کَرُونِ ہَا، پھرِ اَیْپِ عَنْ کَھَارِ کَرِپَتَے جَبِ ہُوْ خَشِیْنِ  
اَسَتَے قَارَادَهِ کَیْا کَھَوَتَے بَوِ جَانِیْنِ ہَرَمَتَے؛ بَرِسَکَے، کَدَهِ قَبِدَکَے اَیْکِ ہُورِونِ اَدَمِیْ نَسِ اَپَ کَے  
مَرْشِرُوتِ پِرِ تَوَارِلَکَانِ، اَپَ کَارِمَقَدَسِ شَخَافَتَهِ ہُوْ گَیَا، اَبِسَ کَالْمَارِ مَبَارِکِ زَمِیْنِ رَکِرِپَرِا اَبِنِے

عَنِ اَصْحَابِ الْبَعَاحِمِسَا قَدْ مَلَكَتَا شَوَّقَهَا وَالْمَغْرِبِينِ  
اَمِ صَاحِبِ عَمَا یَأْتِيْنِ اَسْرَادَتَتَے اَمِ دِنِیْسَکَهِ مَشْرِقَ اَوْ مَغْرِبَ کَهِ الْكَلِیْنِ  
نَخِنِ جَبِرِاِیْلِ عَذَادِسَنَا وَلَتَالْكَعْبَةِ ثَمَّ الْمَحْرُومِينِ  
اَمِ دَوْلَگَ مِنْ کَهِ جَبِرِاِیْلِ سَهَلَا چَمَّا تَخَا۔ كَعْبَ بَھِیْ بَهْدَاهِ اَوْ حَرْمَنِ جَمِیْ ہَارِمَیْ  
وَلَتَالْعَبِینِ مَعِ الْاَذَنِ السَّتِيْ اَذْعَنِ الْخَانِ لِهَافِ الْخَلِفَتِینِ  
اَمِ اَلْزَرَعَهِ کَهِ مَلَکِیْنِ جَوِیْسِیْ کَانِ لَسْلَقَ رَجَوْرَهِ بَهْ۔ مَشْرِقَ اَوْ مَغْرِبَ مِنْ کَانَاتِ اَنِ  
کَمِیْنِ رَحْقَتِهِ بَهْ۔

رَجَبِرِیْلِ بَنِ مَصْتَهِ خَسِرِ قدْ قَضَى عَنَا اَبِنِ نَاکِ دِنِ  
جَبِرِاِیْلِ کَوِ ہَارِنَادِ جَمِیْسَ سَهْ شَرْفَتِ حَاصِلَهِ بَهْ۔ ہَارِسَ بَابِ نَهِیْ ہَارِنَامِ قَرْنِ اَدَکِنِیْهَا  
مَجْزَاهِ اَللَّهِ عَنَّا مَلَحَّا خَالِقَ الْحَلَقَ وَرَبِّ الْعَالَمِيْنِ  
مَخْرَقَ کَپِیْلَکَهِ دَالَادِرِ جَهَالَلِ کَا بَاسِلَهِ دَالَالَّهِ ہَمَارِیِ طَرفَ سَهْ اَپَ کَوِ جَرْنَسِ خَرِطَلَکَ  
نَلَانِ الْجَنِ عَلِیْکَمْ دَاجِبِ مَاجِرِیِ فِي الْعَدَلِ اَهْدَیِ الْمُشَرِّفِ  
اَمِارِ اَحْقَنِ تَمِ پِرِ دَاجِبَهِ، جَبِبِ تَمِکَسِ اَسَانِ پِرِ اَیْکِ سَتَارَهِ جَارِیِ بَهْ  
شَيْعَةِ الْمَخَنَادِرِ وَالْاَعِيْنَا فِي عَدَنِ سَقُونِ مِنْ کَعَنِ الْحَسِنِيِنِ  
بَهْدَاهِ بَرْگَدِرِ شَيْعَهِ اَنْکَوْلِ کَلِھَنِلِکِ بَهْ کَلِ وَجِینِ کَهِ اَفَزِ سَهِرِبِ بَونِلِ  
اَسِ کَسِ لَوْدَهِ اَیْپَنِ قَوْمِ پِرِ اَیْکِ تَمِیْتِ نَدِرِلِ جَدِرِ دَیْا اَهُرِلِ کَوِ بَهْبَاسِ کَھَاتِ سَهِ مَلَوْدَلِ  
نَسِ اَپَنِے کَمِبَسِ کَیِ الْکَامِ کَرِ پَانِیْ پَیْنِیْ کَلِ خَاطِرِ جَمَدِرِ دَیْا اَدَرِ اَیْپِ صَبِرَتَے سَهِ جَتِیِ کَوِ جَوَنِلِ پَانِیْ  
بَهْرَابِ ہَرِگَانِ، اَبِنِ نَسِ اَبِنِ اَقْمَارِ جَهَارِکِ باَنِیْ طَرفِ پَانِیْ پَیْنِیْ کَے کَلِ لَئِے اَدَرِ اَپِنِیْ عَوْنَلِکِ لَکِلَنِ  
جَانَشِکَهِ لَئِے بَلِسِیَا، نَمَکَاهِ اَیْکِ اَدَارِسِنِیْنِ وَالِیْ نَسِ اَدَازِ بَلِدِلِ، اَسِ حَبِیْنِ اَعْرَقَوْنِ کَیِ خَیْمَهِ کَبِیْلَهِ  
کَلِ خَبِرِیْمَهِ۔ اَبِنِ نَسِ بَالْمَوْنِ سَهِ بَالْمَیْنِکِ دَیْا اَدَرِ خَرِیْجِ کَلِ طَرفِ لَثَرِنِیْلِ لَلَّسِ، اَبِنِ نَسِ بَلِیْلِ اَصْمَهِ  
پَلِیَا، اَمِ کَوِ مَعَلَمِ ہَرَا کَرِبَقَمِ کَدَھِرِکَهِ باَزِیِ تَخَنِی، اَسِ دَهَتِ اَبِنِ نَسِ بَلِ اَشَادِرِ پَیْنِیْهِ۔  
فَانِ تَكُنِ الدِّنِیَا لِلْعَدَنِیْسِیَّةِ خَانِ تَوَابِ اللَّهِ اَعْلَوْهُ اَجِنْدِلِ  
اَگِرِنِیَا کَا اَچْجَاهِشِدِرِ کَیِ جَاهِسِ تَرِالَلِ کَوِ اَبِسِ بَلِندِ اَدَرِ بَرِ اَسِتِنِیْهِ دَالَاهِیْهِ۔  
وَانِ تَكُنِ الْاَدَنِیَّتِ قَسَمَتَهِا خَفْلَةِ سَقِيِ الْمَرْعَفِ الْمَرْنَقِ جَلِ  
اَلْدَفِرِیِ کَلِ قَلْتِیْمِ خَنْدَرِ بَرِ جَلِکِیِ ہَے تَرَادِیْ دَهِیِ کَارِنِیِ کَسِ خَالِمِیِنِ سَوَرِیِ کَوِ شَقِرِ کَنِانِیِنِ بَهْجَبِهِ۔

صَهِ ہَارِیِنِیِنِلِیِ ۔ گَهَوَسِنِ لَلَّسِ نَسِ بَالْمَیْنِ پَیْا، دَصِحِ،

کندی اوری کے بارے میں بد دعا فرمائی۔ قم اسے رایتیں ہاتھ سے نہ کھا سکو اور نہ پی سکو۔ اللہ تعالیٰ تیر احشر قالم لوگوں کے ساتھ کرے۔ ابو الحنفہ آنے کہا کہ جب کندی اوری نے امام حسین علیہ السلام کا عمارت کیا تو کندی کی زوجہ نے کہا تھا رے لے بلات کے قیمت نے امام حسین کو شہید کیا ہے اور اس کے کوئی آثار نہیں ہیں، خدا کی قسم ہی تیرے ساتھ ایک گھر میں الکھنی نہیں رہ سکتی، کندی کے اپنی عورت کو قیمت نے کا ارادہ کیا، اس کی اپنی ایک بڑے کی سلاخ اس پر پڑی۔ جس کی وجہ سے اس کا ہاتھ ہمیں سے کٹ گیا، وہ شخص عجیشہ فقیر رہا۔

ابو الحنفہ نے کہا امام حسین علیہ السلام نین گھنٹوں تک اپنے خروجیں لات پت اور اسکا کی مردی فرماتے ہے اور آغاز دیتے رہے اے میرے اللہ امیر ہی تیری قضا پر صبر کرتا ہوں۔ اسے فریادیوں کے دریک بزید کے انعام کے ایک درہم کا چھپا حصہ اب کے ناتالکی شفا عالت سے نیادوں کو ہبہ ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے فریاد کیں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم وسے کرسوں کرتا ہوں، میرے سامنے اپنے علمکار کو گھول قلم کرنے کی خاطر اس کے بڑھے، عمر بن معون نے کہا تم لوگوں کے لئے ہاتک ہو، اس کو جلدی قتل کر دو، غیث بوری حضرت کے نزدیک ہوا، امام حسین علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں لکھر کا پسیٹ کوتون کے پیٹ کی مانند بمر و صلی تھا، اور اس کے باہم خالدار کے بال کی مانند تھے، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اللہ امیر میرے ناتا رسول اللہ صلیم نے میرے باب پر فرماتے ہوئے تجھ کہا تھا، اے علی! انتہا فرند ایک ایسی زین پر قتل بر کا جس کا نام کہ بلا بولا کا، اس سبب بھروسی آدمی قتل کرے گا جو کتوں اور تباہی کے شباب ہو کا شر ملعون نے کہا اپنے بھتے کوتون اور خانہ زد کو قتل نہیں کیا، شیعیت نے کہا جب امام حسین نے اپنی دوڑیں آنکھیں بیری طرف کھول دیں نے اپنے دوڑیں آنکھوں کو رسول اللہ صلیم کی آنکھوں کی مانند رکھیا، امام کے ذریب سنان آگیا امام نے اس کی طرف دوڑیں آنکھیں دیں، اس کا ہاتھ کا نیپ گیا، اور تو اس سے گر پڑی اور وہ بجاک گیا، سنان کے طرف شر ملعون بڑھا اور اسے کہا تیری میچے بجھے کیا ہو گی تھا، کوئی سس کے قتل سے باز آگئے ہو، اس نے کہا اے شر جب امام نے میرے چہرے کی طرف اپنی دوڑیں آنکھیں دیں تو مجھے آپ کے باب علی این ابی طالب یادا گئے، میں دیکھا، مجھے آپ کے قتل کے قدر نے اس کے اخدا کی قسم امام بن احمد کے بارے میں بزرل ہو، خدا کی قسم میرے سواحیں کو قتل کرنے کا کوئی حق وار پیں، فرم تو مجھے کوئی شہید کیا گی،

ملعون امام کے پیٹ پر بول دیگیا، تکوار کا اپ کی گردی پر رکھ دیا، اور اس نے ارادہ کیا کہ آپ کو از جنم سے امام نے اس کے چہرے کی طرف اپنی دوڑیں آنکھیں کھول دیں، امام حسین علیہ السلام نے فرمایا اللہ امیر ہی تیرے کے کوئی سے اپنی آغاز سے ہمہ نہ اترون کریا اور شہید کیا، کہ تو اس کوئی کون بھوکھ کے لئے ہاتک ہو، اس نے بہت بڑے لگاؤ کا ارتکاب کیا ہے۔ شر نے کہا جو شفیع پر ایک ایک بیس جا ساتے، امام حسین علیہ السلام کے جسم بارک کے پاس کا کردا، گیا، اور اس کے پس مار ہے وہ نہن ڈیکھن جبکی ہے۔

جب گھوڑے کے اپنی گر تکار کا علم پڑا تو اس نے الی کو اپنے پاک سے مدد اور حوصلے کا ٹھاکر دیکھ دیا

جاء الحجود فلَا اهلا يقدمه الابو جعہ حسین مددک اللہ

حسین کا گھولہ لایا گیا، لیکن اسی کے استقبال کے لئے کوئی مشخص موجود نہیں ہے۔ گریسا خوبصورت  
پھر، ملے کر آیا ہے جس نے خون کا یہ لام لیا ہے،

یا نفس صبیل علی الدین امتحنتا هذا الحسین قتلا بالغیری عماری

اسے نفس دنیا اور اس کی مصیبتوں پر صبر کرو، یہ حسین قتل کر دیتے گئے گئے ہیں۔ نظرِ جنم کے  
ساتھ خاک پر پڑے ہوئے ہیں۔

تمام اہل حرم نے یہ آواز بلند کی واقعہ، اعلیاہ، دامجزہ، اوجفرا، داحستہ، داجینہ  
خدا کی قسم اچھو مصلحتی، علم رضا، حسن بختی اور فاطمہ فہرما کا انتقال ہو گیا ہے۔ جو سلیمان بنت  
حسین نے یہ اشخار پڑھنے شروع کر دیتے ہیں۔

لقد حسطتنا في الم مان فلامیہ وحرستنا ابا به وحصالیہ

زانے کی مصیبتوں نے ہمیں تباہ کر دیا، زانے کے ماتحت اور بیرون نے ہمیں مکر کر دیے کر دیا  
و خان علیتنا الدہرانی الدارغید وربت علينا جرہ، وعقارہ

زانے نے سازست کے عالم میں ہماسے مالحق خیانت کی، اپنے نظم د جوہر کو ہم پر مسلط کر لھا ہے  
و لحریقت لی رکن الود بظله اذ غالیتی الدہر مالاغایہ

یہی سے نئے کوئی ایسی جگہ باقی نہیں رہ کیا جس کے تسلیم میں سایہ حاصل کر سکیں۔ زانے نے مجھے  
بجھوڑ کر دیا ہے جس سے کوئی چھکڑا رہ نہیں ہے۔

لتمی قتنا ایمای ادن ماد دحدنا الحاصل الذي هم الانام مواجهہ

زانے کے باختری نے ہمیں مکر کر دیا ہے۔ بارا تاتا رسول ہے جو کی بخشش لوگوں پر عام ہوتی ہے۔  
عبداللہ بن قبیس نے کہا کہ ہمیں نے مکر کر دیا جا کر وہ اپنے اپنے لوگوں کو مٹا دیتا ہے۔

پھر اس کے بعد دریا سے فرات کے دریاں کو پر پڑا۔ اسی نے متفقین کی معلوم نہ بوسکا اور اس کی کمی جس کے  
متعلق حکومت پر کام اعلیٰ بحد نے اپنے مقتنیوں کو مجھ کر کے ان پر فناز جاناز پڑھی۔ اور ان کو دفن کر دیا۔ امام حسین

دریا سام اور اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیے کا دیبا جھوڑ دیا۔  
ارشاد فرماتے ہے:-

مصبینی فرق ادن ارشی باشداری دان بھی ببطہ بھا و علیہ و انکاری  
نیر کی محیثت، اس سے بدل دے کر میں اپنے اشخار کے دریوں میں ہوں، اسی مصائب کو بیراستیں ادا کر لے

جو دونوں راؤں سے خون پیلتا تھا۔ اور اپنے اشخار فرماتے ہے۔

تدارے لئے ہائی بر اس سے ددہ بوجاد، اپنے اس نے ام کے جنم بارکات کو بے دینے شروع کرنے یہ ۱۴۰۷ء  
کے پاک اور معمول خون سے اپنی بیٹائی کو بچنی کر کے اپنی آواز سے ہمنتے ہوئے خیر کی طرف روانہ ہوئے۔

جناب ام کھوش نے کہا ہے سکینہ امی تیرے باپ کے گھوڑے کی ہمنتے ہیں اکواز سنتی ہوں۔ سیرا خیال ہے  
کہ اپنے تدارے پاکس پانی لارہے ہیں، تم اپنے کی خدمت میں جاؤ، جناب سلیمان بالکلیں اور گھوڑے  
کو خوار سے خالی بیا، دوپے طکر بھاڑیا اور چلانا متروع کر دیا، ما قتیلہ، دامحمدہ، داعلیاہ، دامبناہ و حسیناہ  
و فاطمہ، داجعنہ، داعقلیاہ، داعبا ساہ اور اپنے اسکی تیاریں۔ سب

ملکت امام بمات الحجر دوالکرم واغیرت الارض والافق الحرم  
امام مقفل کر گئے، سخاوات اور بزرگ اُن گھنی، زمین، کائنات اور حرم غبار کر دے گئے۔

واعظ اللہ ابواب اسماء فسلم متقد لنا و خدا تعالیٰ بھا الصنم  
الثانية آسمان کے دربار سے بندگی دیتے ہے، پار کوئی سیغام آئے کا جس سے تم درورون

یا ہمیتی انظری هذا الحجود افی یخبرک ان این خیال المخلوق مختتم  
کے پیچو چھوڑا یہ گھوڑا ایلیے، اپنے کو بہترین خلق کے بیٹے کے مقابل آکا ہے کیونکہ اس کی وجہ احترم الافتاء  
عاب الحسین فوالحق لمصر عہد فضلی علی صنیاع الامة العسل

ہے انہیں حسین کے غائب ہونے اور کھڑکیے کا، امانت کی بلند رشیتی تاریخیک اور گھنی،  
یا موت محلیون عذابی یا موت محلی عطا الله سبی من المفدوں یعنی  
اسے سوت کیا کوئی شخص کسی کا خذیرہ تو سکتا ہے۔ اسے سوت کیا کوئی شخص کسی کا بدلہ تو سکتا ہے  
سربراہ انشکار سے بدل دے گا۔

یا امۃ السرور لامقبال تعکموا یا امۃ الحجیت من ضحايا الامم  
اے بی امانت تم سیرہ ہو سکو اسے دامت جس کے کام سے امیتی توجب ہیں پڑھنی ہیں۔

جناب زنگب رحمی اللہ عنہا نے جب جناب سکینہ کے اخفاک کو سنا تو کہا ادا افتاد، ما حسیناہ  
ہے پر دیں، ابیری جانی اس پس پتھر بانی اور ادیری اسی درج اپنے کمگہی کرنی رہے۔ اپنے درپری اور یہ اسلام  
ارشاد فرماتے ہے:-

مصبینی فرق ادن ارشی باشداری دان بھی ببطہ بھا و علیہ و انکاری  
نیر کی محیثت، اس سے بدل دے کر میں اپنے اشخار کے دریوں میں ہوں، اسی مصائب کو بیراستیں ادا کر لے

جو دونوں راؤں سے خون پیلتا تھا۔ اور اپنے اشخار فرماتے ہے۔

کلام اور جھوہ بالغزہ بیان کا  
جب اس کو ضرب سے تکلیف دیتے میں آنحضرت کے ساخت اپ کو آذان پیتے ہیں۔ لکھاڑی  
کے آنحضرت رہے ہیں۔

ماذًا لیستیم حین نیادی با پیٹے ولاید اہ بھیسا  
اس قسم کی ایسا عالم تو گی۔ جب اپنے باب کو افراز دے اور اس کو کوئی جواب نہیں دالتا تو  
جیدا شہر زیاد عالم ادارہ ہیں بیٹھیں گی۔ حضرت کا سر بارک اس کے سامنے بیٹھ لیا گی۔ ابن زیاد سر بارک  
کو دیکھ کر سکتا تھا، اپ کو دنیا باراک پر چھپڑی سے بنتے اپنی کرتا تھا۔ زید بن ارقم نے کہا، ان دونوں  
کو چھپڑی کو بیٹھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی مسودہ نہیں۔ ہیں نے جعل الشعلی العظیم والہدم  
دنیا باراک کو صیون علیہ السلام کے دنیا بارک چھستے ہوئے دیکھا، پھر زید و پیٹے۔ زید نے کہا تم روتے تو  
کوڑ کے لوگ بخوبی کو کھجوریں اور روٹیاں دیتے تھے۔ جناب ام الکثوم نے فرمایا صدقہ ہم لوگوں پر حرام  
اپ کھجور دی اور روٹیں کو کھجول کے ہاتھ اور منزہ نہیں کر دیں پھریں دیتیں اور زمانی تھکنی اتم  
نے ہمارے مردوں کو قتل کر دیا ہے، اس تاریخی غریبی ہماری ہدیت رکھ کر روتی ہیں۔ فیصلہ کرنے کے بعد تھارے  
ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ علم ہے۔

جانب زینب سلام اللہ علیہ اے جب اپنے بھائی کے سر کو لکھا رکھ کیا جو قاتم سرہن کے اگے اگے کے  
ہیں روحی سے کا حق پاک دیا کر رہنا یا پدا کار فاسق رہا ہوا سے اور خاچوں کو جعلنا بیگی اے۔ اللہ تعالیٰ اور  
یہ اشارہ پڑھنے شروع کئے  
ایسا طلاقت کے ساقی کیا ہے؟

اپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر اوزن کیا۔ ان لوگوں نے اپنے رب کے امری کا فلذ جلدی کی  
تھے لہذا ان کی طرف سے نکلے جاؤ گیا۔ اللہ کی خاطر اور اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے۔ عقرب اللہ تعالیٰ نے تم  
الہ ان کو جمع کئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک دعا کے سامنے جمعت کر گئے اور جھگڑا کر کے اچھے  
وہ ٹھہرایا جائے گا۔ سوال کے جواب کے لئے تیر ہو جاؤ۔ فیصلہ کرنے ملے اللہ تعالیٰ ہوں گے اور دنیا میرا  
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا اور قید خدا جسم ہو گا۔ امام علیؑ میں حسینؑ نے ابن زیاد سے فرمایا تیر کے دنیا ہاتھوں  
کے لئے امریکرے دوں باؤں کو تحشی کر دے۔ اے ابن زیاد تم کب تک بیری پھری ہی سے لٹکو کر تھے ہو گئے  
اپنے ان لوگوں کے سامنے الجھ دے گا، جو اپ کی ثان کو جانستے ہیں اور بعض وہ ہیں جو اپ کی شان  
کی جانستے، این زیاد غضبناک ہو گیا، حکم دیا کاپ کی گردن اڑاوسی جائے۔ لوگوں نے اس کو منع کیا۔

بِاَمْةِ السُّوَدِ لَا سَيِّدُ الْمُجْمَعِ  
بِاَمْلَهِ لِهِ تَرَاعِيْ جَهْدَنَا فِيْنَا  
اَسَے چیزی است تم اپنی کھینچتے لفظ امڑہ نہ ہو سکو۔ اے بُری است تھے ہمارے بارے  
بیوں ہمارے ناتا کا لحاظا نہیں رکھا۔

لَوْ اَنَا دِرْسُولُ اللّٰهِ بِجَمِيعِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُ تَقْرُولُنَا  
اَكْرَمُ اَهُدِ رَسُولُ اللّٰهِ قِيَاسَتْ لَكَ رَوْزَ جَهْرٍ هُوَ جَاءِنِيْنَ لَوْ تَمَّ اَسَنْ وَقْتَ لِيَا كُوْنَگَے۔  
تَسْبِيْرُهُ عَلَى الْاِقْتَابِ عَادِيَةٌ كَانَتُ الْحُرْنَسِيَّدَ فَنِكَرَ دِيَنَا  
تَمَّ لَوْكُنَ نَے اَسَنْ شَنَّے کِبَارِ دُوْنِ بِیْنَ سَارِ کِیا ہے۔ گُوِیا کہ ہم نے تم تین دین کی تبلیغ نہیں کی تھی۔  
تَصْفِقُوْنَ عَلِيِّاً كَفَرُ مِنْ حَرَا دَانِتُمْ فِيْ نَجَاحِ الْاِرْضِ تَسْبُوْنَا  
خَرْنَشَ سَے اَمْ پُرْتَا لِيَا بِجَاتِے بُو اَرْزِیِنَ کے گُوشِرِیِنِ بِیْنَ کَا لِيَا دِیْتِے بُو  
کَوْذَ کے لوگ بخوبی کو کھجوریں اور روٹیاں دیتے تھے۔ جناب ام الکثوم نے فرمایا صدقہ ہم لوگوں پر حرام  
اپ کھجور دی اور روٹیں کو کھجول کے ہاتھ اور منزہ نہیں کر دیں پھریں دیتیں اور زمانی تھکنی اتم  
نے ہمارے مردوں کو قتل کر دیا ہے، اس تاریخی غریبی ہماری ہدیت رکھ کر روتی ہیں۔ فیصلہ کرنے کے بعد تھارے  
ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ علم ہے۔

جانب زینب سلام اللہ علیہ اے جب اپنے بھائی کے سر کو لکھا رکھ کیا جو قاتم سرہن کے اگے اگے کے  
ہیں روحی سے کا حق پاک دیا کر رہنا یا پدا کار فاسق رہا ہوا سے اور خاچوں کو جعلنا بیگی اے۔ اللہ تعالیٰ اور  
یہ اشارہ پڑھنے شروع کئے

يَا هَلَا كَمَا اسْتَتَمْ كَمَا لَا فَالْمَخْفَفُ خَادِي غَدِيْرِيَا  
اَسَے دِه جا زمِرِ کَلَلِ کو نہیں بُنْجَا تھا کا اس کو گھن لکھ گیا اکھنے ہی غرِب ہو گیا  
ما توهہت پِا سَقِيقُ خَادِي کَانَ هَذَا مَقْدِرَهَا مَكْتَبَهَا  
اَسَے بِرَسَے دِلَ کے لکھا سے بِرَسَے قَوْدِہم میں بُجی یہ بات دِعْتی کریا بات مَقْدِرِیْنِ کو ہوئی ہے  
يَا اَسَنْ فَاطِمَ الصَّغِيرَه كَلِيمَهَا فَعَقَلَ كَادِ قَبِيلَهَا نِينَ وَبِها  
اَسَے بِھَانَ فَاطِمَ صَنْزِيَهَا سے تِبَاتِ چِيتَ یکھتے۔ قَبِيلَہ سے کا سِنَ کا دِلَ بِاَنْزِلَکَارِ پَرِیْجَے  
يَا اَسَنْ مَاتِرَتِی عَلِيَّالِدِی الْاَسَرِ صَمِ الْعِيَتمَ لَا بِعِيَقَ سَکُوبَا  
اَسَے بِھَانَ عَلَى تِبَاتِ الْعَسَابِینَ کَوْتِرِیْنَ کے پَا سَلِیْمِی کے عَالَمِ میں نہیں دِیکھے جو سارے  
کی لِاقَتِ نہیں رکھتے۔

پھر اب زیاد ستر لعین خوبی، شیش بی رنجی اور عربن سعد کو طلب کیا اور ان کو حکم دیا کہ قیدیوں اور سروں کا سامان  
زیدی کے پاس لے جائیں اور ان کو حکم دیا کہ اہل بیت کی تشییر کریں۔ یہ لوگ ہر شریں جاتے تھے۔ یہ لوگ دریافت  
وات کے کارست کارے پڑتے تھے اسی بھی منزل پر اُنکے اس نام حرباً تھا۔ انہوں نے سربراہ کو رکن  
اور فقیدی چھپا سرمبارک کے ساتھ رکھتے تھے، ناکا و آئھوں نے دیکھا کہ دیوار سے ایک ہتھ پر لٹکا جس کے پاس  
تم موجود تھا، اُنکے ہزاروں سے شر لکھنے شروع کر دیتے۔

ازجراماۃ تلت حصیثاً      شفاعة جده، يوم الحساب  
نلاو الله ليس لهم شفاعة      دهم يوم القيمة في العذاب  
لعد تلت الحسين بمحكم جوها      وحالفت امر هرم حكم الكتاب  
ی لوگ بھاگ کئے، پھر والپس لوئے، اس منزل سے کوچ کیا۔ اور اُنکے پر اُندر دے رہا تھا۔

ماذا تقدمن اذ قال النبي حکم      ماذا فعلت ما تقد من اخر الام  
اعترق دیا هلی عند مقتضی      منہم اساری و منہم صریحہ  
ماکان هذا جزانی اذ نفتحت لكم      ان تخلفتی لسوء فی ذمی رحمی  
جب یہ لوگ شہر تکریت میں مارڈہر کے آجھبندوں کو چھپا دیا، اُنکی خوشی اور حضرت سے باہر نکلے الفاریان  
لشکر والوں سے ہمایے فالمو اچو حکیم لوگ کر رہے تو ہم اس سے بیزاریں۔ تم نے اپنے بیلی بیلی کے فرزد  
کو تسل کر دیا ہے۔ اور اُپ کے اہل بیت کو قیدی بنا لیا ہے۔ شہر تکریت سے کون حکم کر کے دادی خذلی میں نالوں پر  
لوان لوگوں نے جاتات کے رہنے کی آواز کو سنا جا پڑے چرہ پر پھردار ہے تھے۔ اور یہ شوکہ رہے تھے

سمی الشی جیسینہ      فله مدینی تی الحند در  
ابوالعلیاء مطر نیوش      دحدباء خیر الحبادد  
در راجن یکہ را تھا۔

الہی یا عیسیٰ حبودی فرقی خدی      فن میک علی الشهداء بعدی  
علی س هط تقوه هم اهمنیا      الی متکبدن الملک و غد

جب = اُنکی شہر رشاد میں سچے تو ان کے اس دن کے رہنخدا کے اس حالت میں اُنے  
کردہ اُن محمد داں محور در دیکھتے تھے اور ان کے دشمنوں پر لفت کرتے تھے۔ ان لوگوں نے شریعت  
میں ردوہر نے سے پہنچے شہر کے دالی کاظم تحریر کیا کہ لوگ ہمارے استقبال کے لئے حافریوں اُنکی  
قریباً چھیل پہنچے خوشی اور سردر کے ساتھوان سے ہے۔ جناب ام کلشوم سلام اللہ علیہا نے ان لوگوں کی

عن الکرام و ماتقدی مصائب  
هر امن مان فلا تفتتی بی اسیہ  
صلیت شعری الحاکم والخلیفہ  
وسائیتی العیسیٰ بھی عن علویہ  
کان ما قاله الرحمن کا ذریہ  
کافتنا من اساری الرحم سبھوا  
کفر تعری رسول الله دیکھوا  
الریخت نے کہا جس نیزے پر امام حسین علی السلام کا رفض تھا اس کو راہب کے گرجا کی بیت جا ب  
لارڈیا، انہوں نے ہاتھ کی آواز کو سنا جو یہ اشعار کہ رہا تھا۔  
ماہ الله ماجننکم حثی ریتیہ  
وحلہ حرفیہ تدی بی خوشہم  
کان الحسین سراجاً لستھنایہ  
مات الحسین غوب الدھر منفہ  
بالطف سخفاً الحدین سخراً

جذاب ام کلشوم نے فرمایا کہ اُندر یہ نہیں تھے تم کون ہو؟ اس نے کہہ بی جاتات کا بادشاہ ہوں اپنا قوم  
کو تسل کر دیا ہے۔ اور اُپ کے اہل بیت کو قیدی بنا لیا ہے۔ شہر تکریت سے کون حکم کر کے دادی خذلی میں نالوں پر  
لوان لوگوں نے جاتات کے رہنے کی آواز کو سنا جا پڑے چرہ پر پھردار ہے تھے۔ اور یہ شوکہ رہے تھے

جب رات اتار کی کاپڑہ رکیا۔ راہب نے سربراک کی طرف دیکھا، اس سے ذرا سماں کی ران ہو گئی  
وزرا تھا اس نے دیکھا کہ فرشتے اُرستے ہیں اور کھتی ہیں اسے عبد اللہ ای پر سلام ہوا (یہ دیکھکر راہب روپ پر)  
لہان سے کہا کہ تمارے پاس کو کام رہے۔ انہوں نے کہا جسین بن علی کا سر رہے، کہا اُپ کی مل کا کیا نام ہے؟  
لانہلہ زر لوتت محو صحتی اس نے کہا اجاد نے پچ کہا تھا، انہوں نے کہا اجاد نے کیا کہا تھا کیا کہا اس نے کہا اجاد کہے  
جس کوئی بنی یاد رہی یا بنی کا بیٹا یا عصی کا فرزند قتل کیا جائے کہے تو اس کے خون کی لہر شہر رہتے ہے۔

..... کم لوگوں نے اس سے خون کی ادائش روک دیکھی ہے۔ اس نے کہا میں تھیں دس ہزار درہم دیتا تو اُس  
ہیات تجھ پر ہے جس نے اپنے بیوی کی بیوی کا بیٹا قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا میں تھیں دس ہزار درہم دیتا تو اُس  
لک کر گئے دو اور ہرے پاس موجود ہے۔ لکھوں نے کہا دس ہزار درہم ملاد، اس نے دس ہزار درہم  
روپے دیجئے۔ اس نے سرمبارک کر کے کہا پی گردیں رکھ دیا اور اس کو برس دیتا تھا اور دیکھا اور کہا

اس کے بعد یزید نے ان لوگوں کو ہدیہ منورہ والپس روانہ کرنے کا حکم دیا، ان کے ساتھ ایک راہنماء ہوا۔ امام روزین اللہ بدری علیہ السلام اور سلووات نے راہنماء کہا۔ قبیل پیشے مسجد کی قسم ترینیں کر بلکہ راستے کے چل، اس نے ایسا کیا، یہ لوگ، صرف لوگ باریں دار ہوئے اور ان پر جابر بن عبد اللہ اخباری اور بنو ششم کے لوگوں کی بیک جماعت موجود تھی۔ ان لوگوں نے تین روز تک دہلی تک کیا۔ پھر یزید کی طرف روانہ ہو گئے۔  
لبشیر بن خبلم رہا ہنا، کا بیان ہے کہ جب ہم لوگ یزید کے قریب پہنچ گئے تو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اٹھائے ہوئے تھا۔ اور یزید بخون کے پاس فوج کے ساتھ کھٹکھٹکے ہوا۔ اور یزید بخون کے پاس فوج کے ساتھ کھٹکھٹکے ہوا۔

لٹانے پڑھے حکم دیا کہ ہی ہدیہ واللہ کی اس بات کی جا کر بخوبیے دہلی میں ہدیہ میں دار ہو۔ اور میں نے کہا اسے مسلمانوں اعلیٰ ہیں حسین اپنی نجی بخشیوں اور بخوبی کے ساتھ تمارے پاس آئے ہوئے ہیں؟  
تمام خوشیں پورہ سے باہر نکل پڑیں، پھر سے اور خصلوں کی سیکھی اور زیارتیں اپنے ہیات اور  
تباہی کی آغاز بند کرتی ہیں۔ لبیشیر نے کہا کہیں نے اس روز سے زیادہ کسی رونے والے اور رونے والی کو زیادہ نہیں دیکھا۔ امام حسین سے باہر تشریف لائے اپنے کے ہاتھ بارک، ہمیں ایک رومن سختا۔  
جس سے اپنے آنسو کو پورپختہ کئے، اگر کسی پر تشریف فراہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے بعد کہاے اور  
اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہے، ہمیں ایک بڑی مصیبیت میں بنتا کیا، ہماری مصیبیت اسلام میں ایک بہت بڑا رخڑھے۔ لوگوں میں تکلیف کا باعث ہے۔ میرے والد امام حسین، اپنی عترت اور اپنے کے افسار قتل کر دیے گئے ہیں۔ اپنی عورت اور اولاد کو قتل کیا گیا۔ اپنے سر کو نیز مول پر سورا کر کے شرہ بھر پھیرایا گیا۔ مصیبیت تمام عهاد سے بڑی ہے۔ اپنے قتل پر سات آساؤں اور سات  
لبقات زین نے گئی رہا کیا، سمندر مل نے اپنی موجوں کے ساتھ، تمام زینوں نے اپنے تمام حصوں کے ساتھ ادھر تھیں تھے اپنی تھیں کے ساتھ، پرندوں نے اپنے گھوسلوں میں، مچھلیوں نے سمندر دن کی تھیں میں، جھکلکی حاولوں نے خشکی اور جنگل میں تمام عرب فرشتوں نے، تمام سماں اور زینوں نے اپنے پر لگا گیا ہے۔ اسے لوگ! کوئی صاداہ عمل نہ تھا جو اپنے قتل ہونے پر بارہ پارہ نہ ہوا ہو۔ اور اپنی مرتے سے غلیظ نہ رہا ہو۔ اسے لوگ! ہمیں بھکایا گیا، ہٹایا گی، ہم نے کوئی جرم کیا ذمہ نے اسی ناجائز بات کا ایک لکاب دیا۔ ہم نے اسلام میں کوئی رخڑھ دیا، احمد دہم نے کسی بید قتل کے مرتلہ ہوئے۔ ہمیں دہن سے نکال دیا گیا۔ جہاں کی قسم اگر بھی صلم ان کو ہمارے ساتھ رکھنے کی دصیبت کرتے یہ اسی سے زیادہ تھرستے جس خدا انہوں نے ہمارے ساتھ دیا گیا ہے۔ اما اللہ دا تا الیہ سا احتجون۔ پھر اپنے ہر گئے اور یزید  
کی طرف داخل ہئے کی خاطر روانہ ہوتے۔ جب یزید میں تشریف لائے تو اپنے نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل رہتی کی۔ پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے اور جناب امام حسین سلام اللہ علیہ سا جب یزید کی طرف روانہ ہوئیں

تھا کاش! میں سب یہ چلے اپ کے ملے سننے تھی بوجاتا، اک اپ کے ساتھ جنت میں بوجاتا، اپنے دل میں کے پاس رہے لئے اس بات کی گزاری دینا کہ میں کو اسی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اکثر چیز عبارت کے لائق نہیں اور الکیو ہے اسراہ اور مشیک نہیں، الحمد للہ کے بعد سے اس کے روپ میں، اس کا سلام بہت خوب تھا، یہ دل کا اپنی بیان قسم کرنے کے لئے بیٹھی گئے، مل ٹھیک ہیں ہیں تبدیل ہو گیا۔ اور ہر ٹھیکری کے ایک کوئے پر لا تھبیتو اللہ عاصفاً عالمیں اخالمون اس دوسرے کو نسبت پر مستعد المذین خلماوا ای منقب شقیقون کی ایسی کمزوری۔ مثمر بخون ایام حسین رضی اللہ عنہ کا سر اٹھائے ہوئے تھا۔ اور یزید بخون کے پاس فوج کے ساتھ کھٹکھٹکے ہوا۔

### اعتلاد کا بی دفعہ دعہ ہے

میری رکاب کو منے او چاندی سے بھروسہ ہے اس کو شخص کوں لیت جو مان اور باب کی درج سے تمام لوگ سے انقل بخوا۔

### انی قلت السیدا المهدیا و مغیثهم حیدا و اعلانیسیا

میں نے مذہب سرد کو قتل کیا ہے جو لوگ سے جد کے لحاظ سے افضل اور سبک کے لحاظ سے نہیں۔

### طعنتہ بالر صحیح القلب

ضربته بالسیف صاریحیا یہ نے اپ کو اسیانیزہ مار کر اپ کی پیسے اور ایسی تواریخ کو محبت کا مقام میں گئے۔

یزید نے اپنے کعب جب بچے محمد ناقہ کا مام جسین را پر اور مان کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہیں تو قاتم  
اس کو قتل کیا، ہمیں سانے سے چھلے جاؤ اپنے لئے کوئی نام نہیں ہے، الہام سے ناکام ہو کر انکل کو جائے  
گیارہ دنیا میں بھی ناکام رہا، اور آخرت میں بھی ناکام ہو گا، یزید بخون نے خدم دیا کہ امام حسین علیہ السلام کے حرم اور  
اپ کے اہل بیعت کو حاضر کیا جائے، جناب زینب سلام اللہ علیہ نے کہا ہے یہ یزید اللہ کا اور اس کے اس کا  
خون جسیں کو قتل سے نہیں کیا، تم نے اس بات پر اتفاق نہیں کی، حق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کو کے کشاں جل گئیں  
کرایا گیا ہے، اتنے دس بات پر اتفاق نہیں کی جسی کہ ترے ہیں اپنے پاس اس طرح مسکیت کو طلب کیا ہے جو

طریق نہیں کو اونٹوں پر لجیز کو جاوہ کے لکھیا جاتا ہے۔ اسے یزید میرے جھان جسین سلام اللہ علیہ وسلم کی قتل کو جو  
تم بر عالمہ ہوتی ہے۔ اگر ترا حکم نہ ہوتا تو اب برجاہ کو اس بات کی قدرت نہ ہوتی۔ لیکن اس کی قتل کو جو کم  
اوپنی کے لحاظ سے بھی ذلیل آدمی خدا حسین کے قتل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ رسول اللہ علیہ وسلم  
علیہ وآلہ وسلم نے اپ کے اہل اپ کے ہمال کے حق میں فرمایا تھا حقی اور حسین تمام بخون میں سے جوان جنت کے  
اسر ماریں۔ اگر قہری حریت نہیں ہے تو تم جوئے تو اگر تھے لہا جا تو تم اپنے نفس پر خود ملی ہیں گے ہوں ہم  
نے پسے برسے کام کو استیم کر دیتے۔ پیڈینے کے اولاد بھی بھی کی پیر و کادہ ہوتی ہے۔ یزید تھا ہر کار خاور شورہ

## باب ۶۲

**مرح امام شافعی امام حسین اور آپ کے اہل بیت پر گریر کرنے کے ثواب  
کے متعلق بعض آیات اور احادیث کا بیان**

سید فخر الدین علی محدثی مصری اعلم علماء مصر و محدث اصنف تاریخ مدینہ منورہ نے اپنی کتاب  
چوام الرعایین بن سہقی ربيع بن سلیمان جو امام شافعی کے اصحاب میں شامل ہیں سے نقل کیا ہے  
کہ لوگوں کو اپنی بیت پاک کی کم منقبت اور فضیلت سے پر صبر نہیں ہوتا، تم میں سے کوئی آدمی  
الاسس بات کا ذکر کرتا سے تو کہتے ہیں یہ راغبی ہے۔ امام شافعی نے فرمایا:

اذ اف محبس ذکر وا علیما دسبطیمه وذا همه المراکبة

جب کسی مغلوب میں علی ہوا کے دلنوں فسر زندگی اور نامہ زیکر کا ذکر ہوتا ہے۔  
ماجروی بعضہم ذکر سواہ فایق انہ کے سلطنتیہ  
ان میں سے ایک آدمی نے مدرس اذکر چھپا دیا اس کو یقین تھا کہ یہ افادہ ہاتھ ہے  
اذ اف کرد اهلیا اد نبیه۔ تشغل بالی و ایات العلیۃ

جب علی اور آپ کے فرزندوں کا ذکر کرتے ہیں تو بندوق ایات یہی مشغول ہو جاتا ہے  
و قتل تھارہ نوا یا قوم عنقا۔ مہذا من حدیث الانفیۃ

اور اس نے کہا اے قوم اسرا بات کو چھپا دو یہ راغبینوں کی حدیث ہے۔  
برفت الى المحبین من انس۔ یہ دن السرفی حب اناطیہ

میں ایسے لوگوں سے الشکل جاپ سے بری ہوں جو نامہ کی محبت کو رفع خہل کرتے ہیں  
علی ال رسول صلوات سلیٰ۔ و لعنة تلك الجاهلية

رسول کی آن پر میرے رب کا درود نازل ہر در اس کی لعنت اس جہالت پر راغب ہو  
حافظ جمال الدین زندگی میں اشارہ کو امام شافعی سے نقل کرتے کے بعد تحریر کیا ہے کہ یاد شدہ بھی  
امام شافعی کے ہیں۔

قالوا ترمضنت قلت حسلا

جب ہنوں نے کہا تم راغبی ہو گئے ہو تو ہیں نے کہا ہرگز نہیں راغب میرے یہیں اور میرے اعتقادی

قرورا شروع کر دیا۔ اور پیش کمکتی تھیں۔

- ۱۔ لا يأيا جدنا قاتلوا حسينا
- ۲۔ الایا جدنا بقت عدانا
- ۳۔ لقد هتكوا الشاوار حمدنا
- ۴۔ رذيب اخدر جره من جها
- ۵۔ سكينه تشتكى من در جند
- ۶۔ عز الدين العابدين لقيده ذل
- ۷۔ نعهد لهم على الدنيا عصمار
- ۸۔ اے نانا الطوگوں نے حسین کو قتل کر دیا۔ ہمارے بارے میں اللہ کا پاسس نہیکا  
میں بھٹکا گیا۔
- ۹۔ ان لوگوں نے عمر توں کی بیعتی کی، انہوں نے تمام عمر توں کو جھپڑ پالاں پر سوار کیا۔
- ۱۰۔ انہوں نے جناب رذیب کو یخیے سے باہر کلا اور قاطرہ زار رزارہین کرتی تھی۔
- ۱۱۔ جناب سکینہ گرجی کی شدت کی شکایت کرتی تھی اور ادا فارہی تھی اسے جانول کے پلے نالے  
فریاد ہے
- ۱۲۔ زین العابدین زلت کے ساتھ قید کئے گئے۔ انہوں نے امام حسین کو ہم پر بیعت کر کے قتل کیا  
راحت حاصل کی۔
- ۱۳۔ ان لوگوں کے بعد دنیا پر افسوس ہے۔ ہم نے دنیا میں مرد کا پیارا بیلی لیا ہے۔

آل محمد کے ساتھ محبت<sup>۱</sup> افضل ہے تو دام حن و انس<sup>۲</sup> فواہ میں راضی ہو گیا ہوں۔  
حافظ جمال الدین نندی مدظلہ<sup>۳</sup> پی کتاب مraig al-awla معرفت آل الرحل میں الراحل میں علی بن محمد  
تلہ سے نقل کیا ہے کذلک شافعی الیوبکی بن سهل بن محمد نے اس کو بیان کیو ہے اس نے کہا کہ الراحل میں علی بن محمد  
کو بھی یہ بات حرام ہوئی کہ امام شافعی رحمۃ اللہ نے یہ اشعار ارشاد نہیے تھے۔

فقاریت ایام لہن خطوب  
و ما نفی ذمیں شیب ملتنی  
تاؤب میں والغوا دکنیب  
حلاق عینہ والدنا خادع غیر  
نزول ذات الدینیا کال محمد  
خن میلم عنی الحسین رسالتہ  
تعقیل بلا حید کان فیصلہ  
نفس علی المختار من آں ااشم  
روزی نبیہ انداز عجیب  
لعن کان ذنبی حب آل محمد  
هر مشتعلی یہم حشی دمغی  
ابن عبد البر نے ان اشعار کو سلیمان بن قتہ کی طرف منوب کیا ہے۔

سلیمان نے امام حسین اور آپ کے ایں سیعہ رعنی اللہ عنہم کے عجز نہیں جگہ کھوفے ہو کر رونما شروع کر دیا  
لیا شکر کرتا ہے قتہ کاف پر اور وہ فوتا پڑ رہے۔ قتہ سلیمان کی دل کا نام ہے۔ ۷  
صورت علی ایمات آل محمد غلام اور ہا امثال ہایم حلقت  
بیں آل محمد کے گردیں کے پاس سے کوئی ان کوئی نے ولیا نہ دیکھا کر جس روز دہ دل میں نیا ہم زر تھے۔  
و ان تینين الطفت من آں ااشم اذل ساقا یام تو قیش متزلت

آل ااشم کا دہ دہی جو رہب کے سلیمان نے قتل کیا یا اس سے قریش کی گوئی ذات میں گرفتار گئیں  
المرتضیان الارعن احشت مرضیۃ لغفل حسین را لیلہ را اشتہرت  
کیا تم نہیں دیکھتے حسین کے مظہر و ہوجانے سے زین بیمار پر گکو اور شہر کا پیٹھے کے۔  
حد الصرات بیکن الحمار لفقدہ رنجیها نادف علیہ و صلت  
میں نے اپس کے مغفرہ ہو جانے سے آسمان کو دیکھا کہ وہ گریت ن خفا اور ستارے سے آپ پر  
دھو کرتے اور دودو گیتھے تھے۔

وکافی اذناع شافعیہ اذمیۃ بعد عظمت تبلیغ الرزیا حمد

میں شامل نہیں ہے۔

لکن قلبیت عنیوشک خیرا مام دخیرہ اس  
لیکن اس میں شک نہیں کہ میں اپنے ۱۴م اور اپنے ۱۵م سے بیت کرتا ہوں  
اُن کان حب الرضی رفعنا قاتی اساقع العسیاد  
اُگر دمی کے ساتھ بھبھتہ رکھنا را اختیت ہے تو میں تمام بندہ سے زیادہ راضی ہوں۔  
امام فخر الدین رازی نے نقل کیا ہے کہ رضی نے کہ میں نے امام شافعی کی خدمت میں عرض کیا اُن  
الوہیت سے ذلک رکھتے ہیں۔ اگر اس بارے میں کچھ بیان کریں تو بہتر ہو گا  
الم شافعی نے کہا۔

دمازل کتائیٹھی حتی کاتھی بود جواب اسلامیں لا بحمد  
تم ہمیشہ بات کو پر شیدہ رکھتے رہے۔ ایسا مسلم ہر تھا کہ میں سالیں کم جواب نہیں حاصل کر لیا  
باکثر دمی مم صفا مودع<sup>۴</sup> لشمن قتل الشاة<sup>۵</sup> دا سلم  
میں اپنی بھبھت کو اپنی بورت کے خلاص کے ساتھ چھپا تاہمیں تاریخ خلوزندل کی باہمیتے اسی میں مل  
نیز بیتی نے رضی نے کہیں نے امام شافعی کی اشعار کتے ہوئے سننا  
اذا خن مفضلنا عدیہ فاستنا درا لفظ بالتفیف عدیہ ذمیں الجمل  
هم رک ملکا افضل قرار دیں تو تفہیل کی درجہ سے جاہل کے نزدیک افضل ہیں۔

رمضن ابی بکر اذا ما فکرته<sup>۶</sup> بصیت بنصب عند ذکری الفتن  
بیکہ ملک کے افضل برئے کہ ذکر کرتا ہوں تو مجھے بھیت کہ ذکر کے وقت نہیں کہا جاتا ہے۔  
ملانہلت ذمیں عفن ولصب کیہما بحسبیہا حتی اوسد نی الجمل  
میں راضی امہ نہیں ہونے کی بیماری میں مبتلا رہ حتی کہ سے دیت کے اندر لٹا دیا جائے گا۔  
نیز بیتی نے یعنی سلیمان سے امام شافعی کے ان اشعار کو نقل کیا ہے۔

یا لوگہ اقت بالمحصب من منی دا حفقت بالسکن حسینہا دالنا  
اے سوار منی کے مقام پر لکھر جا اور ہم کے رہنے والوں کو آغاز دے۔  
سچھا اذا فاض الجیج الى منی میضا مکلتظم افراحت ادا لعن  
جب صحیح کے وقت حاجی سعیلی مفت فرات کے دریا کی طرح ہو جیں اور تے ہوئے جو ہی  
اُن کان رضا خاص حب آل محمد غلیشہ اللشلات افی ماء مفع

ایام ایام کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیرسے باب علی بن حسین علیہما السلام فرمایا  
کہ جس کوں کی امام حسین اور ائمہ کے ساتھ قتل ہونے والیں کی وجہ سے اگر کوئی کارکرہ ملے تو اس کے بعد  
جسیکہ مالک اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت ہے اپنے مقام پر بنا لے گے۔ جس مروجع کی آنکھوں سے آنسو بر کر اس کے  
شماروں پر اس وجوہتے پہنچے کہ میں ہم اصحابِ کتاب سے اذیت پہنچی اللہ تعالیٰ اس کا لحاظاً صدقہ  
کرنے چاہے جسیکہ جو من کو ہماری وجہ سے تکلیف لائی گئی اس کی دو نیز ایکھیں اب دیدہ ہوئیں حق کا انکو یہ کہ  
اویز دار مختاروں پر پہنچے گے جسیکہ کوہ ہماری وجہ سے اذیت دی گئی، اللہ تعالیٰ اس کے پرے کے ارت  
کو کرے گا۔ قیامت کے روز اس کو اپنی تاریخی اسی سے اور اگلے امن وے گا۔

لکھ دعاۃ العقیل ابن عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتِ حرام کی وجہ سے کاہ کیا ہے  
پسندی خصوصتِ علی بن زکریا کے قتل کے عوقبیں ستر ہزار ہمیوں کو قتل کیا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ یتسری قتلِ حسین کے  
لئے عوقبیں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کر دیے گا: ٹلنے اس کو اپنی سیرت میں روایت کیا ہے  
علی بن ابراہیم کی تفسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت ہے کہ اپنے فریادِ شفیع نے  
کلاؤ کیا یا تم رکوں کا اس کے پاس ذکر ہوا احمد اس کی آنکھوں سے پھر کے پر کے بڑیاً نوکل پر سے اللہ تعالیٰ  
کے لئے گزاروں کو بخش دیتے ہے۔ اکثر چوہان، سندھی کی جنگ کے برابر یوں ہو گئی۔

جواہر الحدیثین میں تحریر ہے کہ ابو الحسن بن عسید نے کوزہ الطائب فی خطابِ بنی ایل طالب میں ایسا ہے کہ  
کوہاں بخاری حضرت مولیٰ امام علیہ السلام کے زار پر ایل بیت کی درج ہے اشعارِ سیہون کرتے تھے، ایک شخص  
کے جس پر تسبیب اور تقدیر غالب تھی اسی رات کا انکار کیا اور میں نے یہ شدید بیان کئے۔

یا اهل بیت المصطفیٰ عجیباً لمن یا بیحد شیخہ من الاقوام  
والله قد اذن علیکم متابھا و یہ مقدمہ محدث محدث محدث محدث  
وَلَمْ يُجْعَلْ بَنْ مَنْ عَادَ أَكْمَرْ یوم الحساب مژلیل الاقوام  
دِيْرِي شفاعة جد کمر من عدویہ دینداد عن حوض طریقہ ملائی  
حافظ الوبد اللہ تعالیٰ الدین حسین رحمۃ الرحمٰن علیہ سوت زندگی بنی ایل بحریج الصلی فی معرفتہ الکامل

ابن عباس سے روایت ہے کہ جس روز امام حسین علیہ السلام قتل کئے گئے اس مذہبِ اسلام سے خلک کی برفی  
کرنی۔ اور جو سرخی اسماں پر مکلفی دیتی ہے امام حسین کے قتل کے روز قاہر ہوئی حقیقی اور اپنے کے قتل اور نے  
اسے افسوس کے رسول کے اہل بیتِ نبی کی محبت فرضی ہے جس کو لاشنے قرآن ہیں نازل کیا ہے۔

وہ لوگ پہنچتا ہاں نے جو صیحت میں گرفتار ہو گئے، یہ صیحت بڑی اور بلند ہے۔  
سرورِ دخلی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہے۔ مذاکبت علیہم السلام مذاہب اساعن دمکات اذ امنظرون ملکہ  
پر اسان اور نہ زین کریں جیسا کہ رولی اور نہ ان کا انتکار کیا گیا۔  
غبی نے سدی حدود را یہ کیے کہ جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تو اپنے پر اسان نے یا۔ ہملا کا مدد  
اس کا سرخ برنا تھا۔

ابن عباس نے حکایت کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل ورنے سے پہلے، ۷۰ پر رخی موجود تھی۔  
قاضی سیم نے رہیہ کی ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل ورنے کے ایام میں اسان نے ہم پر خون کی  
بارش بر سائی۔  
ابراهیم خنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رام اللہ وجہ نکھلے مسجد میں حاکم ہیا گئے، اپنے اصحاب کو کہی  
کیا، امام سیم رضی اللہ عنہ تشریف کرتے۔ حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک امام سیم پر رکھ دیا۔ اور فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ  
نے اپنے کتب میں تو سویں کی بذمت بیان کی ہے۔ اپنے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور کہا اسے بے ہم فرمدی  
میرے بعد قتل کے جاہز گئے۔ چھر قریب اسماں اور میں بھی گئے، علی بن زکریا اور میرے بیٹے عصین کے سما  
زین کسی پر نہیں روئی؛

کثیر بن شہاب حدیث سہ روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں (محمد کو ذکر کے) اہل  
سیستھے ہوئے تھے، اچانک امام حسین علیہ السلام نمودار برے حضرت علی نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایں  
آیت میں اکیب قوم کا ذکر کیا ہے۔ مذاکبت علیہم السماو والاسعن۔ قسم ہے اس فاتح کی جو نے ملکی  
شکرانہ ملک اور روح کو پیاس کیا یا (حسین) صدر قتل کیا جائے گا۔ اور اسی پر نہیں اور اسماں روئی کے!

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی بن زکریا کے وقت سے کہ اس وقت تک اہل  
اور زین کسی شخص پر نہیں بعسے جسیکہ امام حسین اسلام شہید کے لئے اپنے زین اور اسماں روئے۔  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ اپنے فرمایا، امام حسین علیہ السلام کا فاتح اور علی بن نکوہ کا  
کاکل دل را لڑا کیا، جب امام حسین اور علی بن زکریا اللہ تعالیٰ دماغ کا اسماں شرخ جو گیا تھا اور اسماں کا سرفی  
آسان کا روزا تھا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ جس روز امام حسین علیہ السلام قتل کئے گئے اس مذہبِ اسلام سے خلک کی برفی  
کرنی۔ اور جو سرخی اسماں پر مکلفی دیتی ہے امام حسین کے قتل کے روز قاہر ہوئی حقیقی اور اپنے کے قتل اور نے  
پہنچے سرخی دلخانی نہیں رتی تھی، اپنے کے قتل کے ایام میں دنیا بھی جو سچر بھی اخلاقیا جانا تھا اس کے مذہب فرضی

## باب ۱۳۶

**کتاب صواعق حمرہ سے اہل بیت پاک کے ہدایت کرنے والے ائمہ کے فضائل**

حضرت امام زین العابدین بن جسین وہ زریگ ہیں جنہوں نے علم ازدواج اور عبارت الجویزیت کے حاصل کی تھیں اب جب مذکور کے دھن فرستے تو آپ کا زریگ نہ پڑ جاتا تھا، آپ سے اسی لامبی دریافت یاد کیا، فرمایا تم لوگوں کو علم نہیں کہیں کس ذات کے سامنے کھڑا رہوں گا، آپ من درات میں ہر روز ایک ہزار رکعت مذکور ادا فرماتے۔

امام ذہبی سے بیان کیا ہے کہ عبد الملک بن مردانی نے حضرت کو مدینہ سے یہ روزیں یہ تقدیر کے لانے کا حکم دیا، امام ذہبی آپ کی حضرت میں حاضر ہوئے، آپ سے الوداع کی اور اد پرے، اور عرض کیا ہیں اس لامبے کو پسند کرنا ہوں کہ مجھے آپ کا بجائے مقید کیا جائے، امام نے فرمایا تم میان کر تسمہ رونے کے لیے چیز بھی تکفیف دے گی۔ اگر میں چاہوں تو اس سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہوں، لیکن یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب پادر لاتی ہے، اپھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں کو بیڑیوں سے اور اپنے دلوں کا مخون کو سختکاروں سے لکھا یہ پروآپ نے اپنے دونوں ماقھوں اور اپنے دونوں پاؤں کو ان دونوں میں داخل کر دیا۔ پھر فرمایا ان لوگوں کے ساتھ حضرت مدینے سے دردز جاؤں گا، حضرت در در زان کے ساتھ چلتے رہے تیر سے رہنے جب کیونوں در بھولیں رائی لگی سئے آپ کو سفت دیا، اُنہوں نے آپ کو ہبہت تلاش کیا لیکن آپ کردن پاسکے امام ذہبی کا بیان ہے کہ میں عبد الملک کے پاس گیا، اس نے مجھ سے آپ کے متعلق حدیف کیا، میں نہ سمجھ سکتا تھا کیا عبد الملک نہ سے کام پورا کر دیں گے، پھر درداری سے غائب ہوئے کیا بعد حضرت ببرے پس تفریغ دئئے تھے اسی وجہ سے فرمایا تجھے میرے ساتھیاں سڑ کا ہے؟ میں نے عرض کیا، ببرے پاس قیام فرمائی تھے اذیماں میں اسی ذات کو پسند نہیں کردا، پھر کپٹ تشریف نے گئے، خدا کی صفت آپ کی وجہ سے یہ دل میں خوف و حتیٰ ہو گیا، اسی وجہ سے عبد الملک نے جا جا کو خطا تحریر کیا کہ وہ اولاد عبد المطلب کے خون بہانے سے اجتناب کرے اس کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اس جیسے کو پوشیدہ رکھے۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے عبد الملک بن مردان کو خطا تحریر فرمایا اکتم نے ہم اولاد عبد المطلب کے بارے میں پوشیدہ طور پر غالباً خال بات تحریر کی ہے۔

جب عبد الملک نے حضرت کے خط کا پہنچا تو اس خط کی تاریخ کا پہنچنے خدا کی تاریخ جو کوچک جو کوچک ہے پاکیا تھا تو ایسا بات نے سمجھا کہ حضرت کوئی بات کا کشف نہ تھا۔

لکھا کو من عظیم القدر انکو من لعلیکم علیکم لا صلاح لام  
نہ کے بلند تر ہوئے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو شخص تم پسنداز میں درود نہیں پڑھتا۔ اس کی نظر نہیں ہوتی۔

راحتیکن فی حب آل محمد جا عرتك امّت نیر طیب المولد  
اگر قم آل محمد کے ساتھ مجت نہیں رکھتے تماری مان نے تھیں پاکیزہ طریقہ پر نہیں جانا  
حدیث نہ کہ اہل عباد کے ذکر کے بعد قبلی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ مسخر فتحی نے کہا۔  
ان حکایتی حبی خمسۃ ذکر بید مدرائعن  
اگر پیغمبر پاک کے ساتھ نیزی محبت ہے تو اس سے فرمائی کا ترکیب ہو جاتا ہے۔  
و بعض من حسنا هاجر رفضا خافی سا مفضی  
اگر ان کے دھنول کے ساتھ لبغن رکھنا رفض ہے، تو میں رافضی ہوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ اسے فرمایا تمیں تھیں ہونا چاہیے کہ ہر خون کا تقاضا لیجئے دلایا جائے اور ہر قریب کا طلب کر رہتے ہے، جو اسے خون کا تقاضا یہ لیجئے دلایا جائے اور دلایا جائے اور دہ اللہ تعالیٰ ہے جس سے وہ طلب کرے گا۔ اسے کتنی روک نہیں سکتے گا۔ اور جو بھاگ جائے کہ اس سے فوت نہیں ہوگا۔ اے بزرگی میں بالشکر تم کہ کرتا ہوں عاتیل لتعصی فنهانی ایدھی غنیمہ کعرف فاسد علاوہ دکھر علی بن ابراہیم کی تفسیر میں الوجز امام حضرت علیہ السلام سے رہا ہے کہ آپ نے ان وفوقیات کی تغیر کے بارے میں ارشاد فرمایا، پہلی آیت فدا اسفنا انتقہنا انتہم و موصی آیت دعا ظلمہ موتا دلکن کا غواص الغدهہ و ظلمون رام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مشکل بندھے۔ اس کا سلطان بنا ہے۔ اس کی کریماں میں رہے گی، وہ بڑا غالب، بہت بلند اہبہت پاک ہے۔ اس کی ذات کو کوئی انسوں اور اللہم لا حوق نہیں ہوتا۔ اپنی ذات ماقبل میں ہم اہل بیت کو داخل کر دیا ہے۔ ہمارا افسوس اسی کا افسوس ہے۔ فرمایا جب ہم نے افسوس کیا تو ہم اسے انتقام لیتے ہیں۔ اور ہم پر ظلم کرنے کا آپ پر ظلم کرنا بھکرنا اور ہمارا اور ہماروں نے ہم پر ظلم نہیں کیا۔ جو دل اُنکے پیشے نصیل پر مسلم کرتے ہیں۔

اپ کی پیشانی کے درستہ براحت لافر ظاہر ہوتا ہے ایسے سونج کی سوچ جس کے پچھے سے تاریکی دودھ جاتی ہے۔

مشقۃ عن رسول اللہ یعنی طابت عناصرہ والخلق والشیرم  
اللہ کے رسول کی خلقت سے اپنی خلقت شتر ہے آپ کے عناصر اخلاق اور عادات پاکیزہ ہیں۔  
بیکار علیک عرضت ساختہ رکن الحطیم اذاما جاماشتم  
آپ جب بوس دینی کی خاطر اپنی توکن ہے کہ معرفت کے باعث آپ کی تعلیم کو کوچھ نہ کوچھ فرے  
ادعا داصل الحق کا ادا دینہم۔ ادیتیں من خیواهل الاویں قبل ہم  
اگر پرہیز کاروں کو گنجائے تو یہ الہ کے امام ہیں یا کہا جائے کہ دنیا میں افضل رکن ہیں؟  
تو کہا جائے کا دہیں۔

الله فضلہ مقدم ارشادہ جویں جذبکہ لہ فی لوحۃ القلم  
اللہ نے آپ کو قلم کی خاصیت دی ہے اور شرف عطا کیا ہے۔ ان بازوں سے لوح میں  
اس کا قسم جاری ہوا۔

مقدم بعد ذکر الله ذکر ہو فی محل بد و محظوم به المکرم  
ہر ابتداء میں اللہ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے اور کلام کا خاتم ان کے نام سے ہوتا ہے۔  
من یزوت الله یعرف احوالیہ ذا والدین من بیت هذا نالہ الادم  
جو شخص اللہ کی صرفت رکھتا ہے وہ آپ کو جانتا ہے۔ ان گھر سے رکن نے دن کو حامل کیا ہے۔  
اویں القائل لیست فی ساقابهم طوقا ملایہ هذا دلہ نصر  
کون ساقیہ الیہ ہے جس کی گروہ میں اس شخص کی ولایت کا طریق نہیں ہے۔

شام نے جب سنان تاریخ ہو گیا فرزدق کو تقدیر کیا، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرزدق کے  
لی دلہ زار دیکم روانہ کئے اور فرمایا کہ میرے پاس اس سے زیادہ ہوتے افسوس کو قویتا، فرزدق نے عرض کیا  
کہ اس اللہ تعالیٰ کی عرضی کی خاطر حضرت کی تربیت کی ہے، اعلیٰ کے لئے تیس کی ہے، امام نے فرمایا تو کہ میری  
اہل بوب کوئی چیز عطا کرتے ہیں تو اس کو فرمایا ہے کہ فرزدق نے در ہموں کو تبریز کر دیا، ابو سیدۃ الزرقانی  
کہ امیر کے لئے تھا کہ اس اللہ تعالیٰ کے فرزدق اس فرزدق ہے، کان اشعار کے محاور کو اپنی عمل شہر تروہی کی  
لیکن کوہ دلت جنت میں داخل ہو گا۔ یہ وہ کلمہ تھی ہے جس کو خالق بادشاہ کے سامنے لہماہے فرزدق نے پیغام  
اللہ تعالیٰ کی تحریر کی اور اس سچوں سے بے پرواہ شاریں۔

حافظہ بونیم نے حیثیۃ الاولیاء میں طبرانی نے اپنی کتاب الحجیر میں اور حافظہ مسلمی وغیرہ کو ایک اہل سیرہ کیا  
نے بیان نہیں کیا، بلکہ بہت سے اصحاب نے ذکر کیا ہے) جب ہشام بن عبد الملک نے اپنے باب کی نندگی میں کوئی  
اعاکیا، اس کے لئے اڑ دہام کی وجہ سے جو اسرائیل ہنچا ملک نہ ہوا۔ اس کی خاطر جاہ نہ زمزم کی طرف ہے لیکن  
سکھ گی، اس پیغمبر کا اس نے لوگوں کا نظر اور دیکھا۔ اس کے ارد گرد ہد سا شام کی ایک محنت ہو روزہ کی  
دریاں میں امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے، اپ جب جو اسرائیل کے قریب پہنچے تو رُكْن خود پھر انہیں  
رسکتے، حضرت نے جو اسرائیل کو لے رہا تھا، شام والوں نے شام ہے کہا۔ شخ کون ہیں؟ ہشام نے لیلہ لکھن  
کہ باعث کیمی لرگ امام کی طرف نہ رہ جائیں کہا میں اسی کو نہیں جانتا۔ فرزدق نے کہا میں آپ کو بھی  
ہوں اور یہ استخارا اشتاد کئے۔

هذا القی تعریف البیضا و طائفہ والمعیت لیہ نہاد المحل والحمد  
یہ شفراہ سے جس کے پاؤں کی چاپ کو الجا کی جزین جانتی ہے اس کو خدا کو مجھے حل اور حرم جانتا ہے  
هذا ابن خیرو بعباد اللہ کلہم۔ هذا الحق الحق الطاهہ العلم  
یہ اللہ کے نام بندوں سے افضل ہیں، یہ قلی، فقیر، پاک اور علم دا لے ہیں  
اذالۃ قریب قاتل کلہم۔ المکلام هذا مستحق الکرم  
جب تراثی نے آپ کو دیکھا تو انہیں سے ایک نے کہا بزرگی کی انتہا آپ رحمت ہر قیمت سے  
یعنی ای ذرا دادۃ الحنۃ حصہ عویشہ اہلہ اسلام والمعجم  
عمرت کی لشون غاییہ میں سے ہوتی ہے جو کہ حاصل کرنے سے ووب اور جم کے سلان تھر میں  
هذا ابن فاطمہ ان کیت جاہلہ بیکھدا بنیا، اللہ قد اختر  
اگر آپ کو علم نہیں ہے تو آپ فاطمہ کے فرزند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام پر انہیاں کا خاتم  
کر دیا ہے۔

من معجزہ دین دین ضمیر کفر و قبیحہ میخی و معتصم  
اسے دلگا! ان سے محبت کرنا دین اور ان سے بیخی رکھنا کہا ہے، ان کا قرب باعث نجات  
اور جلتے پناہ ہے  
لا یسیطع جو ابد غاییہم۔ ملادیا اینہم قوم و ان کو  
اللہ کی انتہا کوئی آدمی نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں رکھنی اگرچہ وہ حادث کریں  
یہ میں نہ ملحدی ای من نو سلطنتہ  
کا شخص بیجا یعنی انشاعتہ اہل اظلم

نین العابدین کو حکڑا ہو جانا چاہتے ہیں۔ علی بن حمین کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر علی کا ایک فرزند ہو کا جس کا نام فہریز ہے اسے جابر اکرم اس سے کو یاد تو میری طرف سے اس کو سلام کہنا۔ اپنے نے اللہ میں الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سال کی عمر میں نات بالی۔ آپ کو اپنے بیوی کی طرح زہر دیا گیا تھا اسکی والدہ آپ کے یحیا احمد حسن کی دختر تھی اس کی والدہ میں اور دوسری کی جانب سے علی ہیں اسکے پیارے بیوی اپنے بیوی کے پولیں جناب احمد حسن اور عباس کے تینی خدیث القیمة میں دفن ہوئے ہیں آپ نے جناب ایوب چھوڑ دی ہیں ان سے افضل اور اکمل امام جعفر صادق علیہ السلام ہی، اسی وجہ سے وہ آپ کے خلیفہ اور رضی ہیں۔ آپ کے علم کی دعوم قدم شہروں میں پڑیں گئی تھی۔ آپ سے بہت بڑے اکابر لوگوں نے روایت کی ہے۔ مثلاً عیین بن عسید ایوب حرسخ، مالک السعیان بن عصیان اسیقیان توری، البصیری، شعبان اور الایوب بختستا تھی، آپ کی والدہ ماجده ام فروہ بنت فاطمہ بن محمد بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم ہیں ایک شخص نے آپ کی خلیفہ منصور کے پاس اس وقت جناب نوری کی جب منور نے سچ ادا کیا تھا جب جناب نور حافظہ ہوا تو اس نے اس سے فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طاقت اور اس کی قوت سے بری الذر ہوں اور یہ اپنی طاقت اور قوت کا سیدا رہتا ہوں۔ امام جعفر علیہ السلام نے اسی ایسا کیا اور ایسا ایسا کہا، وہ شخص بیلہ مکا، پھر آپ نے اس سے قسم احوال، اس کی قسم ابھی بوری تھی کہ وہ اسی جگہ مر گیا، خلیفہ منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عوقب کیا، آپ تھت سے بری ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام کی تشریعت لے گئے۔ دیکھ نے آپ کی خدمت کی حافظہ ہو کر بہتر اخراج اور قیمتی خلقت پیش کی۔ اسکی طرح ایک دانور حیی بن عبد اللہ الحسن بن حسن مشتی اسی حجتی ایضاً اللہ عنہم کے ساتھ پیش آیا۔ ایک دیوبھی کو اسی نے اپنی چونی خلیفہ پاریں رشید سے کی، جناب علیی کے پیشوور سے اس قسم کی قسم طلب کی اس شخص کی قسم ابھی تمام درہمی تھی کہ وہ شخص مغلوب ہو کر زین پر گرا ہے۔ اور گیا پس از رشید نے جناب علیی کے ساتھ کام کیا۔ اس کا بعد دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم کے وقت اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرنے کا بھروسہ رہے تو دیکھی۔ ملک احمد مسعودی نے اسی تھریک کو جناب ولی عہد برسی جوں کے متعلق بیان کیا ہے اس کو جویاں عبد اللہ الحسن کے سچائی ہیں، ایک دیوبھی نے خلیفہ پاریں رشید کے پاس آپ کی جناب کی اولاد کے سچائیں کیا تھیں اسی کی وجہ سے جناب علیی کے سچائی کو ہوتی رہی اپنے جناب کو کسی نے اس سے اور قسم کی قسم طلب کی جس کا ذکر ہو چکا ہے، جب تھنخ نے تم طلاقی تو جناب کو کسی نے کہا اسکے برابر میرے باب سے میرے دادا، وہ اپنے باب سے دادا کے والی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ اس قسم کی جھوٹی قسم کھائی، اللہ تعالیٰ میں (دن) سے پہنچے مزا دے دیتا ہے۔ خدا کی قسم میں نے ز جھوٹ اپنے اندھے میری بات کا ثابت کرنی ہے۔ اے ایم الود میں ادھی کوئی سے پیدا کر دیجئے۔ دیکھ نے یا می رہے گا۔ الگریتی ہوں، لگو اور زیبر کو کوئی حادثہ پیش نہیں کریں تو یہ اخون بمانا ایک کے لئے حللاں ہو گا۔ ذیبی ایک کو جو ایک فرزند پیش کرے جس کا نام علی پولیا، جب قیاست کا دل رکھا تو ایک تراویثی نے اس کا نہادیتے

ایجنسی بین المدینہ والی الیہا تقویب الناس یہودی میں ہما  
 کی تھی مجھے دیوبھی میں قید کر دیا ہے جس کی طرف لوگوں کے دل جھکتے ہیں۔  
 نقب دا سالم مکی ملائیں سید و عین اللہ حوالہ باد عیوبها  
 وہ شخص سرکار ادھر اور کتابت ہے حالانکہ وہ کسی سردار کا سر نہیں ہے اور اس کی آنکھ میں ہیں جس نے سے کے عیوب کو خلاہ کر دیا ہے۔  
 مشاء نے فرزدق کو نبیتے نکال دیا اور شام بھیجا تھا، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ابہت درگذر کرنے والے، معاف کرنے والے اور حشم پوچھ کرنے والے تھے جسی کی ایک کمی نے آپ کو کا لیلیں دیں۔ آپ نے اس کو ایسا سفا کر دیا۔ اس شخص نے آپ سے لہا بیس آپ کو کہہ رہا ہوں، امام نے فرمایا مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں اس پر نے آبیت کی طرف اشارہ فرمایا۔  
O  
 سمات کر دو، نیک کا حکم دو اور جاہلی سے منور کر اور دفاتر کے وقت آپ کی عمر ستادن سال تھی، دو سال پہنچے ماما حضرت علی کے ساتھ اوس سال اپنے جماعت حسن کے صاحب اور دلگیر اسے میں اپنے والد بزرگ عبد الرحمن حسن و خواص عزم کے ساتھ گزارے۔ کہا گیا ہے کہ آپ کو دلیلین عبداللہ نے فرزدق دیا تھا۔ جبکہ البقیع میں اپنے جماعت حسن کے ساتھ دفعہ ہوئے اور ادا وہیں گیارہ مذکور اور چارا ناشت چھوڑیں، انہیں سے آپ کے علم عبادت اور دعویٰ کے وارث العجیز امام حسن باقر علیہ السلام ہوئے، آپ کو باقر اس کے کہا گیا کہ باقر اراضی کے صحن ہیں زینی کو شکافت کرنا اور اس کی پیشیدہ، شید کو ظاہر کرنا، آپ کو اس نے باز کرایا اور آپ نے صافت اور احتجاج احکام داہی اور لطائف کی پیشیدہ، کافون کو ظاہر کیا، یہ ناقہ سے بصیرت اور گندی خپر کے ادھی کے سورا کی سے غمی نہیں مدد مدد و جر سے آپ کو باقر العلوم کا قائم کرنے والا کہا جاتا ہے، آپ علم کے جامع اور اس کے حجۃ کو مذکور کرنے والے صفات قلب افس کی پیکری، انسوب کی طہارت اور بزرگ اخلاق سے علم کو بلند کرنے والے ہیں، آپ نے ایسا تھام غیر اور وقت امام اعیت خدا میں صرف کیا، اسرا اور روز میں عارفین کے درجات تک پہنچ ہوئے میں جو تعلیم کرنے والی زبانیں لگتی ہیں، سوک اور معارف میں بہت کلات ارشاد فرماتے ہیں جس کو محترم سے ملا رہا تھا میں کر سکت اور آپ کے سرش کے لئے وہ بات کافی ہے جس کو این طبقی اور طبیعتی دوسری نے جاری کیا ہے الفارہی سے روایت کیا ہے، جس کے نام باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپ ابھی پنجے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سلام کرتے تھے، جائز سے دریافت کیا گیا کہ جو بات کیسے ہے؟ ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اور زیبر کو کوئی حادثہ پیش نہیں کر دیتے تھے، آخر ہر ایک دن کو جھوٹ اپنے اندھے میری بات میں حاضر ہوتا۔ امام حسن بیوی علیہ السلام سلی اللہ کی گوئی تھے، آخر ہر ایک دن کو جھوٹ اپنے اندھے میری بات میں حاضر ہوتا۔ حسین کا ایک فرزند پیش کرے جس کا نام علی پولیا، جب قیاست کا دل رکھا تو ایک تراویثی نے اس کا نہادیتے

مخصوص نے عرض کیا، کیا میر اکون فرزند بھی بارشاہ ہوگا، فرمایا ان، مخصوص نے عرض کیا، احمدی حکومت کی دست  
بھی ہوگی یا مسماۃہ کی حکومت کی دست ؟ فرمایا تم وکل کی حکومت کی دست لمبی ہوگی اتنا رئے رواکے اس  
حکومت کے ساتھ اس طرح لکھتے رہیں گے جس طرح اُن کے تین کے ساتھ لکھتے ہیں، یہ دہ بات ہے جس کا ذکر  
کوئی سے میرے پاس نہ کیا تھا :

جب مخصوص کے پاس خلافت پر درہوتی تو اس نے امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمان پر حیران کا اندازہ رکھا۔

ابوالقاسم طبری نے ابن دیوب کے سلسلہ روایت سے بیان کیا ہے کہ بنی سعید کو کہنے  
کے ساتھ اپنے شفیع بن ابی الشافعی کی بزرگی کے ساتھ قوت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حلبی سزاد بنتی میں جیسا کہ اپنے  
اویز شفیع حلبی اسے میں حج ادا کیا، میں نے مسجد حرام میں ہجرت کی نمازوں کو دیکھا اور کوہ ابو قصیس پر حج جو  
کیا میں نے دہان اکب ارمی کو دعا پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرماتے تھے اے میرے رب اے میرے رب  
من کا آپ کی سائنس بند بر گئی، پھر فرمایا یا تھی یا قیوم، مخصوص کو آپ کی سائنس بند بر گئی، فرمایا میرے

ملکے والے اپنے تازہ انگوروں کو کھاتا چاہتا ہوں، وہ مجھے کھلانے اے میرے بالے والے میری چیز اے

اس سیدہ بھوگی ہے وہ مجھے پہنچاے، لیکن نے کہا خدا کا فتیم آپ کا لام جنم ہیں تو اخفا کیں نے انگوروں کی  
لکڑی کا غبار اپرا دیکھا حالانکہ اس دست زمی پر انگوروں کا سوک نہیں تھا، اور اس لکڑی میں دو چادریں رکھی  
وہی قبیلیں۔ میں نے دیکھی چادریں زین پر کچھی قبیلی دیکھی تھیں، آپ نے انگوروں کو تناول فرما نے کا درود کیا، میں نے

وزنیں لیں جی ہی آپ کے ساتھ انگور کوئی نہیں میں شریک ہوں، کیونکہ میں نے آپ کو دعا کے وقت اینیں کہا تھا، فرمایا

اے آپ کے کشف کے سقطان اکب بات یہ ہے کہ جناب محمد بن القتب نفس نکلی ہے جو عبادت مکنن کے فرزندیں

لکڑی میں جو کچھ تھا اسی میں کسی فتیم کی تھی نہیں ہوئی، آپ نے ایک چادر کو خود لے لیا اور دوسرا مجھے عنایت فرمان

یہ نہ عرض کیا بھائی کی صدرست نہیں ہے، آپ نے اس کو بطریق شوار ہمپن لیا اور دوسرا کو شانے پر ڈال

یا اپ نے یہ سیدہ چادریں کو کہہ کر کہ اقبیں سے پچھے تشریف لائے۔ راستے میں آپ سے ایک آدمی مل

ایا اس نے عرض کیا اسے فرزند رسول اللہ جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے وہ مجھے پہنچائے۔ میں رہنہ

کیں، حضرت نے دلوں چادریں اس شخص کے حوالے کر دیں میں نے اس شخص سے دریافت کیا، یہ کوئی بزرگ

میں سکوں، لیکن مجھے اس بات کی سعادت لفیض نہ ہوئی۔ داشتی صراحت مخفر

آپ کا انتقال اللہ تعالیٰ میں ہوا، آپ کوئی اپنے بات کی طرح فرمادیا گیا تھا، آپ کی فرمادی اسکا

دل کی تھی، آپ کو قبر فرذ کوہہ میں دن کیا گیا، اس قبر کی بزرگی اب رکت اور شرافت کیا کیا کہنا۔

مخصوص نے امام محمد باقر کی خدمت میں عرض کی تھا کہ ہماری حکومت آپ کی حکومت کے پہنچے ہوگی، امام نے زمیں

ہی دن کی ابھی عشر نہیں گردی تھی کہ زیریں بیمار پڑ گیا، متورہ بروگی، مشکل کا ماند بھول کر گیا، جبکہ سے قبیل  
اتارا گی، تو قبر دھنسی گئی، اسرار کی قبر سے شاید کنی ہو تو نکلنے لگتی گئی، اس کی قبر تھی کہ اس کے کی سختی پہنچائے  
گئے، پھر دوسرا مرتبہ دھنس گئی، خلیفہ راشد کو اس واقعہ سے آنکھ کیا گیا، اس تجھب اور زیادہ ہما، ہاردن رشید  
نے جناب مخصوص کو بزار دینا رہی تھے جانے کا حکم دیا، ہاردن نے اس سے اپنی فتیم کے بعد کے متعلق دریافت  
کیا، اے آپ نے اس سے اپنے راما حضرت علی بن ابی الدین العندی کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی بزرگی کے ساتھ قوت مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو حلبی سزاد بنتی میں جیسا کہ اپنے  
اور جو شخص جو بھی اسے اس سے اپنے میں حج ادا کیا، میں نے مسجد حرام میں ہجرت کی نمازوں کو دیکھا اور کوہ ابو قصیس پر حج جو  
کو ممتاز دیتے ہوئے ہیں دن سے پہنچے حلبی کرتا ہے۔

ایک پانچ سو سالہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے غلام کو قتل کر دیا، ساری بات نماز پڑھنے سے ادغام  
کو بدھا کرتے رہی، صحر کے وقت آپ نے قاتل کی مرمت کی جنم ساخت فرنگی۔

اہم جعفر صادق علیہ السلام کو حب اپنے چیزیں کیتھیں حکم بن عباس کلپی کا شرست افسوس  
صلیلنا لکھتے ہیں جذا علی جزء بخلة دلمع ذهد باعلی الحذاج بصدق

میں نے زید کو بھروسہ لکھے ہوئے ریکھا۔ اور ہم نے بھروسہ کو بھروسہ نہیں دیکھا  
اے آپ کے قاتل اسے اللہ اس پر اپنے لکھنے میں سے ایک ایسا سلطان کہ اس کو شیرنے پہنچا دیا اکافر  
اور آپ کے کشف کے سقطان اکب بات یہ ہے کہ جناب محمد بن القتب نفس نکلی ہے جو عبادت مکنن کے فرزندیں  
اپ بڑا بھلی لہشت کے آخری زمانی میں موجود تھے، بڑا شرم نہ کس بات کا ادا کیا کہ آپ کی اپنے کے ممالک

کی بیعت کر لیں، ایک شخص کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس غرض کے لئے روانہ کیا آپ مدفن حضرات  
حضرات سے حصہ کرتے ہیں، اپ نے زمیں کے ساتھ اس کو اس کو تھی کیسے راشد کی سیدہ رکھو سکتا ہوں، خدا کی فتیم خلافت نہیں ہے اے آپ ان دو ملک

حضرات سے حصہ کرتے ہیں، راشد کو اس کو تھی کیسے راشد کی سیدہ رکھو سکتا ہوں، خدا کی فتیم خلافت نہیں ہے اے آپ کے زندگی کے اور پچھے خلافت کے

اور اس دو ملک کے لئے ہو گی اور یہ تزویہ تباول اسے خلف کے لئے ہو گی، ان کے زندگی کے اور پچھے خلافت کے

کو را لکھ رہتے ہیں، گے، مخصوص عباسی ہر جو دھن اس نے زرد تباہ اور اپنے کمکی سختی، اسی طرح نو ابھی صراحت مادہ و مادہ

السلام نے فرمایا تھا، امام جعفر صادق کا برق فرمان پہنچے اگرچہ آپ کے والد ماجد امام محمد باقر رضی اللہ عنہما تھے اس

نے بھی اس دست کی خود دھنی کو منور زمیں کے شرق اور مغرب کا باشناہ ہو گا اور اس کی حکومت کی دست لمبی ہے اے آپ

مخصوص نے امام محمد باقر کی خدمت میں عرض کی تھا کہ ہماری حکومت آپ کی حکومت کے پہنچے ہوگی، امام نے زمیں

ناظم علیہ السلام میں مائپ کو کالم سلطہ لہا جا ہے کہ آپ بہت زیادہ دلگز رذالتے تھے اور بے بار بھت۔ آپ عراق والوں کے زد دلک صدریات کے پورا کرنے کے دروازے کے نام سے مشہور ہیں، ابھی زادہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار زیادہ عالم اور سب سے زیادہ تھا اور سب سے زیادہ تھا اسی حالت میں آپ سے درافت کیا کہ آپ لوگوں کی بیرون رکھتے ہیں کہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہیں حالانکہ آپ اولاد علی ہیں۔ حضرت نے یہ آپ تواریخ فرمائی دیستہ داد دسیدیا، اسی کی اولاد میں فاد اور سلیمان تھے، حتیٰ کہ حضرت نے جناب ملکیت کو تواریخ کو تواریخ فرمایا، حضرت علیہ کا باب نہیں تھا۔ یہ آپ نے اس آپ کو تواریخ فرمایا اور ایسا نقل تعالیٰ نہیں اپنا کرنا تھا کہ اللہ الایہ، رسول اللہ علیہ اسلام کو اسلام نصیحت اور سلام نصیحت ایسے سماں کرنے کے تھے میں اس اور حسن اور سخن کے سرا اور کسی کو نہیں بلکہ امام الحسن اور امام حسن (رسول اللہ کے فرزند) ہیں:

آپ کی واضح اور دشمن کرامات سے وہ کامست ہے جس کو ان جزوی اور راہسہری وغیرہ سماں شفیق کا شفیق سے دیا ہے۔ شفیق سے جو ادا کرنے کی غرض سے روانہ ہوا، اس نے تاویل کے غام پر امام کو کوئی نہیں کیا۔ امام ہوں اتم جو کوئی کے امام ہو۔ اور ان رشید نے آپ سے ہمارے چل کے فردم تم پر سلام ہو امام منی ہم کے فرمایا۔ اسے مرے پاپ تم پر سلام ہو! رشید نے آپ سے حد پا، آپ کا پسے ملا جو ادا کیا آپ کو قید کیا۔ اسی قاتم سے ذہر کی بوت سے باہر نکلے، بغناہ کی عربی جاذب و فون ہوئے، آپ کے شفیق فرزند میں ان میں سے امام علیہ رضا کو میتوڑا اور جلال الدین سعید را سلمی میں۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ ماحد پاپ کی بیوی جان کے پڑیں تو عورت تھے اپنی گان کو معاون کر دیں۔ لیکن حضرت اس کی تکمیل سے غائب ہو گئے۔ شفیق نے حضرت کو داقصیہ کے عنام دیا اور آپ ناز لہاڑا سامنے تھے اور آپ کے اعضا کا بیب رہے تھے اور آپ کے آنسو جاری تھے، شفیق آپ کو میں حضرت طلب کرنے کے لئے حاضر تھا، حضرت نے اپنی ناز کو کم لریا اور اس آیت کو تواریخ فرمادی اور اسے میں حضرت طلب کرنے کے لئے حاضر تھا، حضرت نے اپنی ناز کو کم لریا اور اس آیت کو تواریخ فرمادی اور اسے میں حضرت طلب کرنے کے لئے حاضر تھا، آپ نے دعا فرمائی، گتوین کا پانی بلند ہو گیا، آپ نے نعل کو پکڑ دیا اور دیکھ لیا، جس میں حضرت کا نعل گزی تھا، آپ نے دعا فرمائی، گتوین کا پانی بلند ہو گیا، آپ نے نعل کو پکڑ دیا اور دیکھ لیا، پھر گھنی ریکب کی طرف ہے، پھنسنے کی چیز میں کسی حیز کو ڈال کر پی کرے۔ میں نے حضرت کی حضرت میں عرق کی جو رزق آپ کو اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا، اس کے پچھے ہوئے حصہ سے مجھے ٹھلایتھے۔ فرمایا سے شفیق ہم ملکہ بیوی اللہ تعالیٰ کی طاہری اور بالطفی لعینی نازل ہوتی ہیں۔ اپنے رب کے بارے میں اجھا مالاں رکھو آپ نے بھی میں نے اس سے کچھ حصہ پا، وہ ستو اور کھانا لکھنی۔ خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ لذیذ کی جو رزق پیا اور روز میں سے زیادہ پاکیزہ خوشودالی کسی جیز کو دیکھا، میں نے پیٹ بھر کر کھایا اور سبھو گیا۔ مجھے کمی وہ تک کھانے پینے کی مزدت دیوتی، اس کے بعد میں آپ کو کمہی میں دیکھا، آپ لڑکی اور بھاجوں کے ساتھ

حاکم نے رواستہ کیا کہ حضرت نے ایک شفیق ہے فرمایا کہم اسی جیز پر رامنی ہو جاؤ جس کا ارادہ اللہ اس سے کیا ہے اس سے کچھ حصہ کے لئے تیار ہو جاؤ جس سے جھنکارہ بہن ہے وہ خنجر تھی روز کے بعد رکیا، نہ زیادہ اس سے زیادہ پاکیزہ خوشودالی کسی جیز کو دیکھا، میں نے پیٹ بھر کر کھایا اور سبھو گیا۔ مجھے کمی وہ تک کھانے پینے کی مزدت دیوتی، اس کے بعد میں آپ کو کمہی میں دیکھا، آپ لڑکی اور بھاجوں کے ساتھ

مراد نہ تھے۔ احمد بن حرب ریحی بن یحییٰ الحنفی بن راہب ریا اور ابن علیم میں سے کافی آدمیوں نے حضرت کے پڑکی بحاجت کو پیدا کر لے اپنے بیبا، اپنے اپ کے آباء اور اجداد کی قسم ہیں کوئی ایسی حدیث سنائی جس کو اسے پختہ بایس سے سنایا۔ انہوں نے اپنے ابا، طاہریں سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسم سے سنایا، پھر اپنے جس طرح ابھی ابھی مردی نذر اور برقی ہے۔ اسی طرح حدیث بیان کی اور کچھ اس میں زیادتی کی۔ روایت میں ہے کہ جب حضرت کو مولانا علی کی طرف ہوئی تو اپنے ان کمات (اللہ علیہ السلام) کو بندھا دار سے کہا کہ ان کو شزاد کے ساتھ کہا ہوا میں ان کمات کے شزاد طامیں سے ہوں۔ عرض کیا گیا کہ اس کے شفرو طکیا ہیں۔ فرمایا کہ وہ حکم من باستکا اقرار کرے کہ اپنے مسلمان کے امام میں، اپنے امانت فرض کرے۔ انتہی فعل الحکایات ان بات پر شاد اور اس کو حضرت علی کرم اللہ وجہ کا دہ دل قریب دیتا ہے جو کتاب عزیز الحکم میں منقول ہے کہ (اللہ علیہ السلام) کو جو شرطیں میں ہیں اور میری ارادہ ان شرطیں میں سے ہیں:

عن ابن محبیں ہے کہ عین سهل بن ابی سهل اور محمد بن اسما علیہ السلام علیہ السلام نے حدیث بیان کی۔ دوں نے کہا کہ عین الصدقت عبد السلام بن صالح بن سلیمان ہر ویسے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ عین امام علی رضا بن موسیؑ نے اپنے باب روثی بن جعفر سے دہ اپنے باب جعفر بن محمد وہ اپنے باب محمد علی سے دہ اپنے باب علی بن حسین سے اپنے باب علی سے دہ اپنے باب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان حرفست تقلب ایمان کے اقرار اور اکان پر عمل کرنے کا نامہ اور صفت نے کہا گیا اور اسناد بالکل اور دیوارے کے تدوہ بناکن پسے سے مٹکیں، بوجانے لگا، اپنے عین بچپن قوال حقیقی، اپنے باب فرزندی کے اور ایک لکھنؤں کی روپیان اپنے شفاف پر ٹھکی ہوتیں، الگوں کا یہ عالم تھا کہ دعاویں اور اکار کریجخ رہے ہے اور دیوارے کے تھے۔ پیشانوں کو زیادہ پر رکڑا رہے ہے اپنے اور بعض اپنے بچپن قوال حقیقی، اپنے بچپن قوال حقیقی اور دیوارے کے تھے۔ جلا کر کہا اے لوگوں کا گردہ! کہاں گاکر بات سنو! حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے باب علیؑ نے بچپن قوال حقیقی اور دیوارے کے تھے۔ اپنے باب امام جعفر صارق سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باب محمد باقر سے اپنے باب زین العابدین سے دہ اپنے باب حسین سے دہ اپنے باب حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم عبین سے دہ کرتے ہیں کہ محبھے میرے جیبی ایمی ایک نقدہ نہیں ہے، میرا خیال اپنے کے حق میں اچھا ہے، اپنے اشیا کو کوئی لفظان نہیں دیتے اکون گناہ رہوں امامون نے اپنے کے کام کو خوب اور سخن نیالا، امور کو جلائیا، اس کے پاس ایک شکاری جا، جب وہ آبادی سے درہ برجی فراس نے اپنے بازو تیز پر چھوپ دیا اب اس سے غائب ہو گیا افغان سے اس بھی نے ان الفاظ تو کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور میرے غلام ہامون ہو گیا۔

فضل الخباب میں، الصدقت عبد السلام بن صالح بن سلیمان ہر ویسے روایت ہے اس نے کہا کہ جس

عرض کیا ہے اپنے کے پاس مدینہ کی بحوری کے پتوں کا ایک لوكا کیجا جس میں صحابی بحوری موجود تھیں، مرسلا تھے نے اس سے مجھے اسکارہ بحوری عنایت فرمائی۔ میں نے اس کا مطلب یعنی بحوری کے برابر زندہ رہوں گا، بیس دن کے بعد امام ابو الحسن علی رضا علیہ السلام مدینہ نے تشریف لائے اور اپنے اسی گھریں تشریف حضرت کے پاس مدینہ کی بحوری کے پتوں کا لوگوں بنا ہوا موجود تھا جس میں صحابی بحوری موجود تھیں۔ میں نے حضرت کو معلم علی کی طرف تشریف فرمائی۔ حسکے بحوری کے برابر زندہ عنايت کی، وہ افقارہ بحوری میں میں نے عرض کیا اسے اللہ کے رسول کے فرزند مجھے کچھ زیادہ عنایت فرمائے اور یا اگر میرے نامام کو زیادہ دیتے تو میں تم کو زیادہ دیتا، تاریخ نیشاپور میں مذکور ہے کہ حضرت کی میں دن تک نیشاپور میں قیام فرمائے اور اسے مردا شام بیان کی طرف روانہ ہوئے، حضرت پر پر دہ پڑا ہوا تھا۔ پردے کی وجہ سے اپنے دھبی نہیں دیتے تھے۔ حافظ ابو زرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اپنے عرض کیا اس سے اس دوں حضرت کے ساتھ علم اور حدیث کے طلاب اس کثرت سے تھے جن کا مشمار کرنا ناممکن ہے اور دوں حضرات اک کی خدمت میں اگر کوئی کو عرض گزار رہے کہ حضرت ان لوگوں کو اپنے چھوڑ کر بم اور مبارک کی زیارت کرائیں، اسے ان لوگوں سے اپنے ابا اور اجداد کی کوئی حدیث بیان فرمائیں۔ حضرت نے خود کو ٹھہرایا، اپنے خدام اور اس کے ہٹانے کا حکم دیا، حضرت نے اپنے روئے مبارک کے دیوار سے لوگوں کی آنکھوں کو ٹھٹھا کی، حضرت کی زلفوں کی روپیان اپنے شفاف پر ٹھکی ہوتیں، الگوں کا یہ عالم تھا کہ دعاویں اور اکار کریجخ رہے ہے اور دیوارے کے تھے۔ پیشانوں کو زیادہ پر رکڑا رہے ہے اپنے اور بعض اپنے بچپن قوال حقیقی، اپنے بچپن قوال حقیقی اور دیوارے کے تھے۔ جلا کر کہا اے لوگوں کا گردہ! کہاں گاکر بات سنو! حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے باب علیؑ نے بچپن قوال حقیقی اور دیوارے کے تھے۔ اپنے باب زین العابدین سے دہ اپنے باب حسین سے دہ اپنے باب حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم عبین سے دہ کرتے ہیں کہ محبھے میرے جیبی ایمی ایک نقدہ نہیں ہے، میرا خیال اپنے کے حق میں اچھا ہے، اپنے اشیا کو کوئی لفظان نہیں دیتے اکون گناہ رہوں امامون نے اپنے کے کام کو خوب اور سخن نیالا، امور کو جلائیا، اس کے پاس ایک شکاری جا، جب وہ آبادی سے درہ برجی فراس نے اپنے بازو تیز پر چھوپ دیا اب اس سے غائب ہو گی افغان سے اس بھی نے ان الفاظ تو کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا۔ جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور میرے غلام ہامون ہو گیا۔

امام رضا بن موسیؑ کا علم علیہ السلام نے نیشاپور سے کوچ فرمایا تو میں اپنے ساتھ تھا۔ حضرت نیشاپور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حق، ہم اگلی ہے کہ آپ کو آپ کے باپ کی مانند سر دیا گیا، آپ کے دو فرزند اور دو بیٹیاں ہیں، آپ کے ایک فرزند کا نام مو سٹھن و مرے کا نام فتح اور امام علی فتح باپ کے علم اور کمال کے دارست ہیں، یعنی وجہ ہے کہ کوئی کسی دیباتی آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو، اور عذر کیا کہ میں آپ کی اور اجداد کی ولادت سے سختک ہوں، مجھ پر قرض ہو گیا ہے، اس کے دلکش صورت آپ کے سوا کمیں نہیں چاہتا، فرمایا یہاں تھہڑا، متولی نے آپ کی خدمت میں میں ہزار درجہ بھیجے، آپ نے وہ نام کے قام دینا کو عطا کر دیئے، اخواجی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کے فرزندوں ہزار میرے قرض ادا کرنے کے لئے کافی ہیں، آپ نے قبیل ہزار میں سے کسی چیز کو واپس لیتے سے انکار کر دیا، دیباتی یہ کہتا ہوا چلا گی اللہ ہمارہ جانتے ہے جہاں اپنی رسالت کو رکھتا ہے۔"

سعودی نے نقل کیا ہے کہ خلیفہ متولی نے تین درجنوں کے لانے کا حکم دیا، وہ تینوں اس کے محل میں لائے گئے، پھر اس نے امام علی فتح علیہ السلام کو طلب کیا، جب آپ اندر تشریعت لائے تو اس نے عمل کا دروازہ بند کر دیا، درجنے کے حضرت کے ارد گرد گھونٹنے لگ کر، حضرت کے مانعے نہیں گئے آپ اپنی آستین کے ساتھ ان کو مس کرتے تھے، پھر آپ اور پرتوں کے پاس تشریعت سے گئے، ایک کھڑا ہیں اس کے ساتھ گلکوڑو فراستے رہے، پھر پنج تشریعت لائے، درجنوں نے آپ کے ساتھ پہنچ کر جمع بتاؤ کیا، آپ پاہر تشریعت سے گئے، متولی نے بہت بڑا فام آپ کی خدمت میں بعدی روز کرو، متولی سے کہا یہ چچا کے فرزند نے درجنوں کے ساتھ جو پھر کیا تم بھی ایسا کرو جس طرح تمارے چچا کے فرزند نے کیا ہے، اس سلسلہ کا تم پرستے تھا کارا دہ رکھتے ہو، پھر انہیں حکم دیا کہ وہ اس نے لاذداش شد کریں، آپ نے سرمن را فی میں جہادی الائچہ سترہ میں انتقال فرمایا اور اپنے گھومنی دفن ہوتے اسی وقت آپ کی عمر تشریف چالیس سال تھی، آپ آخر عزیز مرمن نالیں میں قیام فرمائے، آپ کے چار فرزند اور ایک لاکھ ملکی میں آپ سترہ میں پیدا ہوتے، جب آپ کو قیدی کیا گی، لوگ تحفہ سالی میں بتلار ہو گئے، خلیفہ متولی نے تین دن تک لوگوں کو فماز استقدام کے ادا کرنے کا حکم دیا لیکن بارش نے آپ کی قفارہ بھی نہ پہنچا، نماری بارش کی خاطر نکلے اور ان کے ساتھ رامب بھی تھا، جب رامب نے آسمان کی طرف پاہو تبدیل ہو، اپنے بیان کیا کہ اگر اور بارش ہو گئی، اسی طرح و مرستے دن ہوا، لوگ اپنے مذہب کے بارے میں شک میں بدلنا ہو گئے، بعض مرتد ہو گئے، یہ بات مختصر کر دیا گردی اس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو حضرت نے حکم دیا، آپ جب تشریف لائے تو معتقد نے آپ سے کہ ہلاک ہونے سے بچنے پر منانہا اصول اللہ علیہ السلام کا محتوى لیا جاتا ہے۔"

جن کو باہت اپنے بے باز شکار کرتے ہیں۔ جس سے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احتجان لیا جاتا ہے، جس سے اہل بیت نبی موسیٰ علیہ السلام کی اہمیت ہے اس نے آپ کی سیاست کیا کہ آپ کو اپنی باری میں لفظیں بیاہ دیے، آپ کو عبا سبزیوں نے ایسا کرنے سے برک دیا، اس خوف کے لئے کہ کہیں ماسوں، آپ کو اپنا مل عہد مقرر کر دیے، جس طرح آپ کے باپ کو مل عہد مقرر کیا گئی، عبا سبزیوں نے قاضی علیہ بن اکتم کی خدمت میں رواد کیا، اس مارس سے انہوں نے اسی بات کا وعده کیا کہ آپ وہ حضرت سے باہر میں علم سی فارم آگیا تو اس کو بیت میں جو ہی دیکھا جائیگا، عصی بن اکتم نے آپ سے مسائل دریافت کئے میں علم سی فارم آگیا تو اس کو بیت میں جو ہی دیکھا جائیگا، عصی بن اکتم نے آپ سے مسائل دریافت کئے حضرت نے اس کو جیتنی جواب دیا، ماں دوں کے عرض کیا اسے تکتیق تم تھی جس سے کچھ سوال کرو، اگرچہ ایک سرکشی کی بارے میں کیا رہے ہے کہ اس نے ایک عورت کو دن کے شروع حصہ میں پتو حرام دیکھا، صورج کی بندی کے وقت وہ عورت اس کے لئے حلال ہو گئی، پھر ظہر کے وقت حرام ہو گئی، پھر عصر کے وقت اس پر حلال ہو گئی، پھر اس پر زوال کے وقت حرام ہو گئی، پھر عشا کے وقت اس پر حلال ہو گئی، پھر لفظ رات کے وقت اس پر حرام ہو گئی، پھر ظہر کے وقت اس پر حلال ہو گئی، عاصی علیہ نے کہا میں اسی بات کو نہیں جانتا۔

امام حسن علیہ السلام نے زبانی یہ لونڈی کے متعلق ہے، ایک اجنبی آدمی نے شوت کے ساتھ اس کی لونڈی یہ دیکھنا حرام ہوا، پھر سے بندی اتنا بڑے دلت اسے خوبی دیا، وہ لونڈی اس کے لئے عالم برو گئی، ظہر کے وقت اس کو آزاد کر دیا، وہ اس کے لئے حرام ہو گئی، عصر کے وقت اس سے شادی کر لیا، اس کے لئے حرام ہو گئی، اس نے عشا کے وقت اسے شادی کیا وہ اس کے لئے حرام ہو گئی، اس نے عشا کے وقت اس کو طلاقی جو ہی وہ اسی اس کے خلاف کا لفڑا اور کر دیا وہ اس کے لئے حلال ہو گئی، اس وقت مارون نے عبا سبزیوں سے رجوع کیا، حضرت اپنی زوجیوں کے نکار کے بعد آپ کو جان لیا ہے، اس کے بعد مارون نے اپنی لڑکی کی خادمی امام سے کہا کہ ہے حضرت کی نصفیت کے نکار کے بعد آپ کو جان لیا ہے، اسی سے بعد مارون نے اپنی لڑکی کی خادمی امام سے کہا کہ ہے حضرت اپنی زوجیوں کے کوئی دشمن کی وقت روشن ہو گئی، اسون کی جیبی ام الفضل نے یہے اپنے امداد کے ہمیں حلال ہو گئی، کیا حضرت کے پاس ایک دلت نے جس سے آپ خوش ہو رہے ہیں، ام الفضل کے پاس اس کے بارے نے خدا خیر کیا کہیں سکھتا ہی نہیں اور نہادی، ہم سے اس عرض کے لئے یہیں کی تھیں، کوچھ حضرت کے لئے حلال ہو ہیں اس کو آپ پر حرام کر دیں دوبارہ ایسی حرکت رکھیں، خلیفہ صفیم کا طلب پر منانہا ہے میں حرام ہی نہیں دیتا، اسی تھیں باری خلیفہ لندار میں تشریف لائے اسی سال ذوقیودہ کے آخر میں انتقال فرمائے، مقام بزرگیوں میں اپنے دادا کی تشریف کی بارے میں دیکھا جائیگا اللہ علیہ السلام

من قوم امما عن عز وجل الله والدنا  
دان ادوف بجهادا فادن سيفك  
للاقىق انهم اولاد فاطمة  
لوازدك رال حرب حارب المحتا

طهري سيفك بيت الله من دنس  
من احاط به من خنة وختا  
جب اس نے اس قصیدہ کو تمام کیا تو اس نے خواب میں فاطمہ زرہ را دیکھا، اب دیکھے، گھر میں تشریف  
نہیں اس نے جاپ سیئے پر سلام کیا۔ اپنے سلام کا جواب نہ دیا، اس نے اب کی خدمت میں گاؤں دیا  
فائزی اور الحصاری بیان کی، اور اپنے کنٹا کے سعلق سوال کیا جس کی وجہ سے وہ اس بات کا ورجب ہرگی  
کیا جیز ہی؛ فرمایا ایک نبی کی ہی سے جس سے راہب کا میراب کو تائفا، الگی بھی کی ہی کو اسماں کے

حاشباني فاطمه حکلهم  
من خبسته لعرض ادم من ختنا  
و فعلها السوء اسافت مبا  
دا ماما الایام فی عذراها  
تجعل کل السب عذراً لمنا  
لعن چنا من ولدی و بعد  
فتبت الى الله من نیغرت  
نا صفو لا حبل المصطفی احمد  
فلل ما فالك منه من عذراً  
لتلق بہ فی الحشام مضا امانتا

اہ کے بعد سیدہ کے دست مبارک المکرم او مقدار سے پانی کی مانند کرنے کی خیز اس شخص کے زخم پر کی  
بگرد، خواب سے بیدار ہو گیا، اس نے دیکھا کہ جوز فیس کے بدل پر بوجوہ قفارہ منڈل ہو کر درست ہو گیا تھا  
اہ نے تو راجاب فاطمہ زین الدین عنہا کے قصیدہ کے وزن پر ایک قصیدہ لکھا جس کو جنوب سیدہ نے خواب  
کی حالت میں ارشاد فرمایا تھا، پھر مددوت کرنے ہوئے کہا۔

عنہما ای بنت نبی المصطفی  
لتصفح عن ذنب محبا جتنا  
دوقیۃ تقبیلها عن اخی  
مقالات ترقعہ فی العتا  
لله شاعر مصطفیٰ میا اپ کے مالک مہمان اور مال تھا، اپنے پلیٹ لوگ بزم واور میں سے وہ پڑھے  
جود اور صغراء میں قیام پڑھتے، انہوں نے اپنے کمال لوگ لیا اسکے کو زنجی کر دیا، اس نے ایک تھیوں ملک  
عربی مغلیبین ایوب دالیں کہے اس کے بھائی کا نام ملک ناصر تھا، اس نے ایک قصیدہ کو اپنے ایک گروہ  
کے پاس رہنے کیا کہ وہ ساحل کے علاقوں میں جائے اور اس کو زنگیوں کے ماقول سے نجت کرے، قصیدہ یہ ہے:-

علمیہ دا کو دل کی امانت کی خبر لمحجۃ، امام زین عسکری علیہ السلام نے فرمایا، الفداری کو کل لکھنا چاہیے، میں لکھنا اللذع، دعا  
شک کو دو در کدوں گا، معتقد نے اب کے ساختیوں کو تید سے رہا کر دینے کا حکم ریا، وہ حضرت کی وجہ سے نہ  
کر دیتے گئے، راہب الفداری کی معیت میں بائز نکلا، اس نے اپنے اقر کو آسمان کی طرف بلند کیا، باطل بن کر لگا  
اور بڑا، ایک جن عسکری علیہ السلام نے حکم دیا، راہب کے اخزوں میں جو چیز ہے اس پر قبضہ کر لیا جائے، چنانچہ وہ  
قبضہ میں کر لی کی، وہ ایک انسان کی ہدیتی حقیقی، حضرت نے راہب سے کہا (اب) بارش طلب کرو، اس نے  
ایسا ۶۷۴ حق انسان کی طرف بلند کیا، بادل چو گیا، سوراخ نکل آیا، الگیں کو تجھ بچو، محدث نے عرض کی اسے الجحدیہ  
کیا جیز ہی؛ فرمایا ایک نبی کی ہی سے جس سے راہب کا میراب کو تائفا، الگی بھی کی ہی کو اسماں کے  
یہے ظاہر کر دیا جائے قبادش ہو جاتی ہے، لوگوں نے اس بھی کا کئی مرتبہ امتحان کیا، جس طرح حضرت نے  
فرمایا تھا، لیا ہی ہو گا تھا لوگوں سے شبہ دو بر گیا، حضرت امام زین عسکری اپنے گھر میں تشریف لاتے  
اہ نے ۱۶۰ صد من اتفاق فرمایا اپنے باپ کے ساتھ وطن پورے، اپنے کی عمر ۲۸ سال تھی، کہا گیا ہے کہ اپنے  
اتفاق ہجور سر دینے کی وجہ سے ہوا تھا، اپنے ایک فرزند کے سو اکسی لوگوں میں چھوڑا، وہ الراقا محر المحت  
اعجل الشریف، یہیں، بیس کے استقلال کے وقت اپنے کی عمر ۳۶ سال تھی، میکن اللہ تعالیٰ نے اپنے کو علم الحکمت لائے  
سے نوازا تھا، ابھی کو امام (اللهم) المنشتر ہے (اعجل الشہزادہ)، اپنے پوشیدہ میر کو غائب، ہو گئے تھے، جو علم

## بابیت، این اعین کا خواب اچار فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی کرامت

امام زین العابدین اور امام زہرا رضی اللہ عنہا کے ابیات کا ذکر

جو اہر العقدين میں تشریف سکردوی صحری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ تجھ بخیز بازن میں سے ایک یہ ہے کہ  
نصر اللہ بن اعین شاعر المصطفیٰ میا اپ کے مالک مہمان اور مال تھا، اپنے پلیٹ لوگ بزم واور میں سے وہ پڑھے  
جود اور صغراء میں قیام پڑھتے، انہوں نے اپنے کمال لوگ لیا اسکے کو زنجی کر دیا، اس نے ایک تھیوں ملک  
عربی مغلیبین ایوب دالیں کہے اس کے بھائی کا نام ملک ناصر تھا، اس نے ایک قصیدہ کو اپنے ایک گروہ  
کے پاس رہنے کیا کہ وہ ساحل کے علاقوں میں جائے اور اس کو زنگیوں کے ماقول سے نجت کرے، قصیدہ یہ ہے:-

اعیت صفاتک ذاك المعمق النسا وجزرت بالحمد وحد الحسن دالحسنا  
حلائق ساحل لاغر نہیں افتحه نایسادی اذانا قاسیته عدننا

## باب ۶۵

**کتاب نصلی الخطاب مولفہ سید کامل محمدی عالم اعمال محمد خواجہ پارسائی بخاری**

سب سے پہلے خلیفہ خواجہ محمد بخاری شاہ نقشبندی قدس اللہ عز و جل  
در جاتا تھا وہ سب لئا گیو صفاہ در کام تھا سے نضاں کو نقل کیا ہے۔

امام واحدی نے اپنے اسناد کے متعلق اعترض کر دیتے ہیں کہ محدثین جبکہ سے وہ این عبادت بنی اسرائیل کے  
امال ایں نے کہ الشاعر بالتجھیث نظر کرے میرے لئے تھیں بحث کرتے، کہا میں اسی ہوں، میں نے کہا اور تھیں یعنی  
اس نے کہا میں علی ہوں و پھر پر اشارہ ارشاد کئے

مختصر علی الحوض سادا دا دا  
ذلک در دتسعد دسا دا دا  
ہم و حضر پر رحمہ ہوں گے۔ کچھ آنے والوں کو بیان گئے اور لوگ نیک بخت ہونے چاہتے ہیں  
فیجا فاذ من فاشا الابنا دما خاچ من جتنا شادا

فتن سوتا تال منا المسدر دا  
دمن صادنا ساو مسیلا دا  
جس شخص نے ہمیں خوش رکھا وہ تم سے خوشی حاصل کرے گا، جس نے ہم کو تکلیف دی اس کی طرف بری ہے  
دمن کان کا دھننا دھنستا فیوم العیامہ میحادہ  
جس شخص نے ہماری فضیلت کو چھپایا، قیامت کے روز اس نے دوڑتا ہے۔  
پھر فرمایا میں محبوب شیخ ہیں بن غلب بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہوں، میں نے اس کو طرف دیکھا اس کو روحی  
معجزہ حکومت پر لے کر اپنے زین کے لئے تشریف لے گئے یا اس کا نیزت چڑھا دیا۔

امام شافعی نے کہا۔

یاد کیا قفت یا تھسب من متی  
فاختف بساکن خیفنا و ان هن  
ان کان رفقت حبیب آں محمد

میشہد التقلاں ای سانقی (انہی)

بعض عازیزین نے کہبے کا ال بست بیانی اللہ علیہ دا کو سلم اور اپ کے قرابت داروں سے محبت  
کا پہل خود انسانوں کے لئے لفظیں کی طرف فائدہ برداشتے، کیونکہ عزت رکھنا خود ایں کی نجات کا ہے۔

وقتہ تقدم فی هذہ الرحسن  
اب جو طہ عذر لوج به  
لیتل لی افت من یعبد الوئنا  
ولاستمن رجال مسلمون دی  
یرعن اقیم ما یا تو نه حستا

جو اہل العقدین میں ہے کہ ان کے بعض نے کہا کہیں مگر اور مدیر کے در بیان موڑ دھنا ناکام ہیرے ساتھ  
اک شعبہ نزاریہ کا بھی ظاہر ہو جاتا تھا اور کہی غائب ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ میرے قریب اگر، صحیحہ سلام کیا ایں  
لئے اس کو سلام کا جواب دیا، میں نے اس سے جان کہاں سے آ رہے ہے؟ اس نے کہا انتکے ہاں سے  
اگر ہوں، میں نے کہا کہاں جا رہے ہو، کہا اللہ تعالیٰ کے اس جا رہ ہوں، میں نے کہا تماری نزا راہ کیا ہے، اس  
نے کہا یہ سیرگاری، میں نصیل تم کر لیو، اس نے کہا میں عرب ہوں، میں نے کہا اکون سے وہ بیس بنی اسرائیل  
امال ایں نے کہ الشاعر بالتجھیث نظر کرے میرے لئے تھیں بحث کرتے، کہا میں اسی ہوں، میں نے کہا اور تھیں یعنی  
اس نے کہا میں علی ہوں و پھر پر اشارہ ارشاد کئے

مختصر علی الحوض سادا دا دا  
ذلک در دتسعد دسا دا دا  
ہم و حضر پر رحمہ ہوں گے۔ کچھ آنے والوں کو بیان گئے اور لوگ نیک بخت ہونے چاہتے ہیں  
فیجا فاذ من فاشا الابنا دما خاچ من جتنا شادا

فتن سوتا تال منا المسدر دا  
دمن صادنا ساو مسیلا دا  
جس شخص نے ہمیں خوش رکھا وہ تم سے خوشی حاصل کرے گا، جس نے ہم کو تکلیف دی اس کی طرف بری ہے  
دمن کان کا دھننا دھنستا فیوم العیامہ میحادہ

جس شخص نے ہماری فضیلت کو چھپایا، قیامت کے روز اس نے دوڑتا ہے۔  
پھر فرمایا میں محبوب شیخ ہیں بن غلب بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہوں، میں نے اس کو طرف دیکھا اس کو روحی  
معجزہ حکومت پر لے کر اپنے زین کے لئے تشریف لے گئے یا اس کا نیزت چڑھا دیا۔

ابن خالد سے وہ تقصیب بن ابی حازم سے وہ جو بین علی الشیخی و فیۃ اللہ عنہ سے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکملے زبانی جو آل محمد کی محبت پر مرکیا داشت، شیخوں کو مردا۔ خبردار احوال محمد کی محبت پر مرکیا وہ مخمور ہو کر مرا، خبردار احوال محمد کی محبت پر مرکیا تو اس کے لئے اس کی قبر میں جنت کے درود روازے کو حل دینے جاتے ہیں، خبردار احوال محمد کی محبت پر مرکیا وہ جنت کی طرف اس شان سے جائے گا جس طرح دلہن شان کے ساتھ اپنے شوہر کے گور جاتی ہے۔ خبردار احوال محمد کی محبت پر مرکیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کی زیارت کرنے والے رحمت کے زستی کو مقرر کرتا ہے، خبردار احوال محمد کی محبت پر مرکیا وہ سنت رجاء عرض پر رہا؟ خبردار احوال محمد کی محبت نے بغیر رکھ کر مرکیا وہ فیاضت کے، وہ اس عالمیں آئے کہ اس کی نعلیٰ آنکھوں کو دیوان ہے، خبردار احوال محمد نے بغیر رکھ کر مرکیا وہ جنت کی خوشی کو سونا ہے،

جامع الاصول میں زینوب از قم و فیۃ اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ حسن احمد بن حیث سے فرمایا۔ میری اسی سے جنگ ہے جس سے تم نے جنگ کی اور میری اس سے صحیح ہے جس سے تم نے صحیح کی۔ اس حدیث کو فڑی نے بیان کیا ہے اب حازم سے ابہرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم نے علی، فاطمہ حسن احمد بن حیث سے جنگ کے جنگ سے جنگ نے جنگ کی اور میری اس سے صحیح ہے جس سے تم نے صحیح کیا ہے اسی طرح فیۃ اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی وجہ سے حافظ ابو عبد اللہ سے اپنے اسنلو کے سلف زینوب بن علی بن حسین سے روایت کی ہے ابہرہ نے پڑکم کرنے سے اور ان کو اذیت دینے سے منع کیا ہے۔ حدیث میں دار و بُر اے کہ اس شخص پر جنت حرام ہے جو نے میرے اہل بیت پڑکم کیا اور میری عترت کے بارے میں مجھے اذیت دی؟

(رسول اللہ نے فرمایا) جس شخص نے اولاد عباد الطلاق میں سے کسی کے ساتھ کوئی شکل کی امد اس کا ای نیکی کا بہرہ نہ ہوتا میں اس شخص کو کل جب قیامت کے روز مجھے لے گا میں خداوس کو بعد دوں گا۔ ادھر جس شخص نے کسی نیکی کو حاصل کیا ہم اس کی نیکی میں اچھی زیادتی کریں گے۔ یعنی جس شخص نے اہل رسول کی محبت کو حاصل کیا اہم اس کی پریزوی کرنے سی جو اس نے اہل بیت کے طریقے پر اچھائی کو زیادہ کریں گے۔

یہ محبت صفا استغفار اور یکرو نظرت کی وجہ سے ہوتی ہے، اس سے الجھی متابعت کی توفیق کا حجہ کوئی ہے اسی روایت کو تپیل کرنے کو مقام مشاہدہ میں لے آتی ہے۔ اہل روایت سے محبت کرنے والے قیامت کے روز ان حدیث کے ساتھ پختہ ہو گا۔

الحمد لله رب العالمین تعلیمی سے اپنی نسبتی میں امام محمد بن اسکن طرسی سے وہ نبی بن عبیدتے اور اسماعیل ابن عبد الرحمٰن دشانے حدیث بیان کی اس نے کہا ہے زینوب حنفی اتحادی سے حدیث بیان کی اسی نسبت میں نبی نصرت

ہے۔ جیسا کہ الشیعیان نے فرمائی مساسۃ التحریر من اجر فہو لکھر (ان سے کہد کو جس مردوں کی میں نے تم سے سوال کیا ہے وہ نہایتی خاطر ہے) مودت و محبت روایات مذاہب چاہتا ہے۔ جس کا فازی تیج ان لوگوں کا حضرت کے روز اپنی میں اکٹھا ہوتا ہے۔ حدیث میں دار و بُر اے اس مدمج من احباب انسان کا حضرت اس شخص کے ساتھ بواہی جس کو وہ توصیت رکھتا ہو گا، یہ بات ناہلی ہے کہ جس شخص کی روح مکدر بواہ اور اہل بیت سے اس کا مرتبہ درد ہے۔ وہ اہل بیت سے حقیقتاً اور خلوص دل سے محبت رکھتا ہو اور اسی طرح یہ بات بھی ناہلی ہے کہ جس شخص کی روح دشمن ہو اسے ان حضرات کو دوست رکھتا ہو ایسے لیے لیکن اہل بیت بیویت الدعا معاویہ ولایت اور فتوت کی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان حضرات کو وہی شخص تذکرہ دیتے رکھتا ہو گا، جو اہل اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہو گا۔ اگرچہ حضرات اللہ تعالیٰ کی علیت اول کے لحاظ سے محظوظ ہوئے تو ان کو اللہ کا رسول بھی دوست نہ رکھتا، رسول اللہ کی محبت علیں محبت خدا ہے، یہ محبت اجمال کے بعد تفصیل صورت میں ہوئی ہے۔

حدیث مذکورہ بالامیں چار حضرات علی، فاطمہ اور ان دو دوسرے کے دو فرزند مخصوص طور پر ذکر کے گئے ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امانت کو ان کے علاوہ اور کسی کی محبت بدھا ایسا برائیگیر نہیں کیا کہ وہ ان حضرات سے محبت کریں اور ان حضرات کے نام پر حضور پروردی کی اور اسی طرح میں بزرگی اور فرمایا میری اسی سے جنگ کے جنگ سے جنگ نے جنگ کی اور میری اس سے صحیح ہے جس سے تم نے ملک کی امام ابو اسحاق شافعی نے حافظ ابو عبد اللہ سے اپنے اسنلو کے سلف زینوب بن علی بن حسین سے روایت کی ہے اسی طبقہ اپنے باب سے وہ آپ کے وادا علی و فیۃ اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ساتھ لوگوں کے سعدی اکٹھا کیا تھا کی، رسول اللہ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کر تم ان چار آدیبوں میں چوتھے وجوہ کے پہنچ جنت میں داخل ہوں گے، میں بُر اے حسنی ہیں، حسین ہیں، اہل عربیں ہمارے دیں اور ہمارے بیٹیں ہوں گے اور ہماری اولاد ہماری عمر توں کے پیچے ہوں گے۔

ابو عبد اللہ حنفی علی حکیم برذری نے اپنی کتاب نوادر الاصول میں لکھ کیا ہے کہ ہمیں علیین خالصہ حدیث بینہ کی، اس نے کہا ہمیں عثمان بھری نے حدیث بیان کی، اس نے کہا ہمیں کوہن فیصل نے حدیث کی، وہ ہمیں سرکی لیے ہے وہ مختار ابن اسود و فیۃ اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم نے فرماتے ہیں کہ مفت اہل سے باتات ہا باعث ہے۔ اہل محبت دل اصراط سے گزرنے کا پر لائز ہے اہل محبت دل ایت غذاب سے امان کا باعث ہے یہ زیری حدیث کتاب استایم مذکور ہے۔ نوادر الاصول میں ہے کہیں نظر جو احمد ابو الحسن تعلیمی سے اپنی نسبتی میں امام محمد بن اسکن طرسی سے وہ نبی بن عبیدتے اور اسماعیل ابن عبد الرحمٰن دشانے حدیث بیان کی اس نے کہا ہے زینوب حنفی اتحادی سے حدیث بیان کی

لے گئے چار اشخاص سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ وہ تمی ان کو دست رکھتا ہے، کہا گیا یا رسول اللہ عنہ کے نام سے عین آگاہ فریتے۔ فرمایا علی ان میں کے ہیں۔ اپنے تھی مرتبہ ایسا زیادا، الودیں انقدر ہیں اور مسلمین میں، اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہیں اس سے محبت کروں، اللہ نے مجھے خبر وی ہے کہ وہ ان سے محبت رکتا ہے۔ ترذی نے کہی یہ حدیث حجھ ہے۔

جیش بن جنادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی ہو سب سے میں مل سے ہوں بڑی دلیل سے کوئی شخص ادا نہیں کر سکتا ہے۔ میں خود اداریں کا یا علی اداریں لگھے۔ اس حدیث کو ترذی، نشانی اور ابن یاج نے روایت کیا ہے۔ ترذی نے کہا ہے کہی یہ حدیث حجھ ہے۔

ام علیرغمی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں علی بن ابی طالب موجود تھا۔ میں نے رسول اللہ کو باخدا مخالفت کرنے والے ستائے ہوئے فرستے ستائے ہوئے پاسنے والے اس وقت تک مارنا جب تک میر علی کو دیکھ جوئے لیں، اس حدیث کو ترذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہی یہ حدیث حجھ ہے۔

کتاب المعارف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی! در دانے کو پکڑو، اندر کوی سخن فرمائیں بن نیزیہ حدیث بیان کی۔ وہ کوئے بن عبیدہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایاس بن سلمہ بن اکوع سے وہ اپنے باب رضی اللہ عنہما سے، اسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ستائے اسماں والوں کے لئے نہ مانیں ہیں وہ میرے اہل بیت میری امت کے لئے اماں کا یاد ہے۔ اسی نے ہے کہ جس شیخ بن الحمد عقالان نے حدیث میلانگی، اسی نے کہا مہلہ بن عبید الرحمن نقشبندی نے حدیث بیان کی۔ وہ عیاون عبید الصدر سے وہ انس بن مالک اعنی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اسی نے کہا کہ ایک شخص ایسا اور کہا یا رسول اللہ کوئی سے عمل افضل ہیں، فرمایا اس کے ساتھ اور اس کے احکام کے ساتھ پھر دیکھنے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ سے ہمیں ملے دیں اور کہا یا رسول اللہ میں اپنے علی کے ساتھ بارے میں سوال کرتا ہوں، فرمایا علم تقدیر سے علی کے ساتھ تھے قائدہ جائیں۔ اور زیادہ ملے کے ساتھ بھی، جمل بچھے کو تو سے علی کے ساتھ زیادہ مل کے ساتھ کوئی فائدہ نہ دے سکے جائیں۔ ترذی نے سر برید، رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا میں جس کا براہمی علی اس کے مولائیں۔

غلاماً ما يبعثنَّ آهُنَّ عَلَى  
محمد النبي أخى وصهرى  
وَجْهُكُلُّ الذِّي يُضْعَى وَيُسْقَى  
دِينُكُلُّ مُحَمَّدٍ سَكْنَى وَعُرْسَى  
وَسَبِطَكُلُّ أَحْمَدٍ فَاللَّاهِيَّ هُنَّا  
وَأَوْجَبَكُلُّ بَالَّاَيَّةِ لِي عَلَيْكُمْ  
رسُولُ اللَّهِ يَوْمَ عَذَابِ خَمْمٍ

رَزْمُكُلُّ أَرْجُورِ حَلَّاكَهُ

حضرت علی و رسول اللہ کے ساتھ قائم فرمات میں ترک کے متو، بدر، احمد اخون، بیت رضوان، فخر

اپنے باب سے اکب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے تھا تو قوری عازم کے ملوا اپ کا اپ کی تفصیلی ادا نہیں پر سورا رکھا گیا۔ میں نے اپ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنائے کہ میرے اہل بیت میں دہ ہیز چھوڑی ہے الگ اس کو کو کو دے گئے تو ہرگز مگر اسے نہ بزرگے ادا کر۔ اکب بخدا ہے اور بیری عمرت ناوار الاصول میں منقول ہے کہ میں میرے باب نے حدیث بیان کی وہ ابوظیلہ عامر بن دائزہ صد و حدیثہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اکب جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی ہو سب سے میں مل سے ہوں بڑی دلیل سے کوئی شخص ادا نہیں کر سکتا ہے۔ میں خود اداریں کا یا علی اداریں لگھے۔ اس حدیث کو ترذی، نشانی اور ابن یاج کے مقابل میں ادھر ازدگی بسرا کرتا ہے اور ایرانیا ہے کہ تقریب بھجے بالجاجے کا، میں جواب دوں گا، میں قم لوگوں کو حرف پر ہوں گا۔ جب تم سہرے پاس وارد ہو گے تو میں تم سے تقیدیں کے پار سے میں دریافت کروں گا۔ دیکھو ان دھنیں کے بارے میں ہر کیا لحاظ نہ کر کے تو قتل پر الفضل رحلی کا کتاب ہے اس کے سبب ناکیب حضرۃ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا ایک حصہ دوگوں کے ہاتھ میں ہے میں سے ستم کر دگر کا رہ رہا جو اور اس کو تسلیم نہ کر دار میری گذشتہ بیت میں، مجھے اسی بات سے طبیعت خیریتہ کا ہاں کیا ہے وہ دونوں اس وقت کے جبار ہوں گے جسی کی زیرے پاس حرف پر وارد ہوں گے۔

نادر الاصول میں ہے کہ مجھے بیرے باب نے حدیث بیان کی اس نے کہا میں مانی نے حدیث بیان کی۔ اس نے دلیل سے کوئی نیزیہ حدیث بیان کی۔ وہ کوئے بن عبیدہ سے روایت کرتے ہیں وہ ایاس بن سلمہ بن اکوع سے وہ اپنے باب رضی اللہ عنہما سے، اسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ستائے اسماں والوں کے لئے نہ مانیں ہیں وہ میرے اہل بیت میری امت کے لئے اماں کا یاد ہے۔ اسی نے ہے کہ جس شیخ بن الحمد عقالان نے حدیث میلانگی، اسی نے کہا مہلہ بن عبید الرحمن نقشبندی نے حدیث بیان کی۔ وہ عیاون عبید الصدر سے وہ انس بن مالک اعنی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اسی نے کہا کہ ایک شخص ایسا اور کہا یا رسول اللہ کوئی سے عمل افضل ہیں، فرمایا اس کے ساتھ اور اس کے احکام کے ساتھ پھر دیکھنے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ سے ہمیں ملے دیں اور زیادہ مل کے ساتھ بھی، جمل بچھے کو تو سے علی کے ساتھ زیادہ مل کے ساتھ کوئی فائدہ نہ دے سکے جائیں۔ ترذی میں بسیط صحابی، حذریفہ بن اسید ہیں یا زید بن افرم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، روایت بیان کر نہیں شک ہے۔ اپنے شفیر سے وہ بی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا میں جس کا براہمی علی اس کے مولائیں۔ ترذی نے سر برید، رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا

کامیاب ہو گیا، ابن بکر نے اپنے کرنہ والوں طواری حکم کی جیشی مبارک پر، امام و مختار کی راستے کو دار کیا، اور افسوس مار مختار نے کوئی رات کو اپنے وفات پائے۔ اپنے کو امام حنفی، امام حسین، امام حنبل اور حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ بن حنفیہ علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کو تین کپڑوں میں لفٹ دیا گیا جس میں قسم اور کامہ نہیں تھا، اجنبی اپنی صفت سے فاسد ہوتے تھے اپنے فریادا السلام علیکم، بھر اپنے لال اللہ علیہ السلام کے سوا اور کچھ کام نہ فرمایا، اپنے کے بسا درسی کے حالات اور حکمکوں ہیں اپنے کام کے مشورہ مخروفت میں۔ اپنے کام بذریعہ مذاقہ میں پہنچا ہوتا تھا، اور اپنے کے عالم کی لذت کا علام اور خواص کا اختلاف ہے؟ ابن سیوط نے کہا کہ اسست میں سے حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ سو ایک شخص نے نہیں کہا کہ جو کچھ چاہو گھر سے پوچھ لے، اسی علاس سے ردا ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کے دنے گئے ہیں۔ خدا کی قسم دہلوں کے علاقوں ملکے درویشیں بھی شرک ہیں۔

حکام نے روایت حافظ ابو عبد اللہ سے کی ہے کہ اس کو معلوم ہوا ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ اور حسین کو حدیث زانی کر جب بیرا انقال ہو جائے تو مجھے ایک تخت پر اٹھا کر رکھ دین، پھر مجھے لے کر فرزی میں آنا، غری کو دہان بخی ہے، تم دہنی دہان سیفید پھر دیکھو گے جس سے نور رہشن پہنچا ہو گا، تم دہان گھوونا، تم دہان ایک تخت پاؤ گے، مجھے دہان دفن کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے کہ باروں رشید کے زمانے میں کوفہ کے بیض شکاری شکار کی عرض سے فرزی کے علاقہ کی طرف روانہ ہوئے، ہر فوں نے غری کے علاقہ میں پہنچا ہو اسی کو حاصل کر رکھی تھی۔ شکاری نے کہا ہم ہر فوں پر بازہن اور کتوں کو جھڈا دیا، کئھے اور بازہن اپس آگئے ہم نے اس بات سے طیف باروں رشید کو آگاہ ہیں، باروں فرزی کی زیارت ہر صال کیا کرتا تھا، حافظ ابو رشید زین الدین نے کہا کہ خلیفہ باروں رشید کے زمانے میں حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کی قبر پر شیدہ رہی، پھر کافی بیش پیشی کے مقام پر پڑا ہوئی۔ وہ دھوکہ جمال آج کی ول نیز اس وقت کے حاصل کردہ غلات سے اس خلدار کو رقم پہنچ گئی تھی، انہوں نے کہا کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کسی پیشہ کے لبڑو زخمی کے جمع نہیں کرنے سمجھے جو اس خلدار کے قرب پہنچ جائے، حضرت کا جب انقلاب ہوا تو سات سورہم کے سوا در کوئی پیشہ لبڑو نہ کر سکی، آپ کھدر کی چادر نیب تیک کے ہوتے تھے۔

صحیح بخاری کی شرح کتابی میں خوب ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ صورت چھوٹے دلے تھے، آپ کا یہو کیا کہ چو دھوئیں رات کا چاند تھا۔ کتاب المأیعنین کو علم تاج الاسلام خدا بادی بخاری میں ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ صورت چھوٹے

سلہ حضرت کو کس طرح دفع کیا گیا اور اس کی قبر کو کہوں پو شیدہ رکھا گیا اور موارن مقدسی سے کیا کیا کرامات ظہور پذیر ہوئے۔ لہی تمام ہلوکی کی تفصیل علامہ عین الرشد الدین عبدالکریم کی کتاب فرجۃ الفرزی فی تیبین تبریزی میں لاحظہ فریلیں۔ اس احقر نے اس کتاب کا اندود ترجیح کر دیا ہے۔

(قدمشلین علی عزمه)

نحو کہ، جنین اور طائف میں شامل رہے اجنبی ترک کے موقع پر رسول اللہ نے علی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ تمام جنگلوں میں حضرت علی کے مشہور و معروف کام نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ الرحمۃ الرحمیۃ نے اکثر غزوہ و اساتذہ میں علم علی کو عطا کیا تھا۔

سید بن سیوط روایت ہے کہ جب احمد کے موقع پر حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کو سرورِ فربات لگی تھیں، اپنے کی بسادری کے حالات اور حکمکوں ہیں اپنے کام کے مشورہ مخروفت میں۔ اپنے کام بذریعہ مذاقہ میں پہنچا ہوتا تھا، اور اپنے کے علم کی لذت کا علام اور خواص کا اختلاف ہے؟ ابن سیوط نے کہا کہ اسست میں سے حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کے سو ایک شخص نے نہیں کہا کہ جو کچھ چاہو گھر سے پوچھ لے، اسی علاس سے ردا ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کو نہیں ہے بلکہ دنے گئے ہیں۔ خدا کی قسم دہلوں کے علاقوں ملکے درویشیں بھی شرک ہیں۔

ابن عباس سے ردا ہے جب بہار سے باس کوئی چیز حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کے شہنشاہت، ہر جانی تھی تو تم غیر کی طرف رجوع نہیں کر سکتے تھے، اکابر صحابہ اپنے رسائل، دریافت کرتے تھے اور اپنے کے فتویٰ کی طرف رجوع کرہے، منکل صائل کے موقع پر اپنے کے اتوال مشورہ ہیں۔ اپنے کا زادہ ہونا اور مشہور ہیں سے ہے جو کہ بخلاف کام جانتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ نے سندی تحریر کیا ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کے علاقوں میں دیکھتے کہیں نے بھرکی دلوج سے اپنے سپیٹ پر بھرکی دلوج کا ہوا ہے اور بیرے صدقہ کی مختار چار ہزار درہم و دینار سے الحکم رخاہیت ہے کہ جالیس ہزار درہم سے اعلاء نے اپنے کام سے مرا حضرت کے ملکوں مال کی زکر کو نہیں ہے۔ اس سے مراد حضرت کے ادبات ہیں جس کے ذریعہ صدقہ دیا تھا اور اس ادبات کو بطور صدقہ جالیہ وقت زیما تھا۔ اور اس دفتر کے حاصل کردہ غلات سے اس خلدار کو رقم پہنچ گئی تھی، انہوں نے کہا کہ حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ کسی پیشہ کے لبڑو زخمی کے جمع نہیں کرنے سمجھے جو اس خلدار کے قرب پہنچ جائے، حضرت کا جب انقلاب ہوا تو بکوئی میں جس کا صرف پاونچ درہم میں خرید فرمایا تھا، اپنے کھدر کی چادر نیب تیک کے ہوتے تھے۔

اور حضرت اسے اپنے کو مدرسی تشریف لانے تو اس سے بجز ملک اور عرب کے کہا کہ اپنے خلافت کو زینت بخشی ہے اور حضرت اسے اپنے کو مدرسی نہیں کیا، خلافت پیغمبری انتہیت کے زیادہ ضرورت مذہبی ہے اور حضرت کو اسی بات کا عالم تھا کہ اس کو مدرسی رات کو قتل کئے جائیں گے۔ جس وقت اس پیغمبر کی مازل کی قاطر نشریت لے چکے ترکوں نے اپنے سامنے اک جملہ شروع کر دیا، اپنے نے ان کو مجبول دیا اور فرمایا یہ زخم کر دیجیں۔ جب اشتعل اغواج ابن نجم نے اپنے کو هرگز لکھا کیا تو اپنے فریاد اربکہ کی قسم میں پہنچے عشق میں

والے سنتے، زیادہ گندمی رنگ کے اے تھے، بڑی انکھوں والے، بڑے پیٹے والے ایسا دادا بالدن والے اور بڑی دادی والے تھے۔

تین علوم ہو جاتے ہیں کہ اکثر روایات کی بنا پر امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہم کی کی دادا فرزند پر مشتمل ہے۔ فرزند میں امام حسن اور امام حسین اور زینب اور قیۃ حسن کا دوسرانام ام کھوش ہے۔ ان حضرات والدہ ماجدہ جتاب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم ہیں۔ جتاب زینب کی شادی آپ کے والدہ ماجدہ نے آپ رجہبی کے ززند عبداللہ بن جعفر طارہ کی خی جتاب عبد اللہ بن جعفر کے جناب زینب کے ہاں علی علوی رجہبی پیدا ہوتے۔ رقیۃ حسن کا دسرانام ام کھوش ہے آپ کے باپ کی رہا مندی جناب عباس بیوی مطلب نے آپ کا نکاح حمزہ صہر بن خطاب سے کر دیا تھا۔ آپ کے عقب میں آپ کے یائی فرزند ایم عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ قرآن مجید سادع حرفی میں نازل ہوا اور ہر یک رونا کا ایک ظاہر تھا۔ اور یہ بانی حضرت علی بن ابی طالب ظاہر لحد باطن دونوں کو جانتے تھے۔

ایم عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت علی بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پاگی حاملہ خودت لائی گئی جس نے زنایا تھا۔ حضرت علی بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پاگی حاملہ ایم المؤمنین اقتضی اس بات کو نہیں سن سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایم عباس پر اس خدمت پر سزا و وقت کی گئی ہے۔ ایک بخوبی کو تھیک ہو جائے۔ ایک بخوبی کو باخیز ہو جائے۔ ایک بخوبی کو سخنی ہو جائے۔ حضرت علی بن خطاب کو سزا و وقت کی گئی ہے۔ ایک سانچے کو جھوپڑیا۔

کافی سائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف درج ہے کہ حضرت علی سے حضرت علی سے ایسا انسان پڑا کرتے سے عمریں باہر میں اگر ملی تو ہر تھے تو عمر ہلاک ہو جاتے؟ نیز کہاں میں اس مسئلہ میں اثر نہ کیا کہ حضرت ایم المؤمنین علی رضی اللہ عنہ جھوپڑے فراہم کیے تو آپ کی طرف سے ہمارے پاس اس قدر علم پہنچا جس کو دل قائم نہ رکھ سکتے۔

سرچہ الموقوف میں مذکول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام اُست کے حقان سے تمام علیاں کے سرپری۔ اور اسی کلام ہے جو کہ آپ سے پہلے آپ کے بعد کسی نے کہا ہے۔ یہ کلام وہ ہے جب آپ احمد بن حنبل کے میراث تشریعت سے لگتے اور وہاں جس سے سوچ کر دیس پہلو عالم کی مکمل رشیحیں باندرا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاب بیرسے اس نرمی پر ہو جاتے۔ کوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو اس طرح جن قریب دیجت کیا ہے جو طرح پر مذہب اپنے بچوں کو دانے جن پر دلیعیت کرتا ہے؛ قریب کے اس ذات کی خی کے قبیلہ میں اسی سے مکاری ہے۔ اگر مجھے توزات اور اجنبی کے سقط احمد نے دی جائے تو اسی اس بات کی خبر جو

آپ کے اعتبار احمد افاظ بر ارجمند تھیں تھے۔ حقیقت کیا کہ آپ کے تھیں تھے۔ پھر جو تھیے تھے۔ کر کے مخطوطے زماں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی کاغذت میں لے یا تھا۔ یہ جو شہر سے پہلے کی بات ہے۔ رسول اللہ نے آپ کی تربیت کی اوس آپ کو تعلیم دی۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید سادع حرفی میں نازل ہوا اور ہر یک رونا کا ایک ظاہر تھا۔ اور یہ بانی حضرت علی بن ابی طالب ظاہر لحد باطن دونوں کو جانتے تھے۔

ایم عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضرت علی بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پاگی حاملہ خودت لائی گئی جس نے زنایا تھا۔ حضرت علی بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک پاگی حاملہ ایم المؤمنین اقتضی اس بات کو نہیں سن سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایم عباس پر اس خدمت پر سزا و وقت کی گئی ہے۔ ایک بخوبی کو جھوپڑیا۔ ایک بخوبی کو باخیز ہو جائے۔ ایک بخوبی کو سخنی ہو جائے۔ حضرت علی بن خطاب کو سزا و وقت کی گئی ہے۔ ایک سانچے کو جھوپڑیا۔

کافی سائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف درج ہے کہ حضرت علی سے حضرت علی سے ایسا انسان پڑا کرتے سے عمریں باہر میں اگر ملی تو ہر تھے تو عمر ہلاک ہو جاتے؟ نیز کہاں میں اس مسئلہ میں اثر نہ کیا کہ حضرت ایم المؤمنین علی رضی اللہ عنہ جھوپڑے فراہم کیے تو آپ کی طرف سے ہمارے پاس اس قدر علم پہنچا جس کو دل قائم نہ رکھ سکتے۔

سرچہ الموقوف میں مذکول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمام اُست کے حقان سے تمام علیاں کے سرپری۔ اور اسی کلام ہے جو کہ آپ سے پہلے آپ کے بعد کسی نے کہا ہے۔ یہ کلام وہ ہے جب آپ احمد بن حنبل کے میراث تشریعت سے لگتے اور وہاں جس سے سوچ کر دیس پہلو عالم کی مکمل رشیحیں باندرا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاب بیرسے اس نرمی پر ہو جاتے۔ کوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو اس طرح جن قریب دیجت کیا ہے جو طرح پر مذہب اپنے بچوں کو دانے جن پر دلیعیت کرتا ہے؛ قریب کے اس ذات کی خی کے قبیلہ میں اسی سے مکاری ہے۔ اگر مجھے توزات اور اجنبی کے سقط احمد نے دی جائے تو اسی اس بات کی خبر جو

امام حسن سبط بن علی رضی اللہ عنہم کی اولاد یہ ہے۔ حسن شفی بن حسن، ازید بن حسن، حسین بن حسن اور عمر بن اور ماام حسن سبط کی اولاد ان حضرات سے ہیں۔ شیخ العترة عبد اللہ بن محسن بیوی حسن مشفیق بن حسن سبط کی عروسی میں تھی، ابراہیم بن حسن شفی محدث بن حسن شفی، ان حضرات کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین علیہما اللہ عنہم میں، جعفر بن حسن شفی اور دین حسن شفی ان دونوں حضرات کی والدہ ماجدہ ام ولد ہے، پانچوں حضرات کی اولادیں ہیں، چھٹے حسن بن زید و حسن سبط میں۔ آپ کے چھوڑزادیں اور برادر ایک ولاد ہے، عمر بن حسن اولیٰ کی اولاد نہیں ہے۔ بحین بن حسن اولیٰ آپ کی ایک بیٹی ہے جس کا نام فاطمہ علی بن حسن ہادی رضی اللہ عنہم کی والدہ ماجدہ ہیں، امام حسین رضی اللہ عنہ کے تین فرزند ہیں اور بیان ہیں، علی اصغر امام زین العابدین کا نام ہے۔ آپ کا لافت اصغر ہے آپ اپنے ناماں کی نہیں پسیدا ہوتے تھے اور اپنے ناماکی دفاتر کے وقت آپ کی عرب دوسری میں۔ آپ کے فادا امیر المؤمنین علی البر رضی اللہ عنہما درحقیقت اصغر ہیں۔ واقعہ کو بلا کے وقت آپ کی عمر ۲۲ سال تھی اور آپ بیوار جنگ کی طرف نہیں نکلے تھے، آپ کی والدہ جناب شریعت بنت یزد و جرد بن شہریار بن شیر ویریں بن ہرمذن بن ازمشوان بادشاہ عادل ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اپنی ہیں

لئے جاپ شر بلو عالم زچی میں انتقال کر گئی۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ اپ کر لائیں موجود یقین۔ سیکھی

لگوں نے کہا کہ قین بڑا عامام ایک نانھے میں گزرے میں جو بھی میں سے ہر ایک کا نام علی تھا، ان تینوں کے فرزد تھے ان میں سے ہر ایک کا نام محمد تھا اور انہیں سے ہر ایک فرد سوار ایک بجنت، عبادت گزار اداہاما صفت کے قابل تھا وہ حضرات یہ میں ابو سعفراں معمود باقر بن علی بن جعفر طیار اور محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم یہ دو خصیت ہے جنہیں ان کے ساتھ اور کوئی شخص شریک نہیں ہو سکتا۔

حضرت علی کرم اللہ عزوجلستہ نبی پیر کی نماز کو فرید مسجد کوفہ، میں ادا فرمائی۔ فرمایا عبد اللہ بن عباس کہاں میں؟ اپنے خوازیں حاضر نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ٹھوپیں میں اور آپ کا ایک فرنڈ پیدا ہوا ہے۔ ذکر کیا ہے کہ آپ اس میں مشنوں میں ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کو آٹا ہو کر دکر دہ میرے پاس اپنے فرزند سمیت حاضر ہو میں عبد اللہ بن عباس اپنے فرزند کو لے کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت نے پیچے کو لے کر اس پر پہن دامت مبارک پھیرا اور اس کا نام اپنے نام پر علی رکھا۔ فرمایا میں عطا کرنے والے کا مشکر اور کتابوں اور بھی عطا کر دے کے بارے میں بحث کر دے۔ اور وہ اپنے من رشد کر پہنچے اور تم اس کی نیکی کا در حق حاصل کر دے۔ چون فرمایا مجھ سے ابا اعلیٰ کر لے لو۔ آپ حکم کے دالد میں اور محمد بن زیر کے سات نعمتیں میں سے تھکا۔ وہ الہعبان عبد اللہ کے جن کا لقب سماج تھا اور الجعفر منصور حسن کا لقب دو اتفاقی تھا کے دالد میں یہ دونوں پہنچے علی نیلیں ہیں الوگوں نے پہلے مفہوم کی جیت کی تھی اور یہ ساڑھے چار سال تک خلیفہ رہے، اس نے کفر کے قریب ایک شر بر لیسا یا جس کا نام باشیر رکھا۔ پھر صدری کی بیماری میں بستگا ہو کر مر گیا، پھر لوگوں نے آپ کے بھانجی الجعفر منصور کی بیعت کی۔ آپ نے شریف زادار کی تفصیل کی تعمیر کی شرح نوع البلاذی میں اسی طرح تحریر لی گیا ہے۔ درخواست مفتری سے کہ حضرت علی کرم اللہ عزوجلستہ نے اپنے خاطر میں جس کا نام خطبہ میں ہے میں کہا

سے اپنے الجہاں لوگوں کے حکما میں موجود تھے۔ علی بن جعفر رضی اللہ عنہ فضیل یہ ان دلائل کے خلاف کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ (انتقی اشراحت)۔ جعفری حضرات میر قندوار بخارا میں کافی تعداد میں آباد ہیں، ایک حضرات میں سے امام الراسخ علی بن حسین بن محمد صحفی یہیں۔ حجر بخارا میر قیام پورہ ہرگز نہ کہتے۔ اب تمام تھے، قدرتی اور مناظر تھے۔ اب نے راستہ میں وفات پائی روح الشدید کتاب المحتوى رحمة اللہ علیہ ہے کہ الگ برداشت علی بن حیدر بن حمزہ بن اسما عیین بن عبد الرحمن بن حسن بن حمین حبیف بن قاسم بن اسحاق بن علی بن عبد الرحمن بن حبیف جعفری بخارا کے رہنمے والے ہیں۔ حدیث اور حدیث کے جاننے والیں کو درست رکھتے ہیں۔ اب تک کو حافظ عبد اللہ مور بخاری صاحب کتاب صحیح بخاری نے ستاد اور اب سے ابو الفضل اور عثمان بن علی بن نے بخاری میں اپنے حدیث کو ردایت کیا اسی حدیث پر جنہیں نے ذکر کیا ہے کہ اب کے شیوخ میں الحدیث ہیں، اشام کی زمین پر مذہل کے مقام پر جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی رجیل مرتبہ میں اسی

امام حسین علیہ السلام کا سلسلہ نسب اپ کے صرف ایک فرزند امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے چلا ہے امام زین العابدین علیہ السلام کے سترہ فرزندوں کا بیان ہے اُن میں سے بعض لوگوں کے نام یہ ہیں فاطمہ سکینہ طریحہ، خذیلہ نہ محمد بن عمر بن علی رضی اللہ عنہم سے عذر کر لیا۔ اس سے اپ کی کئی اولادیں پیدا ہوئیں۔ امام زین العابدین کا سلسلہ نسب الیجعزاً امام محمد باقر علیہ السلام سے چلا اپ کی والدہ کا اسم گرامی امام عبدہ بنت حسن سبیط ہے ازیز شہید ہیں کو کفر کے مقام پر سلوپ پر لٹکایا گیا وہ شرفاں کے وادا ہیں۔ عبداللطیف کی قبر صورت مصلی میں ہے۔ میراثت احسین اصغر اور علی ایس سب حضرات امام زین العابدین کے فرزند ہیں۔ ان جو حضرات سے امام زین العابدین علیہ السلام کا سلسلہ نسب چلتا ہے امام محمد باقر کے مقام فرزند مسلم حسن، حسین ایکرا، حاکم سلیمان، احمد عبد الرحمن رضی اللہ عنہم میں سے سلسلہ نسب صرف امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے پہنچتا ہے، ایکس کی والدہ کا نام امام فرودہ بنت قاسم بنت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہماکہ کائے گئے سلسلہ نسب چلتا ہے انقرہ، مصر اور مصر جدید میں جانب امام عبدالحق، فاطمہ کے نادیں، امام مرے کے نام، محروہ، یاچ، اسحاق اور علی جن کی قبر قم شهر کے بالہ ہجومی درہ ازاز کے قربت ماقع ہے۔ یہ سب حضرات امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ امام حسین علیہ السلام نے جعیف بیوی پاریاہ ادا کئے تھے۔ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیتے گئے اور اپ کے والدہ منورہ بیوی حضرات نے شہادت بانی تھے۔

عنوان: الجیر، جعیف اور عباس۔ یہ سب کے سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ ان حالت کی والدہ ماجدہ ام البنین رفاقت کا بیوی تھیں، ارشیم بن علی ام ولد کے فرزند ہیں۔ عبد اللہ بن جن محبی بنت جعیل کے پانچ فرزندوں میں حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار کے فرزند گون اور محمد بن قاسم کے عقامت پرستہ آدمی ہوتے تھے اور نوہا ششم کے بارہ غلاموں نے چام ستمہ دوں کیا ایس سب حضرات مانعہ کر لیاں شہید ہوئے۔ اور بنت عقیل ایک رخیمی فرماتی ہیں میں ما کے انکو تجھے آنسو پہنا چاہتے، والکر نسخے پر کوئی اندیکا کرنے تھے تو اپنے اہل رسول کے ان تجھے افادہ پر جو تم کے قام صلب علی سے پیدا ہوئے کھے اور ان پاسخ افادہ پر رونا پسیج ٹھیکی کی اولادیں میں سے لئے اور شہید کر دیتے گئے تھے۔

لئے زید شہید کا مزار کو فسے کوئی سالہ میل کے فاصلہ پر ایک چھٹی سی بستی میں واقع ہے جو چند گھروں پر ہے۔ اور گرد کا قائم علاقہ غیر ایسا درج ہے۔ اپ کے مزار کا قید شہید ہے۔ اس احرفے جو لائیں میں پڑھ کر کے دام میں پیٹا فی جاتی ہے۔ اللہ یعنی بالصواب ۷۔ (محمد شریف علی عنہ)

کیمان بانو کے ساتھ ایران کے علاقے سے اپ کو لیا گیا۔

حضرت عثمان نے ان دونوں کے بیچنے کا رادہ فرمایا اپ سے حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا اور شہوں کی اولاد کے ساتھ باتی تمام لوگوں ایسا معاملہ نہیں ہونا چاہتے۔ امام حسین نے جاپ شہر بانو سے شادی کی جس سے علی اصغر پیدا ہوتے۔ اور کیمان بانو سے حضرت محمد بن ابی بکر نے شادی کی جس سے قاسم پیدا ہوتے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ الفادات کی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن مددیں کو امام حسین رضی اللہ عنہم کی نسل سے بزر دجوہ جو کسری نو شیروال با دشاد عادل کے نام سے خوبی سے کی بھی سے قلد دیا اور اپ کی اور تمام ازواج اس شرف سے محروم رہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک فرزند جن کا نام علی اکبر نما جنگ کر پالیں شہید ہو گئے۔ اور اس وقت اپ کی عمر اٹھاڑہ سال کی تھی اور اپ کی والدہ کا اسم گرامی ام لیلی بنت مروہ بن مسعود عقی اے۔ امام کے فرزندوں میں سے ایک کا نام عبد اللہ تقاضی تھے نے رجیک کرنا کے وقت پر اپ کو تیر کا اور اپ شہید ہو گئے۔

امام کی دو سیلوں کے متعلق یہ ہے ناطق نے اپنے چوکے فرزند حسن شفی سے نکاح کر لیا اس سے کب کے تین فرزند پیدا ہوتے، عبداللطیف، ابراهیم اور حسن شفی جناب سکینہ نے صعب بہ زیر سے نکاح کر لیا۔ امام حسین علیہ السلام جناب سکینہ اور اپ کی ماں جن کا نام رباب بابکیر تھا دوست رکھتے تھے۔ اور اپنی دو کے بارے میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے (۲)۔

لعلک امنی لاحب دلہا۔ مخل بھاسکینہ، والہ بیات  
تیری زندگی کی قسم میں اس گھر کو پسند کرنا ہوں جس میں سکینہ اور رباب قیام فدا ہوں ہے

لعلی اصغر کے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۷۔ محمد شریف علی عنہ  
۱۸۔ یہ بات قطعاً غلط ہے جناب سکینہ نے ہرگز نکاح نہیں کیا۔ اپ کا انتقال زمان شام میں تھیں کے عالم میں  
قیدی حالت میں ہو گیا تھا۔ جناب سکینہ کے نکاح کا نقشہ نو ایسہ کے ہوا خواہوں کی ایجاد ہے۔  
سیوط الدین خلیفہ ای منقلب نیقلبون ۱۹۔ محمد شریف علی عنہ

(ابقی حاشیہ صفحہ گورنمنٹ) یہ صحیح نہیں ہے۔ اپ کی قبر مبارک شہر طہران شاہ عبد العظیم سے کوئی تین میل کا فاصلہ  
پڑھ کر کے دام میں پیٹا فی جاتی ہے۔ اللہ یعنی بالصواب ۲۰۔ (محمد شریف علی عنہ)

سے ہمارا کہنا ہے شیخوں کو یہ سچا دوسم اللہ تعالیٰ سے انہیں کوئی قابلہ نہیں پہنچائیں گے، ہماری ولایت  
پر فرمانگاری سے حاصل ہوتی ہے، فرمادے لوگوں میں نہیں آخرت کے بارے میں وصیت کرنا ہوئی۔ دنیا  
کے شغل و همیت نہیں کرتا، اب جب چلتے تو اپ کا ہاتھ مبارک اپ کے گھنٹے سے آگے نہیں بڑھتا  
تھا، اب عبادت میں بھفت انتہا فرماتے، اسی وجہ سے اپ کا جسم لاغر پیش ہوتا۔ اپ کے فرزند امام فخر  
الاسلام نے عرض کیا اسے باپ! اس قدر کوشش دلہنام میں جسم کو کیوں گھلادیلے ہے؟ فرمادیم اس بات  
کو درست نہیں رکھتے کہ میرا بیٹھے زدیکی عطا کرے، جب مسلمان کو صدقہ عطا کرتے پہلے مسکن کو  
آئہ دیتے۔ پھر اس کو ہدایہ عطا کرتے۔ اپ کے گھر میں مسجد بھی جس میں عبادت کرتے۔ رات کے میسرے  
حصے میں یا انصف حصے میں بلدا داڑھے نہ رہتے۔ اے پالنے والے اتنے سلمنے پیش ہونے اللہ کو  
ہونے کے خوف نے مجھے میرے بہتر پر پوشاں کر رکھا ہے۔ اور میری نیند کو منع کر دیلے ہے، پھر اپنے رخسار مبارک  
کو اٹھا پر رکھ دیتے۔ اپ کے اہل ہمارے خود خست میں حاضر ہوتے اور اپ کے گرداب پر رحم کرتے ہوئے  
لذذا شروع کر دیتے۔ اہم اپ ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے تھے، ایک لمحے تک اے میرے پالنے  
والے! میں جب اپ سے لفاقت کر دیں تو اس وقت کے لئے اپ سے بعد اور راحت کا حوالہ رکتا  
ہوں، اس وقت اپ مجھ سے راضی ہوں، طاؤس یا مانی کا کہنا ہے کہ میں نے رات کے دہن رکن کے  
وقت یعنی جو اسود کے پاس امام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا، میں اپ کے پیچے میوہی  
اپ نے نماز ادا فرمائی، سجدہ کیا، اپنے دونوں رجسراوں کو مٹی پر لکھ دیا۔ متفقی کے اندر وہی حصے کو نہیں  
کی طرف بلند کر کے کہا اے میرے پالنے والے! ایسا حسیر بندہ تیرے صحیح ہیں ہے، بتا مسلمان تیرے صحیح  
ہیں ہے، بتا حسیر تیرے صحیح ہیں ہے اور بتا موالي تیرے صحیح ہی موجود ہے، طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے  
ان کلمات کو جس مصیبت کے وقت میں پکالا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری مصیبت کو دوکر دیا ہے، طاؤس یا مانی  
مشتملہ عویس پیسا ہوتے اے اپ تھر، امین اہمیت احادیث بیان کرنے والے اپنی مزملت والے،  
اہم اور پئے درجات پر فائز تھے، اہر چیز میں اپ کی جلالت قدس کے مقام! لوگوں نے اجماع کیا ہے۔ جلوں  
میں کہا کہ باشیوں میں سب سے زیادہ فضیلیت کے مالک انسان تھے! جس کو میں نے پیدا، اپ جب سفر  
کرتے اپنے شب کو چھپاتے تھے، اسی بارے میں اپ سے دریافت کیا گیا، مزید میں اس بات کو مکروہ  
الکریم ایسا ہوں جیسا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ تھا اس کے لئے ملکا  
اگر میں نہیں ہوں تو اللہ تعالیٰ تجھے مجھن دے سے۔ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ جیاں اپنی رسالت کو فزار دیتا ہے اور  
بھتر جانتا ہے، حضرت فرمادیم اسے لوگوں سے اسلام کی محنت اور اپنے بیوی کی محنت کو جو سب  
کرو جائیں ہے۔ حافظ ابوالنوعیر اصحابی کی کتاب صحت الاولیاء میں تحریک ہے کہ اب غلادون نے امام زیری  
کر دی، اگر فنا ری محبت لتوی کے لیے قائم رسمی تو یہ ہمارے لئے غار کا موجب ہوگی۔ اپ کے ایک افسوس

اکر اہل بیت میں سے امام زین العابدین علیہ السلام میں امام زیری نے کہا ہے کہ کسی ترقی کو عالمی حجج  
رضی اللہ عنہا بے افضل نہیں دیکھی، اسی طرح صفت کی ایک جماعت نے رہا ہے کہ اسی میں سے بزرگ  
بن سیبیب ہیں، اس نے کہا کہ محبوب بہت سچی ہے کہ اپ ملن اور اسے میں اپنی ذات تک ایک ہزار کو  
نمزاں ادا کی کرتے تھے، اپ کو کثرت، عبادت کی وجہ سے زین العابدین کا جانا ہے۔ امام زیری کی جیب  
امام زین العابدین علیہ السلام کا ذر کرتے تھے تو در پر نے تھے اور کہتے تھے کہ زین العابدین علیہ السلام  
شخونت کے حجج، دھنور کرتے تھے اسے اپ کا رنگ ازد پڑھاتا تھا، اپ کے اہل نے اپ کی خدمت میں عرض کیا تو اس  
کرتے وقت اپ کی بہرہ حالت کہوں بڑھاتی ہے؟ فرمادیم لوگوں کو معلم نہیں میں کسی ذات کے سامنے کہا  
ہوئے کہ ارادہ کر رہا ہوں، اس نیکی کے رہا ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے حج ادا فرمادیم  
اپ نے احرام بادھا تو اپ کا رنگ زرد پڑھا ادا کا اپ پر پیکی طاری ہے کہ اسی ترقیتی درجی  
اپ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، اپ کے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ میں لیکن  
قرآن اللہ تعالیٰ بھی ہے کہ تیری بیکی عظیم نہیں ہے، اپ کے جب تک بیک کہا تو اپ پر عرش طاری ہے کہ اسی طور  
سواری سے نیچے کر رکھے اجح ادا کرتے وقت تک اپ پر بھی کیفیت طاری ہے، بھبھ سخت آدمی طور  
لئی تو اپ عرش کی کر کر پڑھتے، اپ کے گھر میں موجود تھے اس میں آگ لگ گئی۔ لگوں نے کہا شروع کیا اس نیکی  
رسول! آگ ہے آگ ہے۔ اپ نے سچوں سے اپنا ہمارا بارک را لٹھایا اوساگ بھجا دی گئی۔ اپ سے اسے  
بڑے میں دریافت کیا گیا، فرمایا مجھے اس آگ سے دوسرا آگ نے ہے پر وہ اگر دیا تھا اور وہ تپ فرمایا کرتے  
لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے خوف کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ عبادت غلام کی عبادت نے اور دوسرا نے اس کے  
لایک کو وجہ سے عبادت کرتے ہیں، بتا جو لوگ کی عبادت ہے اور کہوں اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے شکری کی خلاف  
کرتے ہیں، یہ عبادت آزاد بندوں کی عبادت ہے۔ طاری کرتے وقت کسی کی ادا او کو پس پڑھنیں کرتے سمجھے  
طبارت کے لئے پانی میدار کھتے تھے اسات کے وقت پانی کے برتن کو مٹھا نہیں رکھتے تھے، جب نہ  
تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوتے تو پہلے صواں کر دیتے، دھنور کرتے اور نماز ادا کرتے اللہ اک  
سے جو چیز فوت ہو گئی تھی اس کی قضا کرتے، ایک شخص نے اپ پر بہتان یا نہیا، اپ کے اس سے  
گھر میں ایسا ہوں جیسا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ تھا اس کے لئے ملکا  
اگر میں نہیں ہوں تو اللہ تعالیٰ تجھے مجھن دے سے۔ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ جیاں اپنی رسالت کو فزار دیتا ہے اور  
بھتر جانتا ہے، حضرت فرمادیم اسے لوگوں سے اسلام کی محنت اور اپنے بیوی کی محنت کو جو سب  
کرو جائیں ہے۔ حافظ ابوالنوعیر اصحابی کی کتاب صحت الاولیاء میں تحریک ہے کہ اب غلادون نے امام زیری  
کر دی، اگر فنا ری محبت لتوی کے لیے قائم رسمی تو یہ ہمارے لئے غار کا موجب ہوگی۔ اپ کے ایک افسوس

مشقة لمن رسول مختسه  
فابت عناشر والخلن والشيم  
من محش صيهم وين ولضهم  
کفر وقرهم بني دعتصم  
لا يتضم جوايدغا تيمه  
طليدا نيم قوم دان کروا  
(ترجمہ گورچکا ہے)

شام نے جب ان اخلاق کو سنا تو فرزدق کو بند کر دیا۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے آپ  
جی پاس بارہ ہزار دہم رواہ کئے۔ فرزدق نے یعنی سے انکار کر دیا اور انہیں حضرت کی درج اللہ  
اللہ کی خوشزدی حاصل کرنے کی خاطر کی علیہ حاصل کرنے کی خاطر نہیں کی، امام نے فرمایا جب  
کسی چیز کو حکم دیتے ہیں تو ہم اس کو والیں نہیں کرتے، فرزدق نے بارہ ہزار درہم کو قبول کر لیا۔  
غیرہ میرے ساتھ کیا سر و کار ہے؟ میرے پاس حشریت رکھتے، فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں  
کرتا، پھر اپنی شریعت کی خدمت کر کر اگر ابو فراس کا اللہ تعالیٰ کے فرزدق کیک اس عمل کے ساتھ کہیں  
کہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ کلمات حقیقی ہیں جن کو ظالم بادشاہ کے ساتھ کہا گیا ہے فرزدق  
پسندی حالت میں ہشام کی سمجھیاں کی۔

اجمعیتی بین المدینۃ والیلیها  
تعجب من صالحین لاس بعد  
دعینا لله مولا بادعیلیها  
(ترجمہ گورچکا ہے)

شام نے فرزدق کو قید سے بہکر دیا، ہشام بھیٹکا تھا، امام زین العابدین علیہ السلام کے پہت  
وارد مردوں میں اور بخوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔ اپنے مدینہ میں وفات میں انتقال  
کیا تھا، اس کی ایساں قبیل دفن پورے جس میں عیاش اور اپنے پیبا امام حسن و حنفی بورے۔  
کے بعد امام حسن باز علیہ السلام و حنفی بورے اور امام حسین صادق رضی اللہ عنہم اپنے کے فرزندوں کی اسی قبر میں  
کے ساتھ جالت، قدر بڑی اہل فرشت کیا کیا کہتا، جب امام زین العابدین علیہ السلام کا احتلال  
کی پیشہ میا کہ، خدا ہمارا تھا۔ پھر اپنے کھانے کی چیزوں اپنے ندارہ میا کیوں اور ماسکین کی خاطر  
کو خالک ان کو خالی کر کے اور فرمایا کہ تو کوئی بھی یہ بات پہنچی ہے کہ پوشیدگی میں صدقہ دین اللہ تعالیٰ  
کے کچھ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پیشہ سے اہل بیوت نبوت  
کے نذر افراد کو پیدا کیا جن کو زین کے شرق اور غرب میں پھیلا دیا۔ تیرید اوس کے اہل بیوت میں سے  
کبھی اس وقت موجود نہیں ہے۔ بلکہ ان کاگ بچوں کے والابھی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کئے  
کئے نیزادہ کی کئے ملا ہے اور کہہ ہے انا عطیتنا کا کو شر، اے حکم نے تجوہ کر کر اس کا عطا کی

پاپ سلاسل کر کے دری سے نامہ آئیں، آپ پہنچ پڑا دار خود ہو گئے۔ امام زینہری آپ کی حضرت میں حاضر ہوئے  
ہوتا افریما تھرا یہ خیل ہے کہ یہ بات مجھے تکلیف دیتی ہے، اگریں جاہوں تو اس سے غاثت حاصل کر سکتا ہے  
لیکن یہ بات مجھے عذاب خدا یاد لاتی ہے، پھر امیر نے اپنے دنوں پاؤں کو بھرپری سے نکال لیا۔ اور  
دو قویں بالحقوں کو سٹھکا دیوں سے باہر کیا، پھر فرمایا، میں ان لوگوں کے ساتھ صرف دروز جاول گا، امام زینہری  
نے کہا، دروز کے بعد مجھے کے وقت ان لوگوں نے حضرت کو لگپا یا، انہوں نے آپ کو تلاش کی اور دھونڈا،  
لیکن آپ کو نہ پایا، زینہری نے کہا میں شام میں علیہ اللہ کے پاس حاضر ہوا، اس نے مجھے حضرت کے متعلق  
دریافت کیا، میں نے اس کو آکا، کیا عبد الملک نے کہا آپ بیرے پاس تشریف لاتے تھے اور مجھ سے کہا  
تجھے میرے ساتھ کیا سر و کار ہے؟ میں نے عزم کیا میرے پاس تشریف رکھتے، فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں  
کرتا، پھر اپنی تشریف لے گئے اخدا کی قسم میرے ولی پر آپ کا خوف طاری ہو گیا تھا۔

حافظ ابن القیم نے اپنی کتاب حلیۃ الادیاء میں، طبرانی نے الحجری، حافظ سعی، ابی ادريسی نے  
ذکر کیا ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے اپنے پاس کے زانے میں حج ادا کیا، خاتم کعبی کا طواف کیا، الحجری نے  
کی وجہ سے جو اسود سک رہنچ رکا، آپ کی خاطر مزید پس کیا گیا، دھا اس پر پھر دلکش کو دیکھ دیے تھے اسی  
کے ساتھ میرزا ہشام کی ایک بیعت موجود تھی۔ اس نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو نام اللہ  
سے فردا خارج بھوت پھر سے والا دیکھا، آپ نے خاک کیہ کا طاف کیا۔ جب جو اسود کے قریب پہنچے  
لگ کھو بخود علیہ رہ ہو گئے، آپ نے جو اسود کو پوس دیا، ایک مشائی مرنسے کیا یہ کون شخص ہے جس کے رعنے  
وقت فرزدق شاعر موجود تھے، اس نے کہا میں اس شخص کو جانتا ہوں لیا ہیں اس شخص کو نہیں جانتا ہوں  
شخص ہیں؟ آپ نے اسے اشارہ بیان کئے۔

هذه الذا تعرف بالبطار و المأمة  
هذا ابن خبيث عباد الله كلام  
هذا الذي ألقى الطلاق في العلم  
إذا ساقه القرافي قال قاتلها  
سيجي إلى قبره عدا اصغر التي تضررت  
هذا ابن نا لهم ان كنت جاهله  
مدين فروا لهم على من لا طلاق لها  
كما شمس يحيى عمدة شفاعة العالم

کو دے کا مل نہیں پوتا۔ جو شفیعیت کی صورتی پر چڑھا جاتا ہے، وہ گرفتے سے نہیں ڈرتا، جو شفیعیت کو دے سے  
گرفتہ ہوتا ہے اسے لوگوں سے وحشت ہوتی ہے اسی شفیعیت کے سماں کی اندھے ماوس ہوتا ہے، اس کو  
دھرتے بڑت بیٹھتے ہیں، آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت تک، **وَاللَّهُ أَعْلَمُ** کے متعلق ارشاد فرمایا، حقائقِ حکومت میں۔  
اُن تک اُمان اور نہیں پہنچ سکتا۔

عمر بن ابی مقدم نے کہا جب میں جو شفیعیت کی طرف دیکھتا تھا تو میں جان لیتا تھا کہ آپ اپنیا  
کاروبار میں سے ہیں، اس نے میں پیدا ہوئے سوال **كَيْفَ مَنْ يَرْجُونَ** میں انتقال فرمایا۔ آپ کی عمر ۷۱  
تھی۔ علم تو خوبی وغیرہ میں آپ کامبے نظیر کلام پایا جاتا ہے، آپ کے خاگرد جابر بن حسین موتی نے ایک

لذاب تالیف کی ہے جو ہزار دراٹ پر مشتمل ہے جو حضرت کے رہائشی مکانات کے بیان  
کے مطابق یہ حضرت کے پانچ صدر سائیں میں، ابو علی غلال ان لوگوں میں سے تھا جو لوگوں کو اپنی بیت کی دوستی کی  
افت دھوتی تھی تھے اور سرم مردمی بھی آپ کا شرکیہ کارخانہ تین اشخاص کی طرف خلل کرنا، وہ یہ  
تراثت ہے امام جو شفیعیت، آپ کے چھ اعلیٰ اشراف اور عبد اللہ الحنفی میں جن مثنی رضی اللہ عنہم تھے اور نے اپنے  
ایام جو شفیعیت علیہ السلام کے کی۔ تاحد ذات کے دست حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اوس سرکار  
کیلئے حضرت کو پنجام لوگوں کی بیت قبول کر لیجئے (پنجا یا، حضرت نے فرمایا جسے ابو سرکار کے کیسہ سرکار  
کی خدمت میں کی خطوط حفظ فرمائے، پھر جواب بیان فرمائے، حضرت نے تو کسے فرمایا جو اس قریب  
کیجئے اور آپ نے خطوط کو جلا دیا، تاحد ذات سے فرمایا تم نے جواب دیکھ لیا ہے، قاصد عبد الرحمن الحنفی کے  
چیلائیا، آپ نے خطوں کو پڑھا اور اپنے دو فرزوں محدث سبق بلفتن زکیہ اور ابراسیم کی خلافت کا خونہ  
حضرت امام جو شفیعیت علیہ السلام کو بیلیا اور آپ نے مژہر طلب کیا، امام جو شفیعیت علیہ السلام نے فرمایا الفرقہ  
کو جانتا ہے لیں ایسا چیز شہزادی کی سلطان سے پوشیدہ نہیں رکھتا۔ اے پیرے چاہیں اس کا آپ سے  
پوشیدہ رکھوں کا امام ہی نہیں ذات کے لئے اس بات کی خواہش اور تنازع کر دی، یہ سلطنت بتوہبہ اپنے حکومت  
کو دیوگی۔ اور جس طرح حضرت نے فرمایا تھا الیسا اسی ہوا، عمر اشرف موقع پر موجود نہیں تھے،  
اوسمی مردمی صاحب سلطنت نے امام جو شفیعیت علیہ السلام کی خدمت میں اپنا قاصد نہار کیا اور  
کوئی کو اپنی بیت کی موالات کی طرف دھوت دی ہے اور اس بارے میں خود مردمی خواہش پھیلے ہے کہ  
سرمیعت کروں، حضرت نے اس دحواب دیکھ کیا ہے اور نہیں ہو اور نہ زمانہ بیڑا لمنے ہے۔

له جابر بن جیان علم کیمیئری (chemistry) کے وجہیں الحشرتیت علی عرب

دان شاندیک ہو لا بقر، بے شک تیرا شک مقلوب عالمیں ہے، کوئی فعل کے مدن پر واقع  
ہے جو گھرست کی طرف ملالت کرتا ہے، اسے مراد کرنا نہیں ہے،  
آئکہ اہل بیت میں سے امام الجعفر محمد باقر علیہ السلام میں، آپ کو باقر اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے  
علم کو خلا فتہ کیا، آپ نے علم کے عقدہ کو حل کیا اور اس کے پوشیدہ ولادت سے مطلع تھے۔ آپ کی زالہ  
اہم و ام عبد اللہ بن جن بن علی رضی اللہ عنہم میں، امام محمد باقر پریلے علوی شفیعی ہیں جو دو علویوں سے پیدا ہوئے  
تھے، آپ تابعی ہیں، حبلیل القدر میں پریمیر حکار امام ہیں، آپ کی جملات قدر ادکان پر اجلاع ہو چکا ہے  
اوہ آپ کے علم ہی سے ہے:-

یکیں اور سویں کا سیخا بریگوئی ہے۔ اے پیرے بیلے! تجھے سستی اور توبیخ سے بچنا  
چاہئے، یہ دنوں چیزیں ہر بیانی کی جڑا ہیں، آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم بن  
مالك، ابن سعید، ابن حفیہ اور اپنے بے اپ سے حدیث کو سنا اس اپ کے الوسیعی، عطا  
بن ابی رباح، عمر بن دینار اعرج، ازہری اور دریگر محقق نے حدیث کو روایت کیا ہے:-  
بعض نے کہا ہے میں نے علیکو امام محمد باقر رضی اللہ عنہما کے سوا اور کسی کے ہاں کو علم و انسانیں ذکر کیا  
ان علماء میں سے عبد اللہ، علی، زید، عبد اللہ امداد ابراہیم رضی اللہ عنہم ہیں، آپ کی تینیں رکھیں  
عنی اللہ عنہم سے شادی کی، آپ کا انتقال میں ہوا۔ آپ کی عمر ۴۳ سال تھی، واغدی نے کہا ہے آپ کا انتقال  
۴۲ سال تھی،

آئکہ بیت میں سے اب عبد اللہ امام جو شفیعیت علیہ السلام کو بیلیا اور آپ سے  
کی والدہ امام فڑہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم، جانب قاسم سات مشورہ تھا میں، امام جو شفیعیت  
کے سرداروں میں سے تھے۔ آپ نے اپنے بے اپ تاہم، نافع، عطا، محمد بن منذر زادہ  
امام زہری سے حدیث روایت کی ہے، آپ سے آپ کے فرزند امام موسیٰ کاظم رحمی بن عیین الغفاری، ابو الحسن  
ابن جریح، مالک، محمد بن اسحاق، مسیحیان نوری، مسیحیان بن علی، مسیحیان بن عیین الغفاری، ابو الحسن  
کیا ہے، آپ کی جملات اور سیارات پریس کو الفاقہ ہے۔

شیخ ابو عبد الرحمن اسلامی نے طبقات شاعر صوفیہ میں تجویز کیا ہے کہ امام جو شفیعیت اپنے زادہ میں تمام اوزاریں  
کے علم میں سبقتے ہے گئے، دین کا معتبر علم رکھتے تھے اور نیاں پکے زادہ تھے، خواہشات سے مکمل طبقات کو  
تھے اور علم و اتفاق میں دست دی رکھتے تھے، حضرت نے فرمایا جو شخص سرفراز کے حسنہ میں غرق ہو جاتا ہے، میں،

لماز کو ادا کیا۔ میں نے کہا اپ کر کیون بول گیا تھا؟ مخصوص نے کہا جب جعفر صادق یہ رے گھر میں داخل ہوئے تو میں نے ایک پست بڑے ازدھار کو دیکھا جس کا ایک بڑی چھوٹرے کے ارپن تھا اور در در سرازون چھوڑتے کی تھے تھا، اس نے صفات ستری نہان میں کہا کہ اگر تم نے اپ کو اذیت دی تو میں تم کو چھوڑتے سے سمجھت تھا لیکن کام عالم عبد اللہ بن اسد بن کلی یا فی بیانی نے تزویل حرمین شریعتیں نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ دیسیع علم والے پست بڑے بھرپولے تھے اپ کے فناٹ اور مناقب اس قدر زیادہ ہیں جو کہ شمار نہ ممکن ہے، اپ کا مسئلہ افسوس اپ کے پانچ فرمندوں سے چلا ہے (دو یہیں) حضرت اسماعیل، حضرت رسولی کاظم، الحاق، محمد دیباچ اور علی، ان حضرات کا مسلسل اولاد چلتا ہے، اجنب عبد اللہ حضرت سہیل کے اپ کے باپ اور ماں کی جانب سے بھائی ہیں۔ ان دونوں حضرات کی والدہ ماجدہ خاطر بنت حسینہم رحیم بھی ہے، اجنب عبد اللہ امام جعفر صادق کی اولاد میں سے سب سے بڑے ہیں اپ کے والدکی وفات کے بعد ایک انتقال ہوا جو حضرت اسماعیل کا انتقال اپسے کے باپ کو نہیں بول گیا تھا، اپ کا بزرگ بیٹہ ایک دفعہ میں داشت ہے اپ کے باپ اپسے بھت نیادہ محبت کرتے تھے، اپ کا ایک فرزند خواجہ کا نام محمد نہاد، اپ اس کی اولاد سے اسکے میراث اور مغرب پیدا ہوئے ہیں، ان کی قبرادیست زبان ہے۔

روی سیاچ کی وفات جو جبل میں سُنی ہے واقع ہوئی، ماعول اپ کی قبر میں اترے تھے، اپ عقلمند بہادر سے عبادت گزارتے۔ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک روز اغفار کرتے تھے، رضی اللہ عنہم اور اہل سنت کے امام رسولی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما یہیں اپ کی والدہ لونڈی بھی اجس کا نام حسیر، اپ صارخ، عالیادا گئی، امرویں، بڑی عورت دل کے اور بہت علم والہ تھے اپ کو عبد صاحب کہا جاتا تھا اور ایک طویل سجدہ سے میں مشغول ہو جاتے جو سرخ کے بلند ہونے سے سرخ کے زوال نہ ہوتا اپ نے ایک ایسے شخص کے پاس بختی روانہ کی جو اپ کو اذیت دیتا تھا اور اسی بختی میں ہزار بینار موجود تھے جو مدیں مخصوص نے اپ کو دیتے ہے لہذا طلب کیا، اور اپ کو تقدیر کر دیا، مددی نے خواب میں حرب رضی اللہ عنہ اور جنگ کو دیکھا۔ اپ نے فرمایا کہ مددی! اتھم مستمر ان تین لیخنخان نکشدہ دافی الارجن

اللهم ارحامکم، ریحیخ دزیر کا بیان ہے۔ مددی نے رات کے وقت بھی حضرت کی خدمت کے فریضے میں حاضر ہوا، اپ اس آیت کو تقدیر کر دیکھا میں نے اپ کو لکھا کہ لکھا پانچ لکھیا اور عرض کیا اسے ابو الحسن! میں نے خواب میں اپ کے دادا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اسی راستے کی تقدیر کیا جاتی تھی، اسی راستے کی تقدیر کیا جاتی تھی، اس کے بعد بوشی میں آیا، دھنکیا اور فوت کی

چرا جو مسلم کو زمیں آیا اور خلیفہ صفاح کی بعیت کری اور خلافت کا قلادہ اس کے لگے میں ڈال دیا، جناب زید شہید اور اپ کے بھال امام محمد باقر رضی اللہ عنہما کے، میان بن ابریس کے خلاف خروج کرنے کے متعلق مکار دنراع ہوتا رہا، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپ کے والد امداد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خروج ہرگز کو شیش کیا اور خروج کے در پیے ہوتے، حضرت نبی نے خروج کیا، کفر کی طرف تشریف کے لیے گئے، قتل کئے گئے، سول پر ٹکاتے گئے، اپ کا فرزند سعیین بن زید خراسان کی طوف بیاگ گیا تاکہ اپنے اپ کے متعلق اتفاق کریں، حب اس بات کا عمل امام جعفر صادق علیہ السلام کو ہاتا اپ نے فرمایا کہ اس آپ کے متعلق اتفاق کریں، حب اس بات کا عمل اپ کا باریکی ہوا اور اسی طرح سولی دیتے جائیں گے جس طرح اپ کا باریکی تکلیف بیانی ہوا اور اسی طرح سولی دیتے جائیں گے جس طرح ان کے باپ ارسول دی گئی تھی، اپ کو مقام حجراجان تکنی کیا گیا جس کو سر بول بھی لکھتے ہیں، اپ کو سولی دی دیکھنے کے بعد ایک مسلم مردی نے اپ کو حجراجان میں دفن کیا، حضرت نے لوگوں کو مطلع کیا اپ کے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے ان سب ہائل سے آپ کو گھر کا بیان کیا، حضرت نے فرمایا اولاد دیمیر نوگوں پر کام کرے گی، اگر ان کا پہلو بھی مقابلہ کریں گے تو یہ ان پر بھی غالب آ جائیں گے، ایک جعفر مخصوص نے اس کے وقت اپ نے ذریکو طلب کیا اور اسے حکم دیا کہ یہی سے پاس جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو لواز میں اس کو قتل کر دیا

اس نے عرض کیا اپ ایسے آری ہیں جس کو دیتے کوئی داضت نہیں ہے، جس کو اللہ کی عبادت نے لاءِ عز و رحمہ اپ کو کری نقحان نہیں دیں گے، مخصوص نے کہا تو اپ کی امانت کے تکلیف، حذر کی عبادت نے لاءِ عز و رحمہ اپ کو کرام علیہ السلام کے امام میں اور تمام علائق کے امام میں، تکلیف بیکی ہے، اپ کو فرد لاؤ، وزیر رفاقت امام میں، میرے امام میں اور تمام علائق کے امام میں، تکلیف بیکی ہے، اپ کو فرد لاؤ، وزیر رفاقت علی یقظین نے کہا ہیں رواز نہ ہے، اپ کی خاصت میں حاضر ہے، میں نے اپ کو نہایت مشغول پایا، جب حضرت فارع ہوئے تو میں نے اپ کی خدمت میں عرض کیا اپ کا امیر المؤمنین یاد کرتے ہیں، اپ کھڑے ہو گئے اور میرے سامنا جعل بڑے، حضرت کے پیشے سے پہنچنے سے پہنچنے سے اپنے مخصوص نے اپنے غلاموں سے کہہ رکھا تھا کہ جب میں اسے سرستے اپنی طوپی کو انار دلیں قدم اس کو قتل کر دیں، جب کم در دل سے پہنچے تو مخصوص نے اپ کا استھان کیا، اپ کو فرد لاؤ کیا، اور صورت میں سخایا، اپ کے سامنے جھک کیا اور عرض کیا اسے اللہ کے رسالت کے فرمانے کے فرزند اپنی حرمیات بیان فرمائے، حضرت نے فرمایا میری عزیزت یہ ہے کہ جب تک میں اپ کے آپ کے پاس نہ آؤں تو خود مجھے دلایا، کیہے میرے رب کی عبارت کے لئے چھوڑ دیجئے، مخصوص سے آپ کے ایسا ہی سوچیا، حضرت لشیعین سے لگتے، مخصوص پر راش طاری ہو گیا، ہم لوگوں نے آپ پر اسی دلی دیتے، مجھے کہ جب تک میں بیمار رہ ہوں قدم اسی دلنت نہ کیا، یہاں سے رجانا، لمبی بیٹھنے اُٹھنے ہی کہ مخصوص کی تین اتنا تھوڑی تین اتنا تھوڑی تھیں، اس کے بعد بوشی میں آیا، دھنکیا اور فوت کی

تم صحیح علم کو حاصل کرنا چاہو گے تو تم اس کو اس سخت کے پاس پاؤ گے، مائدہ نے کہا اسی درز سے حضرت خروج نہیں کرے گا، حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں نے نہ بیسا کیا اور نہ میری شان میں یہ بابت دھخلے ۸۲۸ء میں جاگو یہ بروکھا۔ اپنے کام کا انتقال قیصر فراز میں ہوا، اس کے بعد آپ نے کچھ فرمایا، آپ کوئین ہزار دینار دیتے۔ آپ کو آپ کے گھووالوں کے پاس مدینہ میں بیٹھ دیا، پھر ہارون رشید نے آپ کو نبادلہ میں باکر فیض کر دیا، حسین کو آپ کا سلسلہ نسب پر بھی پھر اور دو فرزندوں کے ذریعہ چلتا ہے اور یہ سارے لوگ موسوی کہلاتے ہیں، آپ کے فرزند یہیں ہیں علی رضا، علی عاصم، عباس، احمد، عبدالعزیز، عبید اللہ اجتہاج، زید، طارون، عاصم، عسین اور سلیمان۔ یہ فہمی جو سلسلہ نسب آگے چلا ہے، یعنی حضرات بھی حضرت کے فرزند ہیں، عبدالحق، عاصم، احمد، عفیل، عاصم، علی رضا کردو، ورنہ بچے اس کوڑے سے ذریعہ کر دیں گا، اور آپ کوئی ہزار روپیہ بھی دے دو، اور آپ کو بھی رہا کر دو، ورنہ بچے اس کوڑے سے ذریعہ کر دیں گا، اور آپ کوئی ہزار روپیہ بھی دے دو، اور آپ کہا، اگر لغدا ہیں رہنا پسند کرتے ہیں تو آپ کی رخصی پر بوقوف ہے۔ مگر آپ مدینہ میں تشریفیت سے جانا چاہتے ہیں تو یہ بھی آپ کی خوش پر شخص ہے۔ ہارون رشید بیدار ہو گیا، حضرت کو رہا کر دیا اور تھیس ہزار روپیہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے مدینہ میں تشریفیت سے جانا پسند کیا، امام مولے کا ہائی فرما دک میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا اے ٹوٹے! تم مظلومی کی حالت میں تید کر دے گئے ہو، تم ان مکالمات کوڑھو تم آج رات قید خان میں ہیں گزار دے گے، میں نے مرض کیا ہے مال بآپ آپ پر فربان بوجاتی ہیں کیا کہوں، فرمایا کہد یا مام کل صوت دریا کا سی الظاهر لمحاؤ منشہہا بعد المودت اسلام کی الحسنی و یا سمعت الا عظیم الکبر الحمزون، المکتوں الفاظی لم یطیع علیہ الحمد من المخلوقین یا حلیماً اذا انا نا لایسری احداً عن اغاثۃ و یا نا المعروفات الغای لم یقطم ابداً ولا عصی عدد اذرخ عنی

اگر یہ رحمات صحیح ہے تو آپ کو دو فرزند کیا گیا ہے، امام عجفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہاں میری اولاد ہیں اور یہ ان کے سردار ہیں، آپ نے اپنے بیٹے کا نام کی طرف اشارہ فرمایا، بیرون فرمایا وہ والد کے دھملوں میں سے ایک دعاویہ ہے۔ الشفیع اپنے اسست کے عورت نکالے گئے، ملکت کا اور ہیں اپنے ایک دوسرے بیٹے کی مدد و مہمات بھی میں سے کھینچ اغفلی اور دین کے لحاظ سے تمام عورتوں سے افضل ہیں، آپ ایک دوسری قیادہ اس کی بہت عزت کرتی تھیں، جس سے جیدہ خاتون آپ کی ملکت میں ایک آپ کی بڑی اولاد میں دوستی دی جائے، اس کے سامنے کسی نہیں سمجھی تھیں، امام رضا علیہ السلام سے فرمایا جب میری اولادوں میں سے ایک دوسرے بیٹے کی مدد و مہمات کی دلخواہ تھے، آپ کی والدہ تھے، کما جھے ایک دوسرے بیٹے کے دلخواہ، آپ کی حضرت میں ایک دعاویہ ہے۔ الشفیع اپنے اسست کے عورت نکالے گئے، ملکت کا اور ہیں اپنے بیٹوں سے امام مولے کا نام کے حق ہیں کہا، آپ لوگوں کے امام ہیں، آپ لوگوں کے حمد و حمایت کے امام ہیں، اس کے بیٹوں سے امام مولے کا نام کے حق ہیں کہا، آپ لوگوں کے امام ہیں، آپ لوگوں کے حمد و حمایت کے امام ہیں، اللہ کی مخلوق پراللہ کی حجست ہیں، اللہ کے بندوں پراللہ کے خلیفہ ہیں۔ میں لوگوں کا امام غلبہ اور علم کی وجہ سے بتا ہوں، اسرا ایک قیادہ اس کے بندوں پراللہ کے خلیفہ ہیں، میری شیعیت سے اور نام مخلوق کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مقام ہونے کے زیادہ حقدار ہیں۔

روشید نے امور سے کہا اے میرے بیٹے! یہ سخت انبیاء کے علم کا دارست ہے، یہ موٹے بن جعفر ہیں، میں افانت احمد ہیں اور نامہ کی حیثیت کے پانے سے آپ کو سنایا، امام مولے کا نام علیہ السلام سے رحمات ہے کہ

دلتے ہیں کہ آپ میرے خلاف خردی نہیں کریں گے؟ یا آپ کی اولاد میں سے کوئی سختی میرے خلاف خردی نہیں کرے گا، حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہیں نے نہ بیسا کیا اور نہ میری شان میں یہ بابت دھخلے ۸۲۸ء میں جاگو یہ بروکھا۔ اسی بزرگ ہر جمہر ہر جب کہ آپ کا انتقال قیصر فراز میں ہوا، اس کے بعد آپ نے کچھ فرمایا، آپ کوئین ہزار دینار دیتے۔ آپ کو آپ کے گھووالوں کے پاس مدینہ میں بیٹھ دیا، پھر اور دو فرزندوں کے ذریعہ چلتا ہے اور یہ سارے لوگ موسوی کہلاتے ہیں، آپ کے فرزند یہیں ہیں علی رضا، علی عاصم، عباس، احمد، عبدالعزیز، عبید اللہ اجتہاج، زید، طارون، عاصم، عسین اور سلیمان۔ یہ فہمی جو سلسلہ نسب آگے چلا ہے، یعنی حضرات بھی حضرت کے فرزند ہیں، عبدالحق، عاصم، احمد، عفیل، عاصم، علی رضا کر دو، ورنہ بچے اس کوڑے سے ذریعہ کر دیں گا، اور آپ کوئی ہزار روپیہ بھی دے دو، اور آپ کو بھی رہا کر دو، ورنہ بچے اس کوڑے سے ذریعہ کر دیں گا، اور آپ کوئی ہزار روپیہ بھی دے دو، اور آپ کہا، اگر لغدا ہیں رہنا پسند کرتے ہیں تو آپ کی رخصی پر بوقوف ہے۔ مگر آپ مدینہ میں تشریفیت سے جانا چاہتے ہیں تو یہ بھی آپ کی خوش پر شخص ہے۔ ہارون رشید بیدار ہو گیا، حضرت کو رہا کر دیا اور تھیس ہزار روپیہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے مدینہ میں تشریفیت سے جانا پسند کیا، امام مولے کا ہائی فرما دک میں نے

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا اے ٹوٹے! تم مظلومی کی حالت میں تید کر دے گئے ہو، تم ان مکالمات کوڑھو تم آج رات قید خان میں ہیں گزار دے گے، میں نے مرض کیا ہے مال بآپ آپ پر فربان بوجاتی ہیں کیا کہوں، فرمایا کہد یا مام کل صوت دریا کا سی الظاهر لمحاؤ منشہہا بعد المودت اسلام کی الحسنی و یا سمعت الا عظیم الکبر الحمزون، المکتوں الفاظی لم یطیع علیہ الحمد من المخلوقین یا حلیماً اذا انا نا لایسری احداً عن اغاثۃ و یا نا المعروفات الغای لم یقطم ابداً ولا عصی عدد اذرخ عنی

واد رضوان کی در اپنی گرد حکی تھیں کہ سنت میں ولی محمدی کی بعیت کی گئی تھی۔ مولیٰ نجیب عباس زینی اللہ عنہ کی اولاد کو دیکھا تو ان کی قدا و چوئی سعادت بڑے ہم ہر احتجاجی اور علی رضا عینہ کی اعتماد کی طرف ہے، تھیک بات کہ ہمارے امام علی رضا رعنی اللہ عنہ کے موالد کی شخص کی خلافت کا زیادہ حق دار نہ پایا۔

البصیر عبد السلام بن صالح بن سیفیان ہر دی سے روایت ہے کہ جب امام علی رضا علیہ السلام نشیار پر سے روانہ ہوئے تو یہیں اپ کے ساقو تھا، اپ اپنے خوش شہاب پر سوار تھے، تاکہ احمد بن حرب الحنفی بن عیاض اسحق بن راحیہ اور علی اہل علم نے اپ کے پیار کی خواہ اور هر خیلی ایسا رسالت تھے

از ذہب کا پسے ابا طاهرین کی قسم اپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائے جس کو اپ نے اپنے باپ سے سنتا ہو۔ انہوں نے اپنے ابا رعنی اللہ عنہ سے سخا ہوا اپ نے اپنے سر شریعت کو اپنے اور پرداں کی چادر سے باہر کالا، فرمایا مجھے میرے باپ موسیٰ نے اپ اپنے باپ جنم سے اپ اپنے باپ مرحست اپ اپنے باپ علی سے اپ نے اپنے باپ حسین اپ اپنے باپ علی بن ابی طالب عین اللہ عنہ سے اپ رسول اللہ علیہ اسلام سید عادیت کرتے ہیں کہ اپ نے فرمایا ہیں نے رسول اللہ علیہ اسلام کو رضا تھا کہ جلد اتنا ہے جسیں ہیں اللہ ہم میرے موالی معبود ہیں ہیں ایسی عبارت کرو، جس شخص نے خلوص دل کے ساقو لال اللہ عزوجلی ایسا دیر فرمایا میرے قلمبیں داخل کیا۔ جو شخص میرے قدمیں داخل ہو گیا اور میرے علاس سے مون ہو گیا، جب اپ کی حواسی پچھلے ہی تو

اپ نے ہمیں آوازو ہی، مگر شرود کے ساقو ایں ان شرود میں ہے الیک شرود ہوں، کہا گیا ہے کہ شرود میں سے اپ شرود ہے کہ اپ دہ امام ہیں جس کی اطاعت فرض ہے، انساب محسانی میں ہے کہ امام رعنی اللہ عنہ اذنات ۲۳۴ میں واقع ہوئی اور اپ کو انار میں نہ رہ گیا تھا۔ تاریخ یافی میں نہ کوئی ہے کہ اپ رضی اللہ عنہ ذرا بچت اور میں شہر طوس میں وفات پائی۔ اپ کی نماز جنازہ مامد نے پڑھی، اپ کی نماز بب پہنچا کہ اپ نے ذرا کو انگوڑی کو مت دل کیا۔ سنواریں اس قبر میں دفن ہوتے جس میں ہاردن رویہ اور موجود ہے اپ قبر کے قبائلی جانب رون کئے گئے اپ اپنے باپ کاظم رعنی اللہ عنہا کا راح سیاہ ننگ والے لکھتے اپ کے فرزند محمد حساد مولیے ہیں راوی اپنی بیٹی جناب فاطمہ میں اکابر اہل سنت میں سے امام ابو حسن جواد بن علی رضا ہیں اپ کا لقب تھی تھے اپ کی تراپنے دالا امام کے ساقو ایک ہی قبہ میں واقع ہے، ماسول نے اپنی لڑکی امام نبغن کا اپ سے عقد کر دیا تھا، اس کا رکنی کو حکم دیا کہ وہ اس کے خوازے رہنی چاہیے اس کے خوازے رہنی کیا کیا کیا۔ درمیں اور دیناں دین پر حضرت کا نام بیکی گی، لوگوں کو سیاہ کپڑے تک رکنے اور بکپڑے پہنچنے کا حکم دیا اپنی بیٹی امام جبیب اپ کے ناقلات میں اپنے زوں کے فرمی

میں نے رسول اللہ علیہ اسلام اور اسرار المؤمنین علی رضا رعنی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ دیکھا، رسول اللہ علیہ اسلام علیہ رہمہ نے فرمایا میرے مولیٰ! تیر میں امتحان کے ذریعے جل کے ذریعے دیکھتا ہے جمکت کے ساتھ لفتوں کا ہے، تھیک بات کہ ہمارے علم را اور کام، جاہل نہیں ہو گا، علم اور حکمت اسے سب میرے فرم کو زیادہ سنتے والے میں اپرے امری سب سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں جس شخص نے اپ کی اطاعت کی وہ ملیت ہاگی۔

میون نے خداوند کے شمشاد میں جب تقرب خدا اور حضار کے رسول کے تقرب کی خاطر امام علی رضا رعنی اللہ عنہ سے بعیت کرنے کا ارادہ کیا، اب اپنے حضور حضرت کی خدمت میں حاضر تھا، اور ماسول نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ اپ مرد میں تشریفی لاہیں، حضرت نے کافی عذر و معدودت کی اور اپنے پر حضرت کی خدمت میں خط لکھتا رہا، جب امام رعنی اللہ عنہ کا علم پڑا کہ اس کو اپنے باپ علی بن ابی طالب باز نہیں آئے کا تو اپ میرے برہستہ لہرہ ۱۱ جمادی فارسی اور نیشا پر وادی ہرگز میں اپنے جب اور ماسول میں داخل ہوتے تو انہوں نے حضرت کی خدمت میں خلافت کو پیش کیا حضرت نے انکار کر دیا، اس پر میرے فرم کو زیادہ لکھنگو ہوئی۔ میون بار بار اصرار کرتا تھا، حضرت ہر بار انکار کر دیتے تھے اور فرمایا میں اللہ بتائے ہوئے پر خدا کرتا ہوں، میرے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کو چھوڑ کر بندی حاصل کرنے کا ستمبی ہوں، اس پر بھی ماسول اصرار کرتا تھا اپ فرماتے اسے میرے پانے والے بانیوں سے کوئی عہد گیر تیرا عمداً دلات ہوت دہنے چری چاہ سے عطا کی گئی ہو، مجھے اپنے دین کے قائم کرنے اور اپنے بندی کی خدمت کو زندہ گرنسی کی تو فرمی عطا کر لے شک نوبتین مولا اور بہترین حدگا ہے، ماسول نے عرض کیا، اس اپ خلافت قبول نہیں فرماتے تو میرے دلی عذر بن جاؤ، حضرت نے اس بات کا بھی انکار کر دیا اور اپنے حضور حضرت کے حوالے سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے رسول اللہ علیہ اسلام اور حضار کے ساقو ایک ہی قبر سے رہنے کی تھی، میں قبر سے پہنچے اس دنیا سے مظاہم ہر کوئی جاؤں گا الجھ پر زمین اور آسمان کے حرثتے رہیں گے۔ میں زین غربت پر دفن کیا جاؤں گا۔ میون نے پھر زیادہ اصرار کیا، اپ نے دلی عہد بزرگوارتے ہوئے اور حسن و مطلال کے ساقو اس شرط پر قبول کیا کہ اسی عہد میانے کے بعد سرداری نہ کیا جائے۔ میون اس شرط پر اپنی بیٹی امام جبیب کا نام بیکی گی، حضرت کا لگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے خوازے رہنی چاہیے کیا کیا۔ درمیں اور دیناں دین پر حضرت کا نام بیکی گی، لوگوں کو سیاہ کپڑے تک رکنے اور بکپڑے پہنچنے کا حکم دیا اپنی بیٹی امام جبیب اپ کے دو فرزندوں کے فرمی

کہا تو ہو گئے اپ کا احترام کیا، اب کی تعظیم کی، لوگوں نے کہا آپ اس کے باب کے چھاہیں اور آپ کی تعظیم کرتے ہیں، آپ نے اپنی فاطمی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر فرمایا، حب اللہ تعالیٰ نے اس فاطمہ کو امامت کے لئے بیش و بیجا تو انہیں، اس کی امامت کا اقرار نکر دیا تو ہمیں اس فاطمی کو اکٹ کا سزاوار دیکھنا ہوا مامام علی ہادی نے صاراں میں برذر سوار بجادی اللہ عز و جلہ میں انتقال کیا، آپ اپنے گھر میں سامراہیں داخل ہوتے رعنی اللہ تعالیٰ۔ اگر اہل بیت میں سے ابو محمد حسن عسکری رعنی اللہ تعالیٰ ہیں، آپ اپنے ہاتھ میں سیاہیں آپ کی وفات برداشت ہے، ربیع الاول سنہ ۲۵۷ ہے، آپ اپنے باب کے پہلویں دن ہوتے ۱۱ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے باب کی وفات کے بعد بھی محل زندہ رہے، آپ نے ابو القاسم محمد مستقر المسمی القائم الجوہری رضی رضی امام خالق المکتب اللہ تعالیٰ عشر رجل اللہ فرج، کے موامیہ حضرات کے نزدیک اکٹی اور فرزند نہیں چھوڑا، آپ ماہ شعبان کی آدمی رات کو ۲۵۷ ہیں پیدا ہوئے، آپ کی والدہ گرامی ام دلہے جس کا انگریزی نہیں ہے، جب آپ کے بارگاہ انتقال ہوا، اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی، آپ اس وقت تک لوگوں کی نظر میں سے پوچھیڈیں، آپ حضرت رجل اللہ فرج، امام حسن عسکری کے فرزندیں، آپ اپنے خاص اصحاب اور اپنے عبیر اہل کو سلیمانیہ رکھتا ہیں، روایت کیا یہ کہ جناب حکیم خازن بنت محمد جواد ابو الحسن عسکری کی بھوپالی تھیں، آپ حضرت سے محبت کرتی تھیں، آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا اور تفریغ کیا کرتی تھیں، کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت کا فرزند رکھلاتے اسے ۲۵۵ مہینے شعبان کی پندرہویں رات کو جناب حکیم خازن امام حسن عسکری کے ہاں تشریف لایا، امام نے کہا کے بھوپالی ایک اور کی خاطر پیر سے پاس رات قیام فرمانا، آپ قیام فرمائیں، حب بخوبی دقت ہوا تو زوج خازن بے قرار ہوئیں، جناب حکیم خازن آپ کی طرف تشریف لے گئیں، برحیم خازن نے مولود بارک کر جاتا، جب حکیم خازن نے مولود سعور کو دیکھا تو اس کو کہا کہ امام حسن عسکری کے پاس تشریف لایا، آپ خدیجہ شریہ پیشنا پاٹھ پھیرا، حضرت نے اپنی زبان کو آپ کے منہ میں داخل کر دیا، آپ کے بھائی کان میں اذان اور بائیں میں امامت کی، بھر فرمایا اے بھوپالی اس کو اس کی ماں کے پاس لے جاؤ، میں آپ کو آپ کی ماں کے پاس والپس لے آئی، حکیم خازن کا بیان ہے کہ میں اپنے حضرت ابو محمد عسکری کے پاس آئی تو مولود سعور آپ کے ہاتھوں پر ہوتا، زرد کپڑوں میں طبوس لختا، اس سے جمال اور نور پہنچاتا، اس کی محبت نے ہیرے قل کے گوشیں کو مونہ لیا، میں نے عرض کیا کہ آقا! آپ کو اس بولود سعور کے بارے میں کچھ علم ہے؟ فرمائے جو کوئی یہ مسئولیت ہے کہ حضرت اور اپنے باب کے چھاہیں بن جعفر مادق کے پاس گئے، آپ آپ کے لئے

چلا، علی ہادی اور موسیٰ کے ذریعے جناب موسیٰ کی اولاد رائی فہم اور ان دونوں خلائق کے قریب ہادی سے اور آپ کی تعلماں اولاد رائی فہم علی ہنوز اور جناب موسیٰ کو چھوڑ کر یہ ہے) حسن الحکیم، امام اور فاطمہ رحمت اللہ علیہم ہیں۔

آئندہ اہل بیت میں ابو حسن علی ہادی بن محمد جواد رعنی اللہ علیہم ہیں۔ آپ کا لقب عسکری، نقی، ذکر اہل بیت ہے۔ اگرچہ وہیں مدینہ میں پیدا ہوئے تھے، اب کی والدہ ماجدہ لونڈی بھی جس کا اسم گرامی سماں تھا، جب متولی کے پاس آپ کی چلیاں کافی بڑی تھیں، آپ کو مردی سے طلب کر کے سامرا رفادہ کر دیا، اور وہاں آپ کو آبادر کر دیا، آپ سامرا میں ۲۰ سال و مہ قیام پمپیرہ رہے، سچی کہ دہیں معتبر باللہ بن متولی کے زمان میں اپنے شکر کے ساقوں داں اُنٹھی پھیل گیا، سامرا کو سرسوں رائی اور عسکری سمجھی کئی تھیں، ابو حسن سے شکر پہنچا تو اپنے شکر کے ساقوں داں اُنٹھی پھیل گیا، سامرا کو سرسوں رائی اور عسکری سمجھی کئی تھیں، ابو حسن ہادی، علیہم فیضہ اور امام تھے، متولی سے کہا گیا کہ نام علی نقی کے لئے کھری سیقیار موجود ہیں، آپ غافت طلب کرنا چاہتے ہیں، اس نے آپ کی طرف آدمیوں کو دیکھ کر دیا، وہ حضرت پر لٹ پڑے، آپ کے مگر میں راضی ہوئے آپ کو مگر میں بھیج دیا، آپ کے اپنے بیویوں کی چادر لئی، آپ کے سر شریعت پر اون کی روپی تھی، آپ نے تسلیم کی طرف مدد کی، پڑا تھا اربیت اور سلکر بیرون کے سوا آپ کے اور زمین سکھ دیاں کوئی بھجنہاں نہیں تھیں، آپ قرآن کی ایجادت کے ساتھ لگتے ہے لئے جو دعا وہ همہ پر مشتمل تھیں، آپ کو بیاس نذر کر کے ساکوں متولی کے پامی لئے گئے، متولی نے جب آپ کو دیکھ لئا، آپ کی تنظیم کی اپنے پہلو میں آپ کو جھیلیا، آپ سے گھنگوکی، متولی بہت دیریکت ہوتا رہا، پھر متولی سخن پڑھ کیا اسے بلوچ آپ پکوئی قرق ہے؟، زیادا اس چارہ زار دینے ہیں، متولی نے آپ کو چارہ زار دیتے کا حکم دیا، پھر عزت کے ساقوں آپ کو آپ کے بھر فاند کر دیا، آپ کا سلسلا انصیح آپ کے دو فرزندوں کے ذریعہ چلتا ہے، جو حسن عسکری ہاں آپ کے بھائی جعفر کے ذریعے اجیج جعفر نے اس بات کا دعویٰ کیا، اسے بھائی آپ کے بھائی حسن عسکری نے امامت کو اس میں مقرر کیا ہے، تو آپ کا نام جعفر کو اب پر گلی سلسلہ علیہم السلام جائز ہے، آپ کے فرزند علی کے ذریعے جا، اور علی کا سلسلا انصب آپ کے میں فرزندوں کے ذریعے چلا، عبید اللہ جعفر اور اسماعیل، کہا گیا ہے کہ جعفر نے قوبہ کی کھنی اور اپنے خدا مسیتے امامت سے بازاگی تھا، جس طرح علی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی محمد کے ساکھت لکھے ہیں دو ذریعے اعلان کیا تھا، اور علی نے امامت کا دعوت کیا تھا، پھر زبرد کی تھی۔ اور اپنے بھائی موسیٰ کی امامت کی طرف روعی کیا تھا، اور دو ایسے ہے کہ حضرت اور اپنے باب کے چھاہیں بن جعفر مادق کے پاس گئے، آپ آپ کے لئے

نے اپنے فرمان بیٹی کہا ہے لیکن قدر اللہ نکل مانع دین کے حکم دھماں تک خدا اولاد فاطمہ رضی رحمت اللہ علیہا کے شرفا فراز اور لیتھا اسی حکم کے اندر داخل ہیں اس فرمان کا حکم الہی بیت کے لئے قیامت کے درد نشانہ ہے۔ دھرم حضرت مختار بول گئے مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ ان کی فرماتیں ہیں کہ مسلمان کے لئے قیامت کے درد نشانہ ہے۔ اسی کا تکمیر کیوں نہیں ہے۔ ذلت دھمل اللہ یوں تبیہ من لیشاون و اللہ فی العظیم الفاظیم سلطان انہیں حضرات یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ترمان سلطان بن اہل البیت کی زندگی سے شانیں۔ پس ایک ترمذی کرتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد متعلقہ اسی مذہبیت میں لوحصہ۔ کے لئے ایک ایسا اہل بیت کے فرد است وار بھی انہیں شامل ہیں۔ اگر ان حضرات سے کوئی فرمایا ہے کہ امام حکیم رہا تو وہ بڑے کمان ہے طالب علم ہے جو حقیقت میں یہ کوئی علم نہیں ہے۔ اگرچہ ظاہر ہے عورت و شرعاً نے اس علم کی ادائیگی کو حاصل ہے۔ پس بھی اس طبقاً کام شکار کرنا چاہیے یا سپرنا چاہیے۔ تاکہ تھے اخیر جزوی عطا کیا جائے۔ اگر قسم سے کسی براہی کو ان کی طرف شعبہ بیایا تو ہر کو تمیرہ بات نہاد رے ایمان کے لفظ کو حاصل کرنا ہے۔ اگر ان کی طبقاً واقع ہو جائے گی۔ کچھ ایسی جگہ داخل کرے گا جس کا مجھے علم پہنچو ہو گا۔ ماسے اللہ کے دل اگر انہیں قائل ہے لئے اس بات کو ظاہر کر دے کہ قیامت کے درد ان حضرات کی اللہ تعالیٰ کے مدد کیے گئے ہیں۔ حضرات دفتر ہو گئے تو فرمودیں اس بات کا دردست رکھنا کفر ہی ان حضرات کے غلاموں میں سے الک عزم کو جاؤ۔ ایک بڑے عارف نے کہا ہے کہ خیانت کا ایک حصہ یہ ہے کہ اسی پر کوچھ وہ یاد رکھا جائے۔ جس حضرات رسول اللہ علیہ السلام کو حکم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے، فرمان نہیں اور اپنے سبب کی محبت کے متعلق قسم سے سوال کیا ہے، رسول اللہ خودا ہے۔ اہل بیت کا ایک دردیں۔ کچھ ترقیت میں ایک صبرت کوئی سخت کام کہا کیمیں کوئی شرفا دسانہات کو کے انعام کو جو دلوں کے کوئی تھے اپنے بھی جیسا کہ اتنا خدا ہیں سے خوب میں نا اسرار احمدی اللہ علیہما السلام کو دیکھتا۔ ایک نے مجھ سے من زردا ہے۔ میرے ایک کو سلام کیا۔ اب نے مجھے سلام کو جواب نہ دیا، میں نے ایک سے سروتو نے کی وجہ دیافت کہ فرمایا تم شرفا اس سبب کے بعد پہنچا۔ میں نے حرف کی اسے سیری کیا تو ایک بیٹی دیکھنے کو رکن کے ساتھ کیا سوکر کیتھی ہی مذہبیا بیادہ سیری اولاد بیٹیں ہیں۔ میں نے عرف کیا میں اس سبب سے۔ ایک اللہ تعالیٰ کو سب سے تبرکات حاصل کیا۔ ایک سیری طرفت میں جو جو ہے۔ ایک بیٹی دیکھنے سے میوارد کیا۔ شاخ قیامت کوئی اللہ سرکار نے، بن حکما میں کوئی بیان کرنے کے لیے کہا۔ ایک بیت کے مدار دیکھنے کو زیر تصور کرنے۔ ایک بیت کے مدار دیکھنے کی وجہ سے۔ ایک بیت کے مدار دیکھنے کے لیے۔ ایک بیت بیٹھنے کو حلقہ میں جمع کرنے سے بھی۔

یعنی یام عکسی کے سے اس بھروسے اپنے انشکار حاضر ہوئی۔ تو ہم نے اس مراد سعور کو رہ پایا، میں نے ہمارے افواہ اسماں کے افواہ میں ساکھی کیا تو ہمارے افواہ کے اس کو اس التقالی کے حامل کے درد بیان کے جو جویں مرضی بیہم اسلام کی اولاد نے، بتے ہیئت ویکھا۔ التقالی نے اپنے حکمت درج مخطاب مطابق کے عادیت کیڑا اور ہم نے اس کو بھروسے اس کے عالمی حکم دیا تھا اور التقالی نے کہا، ان لوگوں نے کام کی جو کوئی اس سے کس طرح بابت حیثیت ایک جو جھٹے میں بھاپ کے عالمیں ہے، التقالی نے اسے اپنی بھروسے کے عالمیں ہے، التقالی نے بے اپنی بھروسے کے عالمیں ہے۔

ایک راستہ مادرت یعنی سیفی الدین علی قدر سر، اللہ سرسو نے بعد میری رحمت اللہ علیہ اعلیٰ اللہ تعالیٰ فوجے میں خالات میں ذکر کیا ہے کہ حضرات کے ساتھ تین سو ساکھوں کی کامل بندی سے ہوں گے جو اپسے ایک اس مقام کے درمیان بیعت کریں گے، حضرت کی وجہ سے زیادہ نیک بیعت ہوں اور فرکے لئے اپنے دین کو پورا پورا تسلیم کریں گے اور عیت میں عدل سے ہام لیں گے، جو ہر کوئی کا تغیر کریں گے، دین کی فخرت کے وقت ترا رح فرمائیں گے جو شخص آپ کا انکار کر دے کا قتل کر دیا جائے کام جو شخص اپ سے چھکدا کرے گا، دوسرا ہو گا اپنے حقوقی دین کو ظاہر کریں گے۔ جس کا حکم رسول اللہ علیہ السلام دیکھ دیں اپنے دیوارتے رکھتے۔ ایک کے دشمن مقلد ترقیت ہوں گے اسے اپنے تبلوار اور اسپ کے دیوار کے خوف کے ماتھے اپ کے حکم کے اوز دھلیں گے، عارف بالتدبیر چھار بیانات میں سے ہوں گے شہزاد اور کشف کے اعنى شہزاد اللہ تعالیٰ کی جانب آگاہ کیا گی ہو کا خوشی سے اپنی بیعت کریں گے اس کے لئے سالخواہے لئے لئے ہوں گے جو اپ کی دعوت کو تمام ازیزی گے اور ایک کی عذر کی گئی میراں اسے اپ کے دیوار ہوں گے جو اکب کی سلطنت کا انتظام بنھا یہی گھٹے۔ (۵)

هروا سید المهدی مولانا محمد ہوا الابن الوصی حیدر یحیو  
ایک حکم خلیفہ ہوں گے اجوان کی بولی کو سمجھیں گے۔ ایک کا افادات تمام انسانوں اور جنات پر گاہیں ہو، ایک بڑے عارف نے کہ حضرت میں ایک راز سے اسلام فارسی دل شخص ہو گیں کوئی کوئی راز نہیں کر دیں بیت میں داخل کر دیا تھا، رسول اللہ علیہ السلام عمد حیثیت ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپ کے ایک بیت کو مکمل طور پر ایک دل پاکہ کیا ہے۔ ایک حضرات سے دیکھ کر دور رکھا ہے، ہر ہدیت جیز جو ان حضرات کی عیب الگھانی ہے، اس سے یہ لوگ یاں بکریہ لوگ قبیل طبادت ہیں، ایک بیت دلالت کرکی سے کوئی اللہ تعالیٰ نے کامی بیعت کو رسول اللہ علیہ السلام اور اس کے ساتھ فرشتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ

لگاتا تھا اور ایک سال نہیں جاتا تھا، جب وہ مثال آیا جس میں حج ادا کرنے کی باری تھی، میں شہزاد شاہجان سے کہہ دیں باوار کی طرف اوونٹ خریتے کے لئے روانہ ہوا۔ ایک مربل پر ایک عورت کو دیکھا جو مردہ بیٹھنے کے پر (حج رہی تھی) میں نے اس سے کہا تو بیٹھنے کے ساتھ کیا کہ رہی ہو اس نے کہا مجھ سے رہیت دریافت نہ کرو، میں نے آپ سے اصرار کیا، اس نے کہا میں ایک علوی عورت ہوں امیری جا ریتم روکیاں ہیں۔ کچھ چوتھا دن ہے، ہم لوگوں نے کوئی چیز نہیں لکھا، میں نے اپنے دل میں کہا تم اس سے کیوں بے پرواہ کھڑتے ہو، دینابوں کو آپ کے پڑے کے ایک حصے میں میں نے قابل دیا۔ وہ مر نیچے کے سطح پر رہی، اس نے بیری طرف نہ دیکھا، میں اپنی منزل پر آیا، پھر اپنے شترم میں وارد ہوا، میں دہان تھیم رہا، حتیٰ کہ لوگوں نے سچ دال کیا اور دا اپس لوٹ آئے۔ میں باہر نکلا، اپنے ہمسایہوں اور اپنے صاحبوں سے طاہہ ہر اس شخص سے جو بھیجا تھا، کہنا تھا اللذتیرے سچ قبول کرے اور تیری کو شش شکر کے طاہہ ہر اس شخص سے جو بھیجا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ میں دیکھا، آپ اکٹھ رہے ہیں، اس معاملے میں میں فکریں پڑھانا تھیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ میں دیکھا، آپ نے بھجو سے فرمایا سے عبد اللہ بن عباس نے بیری ادا کی ایک بے کس عورت کی اداوی تھی۔ میں نے اللذتیرے سے سوال کیا کہ: وہ تیری صورت کا ایک فرضیہ پیدا کرے جو قیامت شک تیری طرف سے سچ آتا رہے؟ ابو الفرج ابن حوزی نے اپنی کتاب مقططف میں تحریر کیا ہے۔ بخوبی ایک شخص رہا کہنا تھا، جو علیؑ تھا، اس شخص کی زوجہ بھی اور لاکیوں تھیں، اس ادھی کا انتقال ہو گیا اور عورت لوگوں کو کہہ کر مرتد میں دشمنوں کے خون سے آگئی، سخت سردی ہی میں نے لاکیوں کو سجنگیں داخل کر دیا، شہر کی گیوں میں چلے گئی اس نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع ہیں وہ شخص شرعاً البدھا، علیہ رسیمان نے اس کو اپنا حال منیا، اس شخص نے رسیمان سے کہا تم اس بات کی کوئی پیش کرو۔ کرتم واقعی سیدان ہو۔ سیدان اس شخص سے یاوس ہو گئی، مسجد کی طرف لوٹ کر دیپس آگئی،

آپ نے ایک شخص کو دکان پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اس کے گرد ایک جماعت موجود تھی۔ وہ شخص مجوسی تھا، رسیدان نے اس سے اپنے حالات بیان کئے، اس نے اپنے ذکر سے کہا کہا بیٹھنے والا تھے کہہ دو کوہ اس عورت کے ساتھ فلاں سعید کی طرف چل جاتے، اس کی لاکیوں کو گھری لے آئے، جوں کی بیوی رکیوں کو کرے کر آگئی، مجوسی نے ایک ملحوظہ مکان میں ان کے رہنے کا انتظام کیا، ان کو تینی بیاس پہنیا اور ان کو عده عمدہ کھانے کھلانے اشتہر کے مسلمان مزار نے رات کو خواہ میں بزرگ نہ کہنا تو ایک محل رکھا اس نے کہا یہ کس شخص کا محل ہے؟ کہا کیا ایک مسلمان شخص کا محل ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہؑ ایں بھی ایک

## باب ۶۶

علامہ مسید شریعت نوس الدین علی سہہرودی مصطفیٰ رحیم، ادھی کی کتاب حوا اہل العقدین سے عجیب مقصود اور اہل بیت نبی پیغمبر ﷺ کے دل الماء مسلموں کے سوکات کا واد حکما۔

باندھ سی کی کتاب نوشت عزیز الایمان میں ابڑا سیم بن هران سے روایت ہے کہ کفریں ہمارے پاؤں میں ایک شخص قاہنی رہتا تھا جس کی نہیت الجعفر تھی۔ جب آپ کے پاس کوئی علیؑ آدمی آتا تھا اور آپ سے کوئی چیز طلب کرتا تھا تو آپ اس کو دے دیا کرتے اور اس سے اس کی نہیت دھوکہ کر لیا کرتے اور اس کے پاس نہیت نہیں ہوتی تھی تاہم اس کو چیز دے دیا کرتے اور اپنے ذکر سے کہہ دیا کرتے جو حرام اس نسلی ہے اس کو مغلی بن ای طالب کے لحاظتے میں نکھدا، ایک عرصہ تک، اسی طرح زندگی بسر کر تاہم پھر دشمن غربت میں علطا ہو گیا، ایک دن وہ اپنے گھر کے دستار سے پر بیٹھا ہوا لغا، وہ اپنے حساب کی کتاب کو دیکھو رہا تھا۔ اس کے پاس سے ایک شخص گزر رہا اس نے آپ سے عذر کرتے ہوئے کہا اپنے کے بڑے ترقی خارجی علیؑ وضی اللذ عنیہ ہیں؟ تاپنی کو اس بات نے غم میں ڈال دیا، رات کے وقت اسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو رخاہ میں اپنے سامنے دیکھا، رسول اللہؑ نے دلو شہزاد نے کہہ تھا رے بے اپنے اس شخص کے بارے میں کیا کیا ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا اس شخص کا حق ہے میں کو اس کے پاس لا بایا ہوں، رسول اللہؑ نے فرمایا اس کو دے دو، اسی شخص کا بیعنی ہے کہ حضرت علیؑ نے بھے ادن کی بیوی ہریٰ لکھلی دے دی رہی فرمایا تھا اسی ہے بھی علیؑ علیہ السلام نے فرمایا اس کو لے لو، اولاد علیؑ میں سے جو شخص لمارت پاس آئے جو کچھ تھا رے پاس کریں اس کو دیتے ہیں دریغہ دکنا۔ جلدے جاداً اس دن کے بعد تم پر نظر بھی طاری نہ ہو گا، اس شخص نے کہا میں نیت سے بیوی اہو گیا، علیؑ نے اپنے مرحوم دعویٰ میں نے اپنی نیت کو آزاد دی کہ جراحت جلاو، اس نے دیواروں کو دیا، میں نے اس کو تھی دے دی۔ اس میں ایک ہزار دینار موجود تھے، جو کہ اللذتیرے کے وکیل تھے ان تاجر دل کا مل جوڑی کیا ہے، میں نے کہا بیس خدا کی قسم، درحقیقت دا تو ایسا ایسا ہے۔ اس نے کہا کہا لفڑی کے کو قوم اپنے کھاتے کی کہا رب میں دیکھتے ہیں۔ اگر اس میں جو رقم قریر ہے وہ ہزار دینار کے برابر ہے رقم پسکھے ہو۔ میں نے اس کا پیس دیکھا تو اس میں کمی بیشی کے لئے ایک ہزار دینار تھی رکھتے ہے؟ صبط ابن حوزی نے اپنی سدرے ساتھ علیؑ بن سبار کے روایت کی ہے کہ وہ ایک ممالی جو یا ایسا

المکہ مسلمان آدمی ہوئی۔ دھول اللہ نے اس سے کہا کتم میرے پاس گواہ پیش کر دکن مسلمان آدمی ہو تو اس سے  
پاٹت کو بھول گئے ہو کر تم نے سیدانی سے کیا کہا تھا؟ یہ محل اسی شخچ کا ہے جسی کے گھر میں وہ سیدانی  
 موجود ہے، وہ تھوڑا خوب سے بیدار ہو گیا اور وہ در رہا تھا اسے آکاہ کیا گیا کہ سیدانی المکہ محسی کے گھر  
 میں موجود ہے۔ وہ تھوڑی بھروسے پاں آیا اور اسے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان سیدانی المکہ محسی کے گھر  
 اس نے کہا ہے کہ اسی قسم میں ایک دھول دینار کے عوض نی ہجتی تمارے پر برد نہیں کروں گا۔ اس نے اصرار کیا اس کو خوش  
 تھا اس کے علاوہ کتاب سے تحریف اس کو ایک دینار دینار دیتا ہے اور فنا میں کی بڑبڑ کو بھجا چاہتا ہے اور قیمت  
 کو دے دے دو۔ اس کی بات نے بیرے دل میں اٹک لیا۔ میں نے یقین اس کے حوالے کر دی۔ اس کو سے کہ  
 بیرون سے گھر میں جتنا ازاد موجود ہے وہ سب سیدانی سکر کا سات کی وجہ سے میرے سامنہ اسلام لائچے ہیں۔ اس  
 نے بھی صسلی اللہ علیہ رحیم و سلم کو دخواب میں دیکھا ہے۔ اپنے فریبا ہے جو احترام قرنے سے سیدانی کے  
 ساخت کیا ہے اس کے عوض میں یہ محل تیرے اوریت سے گھر والل کے لئے ہے۔

اس منی میں ایک بات یہ ہے جس کو سبتوں این جزوی نے روایت کیا ہے اس نے کہا ہے اس نے  
 یہ خبر اللہ حمد مقدسی پر اس بات کو پڑھا اس نے لکھ کیا ہے اس نے کتاب جو میری اس بات کو پایا  
 اور دینا سے روایت کے کمیں بخشنے تھے صلی اللہ علیہ رحیم و سلم کو خوب میں بکھرا۔ رسول اللہ تھا  
 فرمادے ہیں کہ نال بھروسی کے پاس چلے جاؤ۔ اور اس سے کہو کہ دعوت مختلہ کر لی گئی ہے وہ تھا  
 خواستہ بدار ہو گیا۔ بھروسی کے پاس آیا اس کو حالات سے آکاہ کیا، اپنے دل کو دیکھ دا۔ جو  
 سالمیوں کے سامنے اسلام ہے ایسا۔ پھر اس نے مجھے کہا کیا تم جاہستہ ہو کر وہ دعوت لی ہے؟ میں  
 نے کہا ہذا کی قسم بھی اس کا علم نہیں ہے، اس نے کہ جب بھی میں اپنی لڑائی کی شادابی کی تو میں نے  
 اس کو دکھل دیا۔ سید نے چل پا۔ اسے الحمد و چیزیں سے آج چندار کے پاس ہیں۔ رسید اسلام  
 میں سے تھے ایس نے ان کی آئندگی کو کھٹکھٹکئے گئی، اسے امان ابھروسی نے اپنے کھانے کی زبان پر سے  
 اذیت دیکھتے ہیں ایس نے ان تمام سیدانوں کے پاس ہافی کو اپنے اور دینا میں کو رو رکھ کیا۔ جب اس کو اپنے  
 کھانے کو دیکھتا تو اس لڑائی نے ان سیدانوں سے کہا ہم اس کا نے کو اس دفتت تک دکھنے کے حق کو کھو  
 کر جنہیں دعا کریں گے۔ ان سیدانوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اپنے نئے نئے چڑھا کر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ رحیم و سلم کے مقام پر مشکر کے ایوہ وہاں پر تپکل کر لی گئی ہے۔

ابن جزر کا سعدیات کی ہے کہ مجھے فربن عبد الراہب متفقی نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہ  
 ایک پھر یہی ترجیح کیا تھا، ایک پھر یہی ترجیح کیا تو اس سیدانی کی طرف سے اس تھا اس کے بارے  
 علی ہجی میں ہزار دینار موجود تھے مذکور نے اپنے سیدیت کیتی ہے اور دینا میں کو سختیں پیش کیے۔ اس کے  
 بعد اپنے دعا تکمیل نے اس کو مالا رہا یا اسی نے اس سے اس کا حسب دریافت کیا۔ اس نے

وہ حاضر ہوا، طاہر نے اس سے کہا کہ میرے پائی صلی اللہ علیہ وسلم اپ کو زیستی تام میرے پاس نہ آتے ہڑانی کے کہا خدا کی قسم جیسا اپ نے بیان کیا ہے واقعہ ایسا ہی ہے اپ کو اس واقعے کے کس نے آکا ہے کیا ہے میرے ناتھی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خراب میں آگاہ فرمایا ہے کہیں نے فلاں خراسانی کی خداشی کی ہے میں نے اس کو حکم دیا ہے اور جو مال اس نے مجھے نہیں دیا وہ متارے پارے پارے کو حاضر ہوا اس نے تھیں لکھاں جن میں چھوٹو دینار موجود تھے، اس نے کھلکھل کو لکھا جس میں چھوٹو دینار موجود تھے، اس نے تھیں لکھاں کیا اور اس پا ہتھ چراخ میں حاضر ہوئے جو اس سے طلب کی۔

بادشاہ کی کتابت تو شیخ عربی الایمان میں مذکور ہے کہ خراسان کے والی نصر بن احمد بن سعید کے ایک اوفی کو بلخ کا عامل تقرر یا انفراد پر کے وقت سرگی، ایک زیادتی سیدانی تشریف لایا۔ اس نے کہا ہی بلخ سے آئی ہوں اور رہاں میں قابلی شکایت کروں گی، ایکروں اس بات کی خبر کر دیجئے۔ دربار جس کا نام غفاریخ خدا نہ کہا یہ وقت ایمیر کے نہیں ہے اپ کو مرد ہے میں اچھوڑوچا اور مل میں خیال کیا کہ میں اولاد بی صلی اللہ علیہ وسلم کو امیر کے اس جانش سے کیونکروک ملک ملتا ہوں، دربان افسر را خل ہوا۔ اس نے اپ کو نیز میں پایا، اپ کے سر کے نزدیک قواری پڑی ہوئی تھی، دربان والی آیا، پھر دخل ہوا، اپ کو نیز میں پایا، اپنی آیا، اسی طرح دربان نے کی دغدی کیا اور نے اس بات کو خوبی کیا، میان کیا کہ دربان اپ کے ساتھ کوئی دھوکہ کرنا چاہتا ہے۔ ایک اخواہ کا نام قواری کا نام لیا اور کہا، اس طرح کیجیں کیا اس نے تمام ناقوتے ۲ الگا کیا۔ اس نے سیدانی کے داخل ہونے کی چیزات دے دی۔ سیدانی نے ایمیر سے بلخ کے عامل کی شکایت بیان کی، اپ نے سیدانی کو دروسہ اسلام اور ایک سماں باب اور قین پر میں کے دینے کا حکم دیا، عامل بلخ کو سیدانی کے ساتھ اختم امنی کرنے کے خواص تیری کیا ایمیر نے خواب میں پیاری صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، اپ نے فرمایا جس طرح تو نے میری ہر سوت کی حنافتی اور اوقاتی انتی ہر سوت کی حنافت کرے گا۔ اپ نیز میں بیدار رہنے کے، اپنی خواب میں کیا ہے بیان کیا، اپ نے فرمایا کہ طلب کیا اور اس نے اس ستم کا پردہ از تحریر کیا کہ دوآل بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواص یہیں ملک کریں۔

کتابت تو شیخ عربی الایمان میں الامھین علی بن ابراہیم رقی سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک علوی فیضی میں مذکور ہے اس سے کہا تھے طاہر علوی کے بارے میں اس کے دشمنوں کی ادائیگی کو مان لیا ہے، جو کچھ قم اس کو دیتے تھے اس کو بند کر دیا ہے۔ جو چیز قم نے ادائیگی کی اس کو دیا کردا، اس نے جو کچھ طلب کیا اس سے اس سے اس سلسلہ کو بند کر دیا، وہ شخص خراب سے بیڈا ہو گیا، اس نے قیمت اکیا جس میں چھوٹو دینار موجود تھے اجنبی دینار میں فارہ ہوا اس سب سے بہلے طاہر بن عیسیٰ کی خداستی میں اس کو اچھوڑ کر دیتے تھے، میں ان کو اچھوڑ کر دیتے تھے) دے دیا کرتا تھی فرماتے تھے

لہمیں تے حج ادا کیک، پھر تو دن نکل کی نایسیز دنہا، جب میں جبل رہا تھا تو ناگاہ میرے پاؤں میں ایک سچی لگ کی جی بیک، ہر ٹار دینار موجود تھے، میں نے اپنے دل بیٹھا کیا کہیں اس سے خود ہنسی کروں گا۔ حق کر اس کا مالک طاہر ہو جاتے ہیں نے حداہ میں کرنے والے کو کہا اس نے منادی کر دی ایکیں ہاں اکٹھا کیا، میں نے اس سے کہا یہ اس سے کتنا درستے اس نے کہا میں جھکھے اس سے کچھ دوں گا، میں نے تھیں اس کی طرف چھپیک دی، اس نے مجھے کہا تم نے اس کو کہا میں سے پایا، میں نے کہا بیوادے، کہا تم کیا کرتے ہو؟ میں نے کہا میں ایک شرکت دیں آدمی ہوں۔ میں کوئی کام نہیں کرتا اما تھا دا کوئی ہے؟ میں نے کہا میرا دادا حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہا آپ کو کون جانتا ہے؟ میں نے کہا صحیح، ان لوگوں کی ایک جماعت نے اک اس کو میری پہچان کر دی۔ اس نے تھیں کو میری طرف چھپیک دیا کہاں کر لے دیا ہے پاس امامت تھی جو خراسان سے میرے پاس آئی تھی۔ اس کے مالک نے مجھے اس سے بات کی دھیت کی تھی کہیں اس کو دروناں شخص کو دوں جو حسین رضی اللہ عنہ کی تشریف ادا دیں کے ہو، ام تم ایسے ہی اور میں نے اس پہچانی کو سے لیا اور میری حالت تھلک ہو گئی؟

سقراطی نے ریس الدین محمد بن عبد اللہ الفراتی سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن محدود گور حنفی کے مجموعہ دو اپنے ذکر میں کے ساختہ تشریف عبا در حنفی طباطبی کے گھر میں موجود تھے۔ حنفی نے شریعت سے کہا کہ جب اب سلطان بر قوق کے پاس چھتے ہے اوپنی جگہ پر سیٹھے ہے تھے تو مجھے اپ سے کہا تھت پیدا ہو گئی تھی، میں نے آج رات بی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ اپ نے مجھ سے فرمایا میں محدود تھکھا اس بات سے نظر ہے کہ قم میرے فرزند سے نجی مسیح جو امریک شریعت بعد پرے اکھاں میں کس قائل ہوں اتم نے میرے ناتھی صلی اللہ علیہ وسلم کو باد دا دیا ہے:

تو شیخ عربی الایمان میں ابن نعافان سے روایت ہے کہ امیر خراسانیہ دمی نے اپا جہر بہلوج ادا کیتا تھا، جب وہ مدینہ مسونہ میں وارد ہوتا تھا تو طاہر بن عیسیٰ علوی کو کوئی چیز دے دیا کرتا تھا، اس سے ایک اونہ نے لہا یہ سیداں رقم کو اللہ کی طاعت جو ہوڑک دیکھا اور میں خرچ لرتا ہے، اس سال خراسانی نے اس سید کو کوئی چیز نہ دی، وہ سرے سال بھی اس کو کوئی چیز نہ دی، تیرسرے سال اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اپ نے اس سے کہا تھے طاہر علوی کے بارے میں اس کے دشمنوں کی ادائیگی کو مان لیا ہے، جو کچھ قم اس کو دیتے تھے اس کو بند کر دیا ہے۔ جو چیز قم نے ادائیگی کی اس کو دیا کردا، اس نے جو کچھ طلب کیا اس سے اس سے اس سلسلہ کو بند کر دیا، وہ شخص خراب سے بیڈا ہو گیا، اس نے قیمت کیا لیا جس میں چھوٹو دینار موجود تھے اجنبی دینار میں فارہ ہوا اس سب سے بہلے طاہر بن عیسیٰ کی خداستی میں اس کو اچھوڑ کر دیتے تھے) دے دیا کرتا تھی فرماتے تھے

اس کو ہمارے ناوارہل المصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لکھ دو، میں براہ راست احمد حسن دقت ملک میں نہیں جائز کا جب تک میں واقعہ آئٹے میں سے کوئی ہمیز باتی درسی ایسی کئی دن تک مستفت بخوبی دنیا قریب اپنے کتاب میں تسبیح سیطون پر ملکوں ملکوں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اب کی خدمت میں حباب دلتا ب کی کاپ کو پیش کر دیا، میں نے اپ کی خدمت اذیت کی خدمت پر ملکوں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اب کی خدمت میں حباب دلتا ب کی کاپ کی خدمت اذیت کی خدمت نہیں کروں گا، میں اس بات پر ملکوں کی خدمت کی شکایت کر، اب کی خدمت میں حباب دلتا ب کے جھکڑا کریں میں اپ کی ایجی ہوئی تھی:

کتاب عقد میں مذکور ہے کہ الحبیب مغربین یا صفت انعامی تطبیق والی صورت کے پاس موجود تھے اپ کی خدمت میں ایسا کام دنیا کی خاطر کیا تو میں اس کا پردہ میں دیتا ہوں۔ مگر تم میں یہ کام احرار کی خاطر کیا ہے تو اپنی خدمت پر صبر کر میں تھا اپنا ترقی دار ہوں، اب بندے سے بیدار ہو گئے، لوگوں اپنے ہر کوئی خوبی اپنے اس سر زبان رجاء و پلائی ہے تو نعمت کیلیں ہوتی، کیونکہ وہ کبتوں سے کھیلا کرتا ہے اپنی خواب بتایا، پھر اس پر صلی کی مفہومیت طاری ہو گئی، دادیوں ہار پہاڑیں میں سیاحت کی خاطر چلا گیا، لوگوں نے اپ کی پہاڑ کی ایک گھوڑی میں مردہ پایا۔ اب کوئا کار لائے اور اپ کو دفن کر دیا۔ اسی دات کرنے کے ساتھ لوگوں نے اس کی خواب میں دیکھا کہ وہ استبرق کی پوشک زیب تک کے ورنے ہے۔ اور وہ جنت کے بازوں میں چل رہا ہے، انہوں نے اس سے حدود ریاست کی کمیت بھکر کیجئے، اس نے اسی میں فاطمہ زہرا و حقیقتہ عہدہ کو تھا۔ اس نے کہا ہے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا معاشرہ کیا تھا، اور اس پر میں نے صبر کی تھیں اس کے لئے اپنے ایجاد کیا، متوڑی تھے دیوبنی سے رہا ہے اور جب اس کے ساتھ زہرا و حقیقتہ عہدہ کو شکر ہے؟

کتاب تقویت حرم الایمان میں علی بن عباس مذکور رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ بن سیدیون کے ساتھ احمد بن حنبل کی کارنا تھا، میں ہر صلح میں اللہ میں اکے ہر فرد کو اتنی پیچیدے دیتا تھا جو اس کی خواک اپنے اس کے اہل و عیال کے لئے بوری بوسکی تھا۔ اور میں یہ چیزیں ماد رضوان میں دسکردا کرنا تھا، امام علی رحمۃ اللہ عہدہ کی کارنا میں سے اکیل شیخ تھا، میں ہر صلح اس کو پانچ ہزار روپے دے دیا کرتا تھا۔ میں نے اس کی روزگار میں شیخ گوشے کی حالت میں دیکھا، اس نے بازار کے دریوان تھے کیا بتا تھا، جب ماد رضوان کی قدر میں بے پاس تھا، اس نے بھروسہ اعلیٰ طلب کیا ایسی نے اس کو کوئی پیچیدہ دیا نہیں ہوا تھا، اس کے ساتھ ملکیں ہیں ہو گئے؟

ماہر سے شیخ شیخ الاسلام شریف عہد الرؤوف من اری سے روایت ہے کہ اپ کے شیخ شریف طباطبی جامع میں یہ جو ربانے صورتیں دیتے ہیں اپ کے شیخ شیف عہد الرؤوف میں دیتے ہیں جو ربانے تھے، ایک ترکی ایجسی کام قائم شہابی تھا، بہبودیا، ابھا کو مسجد سے باہر نکال دیا، ایک دن بھی کے وقت اب کی خدمت میں ایک عرض حاضر ہوا، اکھار جرات خواب میں اپ کو بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بھیجا ہوا، لیکھا ہے اکھار تیر دو دنوں پورے ہے تھے۔

یا سی الم هن و النور اللہی  
لِدَّا مِنْ الدَّاهِرِ مِنْ عَاظِمِکُو  
ظُنْ مُوْسِیْ مِنْ اَنْرَادِ قَبِیْسِ؛

میں بندے سے بیدار ہو گیا میں نے شیخ کے پاس ایک ادمی روادھ کیا، اب کی تشرییعے سے تھے، میں نے اس دس ہر اور روم دے دیے ابھا سے دیور کی کے عدنی اب نے خلیل گجریں ملک کو روایا میں نے کیا یہ بیان تھا:

کہ میں اس کی سکے ہاتھ سے پکڑ کر اس کی جگہ سے بٹا دوں، بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اس کو چھپوڑا، یہ سیری اولاد کو دوست رکھتا ہے آگہ اور خواب سے بیدار ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے اس پر حکما تھے؟

اس طرح کادہ واقعہ پسچاہی کو زین الدین عبدالرحمن الجزادی نے بیان کیا ہے کہ آپ کو تمیر کے ایک امیر نے آگہ کیا کہ جب تیزی مرض الموت میں بیمار پڑا اس نے محنت پر لشنا کا انہر کیا، اس کا شہ بیگ چھپ کر ہوش آگئی، انہوں نے اس کے ایسا بیان کا سبب دریافت کیا اس نے کہا میرے پاس ہذا پر کو فرشتہ آگئے تھے، بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہیں کرتے آپ نے ان سے کہا اس سے چھلے جاؤ، یہ سیری اولاد کو دوست رکھنا تھا اور ان سے نیکی کرنا تھا۔

علام ابوودی نے اپنی کتاب مردوں الذہب میں ذکر کیا ہے کہ جب خلافت پر احمد معتقد بالله اعلیٰ نے آگہ طالب کو اپنے قوبی دیا، وہ اپنے بائی کی قیدیں نہیں تھا، اس نے خواب میں ایک شیخ شخص اپنے بائی کے پاس بھیجا گیا، اس نے اس کے ذمہ میں متعلق دیانت کیا، اس نے کہا میں شیوخ ذہب رکھنا ہوں۔ اس نے کوئی چیز اٹھنی نہیں کرے دی، مزینی نے کہا جب میں راست کرو سوکھا، میں نے دیکھا کہ قیامت تمام ہرگزی ہے لوگ پل مراطیب برکت کرنے والے ہیں، میں نے بھی عبور کرنے والے ہیں کیا، لیکن جناب قادر عینہ نے میرے روک دیئے کامک صادر کر دیا۔ رسول اللہ صلیم نے آپ سے کہا کہ اس شخص کو پل مراطیب سے عبور کرنے سے کیوں منع کر دیا ہے۔ سعید گنے فرمایا اس نے یہ رے فردنا مذق روک رکھا ہے ایسے نے ہرگز کیا رسول اللہ میں نے اس کا رزق نہیں رکا۔ لیکن دشیخین کو گالیاں دیتے ہے تو زادمان کو اذیت نہیں، میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین "سر جو تم"

ابن فرج نے اپنی کتاب المتنقی میں قاضی سراج الدین کی یہی سے جو صدور غورت بھی روایت کی ہے کہ میں گرانی ہرگز کیا، وہ لوگ اخوارہ نہیں اور مشتمل تھے۔ ہمارے پاس چودہ قدر آٹا گیا، تھا میں نے خواب میں فاطمہ زہرا صفتی اللہ عزیزاً کو دیکھا، آپ نے فرمایا اے سراج الدین! تم گیوں بھارہ ہے ہرگز اور عیری اولاد بھوک ہے۔ آپ اٹھے اور آتھے کو سادات پر تعمیر کر دیا۔

مقریزی نے علام سراج الدین سے رعایت کی ہے کہ آپ کو محمد جسین کی نے حکایت کی ہے۔ کہ میں نے علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، ہم خضرت نے آپ سے کہا کہ موند سے کبوتر نہ دیز کے امیر جعلان کو رہا لدے، آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قیدی تھے، کہا میں بیدار ہو گیا، بادشاہ موند کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے اس کے سامنے حنفی کھاتی تھی، میں نے آپ کو خاص سے آگہ کیا، آپ نے اس کو چھپ دیا اور آٹھویں ہزار یا

پھر انہم نے عذاب کے کوڑتے کو گھلایا۔ اس میں تین گھر الگا ہیں، بھارتی شیخ شیخ الاسلام مدادی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یعنی کوئی قرآن کے سر پر غرب الگا اور اس کوئی ہرگز نہیں لگائی، وہ کوڑا اس قسم کا تھا جس کے عین قلبی تھا۔ کہا ہے فضیل علیهم السلام سے سطح عذاب تیرے سے اس پر عذاب کا کوڑا ہا۔

یعنی نام علم شیخ والکتبہ شاہزادین احمد بن یوسف بن شریعتی (اپنے شاہزادی میری مددوہ کے عیادتی) کے ایک شیخ نے آپ کو اس بات کی خبر دی کہ ایک شخص جو مزرب کا رہیں افلاج ادا کرنے کی خاطر معاشر ہے، ایک دولت مددوہ نے ایک برویا لار کے سپرد کے اور کہا، کہ جب تم میری میں پہنچ جاؤ تو اس رقم کو کسی صحیح انساب تشریف (رسیب) کو دے دینا، جبکہ مزربی شخص دیری میں وادی ہوا، تو اس نے میری کے اخراج (رسیدن) کے بارے میں سوال کیا، اکہ گیا کہ ان کا لب تو سچ ہے یا لب شیخور ذہب سے

تعقیل رکھتے ہیں، مزربی نے اس بات کو کمرہ مقصود کیا کہ ان میں سے کسی شخص کو سمجھ کر کی جسے دے۔ پھر مزربی شخص اپنے بائی کے پاس بھیجا گیا، اس نے اس کے ذمہ میں متعلق دیانت کیا، اس نے کہا میں شیوخ ذہب کے رکھنا ہوں۔ اس نے کوئی چیز اٹھنی نہیں کرے دی، مزربی نے کہا جب میں راست کرو سوکھا، میں نے دیکھا کہ قیامت تمام ہرگزی ہے لوگ پل مراطیب برکت کرنے والے ہیں، میں نے بھی عبور کرنے والے ہیں کیا، لیکن جناب قادر عینہ نے میرے روک دیئے کامک صادر کر دیا۔ رسول اللہ صلیم نے آپ سے

کہا کہ اس شخص کو پل مراطیب سے عبور کرنے سے کیوں منع کر دیا ہے۔ سعید گنے فرمایا اس نے یہ رے فردنا مذق روک رکھا ہے ایسے نے اس کا رزق نہیں رکا۔ لیکن دشیخین کو گالیاں دیتے ہے جناب قادر عینہ نے کوئی قیامت میرے فریاد کو دوگئے اور دوں نے

کہا نہیں، بلکہ قیامت نے اس کو صاف کر دیا ہے۔ جناب سید نہ فرمایا قیامت نے میرے فریاد مشین کے درمیان کیوں دھل دیا، کہ میں خواب سے بیدار ہو گیا، میں نے قم کولیا اور اس سید کے پاس لے گیا اس نے اس بات پر تجھب کا افہار کیا، میں نے اس کو خواب کا تاقبرتبا یا وہ روپڑا، اور کہا میں تجھے گواہ کرتا ہوں احمد اللہ اور اس کے رسول کو گواہ بنانا ہوں۔ کہ جب تک میں زندہ رہوں گا، ان دوں کو کسی کا یا لیا نہیں۔

مقریزی نے علام سراج الدین سے رعایت کی ہے کہ آپ کو محمد جسین کی نے حکایت کی ہے۔ کہ میں تاریخی تیمور لنگ کی تبریزی آیت پڑھا تھا، اس تاریخی نے کہ جب میں علیحدہ ہر تھا تو عیسیٰ پر طلاق حاصل ہو، فخلیلہ تحریک الحیدر صلوا، اس کو پکڑا، اس کو باندھو، پھر اس کو جنم میں رکم کر دیا اس آیت کی اکثر تلاوت کرتا تھا، میں نے ایک بارعندہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور بعد میں ہم خضرت کے پہلویں بیٹھے ہوئے تھے اسی میں نے کہا اے اللہ کے دشمن قم یاں بیٹھتے ہو، میں نے امادہ کیا

الحمد لله رب العالمين . اس نے کہا تم حسین کو چھوڑ دو ، حصہ میں پتھر تھیں کرو دوں تھا ، میں عقیدہ ہے بیدار ہو گیا ۔ اور بتھے  
کہ اذ و بن نعیم حجۃ نے بیان کیا کہ محدثین ہم توکل نے ابو حرام حسن عسکری کو قتل کیا ہے ۔ بعد اور من خط پر لیا ہے ، معتبر ترین  
لارکوں کو نیز راستستق کے پڑھنے کا حکم دیا ۔ وہ تین دن تک بہار جا کر تھوڑی سو سوچیں والکر تھے تو ہر سے لکھوں بارش پا بلکہ ذہنی ہے ۔  
لختار تھی تو کہا میک راہب لفشار تھی کچھ ساکھ تھوڑے دو بار نکلا جسیں کام نام خانہ تھیں تھا ، ان لوگوں نے آسمان  
کی طرف اپنے ہاتھوں کو بند کیا ، بارش سے بیراب بڑھ کر ۔ پھر درود سے روز بارہ نئے انہوں نے پھر طرح  
فلک پھٹایا ، کافی بارش سے بیراب ہوتے لوگوں نے اس بات پتھر کیا ۔ بعض لوگ لقرائیت کی طرف اپنی اور  
کچھ مختصر کو یہ بات تاریخ اگرگر حرمی اپنی نسلے اتو امام حسن عسکری کو قتیل صد بار دیا ۔ ایک سے مختصر نے بالا اپنے  
کافی حصہ حملہ والے علیہ حادثہ دیکھ کر اس سے احتی اک خبر ہوتی ۔ اس حصے مام الوجہ نے کہا لفشار تھی کو بلکہ دم بیرے سا کھاتے  
ہیں ہبکی خدمت میں کہا گیا کہ بارش کافی بڑی ہے ۔ ان لوگوں کے جھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ، فرمایا  
ہیں لوگوں کے شک کو حذر درہ درکوں کا استغفار ان کو نکھنے کا حکم دیا اور مسلمانوں کے نکھنے کا بھی حکم دیا اور سارے  
اپنے ہاتھ کو بلند کیا ، رہیان نے بھی اپنے ہاتھوں کو ایک سے ساقع بند کیا ، اسکا پر باطل حجت ہے ۔ بارش بڑی  
ایک شخص کو راہب کے ہاتھ کا پڑھنے اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں مٹا اس کے چھین لیتے ہوئے کام حرم دیا ہوا ہے ۔  
لیا ریکھتے ہیں کہ راہب ایک لکھیں کے درمیان آدمی کی مددی موجود ہے ، اب ہجتے اس طبقی کو ایک کھڑے پیں  
لیسے دیا گزیا ۔ اب ٹھیک باراں گھوڑا اس نے بارش کو ٹھیک کیا ، بادل پھٹ کیا بول جلیا ، صبح غابر  
ہو گیا ، ہجت نے کہا اے الہم ڈری کیا ہے ، فرمایا یہ المطر کے نہیوں میں سے ایک بخوبی ہے ۔ جس کی وجہ  
کے لئے لکھ کا سیب ہوتے ہیں ، جب نبی کی ہمیشی آسمان پر کھلے کاہر ہے جاتی ہے تو باہم ہو جاتی  
ہے ۔ انہوں نے اس بات کا احتساب کیا جس طرح حضرت نبی فرمایا تھا اس کو دیسا یا ، اللہ ہے شبد فدا  
کیا ، ابو حسن عسکری ہے مختصر کو ان لوگوں کے رہا کر کے اس کو قتل دیا جائیں کے ساکھ تیر کے احمد سنت  
کو گھوپتے گے سر من را اس میں غرست کے مخالف قیام فرمادیا ۔ انتہی جاہل الحقیقین ، پیر جواہر النعمانی  
کے الہم زیر سے رہا ایسے ہے کہ بنی صالح الٹعلیہ اور اک دستگیر نے فرمایا کہ میری بھی فاطمہ کا نام اس لئے فدا فرم  
لیا گیا الہ امانتے اس کو ، اس کی اولاد کو اور اس کے دوستوں کو اس سے الہ رکھا ہے ۔  
حضرت علی رضا علیہ السلام ہے کہ ردا یہ سبھی کہیں نے رسول اللہ علیہ السلام علیہ السلام کو فرمائی تھے جو ہے سنداۓ  
کے اللہ اے لکھ کی تھیں میں کوئی عرض نہیں کیا ہے اور وہ کوئی عرض نہیں کیا ہے اور وہ کرنے والے ہیں  
اللہ دوسرے کو گیر سے حوالے کر دے ہیں فرمایا اللہ نے کہ کوئی اور دیا ہے اور وہ کرنے والے ہیں ہے

کے مگر ان بھر یتھے اُپ، نے پڑھ لئے خلیل و کلم کو خواہیں دیکھا۔ اخیرت نے اپ سے فرمایا۔ ملے چکو  
تھا کہ پاکرو دو اُپ بندے سے بسوار ہوئے اُپ نے قاتل کے حملات کی تجھان بیٹھ کر، کہنا اکب سے بچھا  
نے ایس سیدان کو دھکک دیا تھا، دیکھا نے کہ اکبر ایک بارے البریعہ جس کی تغیری دیکھا ہے۔ بچھا  
نے سیدان کو بارے کی جزیروں کے دیکھنے کا شوق دیا، اسیدان نے کہ تو اس عقائد کرتے ہوئے اُپ کے  
سلفو جو بڑی بیصانے سے سیدان کو ایک ایسے گھر سی داخل کی جسیں مرد بوجو رکھتے۔ سیدان جانشہ کی اس  
کو اپ بڑھنے کو دیکھا۔ جب اسے پوچھ آئی تکہ اسکے لامحان اکٹھے دوڑا، میں سیدان ہوں افمال نے  
کہا جس نے اپنے سالخیوں سے کہا تم اس کے درپرے نہ ہو جائی مفتری نے سیدان کو اذیت دینے کا ارادہ  
کیا، میں نے اس کو تسلی کر دیا، میں نے سیدان کی تکرانی کی اور اس کو گھر سے پاہنچا دیا اور میں نے سیدان  
کو فراخ کرنے کے سلسلہ تیری عزیت پر پردہ، داٹے، جس طرح ورنے میری عزیت پر پردہ، داٹا۔ پھر  
ہمسایہوں نے پیچ دیکار کی آواز کر سنا لوگ، اکٹھے ہو گئے گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ تباہی سے باقاعدہ  
میں غلی ہوس تو میں قتل کیا ہما پر اعتماد کوکے پاس ہوتے اُسے اسحاق نے اسی تھنی سے اس  
میں نے بچھے المذاہد اس کے رسول کی خاطر سیدان کی مخالفت کرنے کی وجہ سے بچھن دیکھتا۔ اس تھنی سے اس  
کی درود پر کوئی بھی طرح نہیا۔ باشی کی کتاب تو یعنی ۶۰۰ الائیان میں اپنی تعلیم سے ہر روزت درج ہے کہ مہدی ہی  
بن مخصوص خوب دیکھ دیتا رہو گیا، تید خانہ کے نکران کو طلب کیا، اسے حکم دیا کہ قید خانے سے سی جنینی  
کو رہا کر دے، اور اس کو ایک ہزار دینار دے دے، اور اس کو اس بارث کا اختیار دے دے کہ عاصی  
پاس عزت کے سالخیوں کے سامنے گھروں کے پاس تشریف لے جائے، نکران نے سید کو رہا کر دیا۔  
اور ایک ہزار دینار اس کے پرداز کر دیتے، اس نے اپنے گھروں کے پاس جانا مناسب تقویر کیا، اس نے  
جب سوار ہونے کا ارادہ کیا تو اس سے تیڈ خانہ کے نکران نے کہا تھی قسم سے اس ذات کی حس نہیں تھے  
پھر کیا میگے اپنی قید سے رہا ہوئے کا سببہ بتایا کہ، کیا میں نے اپنے ناہلی اللہ علیہ رحمۃ الرحمٰن کو خواب دیکھا  
اُپ نے مجھے زیبیا سے میرے مخلوم بیٹے اٹھا اور کہت نماز ادا کر، پھر کو یا صاحب انصوصت دیتا ماں میںی  
العظا مل جھماً بعد الموت صل علی محمد وآل محمد واجحدی لی من امری فرج جاؤ و محشر جاؤ۔  
اسے آزاد کے سنتے والے اسے موٹا کے بعد پہلیں کو گوشت پہنچے والے ارجمند نازل فراہم پر دہر کاں پر  
ہم سکے افریقی میرے لئے فرانی اور لشکری عطا فراہم، میں ان حملات کو اس بارہ بڑھا تھا۔ جن کو قم سے مجھے رہا  
دیا، تھی خانے کے نکران کا بیان نہ کریں مددی کے پاس حافظہ تولی میں شے اُپ کی بات سے اس کو کہا کہ، کہ  
سید نے کیا کہا اخدا کی قسم میں حسباً سماحتا، میں نے خواب میں اکب عجیب کو دیکھا، اجس کے ماقولین اسے

۴۶

مشیح امام عبدالعزیز بن محمد بن علی بن احمد بسطامی کی کتابی در زیر المعاشرت سے بعض احادیث کو دار دیکھائی ہے اپنے نزدیکے تمام علمائے علم حروف میں زیادہ علم تھے۔ فقیہ اللہ اسرارہ فروہب نے علم و حرف ازدواج کیا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام علمائے علم حروف میں زیادہ علم تھے۔ فقیہ اللہ اسرارہ فروہب نے علم و حرف ازدواج کیا۔ او رحمۃ الرحمٰن علیہما السلام کو جمع کر کے روز تقبیسی ساعتیں میں ماہیں ان کی چھ تاریخ کو جمع کیا۔ او رحمۃ الرحمٰن علیہما السلام کو جمع کر کے روز تقبیسی ساعتیں میں پیدا کیا۔ جب حضرت امام عبدالعزیز السلام نے زمین پر آندازی کو اس وقت طالع برج سلطان میں تھا حضرت امام عبدالعزیز السلام وہ بنی مرسل ہیں۔ میں کو اللہ کا نسلیتے ہاتھ سے پیدا کیا جاؤ دیں ہیں اپنی بڑوں کو پھٹونکا کہ حضرت امام عبدالعزیز وہ بنی مرسل ہیں۔ میں کو اللہ کے اسلام پر ٹھیک ہیں اور ہم تو علم الحروف میں لفظ کو کیا۔ اپ کے پاس کتاب سفر الخباب باوجود حقیقتی میں دو دنیا میں علم حروف کی ملکیت تھیں جس میں عجیب لازم اور تسبیبیں ملکتیں واللہ اکثر بنیان کئے گئے تھے۔ اپ کے پاس ب المکوت میں حجود تھی۔ وہ دنیا میں دوسرا کتاب علم الحروف تھیں تھی۔ صاحبہ حکیم الاحرار نے حدیث شیعہ علیہ السلام کے کتاب المکوت کو سے لیا تھا حضرت اکرم علیہ السلام کے پاس ملکتیں اسے مستقیم بنتو و تھی۔ وہ دنیا میں علم الحروف کی سی کتابیں تھیں جو حضرت اکرم علیہ السلام تو سو ماں فحشی مالی نزدہ رہے۔

خطابیں ایں جیسے ایک عجیب سے روایت کر تھیں اپنی صلی اللہ علیہ وسلم سے محدثات کرنے میں کامیختہ تھے فرمادیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حدودت کو پیدا کیا اور ان حدود کو بیان فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ نے حبّ آدم بدلہ السلام کو بدلہ کیا لیکن اس نے اس کو آدم کی مشترکت میں سوچ دیا اس باز کو فرشتوں کی مشترکت میں فرمادیا جو حدودت متفقہ ہے اسی کی اقسام قسم کی فرشتوں کے درجہ کو معبدہ السلام کی بجائی پر جاری ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حدودت آدم اُن سردار سے آگاہ رہا تھا اپ کی اولاد کے وہ بیان فرمائتے کہ بیدا جوں کے تتمم علمون زیریزی اور اسلام عدید سکھا ہے اسے ملن سے کجب تک اللہ جعلتے گا ان کتابوں کی نوع سے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اپ کے فرزند حباب خاتما دیوبونیہ اللہ تک بھی قیامت علیہ السلام کا نام ہے دعلم سردار اور علم حدودت کے خارشہ ہوئے۔ حضرت شیعہ سلام اُن د رسول میں اللہ تعالیٰ نے اپ پر کام صحیفے نازل کئے تھے اپ حضرت آدم علیہ السلام کے وہیں ہیں اور اپ کے ول عہدیں اپسی نے کی بعد کمر مل کی اسی پر تھرے ہے بیان دال تھی اپ کے پاس علم الحدود میں ایک جملہ شکن کتاب موجود تھی۔ وہ دو تباہیں علم الحدود کی پوشی کتاب تھی حضرت شیعہ سلام نے سوال شہزادہ میرے ساپ پر ملعونی کیا فرمادیا کہ اس کے دل کا ساری طرف تکمیلی مفسوپ ہے پھر اپ کے بعد اپ کے دل کا ساری طرف تکمیلی مفسوپ ہے پھر اپ کے بیٹے یارہ اور اپ کے زانے

عفون کیا۔ اللہ کیا کر دیا ہے؟ فرمایا اس بات کو تیرے کے رب نے تم لوگوں کے ساتھ ایسا کر دیا ہے مادہ اس بات کوئم لوگوں کے بعد آئنے والے لوگوں کے ساتھ کرے گا۔ اس حدیث کو لا اور حب طبری نے روایت کی ہے۔ زیرین علیہ السلام آپ اپنے باپ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے چاری دلایت کا عہد اس وقت لیا تھا جب وہ اپنے باپ کی پیشست میں سمجھتے اور یہ لوگ باری و باری کو توک نہیں کر سکتے۔ پھر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نظرت کی اس بات پر تغیر کر دیا ہے؛ "حضرت علیؐ سے روایت ہے ارسول اللہ علیہ السلام علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسیح اول جو شخص حوض پر اتر ہو گا وہ میرے اہل بیت کوں لگائے اور وہ لوگ میری امت کے ہوں گے جو ان کو دوست رکھتے ہیں۔ وہ ان سب ابا بن الکلبیوں کی طرح ہوں گے۔ اس حدیث کو خالد حب طبری نے بیان کیا ہے "احضرت علی رضی اللہ عنہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات مقامات پر کام دیتے ہیں۔ ان مقامات کی خوفناکی بہت بڑی ہو گی؛ اس حدیث کو صحیح نہیں بیان کیا ہے۔ اسی سورجی سلسلہ حدیث کی وہ حدیث "الله وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ان حب کے محبت کو اکب سال کی عیاشت سے بہتر ہے اور چھوٹ ان بیت کی محبت پر مرکبیا، وہ پیشست میں داخل مکار

چاہے بھی صل اللہ علیہ وسلم سے رحمائیت کر شئی ہی کہ اپنے فرمادیم لوگوں کو جو پڑھا کرو جو حنفی درست رکھے گا اور یہ بحث من فتنہ میں سے بخوبی رکھ دے گا۔ اما جوں لوگیں اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص سے ہے مشین رکھتا ہے وہ رسول اللہ سے مشین رکھتا ہے۔ ابوالحید خدھری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے علی تیر کی باریں قیامت کے روز ایک عصا ہو گا جو بحشت کے عذابیں سے روگا، تم اسی کشیدگی سے من انھوں کو جائز ہونے پر باقی الماء حبل کی کتاب مذاقب ہیں رحمائیت ہے علی کو بانج پھر زیر الیسی وی اگر ہیں جو مجھے دینا و غیرہ ملے یادِ محبوب ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اپنے میرے حوالی پر کھڑکیوں کے میرے احمد کے جن حقیقی کو پہنچانے تھے جوں کے اس کو پہنچنے سیساں کریں گے۔ وحاظن اسدار حضرت علی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمایا جس شخص نے میری علیمات مکبارے میں بچے اور بیٹے وہی اس پر خدا تعالیٰ لستنتھے۔

رجوف اخلاقی حضرت علیؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان شفیق پرستی خدا میں جو نے پڑھا اسی بیت پڑھ لیا ان لذکر کیا ایسا کسے خلاف کسی کی اولاد کی یا ان کو کامیابی دیں میں عذر شد کوئی نہیں نہیں ملے اور خاص برائی کیا جائے خلیفۃ السلام کے طریق سے دانت کیا ہے۔ امام بن حییج کوئی نے کتاب پڑھنے محبت میں یا ان میں سورتے حدیث اولاد کی کیا ہے کہ دروزخ کے دروازوں پر لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے شیخوں کو زمیں کیا جس نے اسلام کی تاریخ کی اصل کتاب سے لے کر

والسلام پھر عیسیے علیہ الصلوٰۃ والسلام علم حروف کے دارث ہوئے پھر محمد صلوات اللہ وسلام علیہ رکن اور علی الہ و مسیح علم الحروف کے دارث ہوئے۔ امام جین بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے جس علم کی طرف موصیفہ عصیۃ المخلوقیہ والحمد للہ نے طرف دی تھی وہ علم حروف کی الف کی لام میں تھی۔ امام الف کا علم اظہیں ہے الف کا علم نقطہ میں تھے۔ نقطہ کا علم حروف اصلیہ میں موجود ہے معرفت اصلیہ کا علم عالم اندیشیں میں موجود ہے علم اندیشیت میں تھی معلوم میں موجود ہے علم شیعیت غیر بہوت میں موجود ہے یہ وہ چیز ہے جس کی طرف اللہ نے اپنے بنی اسرائیل علیہ السلام کے دارث ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد میں خوبی کے ساتھ اس کی طرف اشارہ ہے میں جو ہماروں کے دیوبجیوں کی طرف ایسا بحث ہے پھر اسے کافی تصور کارے مولانا محمد رسول اللہ علیہ السلام علیہ الرحمۃ الرحمیۃ علیہ حرمۃ علیہ السلام کے خالد بلور شاگرد ہیں پھر آپ کے بیٹے متوافق ہوئے جس کی طرف ایسا کو کافی کریماً آپ اللہ کے بنی حضرت ابی ایشیاء

کا دروازہ ہے۔ آپ اسلام میں پہنچنے والے میں جس نے سویں سوکی دنی (جو میری) کا تادھہ وضع کیا پھر امین میں اور سیمی نے اپنے پاسے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا۔ آپ راجح (امام جین) کے فرزند امام زین العابدین نے باپ سے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا۔ آپ کے بیٹے امام محمد باقر نے پھر آپ کے بیٹے امام جعفر صادق نے علم اسرار حروف کو بطور میراث پایا۔ آپ و شخص میں جنہوں نے علم اسرار حروف کے روز کے قدوں کو کھلا داوس اس کی بادوی کی کاون کو توڑا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ غابر، مزبور اور کتاب متن جزو شو میں ہے اور دلوں میں جو کہتے ہیں وہیں۔ او غیب کے بھید میں کی جیسا ہیں اور کاون میں جو جیسیں پڑی جاتی ہیں

خدا کے پاس بخرا ہیں۔ پھر احرار بخرا صاف، جامد صیفی اور کتاب علی کرم اللہ و پھر موجود ہے۔ سان

احروف، مشکرہ اور بحوث شامخ زبر النازح دسراخ ابو عبد اللہ زین کافی قدس اللہ سرور نے کہا ہے کہ حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام کا زنا کرنا اعلیٰ فخر ہے۔ اس سے شادہ میبیوں کے گذشتہ علم فرمادیا علیہم السلام دیجیاتا

کے حلاست اور تو کچھ دنیا میں واقعات گز کچھ ہیں۔ ان کا علم مراد ہے۔ مرید سے اشارہ وہ علم ہے جو کتب الیہ

اور اسرار فرمائیں موجود ہے۔ جو اسماں کی طرفت سے رسول اور انبیاء پر نالی کی کی یہی کتاب مسطور ہے اس

علم کی طرف اشارہ ہے۔ جو اوح حکومت میں تحریر کیا گیا ہے۔ یقیناً اس نام سے اس علم کی طرف اشارہ ہے۔ جو حضرت

اللہ کے کلام اور خطاب جلیں پایا جاتا ہے۔ نام فرضہ الطبع سے اس علم کی طرف اشارہ ہے جو غیب کی جانب سے

اللہ کے بحثات اس کو سنتیں اور اس کے کہنے والے کو ویکھتے ہیں۔ یہ غیب پر ایمان لائیں جائز ہے

کہ راستکی طرف اشارہ ہے۔ کبیر ایسا غرف ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی نالی شدہ کتبیں ان کے پر شیدہ راز اور

آن کا تغیریات ہو جو یہیں جائز ہوں۔ بات کی طرف شدہ سچے کہ وہ طرف ہے۔ جس میں رسول اللہ علیہ السلام

میں تبول کی بوجا کاروچ ہوا۔ پھر آپ کے بیٹے ہرمس یہ اللہ کے بنی حضرت ادیس علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہیں آپ بنی اور رسول ہیں آپ پر ایشیاء تعلیم نے تیس سیخے نالی کے معلوم حرفیں اسرار حکیمہ لطف ایشیاء

حدویہ اور ایسا بحث تلکیہ کی ریاست کی آپ پر ایشیاء ہو گئی تھی تمام عکسی کی آپ کے دروازے پر بچھا ڈالی تھی جسی کی آپ

کے فوارے کے نالیوں سے تمام عکسے توڑھاں کیا۔ آپ نے کتاب فرمادیا اسرا و فخار اور بردا تصنیف کی۔ یہ علم حروف میں

وہی کی پانچوں کتاب ہے بجزیل علیہ السلام نے آپ کو علیہ ایں کی تعلیم دی اسی علم کے ذیلیہ اللہ نے آپ کی خوبی کو ظاہر کیا۔ آپ نے پانچوں کتابوں کی بیانی ڈالی آپ سے علم حروف کو مر اسمہ نے سلکا یہ لوگ چالیس آیا تھے میں زیادہ مہر استھنیوں تھا یہ حکما اور ادباء کے باپ ہیں پہنچنے ہیں خبجوں نے طب کو فری کریا آپ اللہ کے بنی حضرت ابی ایشیاء

علیہ السلام کے خادم بلور شاگرد ہیں پھر آپ کے بیٹے متوافق ہوئے جس کی طرف ایک کتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام

علم حروف کے واپس ہوئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے بنی اور رسول ہیں آپ سکل ایک جیل العد کتاب بخوبی بیہی علم امورت

بین دسماں حکیمی کتاب ہیں۔ آپ کے بیٹے سام علیہ الصلوٰۃ والسلام دارث ہوئے پھر آپ کے بیٹے ارشاد چھر آپ کے

بیٹے طاری دارث ہوئے۔ آپ اللہ کے بنی بخوبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پھر آپ کے بیٹے تابع پھر آپ کے بیٹے قطب ایشیاء

ہوئے آپ سے نو گوں میں زین کو تقویم کیا۔ پھر آپ کے بیٹے اللہ کے بنی صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ علم حروف کے

واپس ہوئے پھر غوہیں فائیں نہ کو علم حروف کے واپس ہوئے پھر آپ کے بیٹے اسروع پھر آپ کے بیٹے اسروع

پھر آپ کے بیٹے تاریخ پھر آپ کے بیٹے ایم علیہ الصلوٰۃ والسلام علم حروف کے واپس ہوئے۔ آپ بنی اور بھر

بین اللہ نے آپ کے بیٹے پیر بیجیٹے نالی کے آپ سے شخص ہیں جنہوں نے علم جو میری ہیں گفتگو کی۔ کہا یا ہے کچھے نہانہ

کیسکی خیال علم حروف کاف کے جھاتی فزار دی یہ کتاب خدا میں علم حروف میں ساتوں کتاب تھی پھر کے دو فریضیں

اور اسماں علیہ السلام دارث ہوئے۔ پھر آپ لامیاں کے نزدیکیوں علیہ الصلوٰۃ والسلام مفاہیم ہوئے پھر آپ کے

نزدیکیوں علیہ الصلوٰۃ والسلام علم حروف کے دارث ہوئے پھر میکانی تعلیم دی۔ آپ ایشیاء

تعالیٰ کے بنی اور رسول ہیں۔ اللہ نے آپ پر ایشیاء کتاب تواریخ کو نالی کیا۔ اور آپ کو علم کیماں کی تعلیم دی۔ آپ نے فرمادیں

میں اسرار اوفاق اور وفق میں (وهم جو میری) کے سبب لوگوں سے زیادہ عالم تھے۔ آپ نے حضرت یوسف علیہ

السلام کے نالیوں کو دیا ہے۔ میں سچے باہم کا تھاں آپ کے وہی یوشیں بن علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر آپ کے

یہیں پھر تعلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ کہا یا ہے کتب زر و شستہ اور یہ جنہیں ہیں۔ آپ نے علم اسرار حروف کو حضرت

مری علیہ السلام کے اصحاب سے اختکیا۔ زر و شستہ کے یکم جامد سب نے علم اسرار حروف کو رشتہ کیا۔ وہ آپ کے

اصحاب میں سب سچے ہیں۔ پھر راؤ علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر آپ کے فرزند سیدمان علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر

سچے ہیں بخیا اپنے سیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وزیر ہیں۔ پھر اشیاعا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر ایسا علیہ الصلوٰۃ

والد و ملک کے سیاست اور حکومتیں بخراہماں شخص کے پاس موجود ہے جس کے پاس امر موجود ہے۔ جخراہ اس وقت تھا کہ  
بڑا گا بجپ الی بیتیں سے بیک آدمی کھڑا دیکھ دیکھ کر سے مصادر و فقید کی طرف اشارہ ہے۔ یہ الحدیث  
کہ بات اتنا ادا دے آٹھ کم خود فرم جو ہیں۔ یہ برج راز اور کہیں۔

نام جخراہ صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اسما کی تعیین کی تھی کہ دیکھ دی خود  
تو ہیں جو بجد سے لے کر کرتا ہے ملکیت سے سو وغیرہ ہیں۔ یہاں حدیث اس کتابیں طرف اشارہ ہے۔ یہ  
بیل کان و دیکھوں کا تیار کا علم موجود ہے صیفیتے جاپنا کہ رضی اللہ عنہ کا چیخ فرمادیتے یہ جس میں صدر  
والے بالغہ سنت نصیحتوں لا ہم موجود ہیں کتابیں اس کتابیں طرف اشارہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حضرت علی رائیک کے منہ کھوئے اور زبان میا کے کھوئے کے قدر سے کھووا تھا اس میں ہر چیز موجود ہے۔  
بخراہ ایک دشمن، الحکام اور فصلہ بارستکی مزدور پڑھے گی۔ یہ دیوبندی مقداریں موجود ہے۔ جخراہ پیر اور لغت کے لحاظ  
سے سبق بدی کے نیز امام جخراہ صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم میں سے فرخ خواص اور فرخ خاص ہے کہ کہا گیا ہے کیا  
محمد بن علی (علی اللہ فرجہ) کے ساتھ آخری نہیں میں ظاہر ہو گا۔ اس کو حقیقتاً نامہ مددی دلجلی اللذ فرجہ جلتی ہے۔  
کہا گیا ہے کہ حضرت محمدی رضی اللہ عنہ جس اس فرجہ شہر الطالیمہ کی خارج سے کتب کو کھالیں گے۔ اور جخرا  
تعدد کی وجہ پر ہے نکالیں گے۔ اس میں وجہ چیزیں موجود ہوں گی جن کو تل موسے اور اہل اربعین نے جھوڑا تھا  
جس کو فرشتہ اخوات تھے۔ بجهہ طبیریہ میں تھیں اور موسے علیہ السلام کا عصا موجود ہے۔ حضرت محمدی دلجلی  
اللذ فرجہ نام اگوں سے زیادہ علم والے اور علم والے ہوں گے۔ آپ کے داییں خدا پر ایک سیاہ لال ہو گا۔ آپ ام  
حسین بن علی رضی اللہ عنہم کی اولاد میں سے ہوں گے جاہ مسے اور حضرت آدم حضرت شیعہ حضرت اولیاء حضرت  
نهج اور حضرت اولیاء علیم علیم الصلوٰۃ و اسلام کے صحیفے مارویں ایں کو ایں بصیرت ایک جنگ سے دوسرے بزرگ  
کی طرف ہارے نہیں تھے اور جب بڑک اللہ تعالیٰ پڑا کہ مستقل کرتے ہیں گے۔

بعض عارفین نے کہا جو دو فرماند کے لادوں میں سے بیک رائی ہیں۔ ان کا علم سترین پوشیدہ علوم میں سے  
ہے۔ اور یہ دو پوشیدہ اور غیر پوشیدہ ہے جو کہ ساتھ انبیاء، اور اولیاء علیم اصلوٰۃ و اسلام کے پاپکردہ ولی  
خصوص ہیں۔ یہ دو مم ہے جس کے باہم سے بیک یا سیکم محمد بن علی زندگی کرتے ہیں۔ اولیاء کے علم میں خود و تبرک، شادی کے  
لئے خوردی ہے کہ دو علم تھیں کی معرفت سے علم خود کو خود رکھا کرے۔

حضرت علی کرم اللہ و جسم کی کتابیں بصرہ کی نیجی حدا کی وجہ سے بریاد ہوئیں تھیں۔  
حافظ ذہبی نے کہا کہ ست شیعہ کے بعد اس کلمہ کی تھیف کا علم ہو سکا کیونکہ فرمادیتی کی وجہ  
سے بصرہ بریاد کر دیا تھا۔ تہیم علوم و روزانہ چاریہ سے کہ ایسا کلمہ کی تھیف کا علم ہو سکا کیونکہ فرمادیتی کی وجہ  
نے آدم قریم اسما کی تیسم و می۔ جسی ان حضرت کی تیسم و می جو در بولی پڑھا تھا۔ اور یہ ۷۳ الفاظ بہیں تمام چور دفات  
نے ذہنی و رشت ایسی وجہ سے حضرت کی تمام ایسیں شائع و بریاد ہو گئیں۔ ارجمند ایسی وجہ سے

ٹھاس علم کو صیخ زیادیں آپ کو مطلع کیا تھا۔ صلی اللہ علیہ واللہ کامنے پر خاص قول ہیں آپ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ قتل علم کا غیرہ رہوں اور علی لاس کا دروازہ ہیں ۔ آنحضرت نے اس پیشہ کے ندویں کرنے کا حضرت علیؓ کو حکم دیا تھا۔ امام علیؓ رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ بجزریہ لینے کا ذوق میں حضرت آدم مولیہ الاسلام کے صیغوں ملکہ نظر تفرق حروف کیں میں لکھ دیا تھا۔ یہ ورنہ اذش کچھ تحریت سے تیار کیا گیا تھا۔ اور یہ بجزریہ اور حرف جامع اور حرف راجح کے نام سے لوگوں کو دریاں مشہور ہے۔ ہمایہ گیا ہے کہ جزریہ جامع میں وہ جزریہ بخوبی جو اولین کھدائی کے ساتھ گزد ہکی ہے۔ اور انہیں سچائی واقع ہوں گی۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اب بکر کے غائب پر ڈال دئے اور شفافی اخراج کا خراویا ہے اور راب صیف کو بجھ سے لے کر قشتہ نک قرار دیا ہے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے ریس ہے اور ہم میں سے بجزریہ اور ہم میں سے بجزریہ جامع ہے اور ہم میں سے بجزریہ جامع ہے۔ اس شان عینہ کے میمکن لکھا پا کی اولاد کے مکان کو جستھیں ہیں۔ ماموت بن ابریں رشید نے امام علیؓ بن موسیٰ رضا کی خدمت میں خلاصری کیا کہ وہ آپ کی سیست پاہنچیں۔ امام نے فرمایا آپ اعلیٰ سے ہوتے ہیں جو مکون آپ کے باپ اس کو ہمیں جانتے تھے تم تو یہی کہ کرنا چاہتے ہو۔ میکن جزریہ جامع تیری جیعت پر فلمت نہیں کرتا۔ اکثر علمائے اللہ تعالیٰ نے اس کا عدم روشنیہ کر لائے اللہ تعالیٰ نے اس کا دروازہ ہیں۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا

باعلیان چیزوں کا بیان جو کتاب الدار المفطم مولود امام کمال الدین ابی سالم محمد بن علیؑ حبیب شافعی قدمی القمي  
و افضل علمائنا علومہ و فیضہ نے فضل کی گیئی ہے۔  
تو تمہاری پیشے نگ جاوے کے نسلوں میں پہلی قلم نہ سرانی ہے اور اس سے تمام تعلیم متفرق ہوتی ہے۔ وہ پہلی قلم  
تھی بیوہ نیاں میں ہو جو حد ہوتی ہے۔

## باب ۶۸

بعنیان چیزوں کا بیان جو کتاب الدار المفطم مولود امام کمال الدین ابی سالم محمد بن علیؑ حبیب شافعی قدمی القمي  
و افضل علمائنا علومہ و فیضہ نے فضل کی گیئی ہے۔  
اس راز بایہر لودھنے خارج اور اس لواح کے انہار کی غرض ایسا برق کے لئے ہے کیونکہ یہ راز علم جسمی ہے  
کے جو شہر کے دریا اور ایک جھوٹا ہے۔ اس علوم کو ناسوتی مخلوق میں نہیں رکھتی اور اس کی طرف لاہوتی مخلوق یہ دو کھن  
سکتی ہے یہ عالم ہے جو الک حکم علیہ بالکل وسلام کے ساتھ خصوصی لکھا گیا ہے۔ یہ وہ ہم ہے جس کے بغیر صلی اللہ علیہ وال  
سلام ہم ہیں اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
اپنی لاکتم من علی جواهرہ کی بلا پری الحق زوج محل فیضتنا  
و قد تقدیف هذا ابوالحسن اپی الحسین ووصی قبلہ الحسنا  
یاریب جو هر علم لو ابسو ۷ بھے نقیل فی انت سخن بیسدا الوئنا  
وستحصل رجال مسما افون دھی

بیرون اتیج نایا تو نہ حنا

اہم علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ اگر میں وہ چیز نہ لوگوں کو سیان کر دوں جس کو میں نے برا الفحاظ صلی اللہ علیہ وال  
سلام کے میخفی پڑھنے کے بعد یہ مرا ہفتین ریخان شیوں کی کتاب یہ تبرع الحکمت کتاب مرا اس کتاب بجا بھوپھ  
و سکم کی منہج سنتا۔ تو تم لوگ مرنے چک جاؤ گے اور تم لوگ کہو گے۔ علی ہجوں سے زیادہ جھوٹی ہیں اور فاتحوں  
سے زیادہ خاست ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا بل کہ نبوا یا مام کیلئے اصلہ ہر اس بات کی انہوں نتکلیب کر دی جس کو ان کے  
علم نے اعلان کیا۔

میں نے اس کتاب ناطق میں سیٹ طور پر امام علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جذر کا ذر کیا ہے جو ایک بڑا  
ہدایت سے معلوم کی گئی تھی۔ جو اپنے نقل حروف کے جانشی داروں کے نزدیک تقدیف کی جاتی ہے کہا گیا ہے  
کہ لوچ تو ہم کی بھی ہے کہا گیا ہے تفاوٹ کا راستہ ہے کہا گیا ہے کہا گیا ہے کہا گیا ہے۔ یہ دو علیل اقتدار  
کتابیں ہیں ایک وہ جس کو نام علی کرم اللہ وجہہ نے کہیں اور پر کھوئے ہو کر خطر کے درمیان میں ارش دزدیا تھا۔  
ہم خطبہ کا بیان عنقریبہ نے گا جس کا نام خیس بیا ہے۔ درمیان ادب دہ نہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری

صافوت ہوں میں اپنی کا ایسا ہوں میں شدید انقوٹی ہوں میں جنہاً احشانے والا ہوں یہی محشر کا امام ہوں میں کوثریت والا ہوں میں جتوں کی تصریم کرنے والا ہوں یہی اگوں کو بیٹھنے والا ہوں میں دین کا یصوب ہوں۔ بیش تینیں کا امام ہوں۔ میں خدا کا وارث ہوں یہیں اخبار کا درگار ہوں میں کافروں کی ریخ دین اکھڑنے والا ہوں میں یہیں تکمیل کا بات ہوں یہیں دوازہ اکھڑنے والا ہوں میں احباب کو تفرق کرنے والا ہوں میں قیمتی یحمر ہوں میں اس شہر کا دروازہ ہوں میں پیشانہ ہوں یہیں مشکلات کو صاف صاف حل کرنے والا ہوں میں نون و انقਮ ہوں میں اپنی کا چڑغ ہوں میں تھی (ذی) کاسوال ہوں میں حل اتنی کامیاب ہوں میں بنائی غیر ہوں میں مراد مستقیم ہوں۔ میں بیسوں کا موقی محل میں نفات کا بھیم ہوں۔ بیش ذریعہ ہوں میں مضمون پہنچا ہوں۔ میں بند عالم ہوں۔ میں خب کی باتوں کی بخش ہوں۔ میں دلوں کا چڑغ ہوں میں رو ہوں کافوں ہوں۔ میں احتمام کی روح ہوں۔ میں بار بار حمد کرنے والا سوار ہوں۔ میں مد کرنے والوں کی مدد ہوں۔ میں مکن ہوں۔ میں شکار ہوں۔ میں قتل کیہوا ہوں۔ میں جامن المفتری ہوں۔ میں بیان کی یاد ہوں۔ میں رسول کی فضاحت ہوں۔ میں بڑوں کا شہر ہوں۔ میں سلام کا مستودن ہوں۔ میں تہوں کا توزنے والا ہوں۔ میں صاحب اذن کا ان ہوں۔ میں جن ہاتھ کرنے والا ہوں۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ میں فلاح یافتگوں کا امام ہوں۔ میں ایسا بستار کا امام ہوں۔ میں بیوت کبھی میں کی کان ہوں۔ میں روزے دوئے لوگوں کو پیش آنے والے واقعوت سے آگہ کرنے والا ہوں۔ میں ظلیل الاقباب ہوں۔ دوستوں کا دست کافروں کو کیا کو گرد دیا۔

سوید بن نوبل حلالی آپ کی طرف تکڑے ہو کر کہنے لگا۔ اے یہ راشیں جس بات کا آپ نے ذکر کیا آپ اس میں ماہر ہیں اور اس کو جانتے ہیں۔ آپ اس کی رف غصباں اگھے کے ساتھ جو جسم رئے اور اس سے نیطا۔ تام کرنے والیاں تیر لات کریں۔ بصیرتیں تجھے نہائل ہوں۔ اے بے نیول کے بیٹے الجیث بحدائقے والے سید عیاذۃ الرزق نے والے عزیزیں لباہر صنم ہو گا۔ ایک گروہ تم پر غائب ہو گا۔ میں جمیدوں کا دشمن کا رشتہ ہوں۔ میں اسماؤں کی ولی ہوں۔ میں اپس سماحت ہوں۔ میں ہر بیان کا دوست ہوں۔ میں بیکاںیں کا صفائی ہوں۔ میں فرشتوں کا لامناہ ہوں۔ میں الحک کا سندل ہوں۔ میں صرخ کا لخت ہوں۔ میں تیکل کا لفظ ہوں۔ میں یہیں جانتے کرنے والے ہوں۔ میں تایکل کا لفظ ہوں۔ میں عور ہوں۔ میں عج والہم کو کشتی ہوں۔ میں نج انسیا موآسی کی جست ہوں۔

میں عشقی کو محبوب کرنے والا ہوں۔ میں خدا کو فلم کرنے والا ہوں۔ میں تصریح کیا جان کرنے والا ہوں۔ میں بیشیں کی تفسیل کرنے والا ہوں۔ میں چادر و غلوں کا پانچوں آدمی ہوں۔ میں عورتوں کی کچھ تباہی ہوں۔ میں لفڑت والوں کی احتضان ہوں۔ میں اعلف پر کھر سعیض دے والے عدوں سے ایک مر جوں کی کچھ تباہی ہوں۔ میں کیم اموتھی کا رام ہوں۔ میں کیم اموتھی کا اندھا ہوں۔ میں اولیہ کا دل ہوں۔ میں انبیاء کا درشد ہوں۔ میں زبور کا ابیلہ ہوں۔ میں غفور اللہ اکابر وہ جعل۔ میں حیلیں (الله) کی

اللئے امن بھاگ کر گئے تھے باقی سب قتل کر دیئے گئے تھے۔ نہیں میں سے از لادہ لوگ پیدا ہوئے جنہت کے ہواب نماز ادا کی کیوں کہ وہ پرشیدہ کتاب کے مطابق اور کئے ہوئے چڑھے کے حالت سے واقف ہے۔ پھر یہ سعی اور پڑھنے والے سندھ کی طرف واصل ہو گا۔ پھر حرب نے یہ اشارہ اشاد فرازے۔

### معجیت پیدا ہی صواٹ فھل تصور لیل بضد الاول خماں منقوٹا ذانختہ دسا کان خیر حصل

قصیں علوہ ہونا چاہیے ہمیشہ کا آخری بدھ گھن ہوتا ہے۔ اس لیل اللہ تعالیٰ نے ہوانے علیقیم کر قوم خارپ ہجھا گناہ کر جیب بالوں میں آپ نے فریا نام دنوں سے دشمنی نہ رکھو۔ وہ نام سے دشمنی رکھیں گے۔ ابی عباس نے کہا۔ امام علی الہ کے نوجھ سے عطا کئے گئے۔ آپ اس باقی دسویں حصے میں ہمی لوگوں سے زیادہ عالمیں نہیں۔ زیادہ عباس نے کہا کہ یہ مسند کی مرتضیٰ ہیں۔ مخفیوں کی انتباہیں علم کی انتباہیں۔ زبانی ہر وون کی کم گرد پیغیر سے تقدیر ادا ہاں کے دروازے کی مرتضیٰ کے شیخ ہیں۔ مخفیوں کی انتباہیں علم کی انتباہیں۔ زبانی ہر وون کی کم گرد پیغیر سے تقدیر ادا ہاں کے دروازے کے تقدیر کو شروع کیتا ہے۔ اسے ابی عباس کو سب باسم اللہ اکرم من الرحمٰن الرحيم کے جیبین تسلیت رکھے۔ روم کے بادشاہ ہرقل نے ایک دو کوئین خطاب بدھی اللہ عنده کے پاس اس ہرقل کے لئے روانی کی کردہ آپ سے سورہ فاتحہ کے سواتر اور اسرار کے حق دریافت کرے۔ جنہت علی روپی المطعنہ نے اس تاصد کو ان اذول سے آگاہ کیا۔ امام کام اس ہرول کے راوی سے اور علم دائیے خدا کی تقدیر ہے۔ یہ وہ آخری فور کا الفاظ ہے۔ جس کو میں نے آپ کے دو جعلی کلام سے ضبط کیا ہے۔ جسی کرد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فریا میں علم کا شہر جوں جلی اس کا دروازہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہمیں دروازوں سے داخل ہو یا کرو۔ وہ شخص علم ساحل کرنا چاہے۔ اس کو دروازے کے پاس آنا چاہیے جنہت کے اذ توں سے ناظر کے احکام خلاہ ہو سنیں۔

ایک مشتمی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

ایک دن سرپر فریا۔ اس وقت تک نیا مت نہ ہوگی۔ جب تک نہ ہو۔ کی زین چیزوں ہر قو، بالوں اور چھوڑنے کے متعلق بیان کیا ہے۔ فریا بکیا نہ رکت کی ہو جائے۔ بہادری کی بارے اور سخاوت کی جائے پناہ ہے۔ فریا عدم تقدیر کے متعلق بدل کے لئے ہے۔ علم مند سے بغیر کے لئے ہے۔ علم خوبیاں کے لئے ہے۔ اور علم خوم نامے۔

لے ہے فریا۔ اس وقت سفر تک رو چب کر قبروں کو قرب ہو۔

فریا ہمداقر یا ان لوگوں کا قدر آپ نے یہ جملہ ایک سال کے جواب میں اشاد فریا یا رحمۃ حضرت جب اہل فرید کی رفتہ ہجاء کے لئے تشریف لے کئے تھے تو اس وقت چاند بری عقرب میں تھا۔ (فریا احمد بن قمران فوکل آدم اس سے بھی کم بھیں گے ہمارے آؤں اس سے بھی کم قفل ہوں گے۔ حضرت کافل ہنہاں اچانہ اسیں کا جانہ اسرا غائب کی اصل بھیر کی طرف اشارہ ہے۔

خوار عکی تعداد اور ہر دوستی۔ اکٹھ ہر زمانے حضرت مام علی ہمیشہ امام میں صورت تھیں۔ یہ اماجین صورت کری ہیں اور بادہہ خوار عکی تعداد اور ہر دوستی۔ اکٹھ ہر زمانے حضرت مام علی ہمیشہ امام میں صورت تھیں۔ یہ اماجین صورت کری ہیں اور بادہہ

سروشتہ اشادہ کیلئے۔ اس شخص کے لئے شوخی ہے۔ جس نے اس کلام کی تکی کو مخصوصاً پکڑا۔ اس امام کی اشادہ اور پڑھنے کو کہوں کہ وہ پرشیدہ کتاب کے مطابق اور کئے ہوئے چڑھے کے حالت سے واقف ہے۔ پھر یہ سعی اور پڑھنے والے سندھ کی طرف واصل ہو گا۔ پھر حرب نے یہ اشارہ اشاد فرازے۔

### لقد حضرت علم الاولین ہاستی ضمین بعلم الاخرين کستوم دکاشف اسرار الغیوب بیاسراها دعندی احادیث و تدبیر و ای تلقیدم علی کل قسم!

#### صیطط بكل العمالین علیم

پھر فریا ہاگریں چالہوں تو سودہ فاتحہ کی تفسیر سے ستراؤں کا مارھردوں ہے۔ پھر فریا۔ ق و اتفاقاً الجید است کاماتیاں جن کے جیبید مخفی ہیں اور ایسی عبا یہیں ہیں جن کے کائنات بندیں یہیں۔ یہیں کیا یہیں کیا یہیں دیکھ کیا یہیں دیکھ کیا یہیں۔ زبانی ہر وون کی کم گرد پیغیر سے تقدیر ادا ہاں کے دروازے کی مرتضیٰ ہیں۔ مخفیوں کی انتباہیں علم کی انتباہیں۔ زبانی ہر وون کی کم گرد پیغیر سے تقدیر ادا ہاں کے دروازے کے تقدیر کو شروع کیتا ہے۔ اسے ابی عباس کو پڑھو گئے تم لوگوں کے امام ہو۔ پاک ہے۔ وہ ذات ہر قیمت کو ادا کے لئے کتاب کو شروع کیتا ہے۔ اسے ابی عباس کو سب باسم اللہ اکرم من الرحمٰن الرحيم کے جیبین تسلیت رکھے۔ روم کے بادشاہ ہرقل نے ایک کی موت کے بعد زندہ کر لے۔ دلایات کو اس کے گھوڑوں کی ہات لانا چاہے۔ اسے تضور فیصل کی تعمیر کی دلت برجوں پر فالے اور علم دائیے خدا کی تقدیر ہے۔ یہ وہ آخری فور کا الفاظ ہے۔ جس کو میں نے آپ کے دو جعلی کلام سے ضبط کیا ہے۔ جسی کرد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فریا میں علم کا شہر جوں جلی اس کا دروازہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہمیں دروازوں سے داخل ہو یا کرو۔ وہ شخص علم ساحل کرنا چاہے۔ اس کو دروازے کے پاس آنا چاہیے جنہت کے اذ توں سے ناظر کے احکام خلاہ ہو سنیں۔

ماہل رفع ہٹولتے مفقول منصب متوالیے مضان الیہ محرومہ تذاکرے جنہت نے طالع متوسط اور نظر کے متعلق بیان کیا ہے۔ فریا بکیا نہ رکت کی ہو جائے۔ بہادری کی بارے اور سخاوت کی جائے پناہ ہے۔ فریا عدم تقدیر کے متعلق بدل کے لئے ہے۔ علم مند سے بغیر کے لئے ہے۔ علم خوبیاں کے لئے ہے۔ اور علم خوم نامے۔

فریا ہمداقر یا ان لوگوں کا قدر آپ نے یہ جملہ ایک سال کے جواب میں اشاد فریا یا رحمۃ حضرت جب اہل فرید کی رفتہ ہجاء کے لئے تشریف لے کئے تھے تو اس وقت چاند بری عقرب میں تھا۔ (فریا احمد بن قمران فوکل آدم اس سے بھی کم بھیں گے ہمارے آؤں اس سے بھی کم قفل ہوں گے۔ حضرت کافل ہنہاں اچانہ اسیں کا جانہ اسرا غائب کی اصل بھیر کی طرف اشارہ ہے۔

خوار عکی تعداد اور ہر دوستی۔ اکٹھ ہر زمانے حضرت مام علی ہمیشہ امام میں صورت تھیں۔ یہ اماجین صورت کری ہیں اور بادہہ

وہ دسم کے نہاد ممالی پر حرف را کی حکومت تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے مرتبہ ایک یا شخص کو بھیجیے گا جو اس امت کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے گا۔ انس بن مالک نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریں اس دا فلہ ہوئے تو پیشہ کر ہر چند شن برگی۔ جس روز آپ کا انتقال ہوا تو اس دو زندہ نیت کی ہر چیز تاریک ہو گی حقیقی۔ ام اتحویں سنتی کو جھاؤ نہیں سکتے تھے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے میں مہدف تھے کہ ہم لوگوں کے اپنے دلوں کو نکل پا جائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتوں ہزار سال میں کسری سے نوشیروال بادشاہ خادل کے زمانے میں عامہ افضل میں پیدا ہوئے۔ صاحبان کشف اور شہروں کے نزویک مصلی اللہ علیہ وسلم انتساب درجود کی فاتحیں ایسا مصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سب سے پہلے جس حجز کو اللہ تعالیٰ نے مدد کیا ہے وہ میرا نور تھا:

وہ مکہ مدد ہے جس سے حق نے کتاب وجود کا انتشار کیا۔ آپ باشور امروں اگر اس امر میں اللہ علیہ وسلم  
ابتداء ہوئی جو خود محمدیں اور کپی کی خلقت احمد ہے تو وجود کی خلقت ناص بحقیقی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ما فہم اور خاتم ہیں اور جس طرح آپ نبیل محدث خود محمدیں اور آپ کی کے خلیل اللہ تعالیٰ نے کتاب اور کتاب فتح کیا۔ اسی  
طرح اللہ تعالیٰ آپ کی ذات سے کتاب اعادہ (دربارہ الحنف) کا افتتاح کر رہے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتیا میں بھی  
تفصیل ہوئی تھیں سے زین شکار کی جائے گی ۱۳۷۲ء میں طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ حمدا تحریر کے ساتھ اپنی کتاب  
از ان کا مخصوص کیا ہے فنا تحریر عرش کے لئے ایک ماں ہے اللہ کی طرف سے نامخ محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نام سے جاری ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتیا میں اس وقت نامہ نہیں بھولی جائے تک زین  
صلی اللہ علیہ وسلم کا عدد اور اسلام کا عدد برابر ہے اور اس عدد کے کچھ حدود ہیں میں پختا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کا کاتات کا دل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آخری زمانے میں ایک خلیفہ کو نکلے گا۔ اس وقت زین بور کشم سے  
بھوگی۔ وہ خلیفہ زین کو عدل و انصاف سے پرکرو گے گا۔ آج ہمیں کامن ہے ایک ملن باقی تو کافی نوادراد فاطمہ زیرا  
نی اللہ عنہا سے یہ نیٹو ڈین کا مالک ہو گا۔ آپ بہت سرخ ناک ولے بہت زیادہ شریل اگھو ہوئے ہوں گے آپ  
کا داشت خزار پر ایک قی مہر کا۔ جس لوایہ اب حال جانتے ہیں۔ آپ کا اسم گرامی محمد (صلی اللہ فرجہ) ہو گا۔ اسی مرد  
لقا ساتھ ابھی مت پڑھ رہے والے اور بالوں والے ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ عقیب پریدعت کرنتم کر  
ے گا اور آپ کے ذریعہ بہشت کو زندہ کر دے گا۔ آپ کے گھوڑے زین صفا اور عمن سے پانی پینی گے۔  
پس کی وجہ سے زیادہ نیک بخت لوگ کو فر کے لوگ ہوں گے آپ ماں کو ببر برا پر نظریم کریں گے دعایاں اضاف

لار آسمانی کتابوں میں موجود ہیں اور اسلامی کتب کے راز قرآن مجید میں موجود ہیں سا وہ تمام قرآن مجید کے راز سوتھہ فائز  
میں موجود ہیں اور ہر کچھ بسم اللہ الرحمن الرحيم میں موجود ہے وہ با بسم اللہ الرحمن الرحيم موجود ہے اور ہر کچھ اس بائی میں موجود  
ہے وہ تمام کا تمام ہا کے اس نقطہ میں ہے جو یا کسی نئے موجود ہے اما علم رحمي اللہ عنہ نہ فرمایا میں وہ فقط  
حوالہ ہو جائے یعنی موجود ہے نیز فرمایا علم کیک نقطہ ہے جس کو جاگروں نے زیادہ کرو جاؤ ہے الف دعیت پڑلات  
کرتا ہے جس کو لا سخون جانتے ہیں یا کے عارف تو گوں نے تذکرے کو دیتے ہیں جیسیکہ اگر حاصل ہے پہنچنے والوں نے جس میں  
دھنی احتیا پرکشہ ہے دال یک دو بھے ہے جس کو پسے لوگوں نے مقدس کیا ہے تمام نوموں کا اس باض پر اتفاق ہے۔  
یعنی مسلمان بصاری یہ ہو جو کسی کو دنیا کی مدحت ساخت ہزار سال ہے اور اس بابت کی تائید وہ روایت تکنی ہے۔  
جو بنی اسرائیل علیہ السلام وہ مسلم ہے وہ بیت کی گئی ہے ما کپسے فرمایا دنیا کی مدحت سات ہزار سال ہے اور یہ آخوندی  
ہے تو پر یہ بھی اکیا ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہور قیامت ان دونوں کی طرح بیجے گئے ہیں آپ نے اپنی  
سبابہ اور وہی اٹھی کو ساختہ ہاتے ہوئے اشارہ کیا۔

انہم میں وہی اللہ عنہ کے فرمایا۔ دینیا کے برابر ہونے میں ہزار سال باقی ہیں اور نبی نزولِ دنیا میں بھی اسی طرح تحریر ہے۔ ان عبارتیں رضی اللہ عنہ نے کہا تھا لیکن دینیا آخوند کے محتقول میں ایک بخت ہے اور نبی دینیا کے آخری ملن میں موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ نے نہ کہا (تیامت کا) لفظ تھا مگر رب کے نزدیک ایک ہزار سال کے برابر ہے جس کو تم شما کر کر تھہہو۔ دینیا کے تعاقب و ریاست ہے کہ یہ ایک بعد ہے آخوند کے جھوپیں سے۔ اور آخوند کا جمعہ سات ہزار سال کا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کہ دینیا کے ہر ہزار سال کے موخر کے یہ ایک بخی کو واضح جھوپ ادا دلائی قاطع کے ساتھ پیش کیا۔ تاکہ دینیم کے جھنڈے بے ہندوؤں اور بیرون کا سید حادراست خالہ ہو پہنچے ہزار سال میں حضرت آدم تھے اور وہ سبے ہزار سال کے نو تین پر حضرت اوریں موجود تھے اور تیسرسے ہزار سال کے وقت حضرت نوح موجود تھے پوچھتے ہزار سال پر حضرت اور ہمچشم پنجوں ہزار سال پر حضرت موسیٰ اور چھٹے ہزار سال پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے اور ساتوں ہزار سال کے موخر پر حضرت محمد علیہ وآلہ وسلم موجود تھے آپ کے ساتھ بیوت ختم ہو گئی۔ اور دینیا کا ہزار سال تمام ہو گیا پہنچے ہزار سال میں شادیہ زمل پر موجود تھا۔ دوسرے ہزار سال میں شادیہ مشتری تیسرسے ہزار سال میں موجود پوچھتے ہزار سال میں ستارہ شمشیں موجود تھا۔ تو پانچوں ہزار سال میں شادیہ نبہر موجود تھا۔ اور چھٹے ہزار سال کے موسم پر ستارہ خطاؤ موجود تھا۔ اور پانچوں ہزار سال پر ستارہ قمر موجود تھا۔ حضرت آدم کے ہزار سال کے موخر پر حضرت آدم کی ہزار سال کے موخر پر حضرت افس کی حکومت تھی۔ اور حضرت اوریں کے ہزار سال پر حضرت بیکی حکومت تھی۔ حضرت نوح کے ہزار سال کے دوست ہوتے ہیں کم کی حکومت تھی۔ حضرت اوریں کے ہزار سال پر حضرت والی کی حکومت تھی۔ حضرت موسیٰ کے ہزار سال کے حضرت موسیٰ کی حکومت تھی۔ حضرت عیسیٰ کے ہزار سال پر حضرت والی کی حکومت تھی۔ حضرت موسیٰ کے ہزار سال

لام علی رفل سے آپ نے پہنچے باب امام حرمی المعلم سے آپ نے پہنچے باب امام جعفر صدوق مسے آپ نے پہنچے باب امام محمد باقر سے آپ نے پہنچے باب امام زین العابدین سے آپ نے پہنچے باب امام حسین سے آپ نہ ہانجھے ہاں امام علی رضی اللہ عنہم سے بطور دراثت حاصل کیا ہے۔

اما جعفر صادق فیض اللہ عنہ وہ ذاتیں جنہوں نے کتاب فودانی کے سند کی تبیہ غواصوں کی ہے اور دہان سے مزبوروں کو مکالا ہے اور اس کی کافیل کو ظاہر کرایا ہے اور اس کی ہائیکیوں کی تفسیر کی ہے۔ آپ نے حدف کے اسلام دریزیں خافیہ کو تصنیف کیا۔ آپ سے دوامت ہے کہ کچھ ساتھ سال کی عمر میں حقائق کے متعدد غوطہ زندگی کرتے تھے۔ آپ کی نے فرمایا تھا کہ اللہ اپنے بندھل پر اپنے کلام کے ذریعہ ظاہر ہے ملکن لوگ آپ کو خیس کیتھے۔ آپ سخنہ اس کتاب میں اقام سبده کے وزرا اور ایروں کا ذکر کیا ہے کہ اس باہت سے ان کو اتفاق ہو گا۔ اور کیا چیزان سکھتے ظہور پذیر ہو گی۔ یہاں تک کہ قیامت، قائم وہ جلتے گی۔ فرمایا ہم نہایت ضبوط پڑائیں ہم کو جھکوڑیوں میں وہت نہیں دستیں یہ اقام سبده عسویں ہمیں ہیں لکھ جانا لی خطوط بہیں جس کو پھر بادشاہوں اور انبیاء نے وضع کیا جسہوں کے دینا کے جو ہتھیں کا جو نہیں ہے۔ پھر لکھا تحد شادہ لوگ یہیں با فردیوں بھٹی بتر جسی سیمان بندوں اسرائیلی اللہ کے بنی یهودا اسلام۔ سکھندر یونانی اور اندیشہن باہک نارسی متعینہ معلوم ہونا چاہتے کہ سوہنل کے شویں میں جو حروفتیں انہیں روز اور لکھ پڑیہ ہیں ماؤنہ لکھ حرف کے تھے مادا اور خواہیں پوشتیہ ہیں۔ اول لکھیں مناخ اور علاماتیں ملکاں کو یا نوں کو یا نوں کو جاننا ہے یا پھر وہ لوگ جانستیں ہیں جو علمیں راستیں اور تہذیبیں۔

حکم اور سماق کرنی تھے اپنی اس کتاب میں جسہیں اس خدمت عرب کے طالع کا بیان کیا ہے۔ ذکر کیا ہے کہ یہیوں کے علاوہ تینی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمتیں خاص ہوتے۔ اور کہتے گئے ہمچنان ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ پرہیز کا نزول ہوئے تو یا ہاں۔ ایک نے کہ آپ یہیں یہیں ایک ایسی قوم میں داخل ہوئے لا حکم دیجیہیں جس کی حدود دشمنوں صرف اس سال ہے۔ زیراً بعد پر اس کے علاوہ بھی کچھ کافی ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا دیکا یہیں ہے مکویا (المع) (المر) (ام) (کیمیعنی) (اطس) اور (اسم) آپ کے ان سے اٹک کر ہوتے ہو گئے۔ اور کہا۔ لے جھہا۔ آپ نے ہمہ اپنے کام کو کش کر دیا ہے۔

ایسا بارہ سال کے سبیکی تہجی سے ان کے اعداد کا حساب لکھا ہے۔ ان کو جلوں کے حاب سے ۹۰۷ پایا ہے اور جیسیکے بادشاہ میں ۹۰۳ یہیں جن حروفت میں تکرار پایا ہے۔ وہ عرب کا ۱۵ بادشاہ زیادہ ضمیبد اور زیادہ عزت والا ہو گا۔ اور جس میں افلاک کا حکمران ہیں لوگ۔ وہ بادشاہ عرب میں کمزور ہو گا صدیف نے کہا تم وہ سے بھل جیزوں کو گے وہ تو اپنے ہوں گا۔ تیار است میں کام نہ ہوں گا جس وہستہ کس کو کہیں کام کو کش کرے۔ آپ امام حسن عسکری سے آپ نے امام علی نقی سے آپ نے اپنے باب امام محمد تقی سے آپ نے پہنچے باب

کریں گے جبکہ دوں کو یقیناً کریں گے اسیکی خلافت کے دریان میں آسان تامن مطر است باش کو بر سادھے کا۔ نینین پنی تمامی محنتی کو کھا دیتے گی۔ بہ امام حرمی تمام پا مر اللہ ہوں گے۔ تمام نہ اس کو ختم کر دیں گے صرف خالص دین تانی اور بزر جو روکا۔ شہود و اکشف اور اللہ کی سچان سے عارف لوگ آپ کی بیعت کیں گے۔ ہر بیعت کو دو کروں کے اور ہر بیعت کو قائم کر دیں گے۔ امام محمد باقر فیض اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صاحب کوفہ کی درج میں سو نو سال میں کہا گیا ہے۔ آپ تیار ہے جاہیں پہلے استقلال کریں گے۔ اللہ تعالیٰ پرست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ تو پھر میں ہمکرت اور قتل طباب سے نہ رہا ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا امام گرای برجس خاتون ہے آپ علیہ کے ہمارا بیٹی کی اولاد میں مستحب ہیں۔

جب امام حرمی رجل اللہ فرجہ بخراج کریں گے۔ نعمہ خاص ہو پر آپ کے کھلے ہوئے دہن ہوں گے آپ اور تلوار بھائی ہوں گے۔ اگر آپ کے احتیبیں نکار نہ ہوگی۔ ترقیہ اپ تے قل نے کافر نے دیں گے میکن اللہ تعالیٰ آپ کو توار اور اپنی بانی عالم غالب کر کے گا۔ فتح مخوف کے سارے آپ کی طاقت کی میکن اللہ تعالیٰ آپ کے ہمکری ہوں گے۔ بلکہ دوں میں آپ کے خلاف عدادت کھیں گے۔ ایک موسمیں علی بن ابی طالب کام اللہ وجہ نے اس راجحہ عواظ اور پوشیدہ مرثی ہمیں اور مستقبل کے نشان کے متعلق فرمایا ہے۔ آپ یہیں ایک ہزار سات سو مصوبہ ہیں آپ چانکے نائل کے عدو کے بر بیان خاہیں صورتی پر تھیں ہیں۔ ادب خلق نے دیکھا ہے۔ انہوں نیں ایک صورت ستر او شاہوں پر شق نے ہے۔ ان بادشاہوں کے اعداد کو جیکیا ہے۔ انہوں نے ایک ہزار فرسو ساٹھ بادشاہوں کو پہاڑ اور اس میں کو اک سیداہ کے عدو کے بارہ سات اشکال موجود ہیں۔ امام علی جعیہ السدمنے اس بارے میں بنویسہ کے چورہ بادشاہوں کے حالت کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کا پہلا معاورہ ہے اور ان کا آخری مروان بن محمد ہے اور ان کے لئے خلافت پورے ۸۳۳ میں تامم ہے۔ یہ ایک نزول اور سے ہونے پڑا ہے پھر ان میں عدو خلق اور جمیع الاحباب میں مذاہجہ میں کام جعل الدین محو نے ان میں خلفتے عبا یہ کہ داد دل کا ذکر فرمایا ہے۔ پھر میں کام جعل الدین میں کام جعل الدین محو بن عباس رضی اللہ عنہم ہے جس کی بیعت پیغمبر اول ایام میں کی گئی۔ اس کے خلافت امام علی کرم اللہ و چونہ کی خلافت کی طرح جاہیں دس ماہ تھی۔ اور ان میں کام جعل الدین کا زمانہ خلافت پانچ سو سیخیاں اور سے مال ہے۔ اور یہ تمام کے مقام تیس خلیفہ ہیں۔

اور یہ امام حرمی رجل اللہ فرجہ وہ ذاتیں ہیں جن کی بیعت لوگ ماہ شوال میں کریں گے حضرت نبی اور حضرت عکھے ظہور کی ابتداء سے دینا کے ختم میں تک انتہا اور فارس کے بھید دل کو اپنے ہم نے ذکر کیا ہے۔ میں تو اپنی کتاب حضرت عکھے خدا بندی دروازے کے درستہ امام حرمی رجل اللہ فرجہ (ابن عباس) میں ساپنے میں پریکر ایسے آپ امام حسن عسکری سے آپ نے امام علی نقی سے آپ نے اپنے باب امام محمد تقی سے آپ نے پہنچے باب

مردہ شہر جائے گا جس طرح اس کا باب مردہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ استرتیت الساعۃ وانشق القمر  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ افترب للناس حسابهم وهم غفلة معرضون  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وما يد ریک فعل الساعۃ تكون قصیبَ

بی مصل اللہ علیہ والہ وسلم نے غفتہ برپا کرنے والے رہنماؤ راس کے ساتھی کے متعلق ہیں اس شخص کے نام اور اس کے اپ کے نام  
اللہ علیہ والہ وسلم نے غفتہ برپا کرنے والے رہنماؤ راس کے ساتھی کے متعلق ہیں اس شخص کے نام اور اس کے اپ کے نام  
اور اس کے تقدیر کے نام سے آگاہ فرمایا تھا، وہی کسے اخترام تکمیلے لوگوں کی تعداد میں سوتاک پیش جائے گی اور اس  
سے بھی آگے بھر جیسے گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فتوحات جو اپ کے بعد مسلمانوں کو فتحیں سنبھولے گی کے  
متعلق ساہگیا تھا اور فتوحات کے متعلق بھی ارشاد فرمایا۔ بجزیں کہ جہاں میں ہنس جاتے ہیں خوب ہوگا، آخر  
نے لامب دوم کے متعلق آگاہ کیا تھا۔ ابوالیاس اسی ہوا ترک کے جما کے متعلق فرمایا وہ جہاں کیا جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا من  
بوقی الحکمة فقد اتفق خیراً كثیراً اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں وہ فاتحات میان کئے ہیں جو چیزیں لوگوں کے  
ساتھ جانی ہو جکے ہیں اور آنے والے لوگوں کے ساتھ جانی ہوں گے جو کوئی لازم بھیجیدے موجود ہے۔ وہ اس کتاب  
والکن میں موجود ہے ساہنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا طب ولا یا میں لا فی کتاب مبین کتاب میں میں پڑھک  
ترک کا بیان موجود ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ ما فی طنافی الکتاب من شی ہم نے کتاب میں کسی چیز کا ذکر نہیں  
چھوڑ لے اعمیں یعنی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہر ایک چیز کا علم قرآن میں موجود ہے۔ یعنی لوگوں کی مغلیں اس کے معلوم کرنے سے  
عابر ہیں یعنی فرمایا۔ ہر کتاب کی ایک صفت ہوتی ہے۔ اس کتاب (قرآن) کی صفت حروف تسمی ہیں۔ ابن عباس نے  
کہا۔ اگر تمہارے کسی ادمی کے اونٹ کا عقول ربانہ ہے کی تھی گم ہو جائے۔ تو وہ اس کو زکر میں پائے گا۔  
ابن برجان نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے الحر غلبۃ الرؤم فی اونی الارض میں شفہ میں  
فتحیت المغلیں کا استخراج کیا تھا جس طرح اس نے کہا تھا۔ وہی اسی ساقطہ ہے ذکر کیا ہے کہ یہ حضرت آدم  
علیہ السلام کے علم ہیں سے ایک علم ہے۔ جن حروف سے حضرت آدم علیہ السلام اسرائیلیہ اور اشاد کو نیہ کا استخراج  
کرنے تھے یہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہم ایک حرف کے ذریعہ اپنے حالات پر استدلال کرتے ہیں۔ اور اپنے حروف  
کے ذریعہ اپنے انعام فلابری اور بطنی میں تصرف کرتے ہیں۔ پھر حضرت کے نہجہی معانی بھی ہیں اور بیان طبعی بھی ہم فلابری  
معانی کو سلفی امداد کے ذریعے کرتے ہیں۔ اور سلفی کے بالمعنی معانی کو علوی امداد کے ذریعہ سچانٹتے ہیں۔ پھر حرف جمل  
الشان علوم اور عظیم البران اسرار پر مادی سچے مان جوں کا ذکر پہلے گذرا چکا ہے۔ سبطین یعنی اللہ عنہم کے معلم ہیں  
اعقب نے اشعار بیان کئے ہیں :-

فتبد و محاذب منکرات سکر هست الحیاۃ لوکنت حیا

فتناً هولها یشیب الصبا  
لقتال بردى الشجاع الکبیر  
دھر اُوینش اشام عن آقویا  
ھائل منکر یوڈی علیا  
رتری الموعد مستطیلاً قویا  
یبلع الشطہ والجسور سویا  
لابدان یقطھہ امام المهدیا  
ملعت المعاطف طریا جینا  
قتلقی اذا اماما علیا  
الى المقربین طوعاً جینا  
ذاک بالعدل دالاھان حفیت  
دیوفی دکل حی و فیا  
تال معلم السبطین حقاً  
سبطین رعنی اللہ عنہم کے معلم ہیں بن اعقب تھے۔ وہ فامہ مصیرین مذکورین میں آپ کی قبر کی زیارت کی جان  
اور اس سے تبرک لیا جاتا ہے۔ جو ایں علیہ السلام جنت کے دو سیدب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
اویسیتیں اس وقت کے کرام فرمودیتے۔ جب آپ سیدبین تشریف فرمائے۔ آنحضرت کی خدمت میں امام  
بن او رام جیسین داخل ہوئے آنحضرت نے ایک بیب امامن کو اور دوسرا بیب امام جین کو دیا۔ دونوں خداوت  
سے معلم کے پاس تشریف لائے اور اپنا اپنا سیب محمد پاشے استاد کو دے دیا۔ اس نے ان کو جانی اللہ تبارک و  
قال نے اس کو فریب کی بتاں کی جسروئی کے متعلق گویا کیا۔ ہنی مصل اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اسے عقب کے  
لئے لگے۔ بھروسہ اور سچی ہٹو۔ ان عطايات کا مدرس شام اور جدار کے غاص و عام لوگوں سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔  
و جمال خراسان کی مشرقی نیشن سے خروج کرے گا۔ فتنے اور فساد کی میادوڑے گا۔ قدم ترک اور یورپی اس کی  
بڑی کیں گے۔ و جمال ایک خوبی سے گذرے گا۔ اسے کے گا۔ اپنے ویزینوں کو نکال دو۔ اس کے ویزے اس کا  
انغمی کیں گے۔ وہ کوتاه قاربت ہو گا اور یورپ ہو گا۔ وہ سنی آنکھ سے کوئا ہو گا۔ اس کی دونوں انکھوں کے دین  
کے دکھا جاؤ گا۔ وہ بیس دن ہفتہ کے برابر ہو گا۔ اور اس کے باقی تمام دن لوگوں کے دونوں کے دینہوں کے

والدہ کے پاس آنا چاہئیے جو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے گذشتہ لوگوں اور انے واسے لوگوں کا علم بطور میراث

دن لوگوں کو بھی طلب آپ سے زیادہ عالم کی کوئی نہیں پایا۔

پس نے کہا حضرت امام علی کرم اللہ وجہ کو تو سچے علم کے عطا کئے گئے۔ اور آپ باقی دسویں حصے کے

لذکن سے زیادہ عالم ہیں آپ پہنچے شخص یہی جنمول نے مربع سو مربض سو کا قاعدہ وضع کیا۔ آپ نے صدر

موجود ہوگی۔ عصما کے ذریعہ مون کل پیشانی کو دشمن کردے گا۔ اور انکوئی سے کافر کی تاک پر مر رکھا رہے گا۔

بیوی علیہ السلام کے طور کے علامت میں سے یہ باشندے کو سفینی خروج کرے گا۔ تھیس بڑا آدمیں کو کہ کی

حضرت آصفی یا یہم اسلام کا جو بہ وجود تھا۔ آپ کی اولاد کے راکھون انہیں اس کتاب بیان اور بیان

کیا تھا ہوگی۔ حضرت امام محدث علیہ السلام رحیم اللہ طبلہ پورہ کا نامور اس سال ہر کا مقام نے اپنی قسم کی

کیا ہے کہ ماہ رمضان پر روز محمد سخت آداز پیدا ہوگی۔ ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال میں امام محدث علیہ السلام

وائع ہوگا۔ امام محدث علیہ السلام کے خروج کی ایک علامت بھی ہوگی کہ ایک کواز دیتے والا آواز دے گا۔

یقین ہو زاہلیتے صاحب الزبان ظاہر ہو گئے ہیں روہ ۲۷ رمضان کی رات ہوگی۔ اور سونے والا کمر اور مٹا

اور کھڑا ہمنے والائیحہ جائے گا۔ آپ شوال ہیں خروج کریں گے۔ سالوں میں طاقت سال ہو گا۔ مگر ادقائق کی

نیجن سوین آدمی آپ کی بیت کریں گے۔ یہ تمام کے تمام نہ جوان ہوں گے۔ اور ہر عمر کا کوئی آدمی نہیں ہو گا۔

صد و مقام کو فرمو گا۔ آپ کو فر کی پیشہ پر ایک مسجد تعمیر کریں گے جس کے ہزار دروازے ہوں گے۔

اس کو عیسیٰ علیہ السلام نہیں کے دروازے کے پاس قتل کریں گے جب دجال قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے

ڈینیں کوئی شکر شخص باقی نہیں رہے گا۔ اور مختلف خیالات باقی نہیں رہیں گے۔ اپنی غیر نے ملائی

سے وابستہ الائیں نکلے گا۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصما اور حضرت سیدنا علیہ السلام کی

موجود ہوگی۔ عصما کے ذریعہ مون کل پیشانی کو دشمن کردے گا۔ اور انکوئی سے کافر کی تاک پر مر رکھا رہے گا۔

بیوی علیہ السلام کے طور کے علامت میں سے یہ باشندے کو سفینی خروج کرے گا۔ تھیس بڑا آدمیں کو کہ کی

حضرت آصفی یا یہم اسلام کا جو بہ وجود تھا۔ آپ کی اولاد کے راکھون انہیں اس کتاب بیان اور بیان

کیا ہے کہ ماہ رمضان پر روز محمد سخت آداز پیدا ہوگی۔ ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال میں امام محدث علیہ السلام

وائع ہوگا۔ ایک کواز دیتے والا آواز دے گا۔

یقین ہو زاہلیتے صاحب الزبان ظاہر ہو گئے ہیں روہ ۲۷ رمضان کی رات ہوگی۔ اور سونے والا کمر اور مٹا

اور کھڑا ہمنے والائیحہ جائے گا۔ آپ شوال ہیں خروج کریں گے۔ سالوں میں طاقت سال ہو گا۔ مگر ادقائق کی

نیجن سوین آدمی آپ کی بیت کریں گے۔ یہ تمام کے تمام نہ جوان ہوں گے۔ اور ہر عمر کا کوئی آدمی نہیں ہو گا۔

بابی اور زبانی تھیں قرۃ حرفاٰ کے کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب بھی گذشتہ جماؤں پر مطلع کیا تھیں نے حضرت اوریس علیہ السلام سے ان بھی

کے تعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا۔ ان مذلوں آدمیوں کو مرغ ناہر کتاب کا علم سوچا ہے یہ کتاب وہ

میک مقول ہے اس کا عمل ہے پاس ہے۔

یہ کتابتیں سترہ کو موجود تھا تو حضرت اوریس علیہ السلام سے میرا کٹھوہیلیاں نے اٹھائیں

الطبعة

کتاب الطالب العالیہ کے مرفق نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ اس سے ہال بیت کے شیعوں اور اتباع کرنے کے شرعی ذکر۔ کلام سلف سے خلفا کی تفصیل کے متعلق بیان ۱۰

لاب صوب اس محترمیں معمول ہے کہ وہ پیرجن کو متوفی کتاب مطابق عالیہ تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بیت کیا ہے۔ ان میں سے بخدا یہ ہے کہ حضرت کا لگد ریک جماعت کے پاس سے ہوا۔ وہ جلدی حضرت کی طرف سامنے گئے۔ قرباً با اتم کس تو میں تعلق رکھتے ہوئے انہوں نے کہا سے امیر المؤمنین امُّوگ آپ کے شیعہ ہیں آپ را یا ہم سنت خوب پھر فراہیا میں تم میں اپنے شیعوں کی علمائت نہیں دیکھتا اور نہ ہم اپنے درستوں کے باریں سب میوس و مختناہ میں۔ وہ لوگ جیاکی وجہ سے بجواب اپنے سے مُک گئے۔

حضرتؐ کے ساتھ یہ ایک شخص موجود تھا اس نے کہا ہیں آپ سے اس ذات کا واحد سطہ رئے کر سوال کرتا ہوں جس نے پاہال دیست کو کرم بتایا آپ کو مخصوص کیا اور آپ کو لوازاً ہمیں اپنے شیعوں کی علم راست سے آگاہ فرمائیے فرمایا ہمارے پلٹھ عارف بالله ہوتے ہیں اللہ کے علم پر عمل کرتے ہیں وہ فضائل کے مالک ہوتے ہیں ٹھیک بات ہوتے ہیں ہم - ان خود کی قوت الیمومت ہوتی ہے ان کا باب جو ہمارا ہوتا ہے ان کا چلتانہ واضح کے ساتھ ہوتا ہے اللہ کی اطاعت کرتے اس سے ڈرتے رہتے ہیں اس کی عبادت کرنے وقت اس کی طرف خشرخ و خضوع ظاہر کرتے ہیں جلتے وقت پریکر کو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کیا ہے۔ آنکھیں خی پچ کر کے جلتے ہیں اپنے کالن پینے رب کے علم پر لگائے رہتے ہیں اللہ خپارناہی ہوتے ہیں۔ اگر ان کی زندگیان اللہ تعالیٰ نے متفق وقت تک زمین کی ہوئی میریں۔ نوان کی رو جیں مولی ہیں ایسا لمحے لئے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور ثواب کے شوق کی خاطر قرار نہ پکڑتیں دروزاں عذاب کے خوف بھر سے وہ پنچے دلیل میں پیدا کرتے والے کوٹیا اور اس کے بڑا اور چڑک کو اپنی آنکھوں میں بھونٹا لھو کرتے ہیں بخت کے نزدیک ایسی ہے گویا الاول نے اس کو دیکھا ہے اور اس کے مختبر بریک لگا کر بیٹھیے۔ دوسرے ان کے بیک ایسی ہے گیا کہ اشتوں نے اس کو دیکھا ہے اور اس میں بعض عذاب دیگا کے شورے دیا اور ہر صورت میں

بے جیکر ہے جیسے مدن سے اس ووچھا ہے اور اس میں ایسی عدالت دیا جائی ہے جو تو سے دلوں تک صبر کیلئے ہے  
کام جام کا بہت بی راحت ہے دنیا نے ان کو جایا لیکن انہوں نے دنیا کو نہیں چاہا وہ دنیا نے ان کو طلب کیا لیکن  
دنیا کے قابو سے باہر رہنے والت کے وقت صیغہ پانچھڑا پانچھڑوں کو قائم رکھتے ہیں۔ تیلک کے ساتھ اجرتے تران  
روت کرتے ہیں، اس کے اشال کی پسے دلوں میں ہوتا رکھتے ہیں کبھی اس کی دوڑ سے پسے دکھوں کا علاج کرتے ہیں۔  
پانچھڑوں تھیلیوں گھٹنوں اور پانچھڑوں کو زین برجھاتے ہیں۔ ان کے آنسوان کے خساروں پرستے ہیں۔  
ٹکم کی نندگی میاں کرتے ہیں۔ اپنی گردوں کو چھڑانے کے سے اس سے الجا کتے ہیں۔ یہ ان کی رات ہے اور یہ ان کا

میجفری کوئل ہر سے آپ سے حاصل کیا یہیں نے اپنی لارج سٹاپ کے علم سے استفادہ کیا یہی وہ علم ہے جس کے  
بھی اس سہل تشنیع کے لئے پر ابھارا۔ خط سے معلوم ہی پاک ہوتا ہے، ہمیں سے شخص کے لئے ایک مقام ہیں  
ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے حرف الف کے بعد پر عذر و فتن مداری کو ضبط کیا اس سے کئی علم ذخیرہ من بروں کی اند  
پھوٹ پڑے۔ اگر اس علم کا حاصل درحقیقت قصور ہے تو کتاب شق الجیب کو بلا خطری کیجئے۔ تمہارے سے سُنیہ راز  
فلکوں پر ہلتے گا۔

ہمارے آفیشن ایو اسکن شاڈی کو اس علمی عجیب و غریب ملکہ حاصل فضا۔ ہمارے آفیشن ایو بیوین نے کہا یہ ۱  
نے ایسی کوئی پڑھنے نہیں دیکھی جس کے اندر شکل الایا مور جو دنہ بھر جی وجد ہے کہ بسم اللہ رحمن رحیم کے شروع میں موجود  
ہے کہا جو شان لگایا جاتا ہے ماں میں کوئی سنکوئی خاصیت موجود رہتی ہے۔ اگرچہ سانپ ٹھی پر کیوں نہ چلے امام  
جعفر سازیں ہمیشہ اسلام نے بصرہ حرمت سے سرکریں ایک بہت بڑے لاذ کو سیرہ دیکھا ہے تاپ کو اس کے متعلق آپ ایسا دروسی  
نام میں آگاہ کر سکتا ہے میں نے بعض لاڑوں کو کتاب فتوحات مکہ میں ذکر کیا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ آدم علیہ السلام کی بحث فرشتوں پر ثابت کرنے تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ  
فرشتوں کو اس بات سے آگاہ کرے۔ لکھرست آدم ان سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں کہا اے آدم ان کو ان ائمہ  
سے آگاہ کرو جب ان کو ان اسماء کے مشقیں آگاہ کیا۔ تو فرشتوں کی عابروی اس مسئلہ کے متعلق ثابت ہو گئی جو ان سے  
سوال کیا گیا تھا۔ اس مسئلہ کے علم سے عاجو گئے تھے اللہ نے آدم کو فرشتوں قرار دیا کیونکہ وہ پہنچنے کی فضیلت سے  
ان سے خلافت کے زیادہ حق دار تھے۔ شخص اس فضیلت کا پسخ جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بندول سے منہوس  
کر دیتا ہے۔ اس کو اپنے زمانے کا افضل انسان قرار دے دیتا ہے۔ اس راز پر لوگ مطلع نہیں ہوتے۔ مگر وہ شخص  
جو علوم کا امام ہو، اور معلوم شہر صلی اللہ علیہ وسلم و ائمۃ اللہ تھقا مرا لیہ کا دروازہ ہو حضرت ہمدی علیہ السلام  
اگلے اللہ تھریج کے حالات اور ایک کے خروج کرنے کے بارے میں ہم نے تعمیر اس کتاب شق الحجیب میں حل کیا ہے۔  
اے امام علی اللہ تھریج، خروج ذرا سے اسلام مسلط ہو چکا ہے۔ ان الذی درض علیک القرآن لاذ

اذا دار الزمان علی حروف بسم الله فاعهدی قام  
و يخراج بالخطيم عقيب صوم الا ناقر اسنه من عندي السلام  
الله کے نام کے ساتھ جب زمان حروف کے ساتھ گردش کرے گا تو امام محمدی کھڑے ہوں گے اپ  
اہ صیام کے بعد حیرم کے مقام پر نکلیں گے۔ بغرواء پیغمبری طرف سے اخیس سلام عرض کر دینا۔

جاییں یا کوئی کوئی کوئی بھی کسے مگر من کو دیکھتے تو اس کی عزت کرتے۔ لگر بد کار کو دیکھتے تو اس کو پھوٹ دیتے  
خدا کی قسم یا لوگ بپرس شیعہ ہیں ॥

مسلمین تین تبکیر کی کتاب المعرفت میں ہے صاحبین سب سے آخرین زندہ رہنے والے ابو طفیل نے کہا اے  
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دوست رکھتے تھے اور اپس کو باقی صحابہ پر فضیلت دیتے تھے۔ کتاب الاجاب میں  
منقول ہے کہ ابو طفیل عامر بن رانک کتابی بیش نے کہا کہیں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے امور سال کو پہاڑا  
آپ حضرت ابو بکر اور عکی غفیدت کے قابل تھے یعنی حضرت علی کو تقدیم کو درجہ دیتے تھے اور یہ بات بالاتفاق  
ثابت ہے کہ اپنے تمام مہاویں آخیر میں انتقال فرایا جو اہل العقیدین میں منقول ہے کہ اہل سنت اس  
شخص کو کافر نہیں کہتے جو حضرت علی کو حضرت ابو بکر پر فضیلت دے۔ یہ وہ بات ہے جس کی طرف تاہمی ابو بکر  
بانقلانی جبکھے ہیں اور اسی بات کو امام الحرمین نے کتاب الائشاریں اختیار کیا ہے مان و نبو حضرات کے دریمان  
فضیلت دینا اٹھی بات ہے یقینی بات نہیں ہے اور اسی بات کا یقین صاحب الفہم نے شرح مسلم میں کیا ہے  
امام اشعری نے کہا ہے کہ یہ بات تطہی ہے۔

ابن عبد البر نے اپنی کتاب استیعاب میں حضرت عمر کے عادات کے تحت بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن نے عمر  
سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا کہ اگر کوئی شخص یہ بات کے کہ عمر ابو بکر سے افضل ہیں تو یہیں اس بات کو برداشت  
نہیں تصور کروں گا اسی طرح اگر کوئی شخص یہ بات بیان کرے کہ میرے مذکور حضرت علی ابو بکر اور عمر سے افضل  
ہیں تو یہیں اس بات کو بھی بڑا نہیں سمجھوں گا یعنی کتنا ہمzu کہ اس باشناکی طرف وہ خوبی اشارہ کرتی ہے جس کو خطابی  
نے اپنے کا ایک سچے حکایت کیا ہے کہ آپ کے سچے کہا کرتے تھے ابو بکر اپنے ہیں اور علی افضل ہیں۔ ابن عبد البر نے  
بھی کہا کہ مصنف نے ابو بکر اور علی کے افضل ہونے میں اختلاف کیا ہے اور اس کو پہنچ جو حضرت علی کے عادات  
کے تحت بیان کیا ہے حضرت سیمان بالذرہ مقدمہ، غائب بن ارشد، جابر بن عبد اللہ الناصاری، ابو سعید جعفری اور  
یونین اوزم سے روایت ہے کہ حضرت علی میں سے پہلے اسلام کا شہادت اور ان لوگوں نے حضرت علی کو آپ کے غیر سے  
افضل تاریخ ہے زیر ال منصب کے ائمہ سلف کی یہک جماعت کے متعلق کہا ہے کہ وہ علی ابو حیمان کی ایک درس سے  
کہ میں فضیلت کے بارے میں توقف کرتے ہیں کسی ایک کو درس سے پر فضیلت نہیں دیتے اس عقیدے کے  
لوگ یہ حضرات ہیں ملک بن انس، یحییٰ بن سعید قسطانی اور ابن معین، خانظابون نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیاء میں

تائیت الدوڑت کے مواد نے ایک روایت بیان کی ہے کہ حضرت سیمان نادی رضی القدرین بن عباس میں زندہ رہنے والیہ تھی  
تھے تو پھر ابو طفیل زندہ رہنے والوں میں آخری محل بجسے ہر سوئیں یا مابداً اخلاف روایات کی بنی رکن کا ہے ایک

دن ہے (یہ لوگ علماء، واؤ) نیک اور پرسیر گاہیں، پاکیزہ عالم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دھستے ہیں، تھوڑے  
عمال کے ساتھ راضی نہیں ہوتے اور بڑے اعمال کو بہت زیادہ خیال نہیں کرتے۔ وہ اپنے نفسوں کو اتمام ملاتے ہیں  
اپنے اعمال سے ڈلنے ہوتے ہیں۔ وہی کے بارے میں تویی نبی میں احتیاط و لاؤ۔ یا مان میں تینیں والا علم یعنی پیش، فقیریں  
غم و لا صبریں علم والا۔ الادہ میں غنی تینگ دستی میں صاحب تحمل تخلیف میں صاحب عبادت کے وقت نہ انش والوں  
پر حرج کرنے والاشن دیتے والا۔ کہا نے میں نبی برترے والا جلال جبکہ کاتالب۔ ہر دیش میں خوش ہوتے والا خوش  
سے کہنے والا۔ ان کا کام (اللہ کا ذریعہ) ہے ان کی نکر اللہ کا اشکرا کا ذریعہ۔ وہ ذات اس حالت میں سرکرتا ہے کہ غفتہ کی  
اویح میں دنما نہ لے کے جو کچھ اس کو اللہ کا نفس اور رحمت حاصل ہو جاتی ہے اس کی وجہ سے صحیح خوشی کی حالت میں پیغمبر  
کرتا ہے جو چیز باقی رہ جلتے گی اس کی غفتہ رکھتا ہے اور جو چیز نہ ہو جاتے گی اس سے کنارہ کشی کرتا ہے اس نے علم کو  
علم سے ملا دیا ہے اور علم کو ہماری سے مقول کر دیا ہے اس کی خوشی دور ہے اس کا ساستی ذریعہ ہے۔ اس  
کی ارز و تھوڑی ہے منکر ایذا ج زا برد اس کا دل شکر کرنے والا ہے۔ اس کا رب (اس کو بربی بالوں سے اٹھ کر تا  
کے ہے اس کا نفس بجھے والا ہے۔ اس کا دین خصہ پی جانے والا ہے اس کا غصہ اس سے اسی بیسے اس کا ہمسایہ ۱۷  
ہیں ہے۔ اس کا حکم مفقود ہے۔ اس کا صبر بہت زیادہ ہے کوئی نیکی کی چیز بیکاری کی وجہ سے بجا نہیں لانا۔ اور  
ذس کو جیلک وجہ سے چھوڑتا ہے یہ لوگ ہمارے شیخہ ہمارے دوست ہم لوگوں میں سے ہیں اور ہمارے ساتھ ہوں  
گے۔ ان کے لئے کاکننا شوق ہے۔

آپ کے یک ساختی نیجی بند کی۔ وہ حامیں عباد بن شیشم نخا جو عبادت گزار لوگوں میں سے تھا غش کا  
سرگزیر ہے انہوں نے اس کو بلایا بتاؤ وہ دُنیا کو چھوڑ پڑا گا۔ اس کو غسل دیا گیا، ایمر المؤمنین اور ان لوگوں نے جواب  
کے ساتھ تھے اس کی شان جناد پر ٹھیکی۔

مناقب میں زن بکالی ضمیم اللہ عنده سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے زن  
تم جلتے ہو۔ کہ پرسیر شیعہ کوں لوگ ہیں، یہیں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں کے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی  
قسم میں شیعہ وہ لوگ ہیں جو حضرت کے پریٹ واسے ہیں بنارک الدین ہیں لیا ہیت، ان کے چہروں پر موجود ہو گئی سمات کو  
راہیں ہیں۔ دن کو عالم ہیں، وہ لوگوں میں جب دات پھا جاتی ہے اپنے لستروں سے اٹھ کر ہوئے ہیں، پہنچے  
شالوں پر حادیں، وال دین ہیں اپنے پادی کی صیغیں بناتے ہیں، پہنچ پشا نیزوں کا فرش بناتے ہیں۔ ان کے شالوں  
پر ران کے آسوجا ری ہوتے ہیں۔ یعنی گردنوں کو چھوڑ دانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف اتھارتے ہیں۔ دن کے وقت حام  
ہوئیں یہکم مرتبے ہیں شرافت ہوتے ہیں، نیک ہوتے ہیں اور پرسیر گاہ ہوتے ہیں اسے زن ایمر شیعہ  
وہ لوگ ہیں جو کوئی کل طرح نہیں بھوکتے۔ کوئے کے لائق کی طرح لائق نہ کرتے ہوں اگرچہ بھوک سے کریموں نے

البس میں یا شعار ارشاد فرمائے۔

نقول انسان بسان نقوول      بان الانام عبید لنا  
لوج سنتے ہیں کر ہم سنتے ہیں۔ کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔  
ذلا والذی جعل المختطف      ابانا دن امامتہ امانتا  
تم سے ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فاطمہ کو ہماری ماں تراویریا اب نہیں ہے۔  
والدی سبیط الیتی الهدی      و سلطانی الہدی خضر نا

ہمارے باپ ہر بات کے بھی کے و سبیط ہیں جس کے دونوں سبیطہ میں نور کا باعث ہیں۔  
فما صد تو ق مقلا تھم      علینا و لکن را افضلنا  
یہ لوگ اپنی بارثت میں پچھے نہیں ہیں انھوں نے ہماری فضیلت کو دیکھ کر اب کہا ہے۔

فاغر دیا بصیر و مشتنا      فاق ولهمید کو ما هلننا  
لئے ہم پر تھست رکانی ہے تاکہ یہ لوگ ہماری مانند ہو جائیں لیکن یہ اس مقام پر نہیں پہنچ سکتے جس پر پہنچ نہیں  
فان صدق و قرتد کفیت اہم      ران کذ بوسفها قولنا  
اگر وہ سچے ہاں تکم ان کے لئے کافی ہیں۔ اگر جھوٹے ہیں تو بے وقوف سے اپنی تھست رکانی ہے۔

بنا اللہ نرفع مالہم نطق      خا نواری سیحانہ حسبنا  
گھریں خود نہیں بروں گا تریم اللہ کے ذیعہ ایخیں دفع کر دیں گے۔ اللہ عیسیہ ہمارا مددگار ہے۔

اس سماں نے موافقین فیصل بن ابی حازم سے روایت کی ہے۔ کہ ابو بکر اور جمل کی آپس میں ملاقات ہو گئی جھنزت ابو بکر  
جھنزت علی کے چڑے کی طرف دیکھ کر مسکرا وہاں جھنزت علی نے فرمایا تھا کہوں مکرایا ہے جھنزت ابو بکر نے کہا ہیں نے رسول نبیل

اللہ علیہ السلام کو فدا کرنے کے شندے ہے۔ لیا بھوز احمد الصراط الاصغر کتب لہ علیہ الجواہر میں صفحہ سورہ  
کیلہ کے کچھ عبارت میں اس کو فدا کرنے کا لکھت عذایت نہ کیں۔ علام مسعودی نے اپنی کتاب مروج ذریعہ میں  
پڑیں گی حاصل ہوتی۔ تو میں تم سے اس کا کیا ہدہ فدا کرنے کا بیکن بارت اس طرح نہیں کے جس طریقہ خیال کرتے ہو۔ اب اپنے

کتاب کو نکلیف نہیں۔ اب ان جاتیوروں کے سروں پر پانی آستین پھیرتے تھے۔ بھی بن عبد اللہ عرض بن حسن  
جب دیکھ کی طرف دھماگ دیکھتے تھے پھر کو کہا کہ خلیفہ ہارون کے پاس لایا گیا۔ آپ کے قتل کا حکم دیا۔ آپ کو یا کہ  
لئے کہو تو غریب لکھا ویکھا جس میں بھارٹے ویے جانور موجود تھے جو کو جھوکا کر رکھا گیا تھا۔ ان جاتیوروں نے آپ کو کوئی

کتنے لوگوں کے مال کو حلال خیال کرنے ہے۔ اور آزاد لوگوں کو غلام بناتے ہو تو تم ہستے ہو کہ لوگ ہمارا مال ہیں سن سے  
کتنے آپ بامہر لکھتے اور صحیح سالم تھے۔ کتاب عدۃ الطالب بونفس ابو العباس بن عتبہ میں بھی اسی طریقہ میاں کیا گیا ہے  
رسعودی تھے روایت کیا ہے۔ کہ عبد اللہ بن مصعب نبیری نے کہا کہ یوسفی عن کا لقب جوں تھا۔ عبد اللہ عرض کے

لئے اس سے بھری تکشیت خدا کی ہے۔ خدا کی قسم میں نے شخص کو پیشے بھائی محمد کے سامنے جس کا نقش زیر  
بوجلد اللہ عرض کے فزند تھے۔ تیرے وال منصور کے خلاف یکجا تھا۔ اور یہ شخص پر ادبیات کی تھا۔  
تو مولیعیت کم نہ پھض لپعا تھا      ان الخلافة نیکم یا بھی حسن

سفیان ثوری کے حالات میں زید بن جباب سے روایت کی ہے۔ کہ سفیان ثوری نے کوفے والوں کو دیکھا کہ وہ  
حضرت علی کو ابو بکر اور عمر پر فضیلت دیتے تھے۔ جب سفیان ثوری بصرہ میں آگئے تو اس نے اپنی رائے سے رجوع  
کیا۔ اور یعنی کو حضرت علی پر فضیلت دی

الله حضرت نے بیان کیا جس میں ذاتی وغیرہ شامل ہے۔ کہ حضرت علی کو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن سبا حضرت  
علی کو حضرت ابو بکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے۔ حضرت علی نے اس کے مقابلے کا ارادہ کیا۔ اب سب نے کہا آپ سے  
شخص کو تسل کرتے ہیں جو آپ کو دوست رکھتا ہے اور آپ کو فضیلت دیتا ہے۔ ویا۔ یہ بات ضروری ہے کہ بھی ہر کوئی  
میں میں رہتا ہوں تم میں سکونت اختیار نہ کر۔ حضرت نے اس کو ممان کی طرف نکال دیا۔

دارقطنی نے کتاب فضائل میں مالک بن الن نے وہ جعفر بن محمد سے کہ وہ صادق ہیں آپ اپنے اپنے باپ  
سے وہ باقراہیں کہ حضرت عمر کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا کہ شخص کو زین نے ہنس انجھیا درہ  
آسمان نے اس پر ساپہ کیا ہے جو بھی اس سے زیادہ محروم ہو۔ حتیٰ کہیں اپنے اعمال نامہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے  
ہدایات کروں۔“ دارقطنی نے اس حدیث کے آخر میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو مالک نے امام جعفر صادقؑ

سے روایت کیا ہے۔ اور دوسرے مسلم روایت میں بھی اپاہی بیان ہے۔ امام شافعی سے ابو ایم جو کا وہ توں جس کو  
بیہقی نے روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے کسی شخص اپنی گزیرے سے ٹھوٹھیں دیکھا ہیں دیکھا ہیں نے جیجن کو حضرت  
علی سے بڑھایا۔ میراہبیم نے امام شافعی کو جواب دیا کہ علی میرے چاکے فرزندیں ہیں۔ اور یہی خالم کے فرزندیں میں  
وہ آدمی ہوں جس کا متعلق اولاد عبدیت سے ہے اور تم وہ آدمی ہو جس کو دشته اولاد عبدیت سے ہے۔ اگر یہ  
بزرگی حاصل ہوتی۔ تو میں تم سے اس کا ہدہ فدا کرنے کا بیکن بارت اس طرح نہیں کے جس طریقہ خیال کرتے ہو۔ اب اپنے

کا بیکنا کہ حضرت علی آپ کی خالم کے فرزندیں۔ عدیلوں کے۔ کہ آپ کے جد علی کی ماں خلیدہ بنت اسد بن ہاشم فیصل  
اوی حضرت علی کی والدہ ناظمہ بنت اسد بن ہاشم فیصل بنت ایمیلیہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک جماعت حسن بن علی اطراف بن محمد علی  
بن حسن بن زید بن حسن سب طایرین علی بن ابی طالب کے پاس مصروف ہو جو دعی۔ اور آپ کے پاس ایک آدمی اولاد زید میں

سے مسحیوں تھا۔ اور آپ سے جھکر داکر رہا تھا۔ اور آپ سے کہا تھا کہ فیلم علیویں کا گرد جب حکومت پر تکمین برترے ہے۔  
کہ نعم لوگوں کے مال کو حلال خیال کرنے ہے۔ اور آزاد لوگوں کو غلام بناتے ہو تو تم ہستے ہو کہ لوگ ہمارا مال ہیں سن سے

لئے عبد اللہ بن سبیل کے عقلی مغلظت کے بڑی تھیں۔ ایسے نے یہی تھیں کو شفعتی کی کہ عبد اللہ بن سبا حضرت  
نہیں ہوتا۔ دشمنان علی ہی بھی ایسے نے یہی فرضی شخص کے نام سے اپنی کو شفعتی کی کہ عبد اللہ بن سبا حضرت  
کی اوپریت کا تابع تھا۔ حالانکہ بیات بالکل غلط ہے۔ عمار اور خاصہ دلوں، رشیم کو، حضور جواہر ہے۔ ۱۲۔ محمد شفیع عن

بیں وہ شخص ہو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اصحاب کے ساتھ بھائی چارہ فائدی کہا تو مجھے اپنی ذات کے ساتھ نہیں رکھتا۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت ہر سے ساتھ نہ تام ہوگی۔ یہاں حضرت کے بعد پیش مالی اور ملک پھر اس کے بعد عضوض پادشاہ ہوں گے۔ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہماستے روزی کی تکلیف اور زندگی کی نیکایت دانشمند ہے کی جھنی روشنی اللہ نے فرمایا۔ اسے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نے زین والوں کی طرف نہ کہا دوڑاں۔ ان یہں دو اوسیوں کرنٹکب کیا رائک اور کوئی راپ اور دوسرا کوتیرا شورہ راریا۔ یہیں اللہ کا عتب تھے شخص ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کئے

لیک

کتاب الحجۃ مولفی شیخ کامل علام شریف امام بن شیعہ بن اسحاق علیہ السلام حیرانی نہیں ان اللہ سرہ سے ان آیات کاواز لرزاب یا وفقاً لفاس اسم الحجۃ کے بارے میں نازل ہوئیں؟

امام نے دریا اس سے مرا ز قائم (اک محمد) نے محبوب ہیں جن کی تعداد تین سواروں کا پچھے حصہ ہوگی خدا کی تسمیہ حمد و رحمہ ایک ساعت کے اندر جمع ہوں گے جس طرح خوبی کے باطل جمع ہوتے ہیں۔ سورہ بقریٰ میں ہے وَلَمْ يُؤْمِنُوا بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالاَنْفُسِ وَالنَّسْرَاتِ وَالشَّرِّ  
الصحابہؓ نالی آخرہا۔

محمد بن اسلم امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرنے ہیں۔ اپنے نے فرمایا قامِ علیہ السلام کے آئندے کے عہدوں پر مشتمل تبلیغاتی میں یہیں یہیں نے عرض کیا ہے کیا ہیں، فرمایا وہ یہ ریاست کے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمایہ میں تمہارا متحاں خوف کے ذمیں یورلوں گا، وہ لوگ یہاں پر ہوں گے۔ ہم لوگ سے وہیں کا۔ انہیں غلطی کرنی ہوگی۔ ہماری کسی سے وہیں کا۔ ان میں مخطوط بڑھاتے گا، نفس کے ساتھ ہوں گا۔ ان میں ہوتا عالم واقع ہوگی۔ ہم لوگوں کی کمی ہوگی۔ باڑش نہیں ہوگی۔ اس وقت صبر کرنے والوں کو نوش خوبی دے دے۔ فرمایا بے محمد ایسا سماں کیست کی تغیری ہے۔ اس ایمنشکی تغیری اللہ تعالیٰ نے بھانتا کئے۔ اور وہ لوگ جانستہ ہیں جو رکھنے والے علم ہیں ہم لوگ لا سخون فی العلم ہیں۔ رفاعة بن موہی سے روایت ہے۔ کیلیں امام جعفر صادق علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ لئے کی اس ایست کے بارے میں جو آل عمران میں واقع ہے ذرا تے ہر سے سنا ولہ اسلام من فی السموات والارض طوعاً و كرها

فراز اجنب قائم پروردی (عجل اللہ فرم) کھڑے ہو گیاں کے ترنیں کے ہر جیسیں اشہد ار لا الہ الا اللہ ران  
محمد رسول اللہ کی گواہی کی آواز بلند ہو گی۔

..... مذہب محاوری علیٰ امام محمد باقر علیہ السلام سے اشتھ تعالیٰ کی اس سی ایت کے متعلق جو حسنہ انجام پیش ہوتی ہے

اسے اولاد حسن انہم اپنی بیویت کے لئے اٹھو۔ تمہاری اطاعت کریں گے خلافت نہیں راحظ ہے۔  
یہ اشتعار بیٹھے ہیں۔ اس شخص نے میرے بارہ میں علطہ کہا ہے میں اس شخص سے قسم لیتا ہوں جناب ہوئی نے اس  
شخص سے ہماں کہو یہیں اس کی طاقت اور نیت سے پیرا ہو کر اپنی طاقت اور نیت پر بھروسہ کرنا ہوں۔ اگر جو جاتی ہیں نے  
بیان کی کہ آپ پہنچے آپ سے وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ جو دنیا میں رہیں کہ آنحضرت نے فرمایا۔  
جس شخص نے اس قسم کی قسم اپنے احتمالی اور وہ جھوپیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر یادی سزا ہدایت دیں سچے سچے واقع کرنا  
ہے۔ نفل بن ریبع نے کہا۔ خدا کی قسم میں نے اس وزع عکی نہیں ادا نہیں کی تھی۔ کہاں مھضب نہیں ہے اسی طبقہ کا دل  
نے بتاب موسیٰ کو ایک ہزار ویناڑا دیتے پھر مسعودی نے کہا کہ کہا جانے ہے کہ اس خبر کے راوی موسیٰ ہون کے جھانی یعنی  
بن عبد اللہ مخصوص ہیں۔ حافظ ابن حضرۃ بن کتاب معالم السنۃ اصطہبہ میں ابو نعیم رواۃت کی ہے آپ امام علی  
یہ فضا کے فرزند امام محمد تقیؒ حمواد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ امام محمد باز غلبہ السلام فرمے زیرا۔ اللہ تعالیٰ میرے جھانی نید  
پر رحم کرے۔ آپ میرے باب کے پاس آئتے تھے اور کہاں اولاد مردان کے مگر اس طبقہ کے خلاف خود حج کرتا ہوں  
آپ نے فرمایا۔ نید المساند کرو۔ مجھے اس بات کا خونت ہے کہ تم کو نید کی اشتہت کی حاضر سولی سر لاٹکتے ہے جاونگے۔

لئے بید انہیں اس بات کا علم نہیں رکھے کہ ان سلاطین کے غلاف سفاری کے خروج کے پیچے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جو فرزند بھی ملے گا۔ وہ قتل کر دیا جائے گا جس طرح حضرت نبی فرمایا تھا ہو انہیں مناسب ہیں تھے کہ اپنے بیٹے عیلہ السلام نے خواجہ سے کہا ایسے ایسیں قسم دی لئے تو گو ابیں ہر سال ان کو تم دے کر دیتا ہے لذابوں جس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا ہو تو جو دعا مانگی جائی ہے اس کے درمیان اور آسمان کے درمیان ایک پروردہ حائل مذاہبے جب تک محمد رکنِ محمد پر درود نہ بھیجا جائے جب ایسا کر دیا جائے۔ تو وہ پر وہ پھٹ جائے دعا احمدان کے اندر ادا میں ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ کیا گا تو دعا درکر دی جاتی ہے اور داخل ہونے کے لئے کوئی راستہ نہیں پائی ہوتے لوگوں نے کہا اس ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بالا ایسا شاہی پھر فرمایا۔ خدا کی قسم ہیں آل محمد کے عقليہ نہیں اور خدا کی قسم ہیں طوکار اس چیز کو کہا۔ اللہ کے بنو دا اللہ سے ہے دُر کہ تم قیامت کے روز رسول خدا صلیم سے اس شخص رسول اللہ اس چیز کو کہا۔ اس شخص سے اللہ تعالیٰ چیز ہے مبارک مورے گا۔ خدا کی قسم قوم نے صلی اللہ علیہ وسلم سے مستانا تھا۔ اپنے آخری رجھ میں طوکار اپنے خلیفہ میں نہیں رکرا شاد فرمایا تھا جس شخص نے یہی سے اہل ہریت کے کسی شخص کو ایڈت دی۔ اس نے یہ رستے اور اپنے درمیانی قطعی تعین کیا جس شخص نے یہی سے اور اپنے درمیان قطعی تعین کیا ہیں اس کے اور اللہ کے درمیان قریش نے تھھ کر دوں گا یہیں کے ماعت حدت واجب ہوتی ہے خدا کی قسم ایں دشمن شہنشہ ہوں جس کو رسول اللہ نے پرانی پشت پر انھیا احمد بنی هاشم کو کہا۔ مکرہ کی چیز پر بڑے بت کر اپنے کی خاطر دوڑھ گیا تھا۔ بوجعہ کی چیز پر گڑھا ہوا اتھا رسول اللہ نے مجھے زیارت میں اس کو پہنچیک دو۔ اس کو رکرا دو۔ اللہ تکہارے ہاؤ دو کو مصروف ہا کر کے یہیں نے اس بنت کو پہنچیک دیا تھا۔ وہ گر کر شیشی کی طرح پرچھ جو رہیگی تھا بھر مل تکے اترایا تھا۔ ہم اس خوف کے اڑکے گھروں سے جلدی چل دی گزر دیتے ہے کہ کسیں کہنا تریکی ہم سے میں نہ جایاں کون شخص مجھ کو تباہ کریں گے پر جو تھے کی ماں نہ چڑھا تھا خدا کی قسم

فربا زلظر کی اوایگر کے دنت صیر کرو ان لوگوں نے شمس کی اذیت کے وقت صہر سے کام بیا اپنے امام مددی منتظر سے رابطہ پیدا کرو۔ (عبداللہ الفزوج)

جبار عینی امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں بالائیها الذین او تو المکتب آمنوا بیماننا علیه عبد نام صد قاتماعکم من قبل ان نظمیں رجو صاف دھا علی ادبارہا

فربا سفیانی کاثر حنگلیں و خس جائے گا۔ مرتین شخص بع جایں گے اللہ تعالیٰ ان کے منزکوں کی کدری کی طرف بدل رہے گا بہرات قائم مددی علیہ السلام کے تیام کے وقت جو ایسے جو ایسے فیضت میں آپ کا انتشار کرنے والی کتاب کے خوب کے ذمہ آپ کی اطاعت کریں گے۔ اس کے درست الشکر و درست میں جن پر رکوں خوف بر کا اور زان پر کوئی غم طاری ہوگا۔ شیخ بہاؤ الدین عالمی صاحب الشکل رسول اللہ کی تاب احادیث الائچیں میں جائزی کے دیانت بستے کہیں نے جابر بن عبد اللہ نصیف کو فرمائے تھے کہ: «مَنْ لَمْ يَمْلِمْ إِلَيْهِ أَوْلَادُهُ لَمْ يَمْلِمْهُ»۔

حضرت چہدی ابی اللہ جعفر امیر سے فرنڈوں میں سے ہو گا۔ زین سے شوق اہمیت کو خوش کرے گا۔ آپ ایک غصہ نک پنے درستول سے غائب ہیں گے۔ اپیک امانت پر ثابت اشکول مت ہنسن سبھے گے۔ جس کے دل کا امانتان اللہ اذنه نہ ایمان کے ساقطے ہیا ہو گا۔ میں نے عرض کیا۔ رسول اللہ کیا آپ کے درست آپ کی فیضت سے بھی آپ سے فائدہ اٹھائیں گے؛ زیما قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساقطہ نبی نکریا۔ وہ لوگ آپ کے ٹوڑے سے رُنی حاضر ہیں گے۔ آپ کی فیضت میں آپ کی ولایت کا نامہ اٹھائیں گے جس طرح سورج پردے میں چھپ جاتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں اسے جابر بن عبد اللہ کا لوسیدہ بھیدھے کہ اوس کا خزانہ کیا مواظہ ہے۔ کہ آپ کو آپ کے اہل سے پوچھیدہ دکھائے۔

سیلمان بن ابردی علی میں روایت ہے کہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فوت نے ہوئے۔ کہ اس امر کا حکایت یعنی قائم مددی محفوظ ہیں علیہما السلام لوگوں نے جو عیسیٰ تو اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اصحاب کے ساقطہ نہ اسے گام بیہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
فَإِن يَكْفُرُ بِهَا هُوَ لَا نَفْلَدَةَ لَكُلَّا بِهَا تُوْمَأُ بِسُوبَهَا بِكَافِرِينَ

بہ لوگ وہیں کے تعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یا امَّا الْذِينَ اهْمَلُوا مِنْ يَرْتَدُ مَسْكُمْ عَنْ دِيْنِهِ فَسُوْدَنِيَا تَقِيَ اللَّهُ بِقَوْمٍ بِجَهَنَّمَ رِيمْبُونَهُ اذْلَقَ عَلَى الْمُرْتَبِينَ اعْزَلَهُ اَعْلَى الْكَافِرِينَ

کلیو بیسا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں، يوم بانی بعض ایات ربک لا نفع نفسا ایمانها لم تکن امانت من قبل تو گفت پر کوئی مشک نہیں رکھے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فربا ایک ایسا کیا کہ مرا دا آتمہ الی بیت علیم السلام میں اور بعض آیات ریک سے مرا و قائم منتظر عبدالسلام میں۔ فلا بیفع ایمانها مترکن امانت من قبل اس وقت کی بات کے جب آپ تو اے کر کھوئے ہوں گے الچارہاں تھیں نہیں نہیں نے آپ کے گذشتہ اباء علیم السلام برمیاں لایا ہو گا۔  
ابو بصیر سے روایت کے کرام جعفر صادق علیہ السلام نے ایت مذکورہ کی تفسیر میں اسی طرح فرمایا تھا۔ پھر امام نے فرمایا اسے ابو بصیر خوشخبری ہے ہمارے قائم کے درستوں کے لئے جو ایسی فیضت میں آپ کا انتشار کرنے والی کتاب کے خوب کے ذمہ آپ کی اطاعت کریں گے۔ اس کے درست الشکر و درست میں جن پر رکوں خوف بر کا اور زان پر کوئی غم طاری ہو گا۔ شیخ بہاؤ الدین عالمی صاحب الشکل رسول اللہ کی تاب احادیث الائچیں میں جائزی کے دیانت بستے کہیں نے جابر بن عبد اللہ نصیف کو فرمائے تھے کہ: «مَنْ لَمْ يَمْلِمْ إِلَيْهِ أَوْلَادُهُ لَمْ يَمْلِمْهُ»۔

آپ برمیاں لائے کی جو حضرت عیسیٰ امام مددی علیہ السلام کے پیغمبھرے نماز ادا کریں گے؟ پیغمبھر علی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔  
وَمِنَ الَّذِينَ قَاتَلُوا إِنْفَاجِيَّا أَخْذَ نَاهِيَّا قَهْمَهْ فَسُوْلَهْ عَظَلَلَهْ لَمْ كَرِيَّهْ لَهْ نَاهِيَّهْ سِيَنَدَهْ كَرُونَ  
وَيَكْسَهْ سُورَهْ مَلَدَهْ میں موجود ہے۔  
فربا ایک عقربیب لطف کو ادا کریں گے۔ عقربیب قائم علیہ السلام کے ساتھ اس جگہ ایک گروہ انس میں سے فروج کرے گا۔

یعنی قائم مددی محفوظ ہیں علیہما السلام لوگوں نے جو عیسیٰ تو اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اصحاب کے ساقطہ نہ اسے گام بیہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
فَإِن يَكْفُرُ بِهَا هُوَ لَا نَفْلَدَةَ لَكُلَّا بِهَا تُوْمَأُ بِسُوبَهَا بِكَافِرِينَ

زوراہ سے روایت ہے کہ آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے سبقت سوال کیا؟

فَأَلْتَوْلَهُمْ شَرِيكِنَ كَافِسَةَ كَيْ يَقَا تُونَكَهْ كَافَةَ حَنِيْ كَلَيْكَونَ فَتَسْنَةَ وَيَكْونَ الَّذِينَ كَلَمَ اللَّهَ

فربا ایک آیت کی تفسیر میں آئی جب ہمارا قائم کھڑا جو کا محمد صلی اللہ علیہ (والہ) وسلم کا دین اس جگہ کی پیغام بلکے کا جہاں تک کہ دن اور رات پہنچتے ہیں جتنی کمزیں کی پیشت پر کوئی مشک نہیں رکھے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا

بعض ایات ربک لا نفع نفسا ایمانها لم تکن امانت من قبل تو گفت فی ایمانها خیرًا قتل

بیرون گئے وہ لوگ ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح مومن خریف میں باول جمع ہو جاتے ہیں روایت کرتے ہیں۔

ابو یحییٰ نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوٹ علیہ السلام کا قبول نہیں تھا پرانی قوم کے لئے بیان بکم قدرہ اور آؤ ای رکن شدید

گیریا ایک آڑ زر یعنی قائم مددی کی قوت کی اور اپ کے احباب کی شدت کی اور دکن شدید یہی لوگ ہیں۔ انے ایک آدمی کو چالیس آدیوں کی قوت کے برایہ طاقت دی جائے گی۔ ان میں سے آدمی کا دل تو ہے بے نیادہ ہو رہا۔ اگر وہ لوگ پہاڑوں پر گزریں گے تو وہ گزٹے تدریج ہو جائیں گے ان کی تلوایں اس وقت تک نہیں ہیں جن کے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتے گا۔

صالح بن سعد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ فرمایا قوت سے مراد مسلمان ہیں۔ رکن شدید سے مراد اپ کے اصحاب ہیں جنہیں سوتیرہ آدمی ہوں گے مفضل امام جعفر صادق امام سے اپ پہنچا اپ سے دو اپنے آپ سے وہ ایسے المذین میں علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اپنے فرمایا مدارس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم لوگوں کی تکاہیں مرواہ سے بھی زیادہ ذیل نہ ہو گے۔

اوہ امنی کے بارے میں یہی رب مژو جل کا پانی قتاب میں سوریہ یا سف بیں یہ فرمان ہے۔ حتیٰ اذا س الوسل وظفتوا انهم قد کذبوا جلوهم نص نیا ہماں جنک کر رسول جب یا لوں ہو جائیں گے اور یا لال ہو گا کہ ان کی نکنیہ کی گئی ہے تب ان لوگوں کے پاس ہماری مدداۓ گی مثنا خناقاہ محمد باقر امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے تعلق روایت کرتے ہیں ہو سورہ ابراہیم میں واقع وذکر ہم یا یام اللہ فرمایا ایام المکرستین دن مزادیں ایک وہ دن جس میں قائم علیہ السلام قیام کے، اور ایک دن اپ کے حملہ کا ہوگا۔ اور ایکست تیامت کا۔

وہب بن ملیح سے روایت ہے کہ اپنے کامیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس

حفل جانا چاہتی ہے۔ اس کو کوئی چیز ازیت نہ دے گی۔ اللہ تعالیٰ نیں سے بناتا تک زنکرے گا۔ اور انسان کے بارے میں نظریں کو بر سارے گا۔

کریں ساون ہے؛ فرمایا اسے وہب یہ دہلن ہے۔ کہ ہمارے قائم مددی علیہ السلام کے قیام کے بعد اس کو

کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل کریں گے۔ بعد اسلام میں صارخ ہر دن سے روایت ہے کہیں نے امام

نے موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں سوال کیا۔ اسے اللہ کے رسول کے ذریمہ اپ اس حدیث کے

ازدواج سے ہیں جو اپ کے دادا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے۔ کہ اپ نے فرمایا کہب

میں روایت کرتے ہیں۔ هو الذى ارسلا رسوله بالهدى و دين الحق لينظمه ه علی الدين لله ولوكس

المتش کون

زرا خدا کی نس اس آیت کی تفسیر نہیں آئی حتیٰ کہ قائم مددی علیہ السلام خود ج کریں گے جب اپ خروج کریں گے تجویزی مشکل ہو گا وہ اپ کے خروج کو کر دے خیال کرے گا۔ کوئی کافر باقی نہیں رہے گا جو ہر گانش کر دیا جائے گا اگر کوئی کافر پیغمبر کے پیٹ میں چھپا ہوا ہو گا۔ نبہ تصریح کرے گا۔ اسے موسیٰ یہی حدیث کے اندر کافر موجود ہے بنجے تو دو اور اس کو نشان کر دو۔ یہ آیت نہیں سوروں میں موجود ہے مزدہ سورے میں سورہ حصف ایں اور ان دونوں میں یہ لفظ موجود ہے دلوکس اہ المنش کون اگر پیر کافر چین بھیں کیوں نہ ہوں اور ضرور فتح میں موجود ہے۔

عبایہ بن ربعی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس آیت کے تعلق فریبا کا قسم ہے امن کی جس کے تضیییں بہری جان ہے ہنسنی میں ان لا الله الا الله و ان محمد رسول الله کی گواہی کی

امام زین العابدین علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو تیام قاتل علیہ السلام کے تعلق تمام ایمان پر غالب کر دے گا۔

مجاہد ابن عباس سے اس آیت کے تعلق روایت کرتے ہیں کہ کوئی صاحب حلت باقی نہیں رہے گا حتیٰ فہ اسلام میں داخل ہو جائے گا۔ بکری پیغمبر مسیح سے کام کے شیوه انسان سانپ سے بے خوف ہو گا۔ یہ چیزیں قائم علیہ السلام کے نیام کے تعلق ہوں گی۔

زرا وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ان لوگوں سے اس وقت ہم ایک جانے کا حقیقی کہ اللہ تعالیٰ کوی ایک ہمیں گے۔ اللہ کے ساتھ کسو چیز کو شرک نہیں کیا جائے گا۔ ایک برصغیر کو در مشرق نے تکلیم رفت جانا چاہتی ہے۔ اس کو کوئی چیز ازیت نہ دے گی۔ اللہ تعالیٰ نیں سے بناتا تک زنکرے گا۔ اور انسان کے بارے میں نظریں کو بر سارے گا۔

یحییٰ بن ابی القاسم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے تعلق فرمایا سورہ یوں میں موجود ہے۔ دیقولون لولا نزل علیہ آیۃ من ربہ فقل انما العیب لله فانتظر والل معمک من المنظرین

زیلیا اس آیت میں غیب سے مراد جنت قائم علیہ السلام ہیں امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی آیت کے تعلق روایت ہے۔ اخترنا عنہم العذاب الی امسة معددة دلوں نے فرمایا امّت معدودہ نے امام مددی اختر الزیان کے نہیں سوتیرہ اصحاب مراد ہیں جو ایں بد کی نہیں

بے خروج کیا پغوات کی اور معاویہ کے بیٹے یعنی نبوات اور علم کرنے ہوئے امام حسین علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ اور یہ اشعار ہے۔

لیت اشیا می پید ر شہد وَا  
وَقْتَ الْخَرْجِ مِنْ وَقْتِ الْأَسْلَ  
لَا هُلُوا وَاسْتَهْلُوا فَرْجًا  
شَمَّ تَالُوا بَايْرَ نِيدَ كَاتِشَل  
لَسْتَ مِنْ خَدْفَ اَنْ لَمْ اَنْتَ قَمْ  
مِنْ بَنِ اَحْمَدَ مَا كَانْ نَعْلَ  
فَذَقْتَنَا الْقَوْمَ مِنْ سَادَتِهِمْ

وَعَدْلَنَا هَبَدَ رَفَاعَتِلَ  
(ترجمہ پہلے گروچ کا ہے)  
پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا یعنی قائم مہدی کے ذریعے جو صلی اللہ علیہ وسلم  
کے فرماندہ ہیں ہے یہیں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ امْنَوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لِيَسْتَخْلِفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ  
كَمَا اسْتَخْلَفُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلِمَكَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَفَعَ لَهُمْ وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ  
مِنْ بَعْدِ خَرْقِهِمْ امْتَابِعِدَ وَنَتِي وَلَا شَرِكَونَ فِي شَيْءٍ۔

اسحق بن عبد اللہ امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے یہیں آپ نے فرمایا یہ آیت قاتم  
صلی اللہ علیہ السلام کے متعلق مانع ہوئی ہے نیز فرمایا اللہ تعالیٰ کافر ان فوریہ السماوی والارض آدھ  
لخت یعنی ہمارے قائم کا قیام منزوہ حق ہے جس طرح کتم بولتے ہو امام حسین علیہ السلام اور امام جعفر  
صلاری علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے باسے میں روایت ہے۔ لیسن خلفہم فی الارض  
دوسری نے فرمایا یہ آیت قاتم (آل محمد) اور آپ کے اصحاب کے باسے میں نازل ہوئی ہے۔

تفصیل عیاشی میں ہے کہ علی بن حسین علیہ السلام نے آیت لیسن خلفہم فی الارض کو پڑھا اور  
فرمایا تھا کی قسم وہ لوگ ہم اہل بیت کے حب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہمارے ایک آدمی کے ذریعہ  
ایسا کرے گا۔ وہ اس امرتھ کے مہدی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والسلام نے فرمایا۔ اگر دنیا کا ایک دن  
ان جملے تھے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبارک میں گا۔ یعنی کہ اس میں ایک آدمی یعنی عترت ہیں سے آئے گا۔  
اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔ زین کو عدل و انصاف سے بھروسے گا جس طرح وہ علم و ستر سے پر ہو گی  
سورہ شعری میں موجود ہے ان نشاء تنزل علیہم من السماء ایسا نفلت اعتماقہم لها  
خاضین۔

عَزَّزَنَ خَلْقَهُ سَرَّ رَوْيَتْ ہے کہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں قاتم علیہ السلام کے

ہمارا ناقم مہدی (اعلیٰ اللہ فرضہ) کھڑا ہو گا تو قاتلین حسین علیہ السلام کی اولاد کو ان کے اغافل کی بنیان قتل کرے  
گا۔ فرمایا ایسا دو گاہیں۔ کہ ما اللہ تعالیٰ کی اس آیت لائند روزہ روزہ ایک کا بوجہ دوسرا ہیں اٹھائے کا اس  
کا کیا مطلب ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسے نام اقوال میں سچ کہا ہے یہیں عسین کے قاتلین کی اولاد ایسے اباء کے  
اغافل یہ ناٹھی ہے اور فرکر لی ہے بتوخض کسی جیزیہ راضی ہوا۔ وہ کہنے والے کی مادر ہو گا۔ اگر کوئی آدمی شرق میں  
قتل کیا گیا اور اس کے قتل پر راضی ہونے والے غرب میں رہتے ہیں تو وہ اس کے قتل کرنے میں شرک ہے اور اللہ  
کی آیت میں قتل مظلومان قد جعلنا تو یہ سلطانا فلا بیس فی القتل اللہ کان منصوراً

حضرت امام حسین اور حضرت مهدی علیہما السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جابر جعفری اور سالم بن سیسر و ذریں  
امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں وہاں میں تھیں مظلوم قتل کئے گئے ہیں جنم لوگوں کے  
وارث ہیں ہمارا ناقم حسین علیہ السلام کے خون کا بدله ہے گا۔ آپ اس شخص کو قتل کر دیں گے جو امام حسین علیہ السلام  
کے قتل پر راضی ہوا۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے اللہ تعالیٰ کے ایسے اباء کے باسے میں روایت  
ہے۔ وفقد کتبنا فی الدبور من بعد اندک ان الارض برثها عبادی الصالحون  
دولوں نے فرمایا فاتح آل محمد اور آپ کے اصحاب میں سرورہ حجج میں اللہ تعالیٰ کی آیت ہے الذین ان  
مکناهم فی الارض اتَّامُوا الصَّلَاةَ وَاتَّوَالَّذْكُورَ وَامْ وَابَالسُّرُورَ وَذَهَرَا عنِ الْمُنْكَرِ وَلَهُ عَلَيْهِ  
الامر

ایجاد و امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے باسے میں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ آیت امام مہدی  
اعلیٰ اللہ فرضہ اور آپ کے اصحاب کے باسے میں نازل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کو نہیں کے مشرق اور مغرب  
کا ایک بادا ہے کہ اللہ تعالیٰ اخیں لوگوں کے ذریعہ دن کو غالب کرے گا جنی کہ علم اور بدعت کا نشان نہ کہ نہیں  
ہے گا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح روایت ہے  
اللہ تعالیٰ کی آیت ہے و من عاقب بمثل ما عوقب بـ ثم بُنِي عِدَدٌ لِيَنْصُ نَهٌ اَدَلٌهُ ان ادله  
تعفو غفور -

اما جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی نفسیہ میں فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والرکسل کو  
ڈریں کہ نے کمال دیتا ہے۔ آنحضرت ان سے بھاگ کر فایران شریف لائے تھے۔ ان لوگوں نے آپ کو عاش کیا تاکہ آپ  
کو نہیں کر دیں یہی سڑا آپ کو دی گئی۔ جب جیدر کے مقام پر آپ نے سڑاوی کیوں کہ آپ نے عتبہ میں بہ عیش شیعہ  
بن ریجہ۔ ولیہن عتبہ تحفظہ بن ای سلیمان اور ابو علی وغیرہ کو نہیں کر دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والسلام کا انتقال ہو گی تو آپ پر ابن بندشت عتبہ بن ریجہ یعنی معاویہ نے ایک المعنین علیہ السلام کی اطاعت

علاقاً تک متعلق دریافت کیا فریایاتا قائم علیہ السلام کے کھڑے ہوتے ہے پہنچ علامتیں ظاہر ہو سخت آواز کا بلند ہونا۔ سفیانی کا خروج کرنا۔ اور دھنس جانا۔ نفس نکیہ اور یعنی کا قتل ہونا۔ فریایات اس آیت کو تلاوت کیا ہے بیس نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ صیحتہ والی آیت فریایا میں دو دلواہ العیسیٰ خصوصیت اعناق اعداء اللہ عن وجل جب آواز بلند ہوگی۔ تو اللہ عزوجل کے دادا فی لهم الشدو جل کے دادا فی لهم الشدو من مکان بعید الی آخر سورۃ کل گزین بھاک جائیں گی۔

ابوبصیر اور ابوالور وامام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فریایا آیت قائم علیہ السلام کے قیام کے تحدی دیر پہنچے ہو گی۔ سفیانی خروج کرے گا۔ کے بارے میں ناذل ہوتی ہے۔ اولاذ دینے والا آسمان سے آپ نے نام اور آپ کے پاپ کے نام سے کھل کی مقدار کے برابر زوراہ باد شاہنے کا شہر جیش میں آگئے گا۔ جب بیدار کے قام پہنچے گا۔ نذین دے گا۔ سورہ نعم میں ہے۔ یوشیں بفراس المؤمنون بنصر اللہ اس دن موبین اللہ کی مدحیے دفعہ صورہ میں ہے۔ ولعلہ بناء بعد حسین عاصم بن حیدر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کتابتے فریایا۔ وہ اس کی شجرہ صدر جان بیس ہوں گے۔

ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فریایا قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت جان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قول مسیح یہم ایسا تھا موبین اللہ کی مدحیے خوش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کافر میں ہے۔ قل یوم الفتح لا ينفع الذين نفرون لیاق و فی انفسہم حتیٰ بتین لهم انه الحق الیمانهم ولا ينظل دن کہ دن فتح کے دن کافر میں کو ان کا ایمان لانا کوئی خالدہ نہیں رہے گا۔ اور اللہ اللہ تعالیٰ کی تدریت دیکھیں گے۔ اور اپنے نفسوں سے عجیب و غریب چیزوں لاحظہ کریں گے۔ حقی کیہا تھا جملت دی جائے گی۔

ابن حجر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فراستے ہوئے سنا۔ یہ آیت دوام اللہ کے لئے ظاہر ہو جاتے گی کہ فریایا فریایا کائنات دوں ہو گا۔ جب قائم علیہ السلام کے لئے دُبیان فتح ہو جاتے گی یا میان کافر کی شخص کو خالدہ نہیں رہے گا۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس طرح روایت کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی تدریت دیکھیں گے۔ اور اپنے نفس فتح سے پہنچے آپ کی امامت پر قیں رکھتا ہو۔ اور آپ اے اہل ہے۔ ان اللہ لطیف بعیادہ یورزق من یشاء رہو القوی العن یز من کان یوید حرث خروج کا استطرا رکنا ہو پس ایسے شخص کو ان کا ایمان خالدہ نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اپنے نزدیک عرب آخرة نزد لہ فی حرشہ و من کان یوید حرث الدین انوٹہ منہا دمالة فی الآخرۃ شان بلذکرے گا۔ اور یہ اجر درستن لان اہل بیت کے لئے ہو گا۔

سورہ سببیں ہے دجعلنا بینہم وین القری الی بارکنا بینها فی ظاہر تک و تدرینا فی مروت کا رزق جن السبیر سیر و ایها ایا ویا اما آمنین میں نہیں کہ جاہے گا۔ بیان آخوت کی کھیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو حسنه عطا کرے گا جو فرقی کی ہو دت محبوب صاحبہ نہیں کریں اور الادھ کرنا ہو گا۔ اور جو شخص محنت ویا کی کھیتی جاتا ہو گا۔ اہدا میں مورت موجود نہیں ہو گی۔ اس شخص کے الی بیت جو اس حدیث کے بارے میں ایڈت دیتے ہیں۔ جو آپ کے اہم علیہم السلام سے روایت کی گئی ہے۔ قائم علیہ السلام کے قیام کے وقت آپ کے نیض اور برکات میں سے کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ سورہ زخرف میں ہے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ساری قوم اللہ کی شریانی فرمے۔ امام علیہ السلام نے تحریر فریایا تم لوگوں پر افسوس سے کیا۔ و بعد مکملہ باتیہ فی عقبہ لعلهم یرجعون ثابت شتمی علی بن سین علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں۔ جس کو نہیں پڑھتے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے۔ دجعلنا بینہم وین القری سقی بارکنا۔ اہل آپ اپنے آپ سے آپ کا آپ آپ کے دادا علی ابن اہل طالب سے روایت کرتے ہیں۔ فریایا ایڈت ہم الی کے بارے میں نائل ہوئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلت کو قیامت کیک امام حسین علیہ السلام کی پشت میں فرایا

لئے کوئی مسئلہ صاحب الزہان ہندی علیہ السلام نکل جا کر شتم بوجا بسودہ جایشیں ہے۔ قتل للذین امنوا  
معنف واللذین لا یرجون لیام اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ فرمایا۔ دلوں سے مراد تین دن ہیں یا کہ دن قائم ہندی  
السلام کے کھڑے ہونے کا دن۔ اور ایک دن آپ نے حملے کا دن۔ اور ایک دن قیامت کا دن بیانات  
شامل کئے توں ذکر ہم پایا۔ اللہ کے تخت پر سورہ ابو اسمیم ہے پھر آپ نے حملے کا دن ہے۔ سورہ محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم ہیں ہے۔ ہل یعنی دن الاصحہ ان تایمہم بضتہ نفل جادا۔ اشارا ہما  
اللهم انا حاجات تم ذکرا ہم

معقول امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ساعت سے مراد قائم علیہ السلام  
ہم مراد ہے یہی نے عرض کیا۔ اس ایت کے کیمی ہیں۔ ان الذین بسادن فی الساعۃ نفی ضلال بعید  
دروگ کہتے ہیں کہ کب پیدا ہوئے کن ہے اب کو کہا۔ کہاں موجود ہیں اور کب ظاہر ہوں گے۔ یہ تمام  
اللہ کی قضائی قدرت کے بارے میں شکاریاں ہیں۔ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا اور آخرت میں اپنے  
لیں کو گھٹ لیے ہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ کا قول اقتضیت اسی ساعتہ داشت القمر دمای دریعہ العلیل اسامة  
اب

یعنی قائم علیہ السلام کے قیام کی گھری نزدیک ہے۔ سورہ فتح میں ہے لوتزیلوا العذابنا الذین  
لہ و امنهم عذاباً الیحا

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس ایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ  
میں کافر اور صاف قوم کی پشت میں ہو جو دیشیں ہمارے قائم اس وقت تک بزرگ ظاہر ہوں گے جب  
اللہ کی دیشیں ظاہر ہو جائیں گی جب دیشیں ہل ایش کی خاتم الی ہجۃ الہر جو جائیں گے۔ آپ کا ذریعہ  
لقوں کو قتل کر دیں گے۔ سورہ ق میں ہے۔ وَ اشْتَمَعَ نُوْمٌ يَنْادِي الْمَنَادِي مِنْ بَلْكَانٍ قَرِيبٍ  
یَمْعُونَ الصِّحَّةَ بِالْحَمَّ، ذَلِكَ يَخْرُمُ الْخَرْدَجَ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اوڑیتے والا قائم کے نام ہے اور آپ کے باپ  
السلام کے نام پر آواز دے گا۔ اوارس استدیں اسمانی اوڑا ملہو ہے۔ ہمیں دن قائم علیہ السلام  
روز کا دن ہو گا۔ سورہ ذاریات میں ہے۔ ضرب السماء والارض انه لحق مثل ما نلم تقطعون  
ام کا نیام حق ہے اور اس بارے میں یہ ایت نازل ہوئی ہے۔ وعد الله الذین امنوا و عملوا الصالحة

ہے اور ہم میں سے غائب ہونے والے کے لئے دو وغیرہ بیب ہونا ہے۔ یا کہ دفعہ دوسری دفعہ فاب ہونے  
سے بہت بیسا عرصہ ہو گا۔ آپ کی امامت پر تو یہ لیقیں والا اور میمعنی معرفت والاشخص ثابت قدم رہے گا۔

جابر بن جعفر سے روایت ہے کہ کبیں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول کے  
فرزند قوم کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسین علیہ السلام کے عقب میں قرار دیا ہے۔ فرمایا۔  
جابر بن محمد وہ لوگ ہیں جن کی امامت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سلم نے نفس کی ہے۔ وہ پادھ حضرت ہیں جو رسول  
اللہ نے فرمایا جب بھے رات کے وقت آسمان پر رے جائیا۔ تو یہی نے ان حضرت کے ناموں کو عرش کی سان  
پر نوڑتے لکھا ہوا پایا تھا۔ اور وہ باراں نام تھے۔ پہلا نام حضرت حمل کا تھا۔ اور آپ کے دلوں فرزند  
کا تھا۔ علی۔ محمد۔ حضر۔ مرسی۔ علی۔ سُنْ اور سُنْ قائم جنت۔ ہندی علیم السلام کے اسماءے گرامی تھے آپ۔  
لے یا کہ یہی سان میں اور فرمایا ایمت اپنے رب کے کلام کو نہیں پہنچاتی جس کے ذریعے ہماری نعموت کو  
ان پر مواجب کیا ہے۔ چھارپ نے یہ اشعار ارشاد دیتے ہے

امنوا بیوانق حادث الاسرمان  
دوذو الصلیب بحب عیسیٰ اصحوا  
پیشون زهوانی قری نیس ان  
والمؤمنون بحیب الْمُحَمَّدِ  
برون فی الازمان بالنبیوں

اشعار ترجمہ پہلے گورچکا ہے

اللہ تعالیٰ کا قول ہے صل بینظ ون الاصحہ ان تایمہم بفتحہ وهم لا یشعدون  
ذریعہ بن المیں نے کہا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس ایت کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا۔  
ساغت قائم علیہ السلام کی ہے۔ وہ دروگ کے پاس اچاہک آئے گی۔ سرورہ و خان میں ہے حسم والکتب  
المیین اتا النزلاتا فی میسلة مبارکة انا کت امنذرين فی هادی فتن کل امر حکیم

عبداللہ بن مسکان امام محمد باقر امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

صوصین علیم السلام نے فرمایا۔ اللہ نے قرآن کریم کا بلک رات میں نازل کیا۔ یہ تدریکی رات ہے۔ اللہ نے اس  
رات کو تم قرآن کو بیت المحروم کی طرف ایک دفعہ نازل کیا۔ چھار اللہ نے بیت المحروم سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم پر ۲۰ سال کے عرصہ میں نازل کیا۔ اس سال میں جو امر تھا اور باطل وائع ہونے والا ہے اللہ ان کو  
مقابلہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سال کے المر بدھ اور دشیت کے ذمیعے نہلگ، نہن۔ امن، سلامتی اور  
ہفت وغیرہ کے متعلق جس کے لئے چانتا ہے۔ تقدیم اور تاخیر کرنا ہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ترسم نے قرآن کو ایمی میں علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔ آپ نے اپنی اولاد کے آئمہ علیم السلام کے سپرد کیا۔

اللہ تعالیٰ کا کلام کے خلاف اقسام بالغہ والکنس  
انی سے روایت ہے میں نے اس آیت کے متعلق امام محمد فاروقیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا  
خس امام یہیں جو رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیرت کی طرف تشریف لائے ہیں پھر شہاب الثاقب کی طرح ظاہر  
ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ والسماء ذات البروج  
امیش بن بشائر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس کو کہتے ہوئے مندا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
والرسول کو فرماتے ہوئے کہنا۔ آسمان میں ہوں۔ اور بروج یہ رے ال بیت اور ببری عنزت کے آمر ہیں۔ ان  
میں سے پہلے حضرت علی اور ان میں سے آخری حضرت امام جہدی علیہ السلام ہیں۔ اور وہ تعداد میں بارہ  
ہیں۔

## باب ۲۷

### ان احادیث کا ذکر ہجۃ کو صاحب مشکوۃ المصائب نے بیان کیا

باب اخڑاۃ الساعۃ میں جابر بن سعید سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والرسول  
کو فرماتے ہوئے کہنا۔ قیامت سے پہلے چھٹے لوگ ہوں گے۔ ان سے بچتے ہوئے اس حدیث کو سلمہ نے مذکور  
کیا ہے۔

جابر بن سعید سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والرسول نے فرمایا۔ اس وقت تک قیامت  
ہیں ہو گی۔ جب تک مال بکثرت ہیں ہو رہا اور عام پایا جانا ہوگا۔ حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے مل کی زکوٰۃ نہ  
کر سکے اور سماں کی تعداد میں ہوں گے۔ حتیٰ کہ رب کی زین باغوں اور ہر ہوں ہیں تبدیل ہو  
 جائے گی۔

جابر بن عبد اللہ نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والرسول نے فرمایا۔ آخری زمانے میں یہ کیف خیفر ہو گا۔  
جو مال کو تقسیم کرے گا اور اس کو کنے گا نہیں؟

ایک روایت میں ہے کہ بیری امانت کے آخری میں ایک فلیقہ ہو گا۔ جو مال مٹی پھر بھر کر تقسیم کرے گا۔  
اور اس کو کنے گا نہیں۔ اسی روایت کو سلمہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

بوہرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والرسول نے فرمایا۔ عقریب دریائے فرات سرنگی  
فریبا ترقیں سی امثال بیان کی گئیں ہیں۔ ہم ان کو جانتے ہیں۔ اور ہمارا بغیر ان کو نہیں جانتا۔

یستخلفتم فی الارض الی اخراها۔ سورة هجن ہیں ہے۔ یعرف المحبون بسم الله نیو خل دا  
بالمنواصی دلاقدام

معاذہ بین ہمار امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب ہمارے قائم علیہ  
اسلام کھڑے ہوں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کی پیشانیوں سے ہمایاں گے۔ اور انی پیشانیوں اور قدر خود سے  
پکڑے جائیں گے۔ آپ اور آپ کے اصحاب ان کو نوار سے نعل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قول داشتموا ان اللہ  
یعنی الارض بعد موتها تم جانتے ہو کہ اللہ زین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ سلام بن مسیح امام  
محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ زین کو قائم علیہ السلام کے ساتھ زندہ کرے گا۔ آپ  
زین میں انصاف فرمائیں گے۔ زین کو انصاف کے ساتھ زندہ کریں گے ماں سے پہلے وہ علم کی موت پھیل ہو گی۔  
امام جعفر صادق امام موسی کاظم اور ابن عباس سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ بودھہ صفتیں ہے۔

یہ دن بیطفقاً نور اللہ با فراہم وانہ متن نورہ ولوکہ الکافر دن وہ لوگ چاہتے کہ اللہ  
کے نزد کو اپنے چونکوں سے بجاویں۔ اللہ پہنچ نور کو تمام کر کے رہے گا۔ اگرچہ کافر جیں بھی ہوتے رہیں  
محمد بن فضیل علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا اس آیت میں نور سے مراد قائم علیہ السلام کے  
قیام کے وقت امداد مراد ہے۔

سورہ ملک میں ہے۔ قل ارایتم ابیع ما دکم شوراً فضی میا تکم بساد معین  
علی بن جعفر صادق اپنے بھائی امام موسی کاظم سے اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب  
تھار امام غائب ہو جائے گا تو اس کے ساتھ مارے پاس نیا امام کون لائے گا۔

سورہ ہجۃ کو صاحب مشکوۃ المصائب نے فرمایا۔ اس وقت تک عدداً  
حمدیں فضیل علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس آیت میں مارے دل  
سے مارا قائم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب اور الصارم را دل اپ کے دشمن بہت نیا وہ کمزور  
مدگار و اے اور سماں کی تعداد دل کے ہوں گے۔ جب قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

سورہ مدثر میں ہے۔ قاذ انقرنی الناقود فذ لله یوم مسید یوم عسیر علی الکافرین غیر  
یسیں۔

مفضل امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ جب قائم علیہ السلام کے گان  
میں آپ کے قیام کی اجازت کی آواز دی جائے گی۔ تو اپ قیام فرمائیں گے۔ وہ دن کا ذریں کچھے شکل ہو گا۔

سے اپ کے پاس بوانہ ہوگا۔ وہ کہا وہ مدینہ کے درمیان دیران میں نیمیں میں دعس جائیں گے۔ جب لوگ بہات لاحظہ کریں گے تو اپ کے پاس شام کے ابدال اور عراق کے سردار اپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپ کی بحیثیت کیسی گے۔ وہ لوگوں میں ان کے بنی کی شفت کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ نے نیمیں پر اسلام کو پیش کرے گا۔ سات سال رہے گا۔ پھر انتقال کریں گے اور اسلام آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے ابوسعید حذری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا کہ ایک مصیبت اس احت کو پہنچنے کی آدمی کوئی ٹھکانہ نہیں پائے گا جس کی طرف وہ فلم سے پناہ نے اللہ تعالیٰ میری عترت میں اور برے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو میتوث کرے گا جس طرح نیمیں جو روشنی سے پہنچوگی۔ اسی طرح اس کو عدل و انسان سے بھردے گا۔ اس سے سکنان آسمان اور سکنان زیان لا جائیں گے۔ آسمان اپنی بارش کے زمان قدرات کو لکھتا بھدا دے گا۔ نیمیں اپنی تمام کھینچی کو ہاپنکاں دے گی۔ زندہ لوگ موست کی تناکیں کے زد اس دو ران میں سات سال یا تھے سال یا نو سال بسر کریں گے۔ اس حدیث کو حاکم نے اپنی مستدرک نہیں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ناوار، النہر سے نکلے اسی کو حارث کیجا تاہمہ ہوگا۔ اس کے لئے مقدمہ پر ایک شخص ہوگا جس کو منصور کیجا تاہمہ گا۔ وہ دلن بنائے یا جگد دے گا۔ اہل محمد کے سنتے جس طرح تریش (اویسہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگد دی تھی ہر اس پر اس کی مدد کرنا واجب ہے یا فرمایا اس کی دعوت کو قبل کرنا واجب ہے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے بیان کیا ہے ابوسعید حذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی حسینی کے قصہ بیں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک مکھاری نے دے جائیداں اور سے تین نہیں کریں گے۔ کوئی کے پھنسنے اور اپنی جوئی کی تسلی سے بات کرے گا۔ اور اس کا ران اس کو اس پستکی جزو ہے گا۔ جو اس کے گھروں نے اس کی غیر مردودگی میں کی ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابو قاتد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دو رسول کے بعد یا بات (عاداثت) واقع ہونا شرعاً ہو جائیں گے۔ اس حدیث کو ابن حجر نے روایت کیا ہے۔

ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم نہ امان کی جانب سے آتے ہو گا۔ میریہ والوں میں سے ایک آدمی صحابہ کریمہ جلال جائے گا تک دوے لوگ آگراں کو نکال دیں گے۔ وہ ان بات کو مکروہ تصور کرتا ہو گا۔ لوگ دکن اور مقام کے پاس اس کی بیعت کریں گے۔ ایک گردہ شام کی رفت

ایک کان ظاہر کے لام بخونص اس وقت موجو ہو گا۔ اس سے کوئی چیز نہیں لے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نیمیں اپنے جگر کے لمکوں کو باہر نکال دے گی۔ بھر جانکی اور سونے کے سندوں کے رابر ہوں گے۔ تاپل آئے گا اور کہنے کا نیمیں نے اس وجہ سے قتل کی۔ اور تاپل جو کرے گا اور کہے گا کہ نے اس وجہ سے پتنے حرم کو قطع کیا۔ اور پھر آئے گا اور کہے گا۔ اس وجہ سے میرا جھ کاٹا گیا۔ بھر لوگ اس شخص کو بنا بیٹیں گے۔ اور اس سے کوئی چیز نہیں لے گی۔ ایک اور روایت میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا میں صرف ایک دن نجح جائے تو اللہ اس دن کو لیسا کر دے گا۔ حقیقت کا اس دن میں مجھیں سے ایک آدمی کو میتوث کر دے گا یا میرے اہل بیت میں سے ہو گا۔ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے پاس کا نام میرے ہاپ کے نام پر ہو گا۔ نہیں کو عدل والضاف سے بھروسے گا۔ جیسا کہ وہ فلم جو رہ سے بھری ہوئی ہوگی۔

ام سلمہ سے روایت ہے کہ نیمیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہیں سنا۔ مہدی میری اولاد سے ہو گا۔ جو اولاد فاطمہ میں سے ہو گا۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابوسعید حذری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی مجھیں سے ہو گا جو بہت کھلی پیشانی والا ہو گا۔ بہت سُرخ ناک والا ہو گا۔ نیمیں کو عدل والضاف سے اس طرح بھردا گا۔ جس طرح وہ فلم وجود سے بھری ہوئی جو گی بسات سال حکومت کرے گا۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے نیز اس کو میری اور ابن جوزی نے بیان کیا ہے۔ ان جزوی نے کہا کہ اجنبی و شخص کے جس کے بیان پیشانی سے کو نصف سترگ کر گئے ہوں۔ فتنی کے مخفیہ ہوں۔ جس کی ناک میں لکھیں ہوں۔ ابوسعید حذری سے روایت ہے آپ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مددی کے حالات بین یادات کرتے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ آپ کی خدمت میں ایک آدمی آئے گا۔ اور کہے گا۔ اے مہدی بمحض عطا کرو۔ اور مجھے عطا کرو۔ اپس سُنی بھر کر اس کے پرے میں والیں کے جس تدریس میں استعلاء ہو گی۔ وہ اس کو برگزنشیں اٹھائیں گے۔ اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے۔

ام سلمہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ نہ رایا خلیفہ کی مرت کے وقت اختلاف و ترقی ہو گا۔ میریہ والوں میں سے ایک آدمی صحابہ کریمہ جلال جائے گا تک دوے لوگ آگراں کو نکال دیں گے۔ وہ ان بات کو مکروہ تصور کرتا ہو گا۔ لوگ دکن اور مقام کے پاس اس کی بیعت کریں گے۔ ایک گردہ شام کی رفت

ام سلم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمائتے ہوئے سننا، محدث ابوجعفر  
ابن ابی حییری عترت سے ہو گا جو فاطمہ کے فرزندوں میں سے ہوگا۔ اس حدیث کو مسلم، ابو والد، نسائی، ابن ابی  
الصاحب المصایخ اور درر سے لوگوں نے بیان کیا ہے تاکہ دیت کی حدیث ہے کہ میں نے یحییٰ بن سعید بن عیین سے  
پھر آنحضرت نے فتح کریما کو کروہ زین کا الصاف سے بھروسے ہے اور اولاد فاطمیہ سے ہوں گے میں نے کہا نہ  
کہ ان سے فرزند سے ہوں گے؛ کہ تجھے میں تو نہیں تھے۔ حضرت علیؓ بنی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، کہ اگر زانے کا ضریب ایک دن باقی مرگ کا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ایک ریت  
کے ایک حصہ کو بیووت کر کے کاری جوزانے کو عدل سے بھروسے گا۔ جس طرح وہ علم سے بھرا ہوا گا، ابو والد  
والائزدی، اور ان ماجھنے اس حدیث کو بیان کیا ہے، اصحاب این راجحہ وغیرہ مانند ہدیت نئی سے آپ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا محدثی ہم اہل بیت میں سے ہوگا، اللہ  
کیا آپ کے انتقالات کو ایک رات میں ہوئے تھے اور وہ اس کی موت سے پہلے اس پر مدد اہل

ایسا سماق سے روایت ہے کہ حضرت مل نے پہنچے بیٹے حسین صیہ السلام کی طرف پیکھ کر فرمایا، بیٹا  
فرزند سوار ہے، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام رکھا تھا۔ عقریب اس کی پشتست ہے  
اصاحب المصایخ اور درر سے خلفت میں مشاہدہ گا۔ آپ سے خلفت میں مشاہدہ گا۔ اور خلق میں نہیں رکھا  
پھر آنحضرت نے فتح کریما کو کروہ زین کا الصاف سے بھروسے ہے اور اولاد فاطمیہ سے ہوں گے میں نے کہا نہ  
کہ اس نے قصہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب نزول علیہ السلام میں ابو بیر سے روایت ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں  
بیسری جان ہے۔ عقریب تم میں ہے بن مریم حکم عامل کی بیشیت سے تمہیں نازل ہوں گے۔ صلیب تو نہ  
دین گے۔ میکس اذادیں کے، مال دینے کی بیفات کریں گے، جنی کہ مال لینا کوئی قبول نہیں کرے گا۔  
سجد کرنا زیادا غیر ملکی سے افضل ہوگا۔ پھر ابو بیر ہدیت ہے اگر تم چاہو تو پڑھو و ان من اہل الكتاب الـ  
یوم من بد قبل موته نہیں میں اہل کتاب میں ہوئے تھے اور وہ اس کی موت سے پہلے اس پر مدد اہل  
لائیں گے، یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

ان دونوں بخاری اور مسلم میں روایت ہے، آنحضرت نے فرمایا، تمہاری اس وقت کیا حالت ہو گی، جس  
بن مریم تمہیں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں موجود ہوگا۔

جابری سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ میری اہلت کا ایک گروہ ہم شرق  
جہلوڑ تارہ ہے، گا، غائب ہو گا قیامت تارہ، فرمایا جیسے بن مریم نازل ہوں گے۔ لوگوں کا ابیر کہے گا، آڈ اور میں  
نمایزِ صلیلیتِ حضرت میں گئے، نہیں تمہارا بعض بعض پر میرے یہ اللہ کی جانب سے اس اہل کے  
حوت کے، اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

## باب ۳۷

ان احادیث کا ذکر جن کو صاحب جواہر العقیدہ بیان کیا ہے

حدیث بہر ہے کہ جریل علیہ السلام نے بنی صعلک کو حکم دیا کہ ان دونوں حسینین (کا نام حضرت برقت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر شیرزاد شیرزادیں کیوں کیوں کو حضرت مل کو رسول اللہ سے دہ مرنیت مل  
تم بھو حضرت ابو دون کو حضرت موسیٰ سے حاصل تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری زبان علیل ہے  
میں نے ان دونوں حسن اور حسین دکھائے ہیں۔

ام اللہ علیہ سے فرمایا۔ ہم میں سے انبیاء سے افضل آدمی موجود ہیں۔ وفات کے باپ یہی ہم میں اوصیاً کے  
مل آدمی موجود ہیں۔ وہ تمہارے شوہر یہیں ہم میں شہزاد کے سردار موجود ہیں۔ وفات کے باپ کے چھائیں ہم  
کو شخص موجود کئے جس کے دو پریاں جن کے ذریعے وہ پہشت میں جہاں چاہتے اذکرتے ہیں۔ وہ لیرے  
کے چاکے فرید حضرت جعفر ہیں اور ہم میں اس اہلسنت کے دو سیط م موجود ہیں۔ جو جوانان جنت کے سردار  
وہ حسن اور سبیعین ہیں۔ وہ متلوں تمہارے بیٹیں ہیں اور ہم میں سے امام جعفرؑ (علی اللہ فرجہ) ہرگواہ جو  
کے فرزند ہیں طبرانی نے اوسط میں اس حدیث کو میان کیا ہے جس بصری سے حدیث روابیت کی گئی ہے  
اس بن الک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امر ثابت اختیار کرنا جلتے گا۔ دینا بری ہو تو  
لیا کر کے گی لوگوں میں کچھ سی طاری ہوگی۔ قیامت اس وقت قائم ہوگی۔ جب بتیرین مخلوق موجود ہوگی  
لئی چیزے بن میریم ہی ہیں۔ شافعی نے اس حدیث کو میان کیا ہے اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور حاکم نے  
یہ مشدیک ہے۔

بیں نے اس حدیث کو تجرب کے طور پر نقل کیا ہے اور حجت کے طور پر نہیں لے علاوہ یہ سبقی نے کہا اس حدیث محدثین خالد نے صرف بیان کیا ہے حاکم نے کہا یہ شخص میں ہے ۔ امام نسائی نے نصرت حکی ہے کہ یہ شخص کو حدیث ہے ۔ ہن لوگوں نے کہا کہ ابین خالد سے اس حدیث کو صرف شافعی نے بیان کیا ہے ۔ اس کتاب کا فکر کرتا ہے کہ اس حدیث کا ابین خالد سے مروی ہوا اس کے بعد اور وضعی ہونے کے کئی ذکر ہاتا ہیں پہلی مرتبے ہے اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو وہ فلم و فساو جو زیادہ اور حاجج کے زمانے میں تھا برپر بڑھتا رہتا ہے ۔ دنیا میں وقت تک بھائی اور صلاح باقی نہ ہوتی اللہ تعالیٰ کا ست کر کیے دلوں چیزیں خلیفہ عمر بن العوام اور خلفاء کے اسیہ کے زمانے سے اب تک پانیہ ہیں ۔ دنیا میں خیار اور صلاح پانی جاتی ہے ۔ دوسرا وجہ یہ ہے کہ ہندی کے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے مسلم عرب بیل موجود نہ تھی جس کو رسول اللہ کو پہنچانے کے مطابق روزگار پاڑا کر کلی ہندی نہیں ہیں اگر عیسیٰؑ میری سیری و جربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں آیات کے ذریعہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ جیسا کہ پہلے تذکرہ پکی ہیں ان آیات میں بنی ہلی اللہ علیہ السلام نے اپنی امرت کو اس بڑی خوشخبری کی بشارت دی ہے اسی طرح گدشتہ انبیا علیهم السلام نے ہمارے ہیں ملی اللہ علیہ وسلم کے نہروں اور ہندی کے اصول کے متعلق ایشیت دی ہے بیں ان حضرات کی بث رات مشرق الاقوام میں ذکر کیا ہے اور یہ تبیہ ان احادیث کا کہ کہتا ہوں جن کو ان ماج نے ذکر کیا ہے ۔ ابو سعید خبیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرزیا میری امرت میں ہندی ہوں گے اگر تمور ڈاونس انتسلک تو سات سال ہوں گے درستہ نو سال ہوں گے ۔ اپ کے زمانے میں میری امرت فتحتوں سے مالا مال ہوئی

لگ بیک کا مطابعہ کریں گے۔ لوگ بیک کو نہیں دیں گے۔ وہ ان لوگوں سے لڑائی لڑیں گے اور کامیاب ہوں گے۔  
لوگ ان کو وہ جزیں دیں گے جس کا وہ مطابعہ کرتے ہوں گے۔ (خلاف) اس پہنچ کو قبول نہیں کریں گے۔ جتنی کم  
لوگ اس چیز کی بیک بیسے آدمی کے حوالے کیں گے۔ جو بیرے اہل بیت ہیں سے ہو گا۔ وہ زین کو الفضافتے  
اس بڑج بھروسے کا بھر جھلک سے بھری جوں ہوگی۔ تمہیں سے ہر آدمی بھی ان لوگوں کا نامانچا پاتے۔ وہ ان سے  
ساقی خلاں ہے۔ کبھر مکھتوں کے مل حل کر کوئوں نہ جانا ٹرکے۔

بی فی عائشہ بنی مسلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرنی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
ہمیں ایک ایسا آدمی ہوگا جو ہمیں سنت سے ہوگا۔ وہ ہمیں سنت پر جوانہ دے گا جس طرح ہیں نے وہی پڑھا  
کیا تھا۔ نصیرین تھادی نے اس حدیث کو سیان کیا ہے۔ ابو مسلم بن عبد الرحمن بن عوف اپنے بائیس سے روایت اڑاتے  
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ضرور ہمیرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بعثت  
کرے گا جس کے دانت ناصافے والے ہوں گے۔ کھلی پشتانی والا ہو گا نیزین کو الفضاف سمجھو رے گا۔ اور والائی  
حام غمیش کریں گے۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو سیان کیا ہے۔ خذیر غمیش بن یمان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ ہمدی ہمیرے فرزندوں میں سے ہوگا۔ اس کا ہمروجھتھے ہوتے ستارہ کی ماشد ہوگا۔ آپ کا زندگی عربی رکھتا  
ہو گا۔ اور آپ کا جسم اسرائیلی ہو گا جس طرح نیزین علم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اسی طرح اس کو عدل سے بھروسے کرے گا۔  
آپ کی خلافت پر آسمان دالے اور نیزین والے اور پرسندے غضاپیں راضی ہوں گے۔ میں سال تک حکومت  
کریں گے۔ (روایاتی۔ طبرانی) ابو نعیم اور دہلی نے اس حدیث کو اپنی سند میں سیان کیا ہے)  
خذیر غمیش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہمدی ایک اللہ فرجم (اشترف الیہیں

گے جیسے بن ہر یم علیہ السلام تشریف لا پچھے ہوں گے۔ ایسا معلوم ہو گا کہ آپ کے بالوں سے بانی کی ایڈن  
ٹپک رہی ہیں امام محمد اعلیٰ السلام فرمائیں گے آگے بڑھنے لگوں کو نماز پڑھاتے ہے حضرت یحییٰ علیہ السلام کم تعریف  
گے نماز آپ کی خاطر قائم کی جگہ ہے حضرت یحییٰ پرسے ایک افراد کی پیچے نماز پڑھیں گے۔ اس حدیث کو  
طریقی نے بیان کیا ہے جن جان نے اپنی صحیح میں عقبہ بن حارث سے حدیث المارث محمدی کے متعلق ایسا ہی بیان  
کیا ہے۔ حضرت مولیٰ علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا جب فاتحہ ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سئے  
ہوں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی خاطر مشرق اور مغرب والوں کو جمع کر دے گا۔ وہ اس طرح جس ہو جائیں گے جس طرح  
موسٹ خوبی کے بادل اکٹھے ہوتے ہیں۔ آپ کے دھنکوڑے والے ہوں گے۔ لور آپ کے بدلان شام والے ہوں گے۔  
ابن عساکر نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

ابساط بن محمد قرشی نے حدیث بیان کی۔ اس نے کہا مجھے پرے بپ تے حدیث بیان کی ہمیں سفیان ثوری نے آنکاہ کیا، وہ عالم بن حمزہ کے وہ ذرے دے عبد اللہ بن سعود سے روایت کیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہی اس وقت تک ختم نہیں ہوگی۔ جب تک وہ کاماد شاہ ایک ایسا ادمی نہ ہوگا جو یہ مرے ال بیت میں سے ہوگا۔ جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

لیکن اسناد ابن سعود سے روایت ہے آپ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مرے ال بیت میں سے یہکہ جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔ یہ حدیث من صحیح ہے۔ ابو سعید سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں ایک ادمی آتے گا اور کچھ گا لے جو ہمیں اچھے دو۔ بخوبی دو۔ آپ نے اس کے پکڑنے میں سختی پھر پھر کراتا دیں گے جس کے اٹھانے کی وجہ طاقت خدا رکھتا ہوگا۔ یہ حدیث من صحیح ہے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے اتفاق میں میری جان ہے اعذب صدور تم میں ابھی ہم حکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے جیب کر تو دیں گے۔ خیر کو قتل کر دیں گے تیکس عاصی کو قتل گے۔ ملک اس قدر عام عطاکاری گے جس کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔ یہ حدیث من صحیح ہے۔

جمع بن جابر انصاری سے روایت ہے کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیارتے ہوئے نہ اس کے دروازے پر ایں مریم دجال کو قفل کر لی گئے۔

ستاقب ابن عقائی شاعری میں ابوالوب انصاری سے روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سیار رکنے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ کی خدمت میں تشریف لائیں۔ اور رہو ہیں۔ فرمایا اس نامہ: یہ اللہ کی تیرے کرامت ہے۔ کی تیری شادی یہی شخص سے کہ ہے جو اسلام کے خلاف سے رب سے مقدم ہے۔ اور جنم کے خلاف سے سب سے بیادہ ہے۔ اللہ نے ہمیں داول کی طرف نکلا ہوا۔ ان میں سے مجھے ہذا اور مجھے بھی اور رسول نبی اپنے پروردگاری میں سے بعض کو جلد دیتا اور ان میں سے باقی کو ایک بڑا مات سو خالی کشیتوں میں لاد دیا۔ اس نے ارادہ کیا کہ ان کو رو دیں لے جائے یہکہ کشیتوں نہ کرو گیں۔ آپ کو اس بات کی خبر مل دیں کہ اس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان ہزار کوہ مددی اس سندر سے نکالیں گے ان چیزوں کو برتاؤ کرے ایں کے۔ پھر حضرت ہمدی اور وہ لوگ آپ کے ساتھ آئیں گے۔ سمندر محظک طرف پلے جائیں گے۔ ہم ان بالوں کا ذکر کرتے ہیں جو سنتر زندگی میں موجود ہیں۔ بہتان جنت کے سفر ہیں۔ اس

ایسی نعمتی کو جیسی نہیں ہوں گی۔ لوگ نعمتن تناول کریں گے۔ اور ان میں سے کسی چیز کا ذرجمہ نہیں کریں گے یا کسی آدمی کھڑا ہوگا۔ اور کہے گا۔ اسے ہمدی ابجھے مال عطا رہا ہے۔ آپ نو ٹھیک گے لے لو۔ سعید بن عیوب سے روایت ہے کہ سہم امسک کے پاس موجود تھے۔ ہم نے آپس میں ہمدی کا ذکر کیا۔ بی بی صاحبہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر داریں۔ ایک بی بی ہوں۔ حکموں حضرت علی ہیں۔ جناب حضرت علی ہیں۔ امام حسن ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہم۔ پن عدال اللہ بن حارثہ بیدی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سعید نے فرمایا بشق کے رہنے والے لوگ بیکس گے جو ہمدی کے لئے بندگ نباشیں گے۔ پھر سلطنت۔

ہم ان بالوں کا ذکر کرتے ہیں جو کو علامہ منادی مصری نے اپنی کتاب نکوز الفاقیت میں ذکر کیا ہے اس فاطمہ مجھے بارت ہو۔ ہمدی تم سے ہو گا۔ جوالہ حاکم۔

ہم میں سے دو شخص ہو گا۔ جس کی وجہ حضرت میں نماز پڑھیں گے۔ بحوالہ حافظ البیعت

ہمدی جنت والوں کے طاووس ہیں۔ بحوالہ دینی

قسم ہے اس ذات کی جس کی تفصیل میں میری جان ہے یہ امر اس طرح اور کراچی کا جس طرح اور کراچی ہو اتنا۔ ہم ان بالوں کا ذکر کرتے ہیں۔ سو کتاب فصل الخطاب میں موجود ہے۔ این ہمارے روایت ہے کہ ہمدی سن کی ایک بستی سے بیکس گے جس کا نام کر عہ ہو گا۔ شہاب الدین نفضل اللہ شیخ اپنی کتاب المعتبرین کا ہے کہ اس نام کی کوئی بستی میں موجود نہیں ہے۔ ایسی عمر سے روایت ہے کہیں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو زیارتے ہوئے آسمان سے ایک فرشتہ ظاہر ہو گا۔ اور اواز دے گا۔ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں گے۔ وہ کے کا۔ یہ ہمدی ہیں آپ کی بات کو تبلیغ کرو۔

نوفت سے روایت ہے کہ ہمدی کے ہبندے پر لکھا ہو گا۔ بیخت اللہ کے لئے ہے۔

ہم اس چیزوں کو ذکر کرتے ہیں۔ بر شیخ علی الدین عربی قدس اللہ سرہ کی کتاب مسارة الاخیار میں ذکر کر

ہے کہ ابن اسما نوں بہت المقدس ہیں آیا اور بنو اسرائیل سے جہاں کی اور بہت المقدس کے کپڑوں پر پرتفصہ کر لیا۔ ان میں سے بعض کو جلد دیتا اور ان میں سے باقی کو ایک بڑا مات سو خالی کشیتوں میں لاد دیا۔

اس نے ارادہ کیا کہ ان کو رو دیں لے جائے یہکہ کشیتوں نہ کرو گیں۔ آپ کو اس بات کی خبر مل دیں کہ اس سندر سے نکالیں گے ان چیزوں کو برتاؤ کرے ایں کے۔ پھر حضرت ہمدی اور وہ لوگ آپ کے ساتھ آئیں گے۔ سمندر محظک طرف پلے جائیں گے۔ ہم ان بالوں کا ذکر کرتے ہیں جو سنتر زندگی میں موجود ہیں۔ بہتان جنت کے سفر ہیں۔

حين اذا كنت في بلدة  
كاني بتفسي واعقاها  
لخضب منا اللهي بالدماء  
راها ولم يك راي العيان!  
ستقي الله قائمينا صاحب!  
مولانا شارع ياخين  
كل دم الف اتف وما

امت کا مددی ہمیں سے ہوگا۔ وہ تیر سے فرنڈول میں سے ہوگا۔  
 (بکھر اسناد) علی بن صالحی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ یہی صنی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فتنتے غالب ہوں گے، ایک دوسرے کو تباہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ جہد کی اور مسٹ کرے گا جو گمراہی کے قلعوں اور رودہ پرے ہوئے دلوں کو خون کرے گا۔ آپ آخری زمانے میں کھڑے ہوں گے جس طبق نہیں ظلم پڑو گے بھری ہوں جوگی ماسی طرح اس کو عدل و انصاف سے یصریلی گے۔  
 حافظ ابو حم نے حدیث بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور بھری عزت سے یک آدمی کو معیوت کرے گا بھر کلے ہوئے وانتشوں اور سکھاریوں کی بیشائی دلے ہوں گے۔ نہیں کو انصاف سے بھر دیں گے۔ مال عام عطا کریں گے۔

۲۶۰

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلامات قدسیہ حضرت امام جہدیؑ کے حق میں  
از شیع البلاغہ

حضرت نے فرمایا: "ذین کو لازم یکڑو، مصیبت پر صبر کرو۔ پسچاہ تھوڑو اور تکوار دل کو اپنے نسلوں کی خواہش کی وجہ سے حکمت نہ دو۔ اس بات کی طلبی یہی جلدی نہ کرے جس کی تہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے جلدی نہیں کی۔ اور تو شخص اپنے ستر مریاں حالت میں مر گیا کہ وہ پسندے رب اور اس کے رسول اور رسول کے اہل بیت کے حق میں حضرت رکھتا تھا، وہ شعید ہو کر رہا۔ اس کی مزدوری اللہ کے ذمے ہے جس بیکث غسل کا اس نے ارادہ کیا اس کے ثواب کا حق ادا ہو گیا؛ اس کی بیت اس کے نمودار کھشتی کے قائم مقام ہو گئی کیوں کہ ہر نے کے لئے ایک مت اور معین وقت منفر ہے۔"

حضرت کافر ان "حضرت ہمدی (علی اللہ فرجہ) خواس کوہیت کی طرف مور دے کا جہا رکن سے کہا  
کوہیت پر مور کھا ہوگا اور وہ رائے کو فرماں کی طرف مور دے گا جب کہ لوگوں نے فرماں کو رائے کی طرف  
صحیح دیا ہے گا:

حضرت نے فرمایا۔ حضرت محدثی (عجل اللہ فرجہ) کے لئے یہیں اپنے جگہ کے مکمل دستیابی ساری کی رف اپنی کنجوں کو کاملاً بھینک دے گی۔ وہ تمہیں دکھائیں گے کہ اتصاف کی کیا حال ہوتی ہے۔ کتاب اور انت کو سچانہ سودہ مکمل رکھو، اگر سالانہ کو زندہ کریں گے۔

حضرت کا قول ہے: "بمیں جس ہندی ہوگا، جو دنیا میں روشنی چڑھانے کے حوالے گے۔ اونیکو کاروں کے نقش تھے"

وينشر بط العدل شر تا دمعن بی  
وينصر دین الله راس الاعلام  
قدا خرى المختار من الهاشم  
أشعار وترجمه پهليے گذري چکا ہے۔  
فیح صلاح الدین صفوي قدس سو نے کہا ہیں نے امام علی کرم اللہ وجہہ کی کتب الحروف کی تفاسیر کو  
کئے ہیں ان میں دیکھا ہے۔ کبھی صدی ہولاث کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے کلیات اور بیانات مقرر  
کیے ہیں زیادہ جوئے کی وجہ سے کہا ہے۔ ان کے کلیات اور جزیات کو چھوڑ دیا ہے۔

## باب ۵

ال بیت کی مصیبت کی فدرست کے بیان میں حتیٰ کہ قائم طور فرمائیں گے ॥

کتاب شفاریں تحریر یہ ہے کہ نبی صل اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت امام محمد علیہ السلام کے خروج کی  
آن تھی اور آپ کے الی سیعی کو حرق قتل اور جھگasse جانے کی مصیبت پیش کیے گی۔ اس کے متعلق اگاہ ذرا میا  
کتاب مذاقبہ میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صل اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے  
کے صحابہ سے فرمایا کہ عرب ایر المومنین علی علیہ السلام کی بعدت توڑو گے اور آپ کے لئے بیگ بڑا  
کے۔ صاحب الامر کا تاریخ مذکارات اور مصائب میں گرفتار یہ ہے کہ جتنی آپ کو قتل کر دیا جائے کام پھر  
کے زندگی کی بدت ایجاد کیے گی۔ اور آپ سے معاہدہ کیا جائے گا پھر کس سے بے وفائی کی جائے گی  
پھر الی عراق کے لیے اور کوڑوں گے۔ آپ کے بان بارک پر بخوار دیا جائے گا۔ آپ معاہدہ سے صلح کر  
کے۔ اپنے اور اپنے الی بیت کے خون کو صدف کریں گے۔ اور یہ لوگ ہر تھوڑے ہوں گے۔ پھر امام جیعن  
ال کے میں بزرگ ایمبویل سے بیعت یہیں گے پھر وہ لوگ آپ سے بے وفائی کریں گے۔ اور یہ لوگ آپ کے  
کتاب خروج کیں گے۔ حالانکہ آپ کی بیعت ان کی گردان بر لازم نہیں۔ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو قتل کر  
کے اس کے بعد تم الی بیت ذیل کے بیانیں کے قتل کے جایں گے۔ فوتے ہیں کے ہمیں اپنے خون  
کا درپسند دوست دلان کے خوف سے اس نصیبہ نہ ہوگا۔ بھروسے اور انہماری بگوئی پسند جھوٹ اور انہمار کے  
اثاثیوں اور یہوں اور برے تاضیوں کے نزدیک مذکور اور مقام حاصل کریں گے کہ بڑے عالی ہر شہر میں  
ال بھل اور جھوٹی اخواہیں سنائیں گے۔ اور ہماری حاضری سے روایت کریں گے۔ حالانکہ ہم سے ہمیں  
تو لا کام اور نہ وہ کام کیا جو گانتا کہ ہم لوگوں کو لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ تاریخ سے بکیں۔ امام من کی موت

قول بعدهز و اعتباها  
بایات وحی بایجا بها  
قصلت عليتنا با عمر ابها  
رسلم عليه مطلا بها  
معنا لک لا ينفع الظالمین  
انا الدين لأشد للمؤمنين  
لناسة الفجر في حكمها  
فصل على حبل المصطفى

آپ نے یک نظم میں فرمایا ہو اپ کے دیوان میں موجود ہیں ہے۔

تیري الذکر یکتبها في الملام  
انى على من سلالة هاشم  
والى قلعت اسباب في غزوة خبر  
اصول على الابطال صولة قادر  
في يوم يد رقد نصر نادى العدا  
تقتلنا ابا جهل اللعين وعتبة  
دفع يوم احمد جاجيريل فاحدا  
تقتلنا ابايا والشام ومن بقى  
و يوم حدين قد تلقى حم عنا  
سر واصحيم القوم عنهم لم ازل  
واسقينهم كأسا من الموت مزعبا  
وصلت عليهم صولة هاشمية  
كس ناجيرش المشير كين بهمة  
نصر نادى اعداءنا لـ محمد  
ومما نفت الا الحق والصدق سيمتي  
رفعت منا لـ اشرع في الحكم والقضاء  
فلله حده من امام سـ ميدع  
ويظهر هـ الدين في كل بقعة  
فيـ اويل اهل الشر كـ من سطوة العـنا  
يتقـ بساط الارض من كل افة  
ويـ امر بـ صرف دينـي لـ مـ حـكـ

لئے افسوس نے حکم دیا تھا یہیں نے وہ ان کو پونچا دی بے۔ اور اسی بدرے میں اللہ تعالیٰ کا زمان ہے۔ یا ایسا کہ رسول نے ماننا میں ایسکے من دیکھ لی۔

پھر فرمایا میں علی! لوگوں کے ان کینوں سنتے پتھے رہو۔ جن کو اخنوں نے سبزی میں چھپا کر ہائے میری بوت کے ان کو ظاہر کر کر گئے یہ وہ لوگ میں جن پر اللہ عنہت کرتا ہے۔ اور بعثت کرنے والے بعثت کرنے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پھر دی پڑے۔ فرمایا جس بیٹے مجھے خروی ہے۔ کہ وہ لوگ آپ پر میرے بعد ظلم کریں گے یہ ظلم اس وقت کہ یہیں گھنٹا کا سختی کا زمان کاتا تھا علیہ السلام تمام ذرا ہو گا۔ تب ان کا کہہ بنہد ہو گا۔ بعثت ان کی بحث پر بچ ہو جائے گی۔

پھر بٹھانے والے تمہاروں گے ان سے نفرت کرنے والے خیال ہوں گے۔ ان کی تعریف دید کرنے والے وہ ہوں گے یہ اس وقت ہو گا۔ جب شہر پر گندہ ہو جائیں گے۔ بندے کمود ہو جائیں تھے کشاکش سے بالوں سی ہو گیں پس اس وقت میرے فرزندوں میں سے تامہ ہبہ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ ملے لوگوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو غلبہ دستے گا۔ اور ان کی ندویوں سے بالوں کو بجھا دے گا۔ شوق سے یاخوت سے لوگ ان کی بیرونی نہیں پھر فرمایا اسے لوگوں میں تمہیں کشاکش کی بشارت دیتا ہوں۔ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ وہ اس کی وعدہ خلائق نہیں کرتا۔

ایسا حصہ کبھی روشنیں ہوتا۔ وہ دانا اور باریکے یہیں ہے۔ اللہ کی نعمت نزدیک ہے۔ اسے پرانے ولے کیہے تیرے اسیں ہیں جنس چیز کو ان سے دور کر۔ اور ان کو کماحتی پاک پاکیزہ بنा۔ اسے میرے اللہ ان کی خاصتی اس سے راضی ہو جادا اور اپنیں کا ہو جا۔ ان کی مدعا۔ ان کو بعثت دے۔ ان کو قبول نہ کر۔ جو کو ان میں خلیفہ بناتے تو

## باب ۷۴

### بارہ آئمہ کے اسماء کے بیان میں

فرابی السطینین میں بحاذت سے روایت ہے۔ وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہیں یہ بودی آیا جس کا امام اش تھا۔ عرض کیا ہے محمد ایں آپ سے چنچڑیوں کے متعلق سوال کرایوں جو بعثت سے میرے سینے میں ملکت ہیں۔ فرمایا لے ابو عمارہ اس سوال کرو۔ عرض کیا ہے محمد؟ مجھے پہنچے رب کی صفت بیان فرمائے۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی صفت صرف اتنی بیان جو سکتی ہے جس کو پانے عقلیں ہا جزو اور جملات اس کو جاہل کرنے سے دوبارہ میں سمجھ دیں کہ صرف یہیں نہیں کر سکتے۔ اور لاکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں جس تصور کی صفت بیان کرنے والے

کے بعد یہ محیبیت معاورہ کے زمانے میں بہت بڑی ہو جاتے گی۔ ہر شہر میں ہمارے دو ستمداروں اور پانچ سو جوں کو قتل کیا جاتے گا۔ حضن گمان کی بنابری میں کا تھا اور پاؤں کا تھے جائیں گے جس شخص نے ہماری محیبیت کا ذکر کیا۔ اور ہمارے ساتھ دشمن جوڑا اس کو یہاں خانے میں ڈال دیا جاتے گا۔ یا اس کا گھر گردیا جاتے گا پھر یہیں میں چھپا کر ہائے میری بوت کے اور آپ کے اصحاب کا قاتل ہے۔ پھر عجلج آجائے گا وہ ان کو جن جن زفقل کرے گا۔ ہر قسم کے گمان پر ان کو گزنتا کرے گا۔ حتیٰ کہ اگر کسی آدمی کو زیستی یا کافر کہا جائے گا تو وہ حجاج کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو گا۔ لاس تو محبت علی کہا جاتے ۔

نبی مسیح علیؐ نے جب اپنے جدی امام محمد باقر علیہ السلام سے خروج کرنے کا مشورہ لیا تو آپ نے اس طور کرنے سے منع کر دیا تھا۔ فرمایا مجھے اس بات کا خوت ہے کہ تم قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اور کوئی کی پشت پر سول بر لکڑے جاؤ گے جسے اس بات کا عالم نہیں ہے کہ اہل اذن طور سے جو شخص جسی سفیانی کے خروج سے پہلے خروج کرے گا وہ قتل کر دیا جائے گا۔ سفیانی کے بعد ہمارے قائم خروج فرمائیں گے جب حضرت نبیؐ نے خروج کیا تو آپ تسلی کر دیئے گئے اور آپ کو کفریں سولی پر لٹکایا گی جس طرح آپ کے بھائی نے فرمایا تھا۔

خوارزم شاہ کے سب سے زیادہ اپنے خبردار دینے والے موفق بن احمد نے اپنی سنگے ساتھ عبد الرحمن بن ابی یعلیٰ سے روایت کی ہے وہ اپنے باب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارہ و سلم نے چھپر کی جگہ کے دوز خام حضرت علیؓ کے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بانچ پر فتح عطا کی اس کے بعد خشم غیر کے موقع پر لوگوں کو آگاہ کیا کہ علی ہر مرد رہ اور مرد عورت کے سردار یہیں مادر ہوں اللہ نے علیؓ سے فرمایا۔ تم مجھ سے ہو اور یہیں تم سے ہوں۔ تم اکن کی تفیر بر اس طرح جہاگر کے جس طرح یہیں نے تیزی کے وقت چھلوکیا ہے۔ تم کو مجھ سے وہ منزلت حاصل ہے جو رارون کو مومنی سے حاصل تھی۔ میری اسرائیل سے صلح ہے جس نے تم سے صلح کی اور میری اس سے جنگ ہے جس نے تم جگ کی۔ اور تم مصبوط رہی ہے۔ اور تمیرے بعد جو چیز لوگوں پر مشتبہ ہوگی اس کو بیان کر دیئے گئے تھے میرے بعد ہر مرد کے امام اور ولی ہو۔ اور تم وہ جو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نہیں کی ہے وادان من اللہ و رسول اللہ ای manus يوم الحجه الاعظم

تمہیری سنت پر پڑنے والے ہو اور میری ملت سے بعثت کو درکرنے والے ہو۔ میں ق شخص ہوں جس سے سب سے پہلے زینتیت کی جائے گی۔ اور تم میرے ساتھ جنت میں رہو گے جنت میں جو شخص سب سے پہلے داخل ہو گا وہ میں ہوں گا۔ تم میرے ساتھ جنت میں رہو گے جنت کیے ہیں۔ تم کو تمہاری فضیلت بتا دوں۔ میں یہی چیزیں کہ لوگوں کے دہیاں کھرا ہوں گی۔ اللہ نے میری طرف دی

جن کا نام احمد اور محمد ہو گا۔ وہ انبیا کے خاتم ہوں گے اپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ اپ کے بعد بارہ اوصیاء ہوں گے۔ مسلم صیاح کے چاکا بیٹا ہو گا جو آپ کا دادا و بھی ہو گا۔ دوسرا ولی تیسرا و سی دو سماں ہوں گے جو آپ کے فرزند ہوں گے۔ پہلے کوئی کی امت تواریخ سے درستہ کے کوئی ہر سے اور پس سے کو آپ کے اہل بیت کی لیک جماعت کے ساتھ تواریخ سے بیاس کے ماتحت مسافت کی جگہ قتل کرے گی۔ آپ کو سفید کپن پہنچ کے طرح فرخ کے جائیں گے۔ آپ قتل پر صورت کریں گے: انکا آپ کے دادا آپ کے اہل بیت کے اول آپ کی اولاد کے درجات تدریج ہوں گا۔ اور اپنے دوستیں اور انتہی کرنے والیں کو اگلے سے نہال سکیں۔ نوامام اسی تیسرے کی اولاد سے بیدا ہوں گے یہ اس باط کے عدد کے برابر ہاں ہیں۔ صلی اللہ علیہ واللہ وسلم نے فرمایا۔ تم اس باط کو جانتے ہو تو عرض کیا ہاں۔ وہ بارہ حضرات تھے جن میں سے سیاٹ شخص لا ادی ای پہنچا تھا۔ یہ دشمنیں ہیں جو ایک عرصہ تک بتوسلیں سے غائب رہے۔ شخص پھر واپس ورث کر شریف ناگے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی شریوت کو مرشد جانے کے بعد ان کے ذریعہ ظاہر کیا ہوا۔ اس نے ترمذی باب ارشاد کو قتل کیا تھا۔ صلی اللہ علیہ واللہ وسلم نے فرمایا۔ یہی امانت ہیں الیامیت واللہ ہے جس طرح بتوسلیں ہیں ہوا۔ ہو ہو سایا ہو گا۔ نہ براہ رفتہ فرمو گا کہ یہ سے فرزندوں میں سے کیا ہوں گے فرزند یقین ہو جائے گا جتنی کہ اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا ہے کیونکہ ایسا زمانہ آتے گا۔ کہ اسلام کا صرف نام ہے جاتے گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو عزیز ہوں گی اجازت دے گا۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا۔ اور اس کی تجدید کرنے گا۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے ان حضرات کو دوست کر دکھا۔ اور ان کی ایجاد کی۔ اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے ان سے بغض رکھا۔ اور ان کی مخالفت کی۔ اور اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے ان کی براہیت سے قریب کیا۔ بخشش نے یہ اشعار پڑھئے۔

عیسیٰ پیغمبر ارشاد  
والہ اشیٰ المفترض  
ذخیرت نزحوماً امر  
امّة اشیٰ عشر  
صحابت فاصح من کدر  
و خاب من عادی انہ  
وهو الامام المنتظر  
والتابعین صاحب  
مناقبیں واللهم استغف بن ترخاب جابر بن عبد اللہ الصفاری سے روایت ہے کہ عیسیٰ

بیان کرتے ہیں۔ وہ اس سے بزرگ اور بلند ہے۔ درد ہونے کے باوجود قرب ہونے کے قرب ہونے کے باوجود دفعہ ہے وہ کیف اکیف اور این لیے ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کہاں ہے وہ کیفیت اور اینویں سے پاک ہے وہ ایک ہے بے نیاز ہے۔ اسی طرح خود اسے اپنی تعریف کی ہے تعریف کرنے والے اس کی تعریف کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس نے وکی کو جاذب رہ وہ کسی سے جتنا گلیکہ سا اور اس کا کوئی پھر نہیں ہے۔ کہاں کے محمد آپ نے پس فرمایا۔ بھی اس فرمان سے آگاہ فرمائے۔ کہ اس کا کوئی مثبت نہیں ہے کیا اللہ ایک نہیں لور انسان ہیں ایک ہے۔ صلی اللہ علیہ واللہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل و احمد حقیقی احمدی المفہی ہے۔ یعنی اس کے لئے کوئی جزو ہے اور اس کے لئے کوئی جزو نہ ہے۔ انسان کا یہہ مناشائی المفہی کے اعتبار سے ہے جو مدح اور بُش ہے مکبہ ہے۔

عوْنَى كِيَا أَيْضاً بِيَهْمَنْ زَرَبَابَا بِجَسَّهُ أَپْتَهَنْ دِهِيَ مَكْتَلَنْ أَكَاهَ فَرَبَبَيْتَهُ۔ لِهِ كِيُونْ شَخْصُ ہے، هِرَأَيْكَ بِنِي لَا وَهِيَ بُرَتَا

هَے، هَمَارَسَيْتَ بِنِي بُرَسَلَى بْنِ عَمَرَانَ لَيْ بُرَشَ بْنِ نُونَ كَوْرَصِيتَ كِيْتَهُ، لَآَغْفَرْتَ لَيْ فَرَبَابَا بِيرَسَهُ وَلَيْ عَلَى عَلِيَّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

ظَالِبَ بِهِيْلَيْ، آپَ كَسَّ بَعْدِ بِهِرَسَهُ دَوْسِطِيْلَيْ، وَهِيْ حَسَنَ أَوْ حَسِينَ ہِيْلَيْ، آپَ كَسَّ بَعْدَ سَاقَهُ نُورَامَ جَسِينَ كَصَلَبَ سَے

بِيدَاهِيلَيْ،

عوْنَى كِيَا اسَّهُ مُحَمَّدَ اِيجَهَانَ كَاسَّهُ لَيْلَمِي سَكَّهُ اَكَاهَ فَرَبَبَيْتَهُ۔ فَرَبَابَا جَبَ حِيلَنْ دِيَيَا سَے رَحْسَتَ بُرَوَالِيْسَ

كَهِنْ آپَ كَفَرَنْدَ عَلِيَّ اِيَّامَ بِهِلَيْ، آپَ كَجَسَّهُ آپَ رَحْسَتَ بِهِجَيْسَهُ گَهِنْ، توَآپَ كَفَرَنْدَ مُحَمَّدَ ہُوْلَيْ گَهِنْ۔ جَبَ حِيلَنْ

شَرِيفَ بِهِيْلَيْ، آپَ كَفَرَنْدَ بِهِرَوَلَيْ گَهِنْ، جَبَ حِيلَنْ شَرِيفَ بِهِيْلَيْ، آپَ كَفَرَنْدَ مُحَمَّدَ ہُوْلَيْ گَهِنْ۔

بِهِلَيْ، جَبَ مُرسَى تَشَرِيفَ بِهِجَيْسَهُ گَهِنْ، توَآپَ كَفَرَنْدَ مُحَمَّدَ ہُوْلَيْ گَهِنْ، جَبَ عَلِيَّ تَشَرِيفَ بِهِجَيْسَهُ گَهِنْ،

کَهِنْ، توَآپَ كَفَرَنْدَ شَجَرَهِيلَيْ گَهِنْ، جَبَ مُحَمَّدَ تَشَرِيفَ بِهِجَيْسَهُ گَهِنْ، توَآپَ كَفَرَنْدَ مُحَمَّدَ ہُوْلَيْ گَهِنْ،

جَبَ حِيلَنْ شَجَرَهِيلَيْ گَهِنْ، جَبَ مُحَمَّدَ تَشَرِيفَ بِهِجَيْسَهُ گَهِنْ، توَآپَ كَفَرَنْدَ مُحَمَّدَ ہُوْلَيْ گَهِنْ۔

عوْنَى كِيُونْ بِجَسَّهُ عَلِيَّ حِيلَنْ أَوْ حِيلَنْ کِيْوَتَ سَهَّتَ سَهَّتَ اَكَاهَ فَرَبَبَيْتَهُ۔ صلی اللہ علیہ واللہ اکرم نے فرمایا ہیلی سرکی

منہستہ تمل کے جائیں گے جس کو زبرستہ قتل کیا جائے گا۔ اور حسین کو فرمائی کیا جائے گا۔

عوْنَى كِيَا کَهِنْ حَدَّراتَ کَاهَ کَاهَ کَاهَ کَاهَ ہُوْلَيْ، فَرَبَابَتَ مِیْسَهُ بِرَسَهُ بِرَسَهُ ہُوْلَيْ گَهِنْ۔

عوْنَى كِيُونْ گُواہِی دِیْنَا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے علت نہیں ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

اور یہی گواہی دیتا ہوں کہ یہ حضرات آپ کے بعد اوصیا ہیں میں نے گذشتہ اپنیا کی کتابوں میں وہ کہا ہے کہ تم کوئی

سے اس بات کا لوایہ بن ہوئا۔ میں نے جویں میں نے

کوں اللہ علی اللہ علیہ واللہ سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہاے محمد! مجھے خبر دیجئے۔ وہ کوں سی چیز ہے جو  
اللہ کے لئے نہیں ہے، اور وہ کوں سی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے اور وہ کوں سی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ  
نہیں جانتا۔ صلی اللہ علیہ واللہ سلم نے فرمایا۔ وہ چیز جو اللہ کے لئے نہیں ہے۔ اللہ کے لئے شریک نہیں ہے  
اور وہ چیز جو اللہ کے پاس نہیں ہے اللہ کے پاس بندوں پر علم کیا موڑ نہیں ہے اور وہ چیز جس کو اللہ نہیں جانتا۔ وہ ہے کہ  
ہمارا اے گروہ موقول ہے کہ حضرت معاشر اللہ کے بیٹے ہیں بنا کی قسم اللہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کا کافی فرزند ہمیں ہے بلکہ اللہ  
بانتہے کوہ دھیوماً آپ کا پیدا کیا ہوا ہے اور تباہ ماند ہے کہ میں گواہی ریتا ہوں۔ کہ اللہ کے سو اکوں بجاوت کے لائیں نہیں ہے  
اوپاں اللہ کے رسول برق اور پے ہیں پھر عرض کیا کہیں نے کل رات توں سی بیت عزلہ الاسلام کو خواہیں دیکھا ہے فرمایہ جدل  
محظوظ انسیں کے لامخوبرا اسلام لاد۔ اوپاکے بعد ہونے والے اوصیا کا دام پکڑیں کہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہیں اسلام لایا ہوں۔  
آپ کی وجہ سے مجھے ہدایت دی گئی ہے اس کے بعد اس نے ہما اپنے اوصیا کے حقوق کا کامہ فرمایہ تاکہ میں اس نتکل کر سکوں فرمایہ  
ادھیا باریہ میں ایندل نے عزم کیا اسی طرح ہم لوگوں نے تواریخ میں دیکھا ہے جو حضرت کیا لے اللہ کے رسول باللہ تعالیٰ  
کے ناموں سے مجھے آگاہ فرمایے۔ فرمایا ان میں سے پہلے اوصیا کے ناموں میں۔ اور آنکہ کے باپ ہیں وہ علی گیں یہ  
آپ کے دفتر فرنٹ اور سینیں ہیں۔ ان حوصلت کے دامن پکڑ قم کو جاہلوں کی جہالت کہیں گمراہ نہ کرو سے جسٹیلیں  
جیسی زین العابدین پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے موت دے کا یزیری دینیا کی آخری خود را ک دو دھ کا یکھ گھوٹ ہو گا  
جس کو تو پیٹے گا۔ جنڈل نے ہماہم لوگوں نے تواریخ اور انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں ایلیا۔ شبرا در شبیر کا نام دیکھا  
جئے۔ یہ نام علی ہجن اور حسین کے ہیں۔ حسین کے بعد کوں حضرات ہوں گے۔ ان کے نام کیا ہیں؟ فرمایا جسیں  
کی زندگی حتم سو جائے گی۔ تو ان کے فرزند میں امام ہوں گے جن کا لقب زین العابدین ہے۔ آپ کے بعد آپ کے  
فرزند احمد امام ہوں گے۔ جن کا لقب باقر ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند جعفر امام ہوں گے جن کا لقب صلی  
ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند موسیٰ امام ہوں گے جن کو کاظم کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند علی ہوں  
گے جن کو رضا کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند محمد ہوں گے جن کو نقی اور زکی کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد  
آپ کے فرزند علی ہوں گے جن کو نقی اور زادی کہا جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند حسن ہوں گے جن کو عسکری کہا  
جاتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند محمد ہوں گے جن کو عدیٰ قائم اور محبت کہا جاتا ہے۔ آپ غیر معلوم ہو جائیں گے  
پھر ندوی فرمیں گے جب خود حفظ فرمیں گے تو جس طرح نیمن جو دشمن ہے مجری ہوں گے۔ اسی طرح ان کو عمل دے  
انضاف سے بھروں گے۔ آپ کی فضیلت میں صدر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے ان حضرات سے محبت کرنے والے  
تمیری گلداروں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہ دو لوگ ہیں۔ جن کی تعریف اللہ نے اپنی کتابوں میں کہے اور کہا ہے۔ ہدی  
للمتقین الدین یوسفون بالغیق قرآن ہدایت ہے پھر ہمارے کاروں کے لئے جو عیوب پر ایمان لائے ہیں پھر اللہ تعالیٰ  
کے فرمایا۔ اولیٰ ک حزب اللہ الائاذن حزب اللہ ہم الغائبون۔ یہ لوگ اللہ کا اکوں گھوٹ ہیں نہیں فتن میں

بھروسے ہوں گے۔ اور تمام کے تمام قریش سے ہوں گے۔

خدا کی نئی نئی طرقوں سے بیان کیا ہے۔ مسلم نے فطرقوں سے، ابو داؤد نے تین طرقوں سے تمذی نے  
مودی علیہ السلام کا ساتھی مالک جھلی بھول گیا تھا جب اس محیل کو اس شپر کا پانی لگا تھا۔ تو بھلی زندہ ہو گئی تھی مل  
زندہ ہوئی۔ اور اس خپڑے سے پانی پس اتھا ماسٹپر کے ساتھ اتحاد موت سے علیہ السلام اور اس کا ساتھی خفتر علیہ  
الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے فریبا۔ میرے بعد بارہ ایسا ہوں گے ساختہ نے ایک ایسا کھلہ فریبا جس کوئی  
کھائیں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت نے کیا فرمایا تھا۔ آپ نے کہا کہ فرمایا تھا۔ تمام کے تمام  
ہیں بات میں اگاہ فرمائیے کہ اس امر کے بنی کے بعد کتنے امام ہوں گے۔ مجھے محمد کی منزل کے مقنی کا کافی  
ہے ہوں گے۔ اور مجھے اس سے اگاہ فرمائیے کہ اپ کی منزل میں اپنے ساتھ کوئی ساکن ہو گا جو  
نے فرمایا کہ اس انت کے اس کے بنی کے بعد بارہ امام ہوں گے۔ ان حضرات کو ان کے عناصر کی مخالفت کو فرمائی  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جحد کے روز جس عشا کو اسلام کو جو کیا گیا سماحتا۔ وہی ہمیشہ تمام  
ان حقیقتی کرتیاں مر جائے گی۔ ان لوگوں پر بارہ خلیفہ گزیر گے جو تمام کے تمام قریش میں ہوں گے۔  
یہ حضرت کے وسط میں ہوگی۔ اور بند بجھک ہوگی۔ عرشِ رحمٰن جل جلالہ کے سبب سے زیادہ تربیت ہے۔ ہرودی نے  
آپ نے پنج فرمایا جو حضرت علی نے فرمایا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ حضرت علی نے فرمایا۔  
کا یہ ملکیں ہوں۔ اور ان کا آخری قائم جہدی جہل گے ہرودی نے کہا۔ آپ نے پنج فرمایا جو حضرت علی نے فرمایا۔  
چیز کے متعلق سوال کرو۔ اس نے کہا کہ تم بتاوگرا پسندی کے بعد کتنے موصنے رہو گے؟ پانچ ملکیں  
جاؤ گے فرمایا میں آنحضرت کے بعثت میں زندہ ہوں گا۔ یہ خضاب الود ہو گی جو حضرت نے اپنی بیش بدلکل کی تھی۔  
فریبا والہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ تمام کے تمام بنی هاشم میں ہوں گے۔

آن پتے ہاپس سے دریافت کیا کہ آنحضرت کس چیز کے ساتھ پنی آواز کو دیکھا کہ فرمایا تھا۔ کہ آنحضرت  
کے سلسلے میں ایک ایسا ہوں گا جو حضرت کا رف اشارہ فرمایا۔ ہرودی نے کہا۔ گوہی اور قاتروں  
کے سلاکوں لائق عبادت نہیں اور یہیں کوہی دیتا ہوں کہ محمد رسول ہیں۔ اور یہیں کوہی دیتا ہوں کہ اکابر اللہ کے نبی  
کے پاس موجود تھے اور اکابر کی خدمت میں قرآن میں کرد ہے تھے۔ آپ نے ایک جوان نے کہا۔ کیا ہمایہ ہے نبی  
الله علیہ وآلہ وسلم کے دھمی ہیں۔  
فریبا والہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ تمام کے تمام بنی هاشم میں ہوں گے۔

حضرت علی کوں اللہ وجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہی اس وقت تھا کہ

جمع المقاومیں جابر بن سمرة نے ہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بہ دین الگا آر قائم  
کا سختی کرنے پر بارہ خلیفہ مقرر کئے جائیں گے۔ ان تمام پر امت کا اتفاق ہو گا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے سلسلے میں بھروسہ سکالیں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت کیا فرمادے ہیں۔

جاہر بن دینی جس کوئی سمجھتے سکا جائیں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت کیا فرمادے ہیں۔ کامیابی کا سارے خار  
اویسا، کے مرداریں میرے بعد میرے اویسا بانہ ہوں گے۔ ان سب میں اقل میں ہوں گے اور ان میں

یہیں بھروسے ہوں گے۔

## حادیث میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے کی تحقیق

حضرت علی کوں اللہ وجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہی اس وقت تھا کہ

جاہر بن دینی جس کوئی سمجھتے سکا جائیں گے۔ ان تمام پر امت کا اتفاق ہو گا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے سلسلے میں بھروسہ سکالیں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت کیا فرمادے ہیں۔

یہیں بھوسنے پر بارہ خلیفہ ہوں گے کہ شیخ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

فلم کا اول تکلیف ہے اور یہ لوگ بخوبی شتم میں سے بھی نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
”ما ہیں عبید اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو  
اما ہیں تمام کے قدم بخوبی شتم میں سے ہوں گے۔“

عبد الملک جابر سے روایت کرتے ہیں۔ اور جس میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آواز کو وصیا کر دیتے  
ہیں یہ روایت اس بات کی طرف دلالت کرنے ہے کہ لوگ بخوبی شتم کی خلافت کو اچانکی سمجھتے تھے۔ بر بات یعنی  
درست نہیں ہے کہ اس روایت کو عکسی باشنا ہوں یہ محض لکھنے کی کارکردگی نہیں بلکہ اس کی تعداد مکملہ  
سے زیادہ ہے اور وہ لوگ اس روایت قتل لا استسلم علیہ اجرًا الا المسودۃ  
وی الفتن بی اور حدیث کس کام مصدق نہیں ہوتے۔ ضروری ہے کہ اس حدیث کو بنی صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے ان ائمہ پر محظوظ کیا جائے۔ جو اپکے اہل بیت اور اپکی عترت میں سے ہیں۔ کیوں کہ  
لوگ پہنچنے والے زندگی کیا جائے۔

”یہ لوگ فسب کے لحاظ سے سب سے بیڈیں۔ اور فسب کے لحاظ سے سب سے انفل ہیں اور  
اللہ کے نزدیک زیادہ عرفت نہیں ہے۔“

ان حضرات کے علم بطور درشت اور لذیث کے طور پر اپنے ایسا نہیں تصلی ہو کر ان کے جلدی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکمل جانتے ہیں۔ اس بات کو اہل علم اول تحقیقین اور اہل کشف و توفیق جانتے ہیں۔ اور  
اپنے طلب کی تائید کرتے ہیں۔ کبھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراقبہ ائمہ سے وہ بارہ ائمہ میں جو اپکے  
لذیثیں میں سے ہیں۔ اور اس بات پر گواہ اور دلیل حدیث ثقیلین اور وہ احادیث میں بجاوں کتاب اور  
ذکر اکتبیں بار بار مذکور ہو چکی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ زمان جس کو جاہریں سمجھے  
کر رہا ہے کیا ہے۔ کہ تمام امت کا ان حضرات پر اتفاق ہو جائے گا۔ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے  
لذیثیں ہوئے کہ حضرت فاتحہ نہدی کے ہمور کے وقت تمام امت ان کی امامت کے انتصار پر اتفاق کر  
سکے۔

تجھے الجاذبیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا خطہ درج ہے۔ اپنے فرائیں ہیں۔ وہ لوگ کہاں ہیں یہ جو یہ  
کہ اپنے بات کافی طاقتیں سے شہرت پا چکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ  
کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ اور یہ بات کافی طاقتیں سے شہرت پا چکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراقبہ اس حدیث سے وہ بارہ ائمہ مراقبہ یہ جو اپکے اہل بیت اور اپکی حضرت سے مدد  
ہوں گے۔ اور یہ بات کافی طاقتیں سے شہرت کرنے خلیفہ پر محظوظ کیا جائے۔ جو اپکے بعد اپکے لحاظ  
کی کوئی نکالی دیا جائے۔ اور ان کو پست کیا جائے۔ اور یہیں خدا کیا ہے۔ اور انہیں حرم۔ لگھائے۔ یہیں دلیل کیا ہے۔  
اور ہماری وجہ سے اندھے ہیں نے روشی مکمل کی۔ میرے بھائیک ایسا نہ اڑتے ہیں کہ جس میں حق نہیں زیادہ

سیمہ بن قیس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو  
اما ہیں عبید اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران پر تشریف فرماتے۔ آنحضرت اپ کو بوس دے رہے تھے  
اور اپ کے ہندہ کو چوتے تھے۔ اور فرماتے تھے تم سردار سردار کی بھائی ہو۔ تم خود امام ہو۔ اما  
کے فرزند ہو۔ امام کے بھائی ہو۔ تم خود جو جو جو کے فرزند ہو۔ جو جو کے بھائی ہو۔ اور تو مجھ کے بھائی ہو۔  
تو انہیں سے خالق مجددی (اعلیٰ اللہ فرجہ) ہو گا۔ اس عبید کو حمیتی اور وہ فتن بن احمد خوارزی نے بیان کیا ہے۔  
ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرلتے ہوئے سنایا۔ میں خود  
علیٰ حسن حسین اور حسین کے فرزندوں میں سے نو حضرات پاک پاکیوں اور مخصوص ہیں۔ ”حمیتی نے یہی اس کو بیان  
کیا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کو بیان  
پسند ہو۔ کہ وہ نجات کی کشی پر سوار ہو۔ شیخ ہونی رسمی کو پکڑے۔ اور اللہ کی مضبوطی میں کو تھامے تو اسے چاہئے کہ وہ  
علیٰ کو دوست نہ کے۔ اور اپ کے دشمن سے دشمنی کرے۔ روایت کرنے والے ائمہ کو جو اپ کے فرزند ہوں گے۔  
امام قصروں کے یہ لوگ میرے خلیفہ اور میرے اوصیاء ہیں۔ میرے بعد اللہ کی حضورت پر جمیلہ میری امت  
کے سرداروں پر میرے شیخوں کے لئے جنت کی طرف ہے جاتے کے لئے سالار ہیں۔ ان کا گروہ میرا معرفتے ہیں  
گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔“  
ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ تعالیٰ نے اس میں کا آغاز علی  
کے ذریعہ کیا ہے جب اپنے قتل کو دیتے ہیں گے۔ تو دین فاسد ہو جاتے گا۔ اس کو مجددی درست کرے گا۔  
علیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ امام میرے فرزندوں  
میں سے ہوں گے۔ جس شخص نے ان کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نازیانی کی۔ اس نے  
نے اللہ کی نازیانی کی۔ یہ حضرات مضبوط رسمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وفات و سیلہ میں مختتم شد مودہ القری  
بعض تحقیقین نے کہا ہے کہ احادیث اس بات پر ولامت کرتی ہے۔ کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ اور یہ بات کافی طاقتیں سے شہرت پا چکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراقبہ اس حدیث سے وہ بارہ ائمہ مراقبہ یہ جو اپکے اہل بیت اور اپکی حضرت سے مدد  
ہوں گے۔ اور یہ بات کافی طاقتیں سے شہرت کرنے خلیفہ پر محظوظ کیا جائے۔ جو اپکے بعد اپکے لحاظ  
کی کوئی نکالی دیا جائے۔ اور یہی مکمل ہے۔ اور یہی مکمل ہے کہ اس حدیث کو اموی اقتدار  
پر حسرل کیا جائے۔ میرے بھائیک ایسا نہ اڑتے ہیں کہ جس میں حق نہیں زیادہ

شخص نے دھال کرنے لکھنے کا انکھار کیا، وہ کافر ہو گیا۔ اسی کتاب میں حبیب بن جبیر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہر خلیفہ اور پیر سے اوصیا ہمیرے بعد مخلوق پر خدا کی محبت ہیں جو ہمارے ہیں۔ ان پر ہمیں کامیابی علی ہیں۔ اور ان ہیں کا آخری ہمیرے فرزند ہمیں ہیں جو حضرت عیینے درج اللہ تعالیٰ ترین گے۔ اور ہمیں کے پیچے فراز پر ہمیں گے۔ نہیں اپنے رب کے ذریعے پھر کٹائیں گی جو حضرت ہمیں کی سلطنت مشرق اور مغرب ہیں ہو گی۔ اسی کتاب میں ہے عبد ہمیں رسمی ای بیان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں انبیاء کا مردار ہوں اور علی او ہمیں کے مذکور ہیں ہمیرے انبیاء ہمیں ہیں۔ اولیٰ ان ہیں علی ہیں اور آخری ان کے ہمیں ہیں۔ اسی کتاب میں ابوالمراد با حل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میرے دریا میں اور دریوں میں کوئی ہیں مال میں جاتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ ان کی حکمتیں ان کے علم پر ان کی خاموشی ان کے بولنے پر ان کااظہار ان کے باطن پر والامت کرتا ہے۔ وہ لوگ دین کی مخالفت ہیں گے اور انہیں میں اختلاف پیدا کریں گے۔ دیکھ لانے کا اسکا گواہ اور خاموش بولنے والا ہو گا۔

مناقب میں امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے باپ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے جابر بن عبد اللہ کے پاس آیا ہے میں نے آپ سے کہا کہ مجھے آخری حج کے متین آکا ہے سبب ہے۔ آپ نے اپنے بیان کی پیش کر کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم لوگوں میں وہ لائق دُر پیچیں پھر دے والوں میں اگر تم ان کا دامن پکڑو گے۔ تو میرے بعد ہرگز نگرانہ نہ ہو گے۔ کتاب میں اسی میری عزتست اور پیر سے اہل بیت ہیں یہ دنوں ہرگز جد انہیں ہوں گے۔ حقیقتی میرے پاس حوض پر نداد ہوں گے۔ پھر زارا۔ بار الہما بارا۔

ہشتا بار الہما گواہ رہنہ بار الہما گواہ رہتا ہے۔ یعنی میرے فرمایا۔ نیز ان حدیث کو امام رضا علیہ السلام نے اپنے ابا علیم الدار میں سے روایت کیا ہے:

## باب ۸

### الحادیث کو وارد کرنا بوجوئناب فرانلہ المسٹین غیرہ میں بیان ہو میں

شیخ محمد بن ابراهیم جوینی خراسانی تہویینی حدیث فیض شاخی کتاب فرانلہ المسٹین میں اپنی سند کے ساتھ شیخ ابو الحسن ابراهیم بن القویس کا بادی بخاری سے روایت کرتے ہیں۔ آپ پانی سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ الصدیق سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں شخص نے حضرت ہمیں کے فروغ کا انکار کیا تھا اسی چیز کے ساتھ کفر کیا۔ جو محمد پر اسلام نہیں۔ جس شخص نے حضرت عیینے کے اترے کا انکار کیا دہ کافر ہیں۔ اور اس کا دوسرے جس کے پاس پرسنگاری نہیں ہے۔ اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو تھیں ہے زیادہ عزت کا دوسرے کا

وہ لوگہ حضرت امام محمدی علیہ السلام کے جو آخری زبانی میں ہوں گے مدعاہدوں گے بھی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فراز تھے موت کے مقابلے کے لئے اسیں اپنے خلیفہ میں کرے گے کوئی شخص کسی شخص پر خلیفہ میں کرے گا۔ اب وہیں جس کے متنہ زینہ سے جائے گی آپ کا سایہ نہیں ہو گا۔ آپ وہیں جس کی خاطر اسلام سے کیا کام نہ ادا کرے گا اس کی وجہ کیونکہ اس مدت کے لئے بندگی ہے۔ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے بھی نے اپنی سندر کے ساتھ ابو ہریریہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس وقت تھا کہ یاد کرو اس دن کو کہم جائیں گے ان موئیں میں نازل ہوں گے اور ہمارا امام تم میں موجود ہو گا۔ کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ اس حدیث کو ساری راوی مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے بھی نے اپنی سندر کے ساتھ اس عمر سے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیں ایک بستی سے ظاہر ہوں گے جس کو عکھنا ہتا ہو گا۔ ہمیں کہہ کوئی حق کے ساتھ نہیں گے۔ وہ ظاہر ہونے کا وہی بھی ہے کہ فرزند قائم مهدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کا وہی بھی حافظ ایقونیم نے امام محمدی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں اور ہمارے داؤں کے دلوں میں ایک دردیہ دال دے گا۔ جب ہمارے فارمہ مهدی علیہ السلام میں فرمایا گیا تو ہمیں دردیہ دال ادمی شیر سے زیادہ طاقت فلام اور نیز سے سنتے تیز ہو گا۔ صاحب الاربعین نے حدیثیں میان سے روایت کی ہے کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فراز تھے سنا۔ خالم با انشاہوں سے اس سعادت کے لئے کہ کچھ بھی عویٰ تکاب غسل الکوفہ میں اپنی سندر کے ساتھ ایوبیہ عقدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیں ادا نہ ہوں گے۔ لگوں کو سال مال یا دس سال حکم دیں گے ایک دوسرے تماں لوگوں سے زیادہ بیک بخت کرد کے لوگ ہوں گے۔

## باب ۹

### قائم مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا زانجہ ولادت

شیخ محمد بن علی جعیں قدس سرہ کتاب المفتیہ میں مولیٰ بن محمد بن ناسیم حمزہ بن موسے کاظم علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حکم خالوں نہت امام محمد تقیٰ جاد نے حیثیت بیان کی۔ کہ امام ابو محمد حسکی نے یہ رپے پاس کسی آئی کو جیسا کہ فرمایا تھا پھر کیں، آج لات ہمارے پاس اخبار فرانا۔ بن نصف شعبان کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مبارک ہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کہاں ہیں۔ وہ سوتے اور جاندی کی جیسی یہ بیک وہاں آدمی موجود ہوں گے جو صاحبِ معرفت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کماقہ معرفت رکھتے ہوں گے تھے

سے پیدا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ زین کو سرہ و روتہ سے پاک کرے گا۔ آپ وہیں جس کی ولادت کے بارے میں لگوں شکر کیں گے آپ غیبِ موجود میں کے جب نہ ہو فریض کے توزین اپنے رب کے نو ہے جوکہ اُسٹھی کی آپ اگر کے دیوانیں انصاف کی ترازو و قائم کیں گے کوئی شخص کسی شخص پر خلیفہ میں کرے گا۔ آپ وہیں جس کے متنہ زینہ سے جائے گی آپ کا سایہ نہیں ہو گا۔ آپ وہیں جس کی خاطر اسلام سے کیا کام نہ ادا کرے گا اس کی وجہ کیونکہ اس مدت کے لئے بندگی ہے۔ حدیث حسن صحیح میں روایت کیا ہے بھی نے آپ کے ساتھے اللہ عز وجل کا ذریعہ کے ساتھ ظاہر ہو گئے ہیں۔ آپ کی پروردی کرو جو آپ میں ہے اور آپ کے ساتھے اللہ عز وجل کا ذریعہ ہے۔ یوم نشاستہ علیہم آیۃ من السماء فظللت اعتاقهم لها خاصۃ یاد کرو اس دن کو کہم جائیں گے ان پرایت کو اسلام نازل کریں گے۔ لگوں کی گروئیں آیت کے اگے جھک جائیں گے اللہ عز وجل کا فعلان یوم بیان الدنیادی من بکان فریب و یوم بسمعون الصیحة بالحق ذاتیہ الخر درج اس دن کو یاد کرو کہ ایک قریب بھگے آوارہ دینے والا ادا کرے اور اس دن کو یاد کرو کہ لوگ یک آوارہ کو حق کے ساتھ نہیں گے۔ وہ ظاہر ہونے کا وہی بھی ہے کہ فرزند قائم مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کا وہی بھی حافظ ایقونیم نے امام محمدی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں اور ہمارے داؤں کے دلوں میں ایک دردیہ دال دے گا۔ جب ہمارے فارمہ مہدی علیہ السلام میں فرمایا گیا تو ہمیں دردیہ دال ادمی شیر سے زیادہ طاقت فلام اور نیز سے سنتے تیز ہو گا۔ صاحب الاربعین نے حدیثیں میان سے روایت کی ہے کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فراز تھے سنا۔ خالم با انشاہوں سے اس سعادت کے لئے کہ کچھ بھی عویٰ تکاب غسل الکوفہ میں اپنی سندر کے ساتھ ایوبیہ عقدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیں ادا نہ ہو گے۔ اور دلی طور سے اسے دوسرے کے آپ جب اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی عویٰ تکاب غسل الکوفہ میں اپنی سندر کے ساتھ ابو سعید حذری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیں سے دو شخص موجود ہو گے جس کے پچھے ہے بن مریم نماز پڑھیں گے۔ اسی محتاب میں اپنی سندر کے ساتھ شہام بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ

کی خرابی کے بعد اصلاح کر دے گا۔ اے حبیفہ اگر دنیا میں صرف ایک دن ماتی ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو میباڑو ہے جسی کی ایک آدمی بیسے الیست بیسے سے با دشادہ ہو گا وہ اسلام کو غالب لے رہے گا۔ خدا کی قسم اللہ اپنے وعدے کی خلاف نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدے کو درکار نے کی تدریت رکھتا ہے۔ صاحب الاربعین نے الجعفر رونق سے روا کی ہے۔ وہ اپنے بائی سے ان کا باب آپ کے دادا ایں عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ امرت ہرگز بلاک نہیں ہو گی جس کے شروع میں ہوں گے۔ اور اس کے آخری عینے بن مریم ہوں گے۔ اور حضرت مہدی دیوانی میں جوں گے۔ محمد بن یوسف کشمی شافعی نے علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا طلاقان کے لئے مبارک ہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کہاں ہیں۔ وہ سوتے اور جاندی کی جیسی یہ بیک وہاں آدمی موجود ہوں گے جو صاحبِ معرفت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی کماقہ معرفت رکھتے ہوں گے تھے

اجازت حامل کر دی۔ آپ نے مجھے فرمایا ہے میری ہن اسے بکت والی اللہ تعالیٰ نے اس بات کو دوست رکھا کہ وہ آپ کو اس کام میں شرکیں کر سے۔ اور بھائی میری کا پا کا حصہ متداز کرے۔ جب تکمیل خاتون نے فرمایا ہیں نے فرمی کہ متداز کا بُو محمد کو خیز دیا ہیں نے دوں کو اپنے گھر کے ایک لمرے میں جو کروایا۔ آپ میرے پاس کی دن تک قیام فرمادے چھڑھڑت نہیں کئے کہا ہے والدہ ام علی نقی علیہ السلام کے پاس آگئے۔ امام ابو محمد علیہ السلام کے باریں اپنے والدے قائم مقام ہوئے۔ ایک دن ہیں نے آپ کی زیارت کی۔ فرمی نے کہا اسے میری آتیں آپ کی جرب اُناروں گی اور آپ کی خدمت کروں گی۔ ہیں نے کہا ان ٹھیک ہے میکن لاپ تم میری اتمام خدا کی قسم میں اپنی جرب اُنارے کئے تھے سو لوکے ہند کر دیں۔ جیکی ہیں بذات خود پرسکشم آپ کی خدمت کروں گی۔ ہیں نے واپس آنے کا ارادہ کیا ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے پھرچی آج رات افظام ہمارے ہاں فرازیے پھر تکمیل خاتون نے خود ہی تھص ذکر کیا ہے جس کو آپ نے موسیٰ بن محمد سے بیان کیا تھا۔ میر محمد بن اسماعیل حسین جناب تکمیل خاتون سے روایت کرتے ہیں۔ کیمی ہی وادعہ نہ کر کہ آپ سے رُسنا خدا محمد بن قاسم علوی کہتے ہیں۔ کہ ہم علویوں کی ایک جماعت جناب پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہو کہ اللہ کے ول کی پیشائش کے تعلق ہجس سے دریافت کرنا چاہتے ہو۔ ہم لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا شکل قسم و لعات موسیٰ بن جن کیمی نے کہ کیا ہے۔

کہ آپ نے بھی جناب تکمیل خاتون سے ذکر کردہ حدیث کو سنا تھا۔ بیرونی اسے کہا کہ مجھے بعض ان شے کے بہادر ہے اعتماد ہے۔ یہ حضرت تکمیل خاتون سے ذکر کردہ حدیث کو بیان کرتے ہیں۔ نیم اور پار نزدیک ایسا دوں کہتی ہیں۔ کجب صاحب الزمان اپنی والدہ کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے تو آپ نے اپنے دوں گھنٹوں کو یہیں پر بیٹا دیا۔ اللہ اپنی دلوں سبایہ انگلیوں کو اسماں کی لادت بلند کر دیا پھر آپ نے چھینی کسل۔ اور فرمایا تمام کائنات کے پائے وائے کے لئے شکر ہے۔ اور اللہ کی رحمت محدداً آپ کی آئی پر نہ اذل ہو۔ نیم کا بیان ہے کہ صاحب الزمان کی کلاں کے بعد یہی۔ رات ہیں نے آپ کے نزدیک چینک لی۔ حضرت نے مجھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جو پر رحم کرے اور فرمایا۔ چینک بینا بینیں دن موت سے امان کا باعث ہوتی ہے۔ سید کامل عالم عامل خواجہ محمد بارسا مجاہد اللہ بن محمد بن کافر شاہ نقشبندی تھا۔ سب سے پہلے خلیفہ ہیں نے اپنی لذاب نصل الخطاب میں تحریر کیا ہے کہ آئمہ اہل بیت طیبین میں سے ابو محمد علیہ السلام کے نزدیک بھری ہیں۔ بدیا ہوئے پیغمبر اول کی تختاتن علیہ اپنے آپ کے ہملوں میں وفن ہوتے۔ امام حسن عسکری ہیں اس تھیں بھری ہیں۔ بدیا ہوئے پیغمبر اول کی تختاتن علیہ اپنے آپ کے نزدیک بیٹیں دوں ہوتے۔ امام حسن عسکری اپنے آپ کی خاتمۃ بعده چھ ماں نہذہ رہے۔ آپ نے ایمان حضرت کے نزدیک حضرت ابو القاسم محمد مختار جس کو قائم رحمت۔ بھیدی، صاحب الزمان اور بارہ آئمہ کا آخری امام کا جانا ہے۔ کے مواد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ منتظر کی مددستکی اہ شعبہ لیکہ۔ بندھوں رات تھی۔ ۲۵ محرم ہجری

آپ سے پکڑا لگ کیا گیا۔ بناگاہ ایک پنکے کو ریکھا اپنا جو سجدے کی حالت میں تھا۔ ابو محمد علیہ السلام نے اواز دی۔ اسے چھوٹی میرے پنکے کو رکھے پاس لاؤ بیں۔ آپ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ حضرت نے اپنے دلوں مانند آپ کے سیستے پر رکھ دیئے۔ اور اچی بیان میار کو آپ کے منہ میں دال دیا۔ اپنے ہاتھ پنچی دلوں آنکھوں دلوں کافنوں اور سوڑوں پر پھر اچھوڑا ہے میرے فرندنا! اس بات کی لگائی دو۔ اللہ کے مرکوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شرکیں نہیں۔ اور اس بات کی شہادت دو۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پھر آپ نے ایسا لذت بنی اور اکر پر درود پھیجنے کا۔ آپ نے اپنے باپ پر درود پھیجا۔ پھر ابا محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے چھوٹی آپ کو اپ کی ماں کے پاس لے جاؤ۔ تاکہ اس کو سلام کریں۔ آپ نے حضرت کو میرے خواہ کر دیا ہیں۔ آپ کو اپ کی ماں کے پاس نے آپ نے اپنے اپنے باپ سامنے اپنے اپنے باپ کو سامنے اپنے اپنے باپ کے پاس تشریف کو کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو۔ اپ کے پاس رکھ دیا۔ فرمایا۔ سچے چھوٹی جب ساتواں روزہ ہو۔ تو ہمارے پاس تشریف کے انتاجب ساتراں روزہ ہوا۔ تو اس آنکھی حضرت ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے پاس میرے فرند کو سے آؤ۔ میرے حضرت کو آپ کے پاس لے آئی۔ آپ نے آپ کے ساتھ پہلے کی طرح بڑا وکیا۔ فرمایا۔ سے فرند اب وہ آپ نے شہادت بنی کو پڑھا۔ اور ہمارے اپنے اپنے ایسا اپ کے بعد بھروسے پھر وہ پڑھا۔ پھر ایک بات تذہب فرمایا۔ دنیہ ان عنی علی الذین استضعفوا فی الارض و چھعلهم ائمۃ و معلمہم الوارثین جناب تکمیل خاتون فرمائی ہیں۔ کہ ایک دلیں ہائی اور پیر کے کو اٹھایا اور دلیں نے حضرت کو نیکھا ہیں۔ آپ کے قریب جاؤ۔ میرے آنمازاتم آکل حصر کے ساتھ بیا جاؤ۔ فرمایا۔ اسے چھوٹی ہے۔ آپ کو اللہ چینظ تذہب کے پڑھ دیا ہے۔ جس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے حضرت موسیٰ کو پسہ دیکھا۔ پھر جناب موسیٰ بن محمد نے بھایں نے عقیر المقام سے اس کے متعلق دیبات کیا۔ آپ نے ہمچنان خاتون نے پسخ فرمایا۔ آپ پر اللہ کی بہرائی اور رضا مندی تاذل ہو۔

اس کتاب میں محمد بن عبد اللہ مطہری سے روایت ہے کہ میں نے فائدہ علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں حکیم خاتون سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری ایک لونڈی تھی جس کو نہیں کہا جانا تھا۔ آپ دن میرے بھائی کے فرند ابو محمد بن تشریف لائے۔ آپ بیٹیں کی فوت ہوئے۔ بیٹتے تھے۔ بیٹیں نے آپ سے ہم کا آگاہ کر دیا۔ اس کی دل خواہیں ہو۔ تیر میں آپ کو نہیں دوں۔ فرمایا نہیں میکن مجھے اس سے اس بات کی جیرانی ہو رہی ہے۔ کہ غریب اس سے یاکا اپنا زندہ ہو گا۔ جو اللہ کے نزدیک ہوتے دالا ہو گا۔ وہ زین کر اس طرح عمل والاصفات سے ہمروںے گا۔ جس طرح وہ خلائق سے بھری ہوئی ہو گی۔ میں نے کہا۔ میں اس کو آپ کی خدمت پیچھے دوں۔ فرمایا۔ میرے آپ سے اجازت طلب فرمی۔ میں پہنچ جائیں امام علیقی احادیث کی خدمت میں حاضر ہوں۔ فرمایا۔ میرے یاد میں فرمایا۔ میرے فرند جناب موسیٰ کے حواسے کر دیں۔ میں نے عرض کیا اسے میرے تھامیں اسی فرند کے سے حاضر ہوئی ہوں۔ حتیٰ کہ اس بارے میں آپ کی

نہود کو اس عرصہ مبارکہ میں جس طرح حضرت خنزیر اللہ علیہ السلام کی عزیز کو مبارکاً تھا۔ انہی کتاب فصل الخطاب۔  
شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کی شافعی کی کتاب صواعق حرثۃ میں تحریر ہے کہ بلوہ جرس خالص عکسی علیہ السلام ہے۔  
پس پیدا ہوئے محدث بن ترک نے آپ کو تقدیر کر دیا تو ملک میں سٹریڈ قحط پڑگیا مسلمان یعنی دوزہ کہ طلب باراں کی  
مار لکھ لیکن ان کی نہاد استبقاء بادشاہ ہوئی۔

نصرانی طلب باراں کی خاطر پاہر لکھے اور ان کے ساتھ رامب تھا جب رامب نے اپنا اندازہ آسمان کی درفت  
نگیکار، قرباول بن کراگی، اور پہنچے رونہ کی بادشاہ ہو گئی۔ دوسرا سے روز بھی باراں کی طرف مسلمان شک  
لر پڑ گئے۔ اور زندہ رہ گئے۔ خلیفہ معمد کو یہ بات ناگوار گزدی۔ اس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کے حاضر  
رنے کا حکم دیا۔ اور آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اپنے ناکل اُمرت کی لہاک ہنسنے پر پہنچ رہے گے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ساقیوں کی قبیلے سے رہائی کے متعلق ہدایہ آپ کی وجہ سے تمام  
کے تمام پھرور دیے گئے۔

جب رامب نے مدد نہ ایوں کے آسمان کی درفت با تھے بلند کیا۔ تو اسلام پر بادل بن کراگی، امام حسن عسکری  
علیہ السلام نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جو کچھ رامب کے پاہنچیں ہے اس کو یہاں لایا جائے چنانچہ اس کے باقاعدے  
کا اس کے باہنچیں آدمی کی ہڈی تھی۔ وہ ہڈی اس کے باقاعدے سے لے لی۔ آپ نے فرمایا اب بادشاہ کے لئے دعا مانع  
کرنے والے پتھر کو آسمان کی فون بنند کیا بادل دوڑنے پر گیا سورج خاہ ہو گیا۔ لوگوں کو اس کی اس بات سے تباہ ہوا۔

محدث نے عرض کیا اے یا محمد یا کیا واقع تھا؟ فرمایا۔ ایک بُنی کی ہڈی تھی جس کے ہائل کرنے پر یہ رامب کا یہاں  
پہنچا تھا جب جس کی ہڈی کو آسمان کے نیچے لے کر پہنچا جانا ہے باش ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں نے اس ہڈی شریعت  
الله تعالیٰ کے نئے سجدہ ستریں گزڑی پھریں امام ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں  
حاضر ہوئی۔ میں نے مہلو دستیوں کو نہ پایا۔ میں نے ہماں سے میرے مولا! ہمارے افاؤ اور ہمارے شفاظ کے ساتھ  
کیا ہوا۔

غولیا! میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس سپرد کر دیا ہے جس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ  
نے اپنے فرزند کو سپرد کر دیا تھا۔ انھوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھرین بیں خدمت اور فصل الخطاب  
عطایا تھا۔ اور آپ کو عالمین کے لئے اس طریقے سے فرار دیا تھا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اے یعنی کتاب  
کوتوت کے ساتھ پڑھے اور تم نے اس کو علم کیا ہے؟

تحا، آپ کی والدہ ام ولدیں۔ جس کو زمیں کہا جاتا ہے جب آپ کے والد کا انتقال ہوا۔ تو اس وقت آپ  
عمر پانچ سال تھی میں وقت نہ کی آپ پوشیدہ ہیں۔ ابو محمد عسکری کے فرزند محمد منتظر مدد علیہ السلام ہیں۔  
آپ کے خاص اصحاب اور آپ کے معتبر گروہ والوں کو معلوم ہیں۔ اکا آپ کہاں ہیں)

جانب چکر خاتون بنت ابو حضرت محمد چواد نقیٰ ہے ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام مکی پھرپی تھیں۔ آپ سے  
مہمت کی تھیں مادہ آپ کے حق میں دعا مانگتی تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیگاہ میں العجایب کرنی تھیں۔ کہ  
الله تعالیٰ آپ کو امام حسن عسکری علیہ السلام کا فرزند و کھلاستہ۔ آپ سے امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا  
پھرپی آج رات ہمارے پاس ایک امر کی خاطر تیام فریلی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں ہمہ گئی۔ جب صحیح کا وقت  
ہوا۔ تو زمیں خاتون نے احتساب عسوں کیا۔ جیکہ خاتون آپ کے پاس تشریفے گئیں۔ زمیں خاتون  
نے مولود مسعود کو جانتا۔ جب جیکہ خاتون نے پنچے کو دیکھا۔ تو اس کو ابو محمد عسکری علیہ السلام کے پاس سے  
ایہیں۔ اور پچھہ ختنہ شدہ حالت میں پیدا ہوا تھا۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے پنچے کو سے لیا۔ اور اپنا  
ہانہ مبارک پنچے کی پیشست اور دنوں آنھوں پر چھپا۔ اور اپنی زبان کو اس کے منیں دال دیا۔ دادتے  
کان میں اذان اور دوسرا سے کان میں اقتامت ہی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے چوپی اس کو اس کی بان کے پاس  
لے جائیں یہیں آپ کو لائی اور آپ کی ماں کر دیے۔ جیکہ خاتون نے کہا پھرپیں اپنے گھر سے ابو محمد عسکری کے  
پاس آئی۔ پکھے امام علیہ السلام کے ہاتھوں پر ایک رنگ کے پکڑے میں بلوس تھا۔ اپسیدر دن اونزور ہوتا  
تھا جس نے میرے دل کے تمام گوشوں کو مورہ بیاہیں کے کہا۔ آقا۔ آپ کو اس مولود مبارک کے سقطن کچھ علم  
ہے، فرمایا۔ پھرپی ایہ دہ مشترک ہے جس کی ہم لوگوں کو بشارت دی گئی ہے جیکہ خاتون نے کہا۔ میں اس باش پر  
الله تعالیٰ کے نئے سجدہ ستریں گزڑی پھریں امام ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں  
حاضر ہوئی۔ میں نے مہلو دستیوں کو نہ پایا۔ میں نے ہماں سے میرے مولا! ہمارے افاؤ اور ہمارے شفاظ کے ساتھ  
کیا ہوا۔

غولیا! میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے پاس سپرد کر دیا ہے جس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ  
نے اپنے فرزند کو سپرد کر دیا تھا۔ انھوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھرین بیں خدمت اور فصل الخطاب  
عطایا تھا۔ اور آپ کو عالمین کے لئے اس طریقے سے فرار دیا تھا جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اے یعنی کتاب  
کوتوت کے ساتھ پڑھے اور تم نے اس کو علم کیا ہے؟

اے کہیں اللہ کا شہد ہیں۔ اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے بُنی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس

۱۰۶

فَأَنْهُمْ حَمَدُوا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمْ شَاءُوا هُنَّ إِيمَانٌ عَلَى مَنْ يَرَى وَمَا هُنَّ بِغُصَّةٍ عَنْهُمْ

ذائلاً اسم محبین ہیں جو یونی شافعی احمد بن زیاد سے روایت کرتے ہیں۔ آپ دلبل بن علی خراصی سے روایت کرتے ہیں کہ نے اس فضیلہ کو امام حعلہ رضا علیہ السلام کی شان ہیں انشا کبھی حس کا شروع اس طرح تھا۔

ومنزل وهي مقر الوصايات

آیات ترقی کی مدد سے نژادت کرنے سے خالی پڑے ہوئے ہیں۔ وحی کا گھر برلن ڈاہوا ہے۔  
اعزیز نبی فی غیرہم منقما دایسهم من نبیهم حضرات

**دقيق نفاذ نظر نكية** تضمنها الوحدات في القرارات  
یہیں ویکھ رہا ہوں کہ ان کا مال غیر لوگوں میں تقسیم ہو رہا ہے اور ان کے ہاتھ پنے مال سے خالی ہیں۔

نفس زکیہ امام میر سے کالم کی تجوید میں دستیغ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے یہشت کے لپٹھے مقامات میں شان  
لما پڑھا عذر لامرنے مچھے فربا۔ ان دو اشعار کو ہم اپنے تصدیق میں شامل کر دے گے میں نے عزیز کیا ہاں

وہ بطور بالہا من مصیتہ کے رسول کے فرزند آپ نے فرمایا۔

لیکن قبر شہر طبس میں دائق ہوگی وہ کتنی میسیت ہوگی اے پسماں  
اللٰہ اخشد حجۃ سعث اللہ قاًمَ يفرج عنا الهم و المکربات

مشترکے دل تک آنسہ ہے اگر جنی کر اللہ تعالیٰ کی میوثر کرے گا۔ جنم سے اندھہ اللہ ہبستن کو درد کا  
عمل کر لے گے کہ سب نے اینا باتی تقسیدہ امام کی خدمت میں پڑھا۔ اور جب میں اپنے ان اشجار پر پچا

**خروج امام لا محاله راقع** یقون عَدِ اسْمِ اللّٰہِ الْبَرَکَاتُ  
امام کا خروج مذکور ہو گا جو اللہ کے نام اور برکات سے قیام نہ ہوں گے۔

بیزفینا کل حق د باطل ریگی علی النعاء والنقمات جو مرس حق و باطل کو جدا کرے گے (مومن کو نعمتوں سے نوازیں گے و من کو سزا دیں گے)

امام رضا علیہ السلام سخت روئے چھر فریبا اسے دعیل وحی القدس تباری زبان کے ذریعہ بتا ہے کیا من جات  
کوں کے میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ اتنا شناختے کہ کس حضرات میں سے ایک امام ظاہر ہو گا۔ جزویں کو عدل والاندا

گھر۔ آپ نے فرمایا ہے بعد امامیہ رہنما محمدؐ بولگا۔ اور علیؑ کے بعد اپ کا فرزند علیؑ ہو گا۔ اور علیؑ کے بعد اپ کا فرزند علیؑ ہو گا۔

لورن کے بعد اپ کا زندہ جت قائمِ امام ہو گا۔ اپ کا اپ کی فیضت کے زمانے میں انتقال کیا جائے گا۔ اپ کے ظہور کے  
ذلت اپ کی اماعت کی جائے گی۔ یعنی جس قدر اللہم وجوہ سے بھری ہوں گے تو ان تدریجہ اس کو عدل و انصاف سے بخوبی  
کے بھری المامت کی تسمیہ کھڑا ہو گا۔

بھی جسے باپ سے ہدایت ہے اُن کی اپ لپے بابے دو ایک تھے یہ مدد حضرات رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں۔  
لکھنؤ کے فریاد اس کی شال قیامت کی واندر ہوگی۔ وہ اچھاک تھا رے یا مس اچھائیں گے؟

منافقی میں سید رحیم صیری سے روایہ استہانے کریں مغلیل بن عمر ابو عصیر اور ابیان بن قتبلہ آقا ابو عبد اللہ امام جعفر اور اولیاء اللہ اسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمگوں نے حضرت کو اس حالت میں دیکھا کہ اس کا شہنشاہی

اور فرازہ ہے تھے کہ اسے بیرے تا اپنی شیبست غیری خشنود ختم کر دی ہے۔ اب یہ رے دل کے آدم کھینچنے کے لئے کہا جانے کا مدد فراہم کرنے والا ہے۔

لہٰذا میرزا جنگلشہر نے اپنے دوست سے کہا ہے۔ یہ سرورِ بیجاں کا مام نے اپنی شادی سے بعد اپنے بھائی کو تدریس کیا تھا۔ اب اپنے بھائی کو تدریس کرنے والے حضرت نے اپنے بھائی سانس کھینچی جس سے آپ کا شکرِ مبارک پھولو گیا۔ فرمایا میں نے تجھ کے بعد ان

سیدنا محمد علیؑ نے حضرت مسیح اور راپ کے بعد ہر نے ولے آئندہ صفات اللہ عز و جل کو خصوصی کی کے دعویٰ کیے جس سے دست نا بھروسے اور یہ دلیل ہے۔ اور یہ کتاب بحقیقتی متنگ کے علم کان و یا کوں پرشتمن ہے یہ دعویٰ ہے جس

کس کے لئے ہمارے تمام دمدی کی پیدائش، اور آپ کی لمبی طہریت اور لمبی عمر کے متعلق دیکھا ہے۔ آپ کی طہریت کے زمانے میں، اس خانہ میں کوئی اور آپ کے نزدیک کے مالک ہم رہب نہ کہا ہے۔ کوئی اگر

کوئی کوئی گروہوں سے اندھیکیاں دیں گے، والدت نہ تھے فرمادا ہے۔ ”وکل اف ان الزمانہ خاریۃ فی عشق“ یعنی ام کی رہتی

کی دلادت کو حضرت موسیؑ کی دلادت کے مانند ترقیز دیا یہ اور اپنے کی خوبی تو حضرت موسیؑ کی خوبی کے مانند ترقیز دار مامک

بخاری سے احادیث توں یک دیرے سے اسی مانند قرآنی یا بہاء حضرت رسول ﷺ کی پیدائش کیا ہے واقعہ ہے کہ جب فرعون کی بات کا علم ہے کہ بنو اسرائیل کے بیکٹے بچے کے مھاگاں کو سلسلہ تھاں پر لے گئے اور اسے اسی کو قاتا

لے دیا تھا تھے کہ اس نے بیس ہزار سے زائد بچوں کو قتل کر دیا تھا۔ اور تلاش فیض حضرت مرسیؑ کی خواکات کی حق،

کوئی دلیل نہیں کہ پورا مسلمان ہی تیرہو دست، مسلمان مہم سے قائم فرمی اسلام کے ہاتھ سے ہو گا،  
اوکار نے آپ کو متصل کرنے کا دراudo کیا اور اس مقام پر نے اس بات کا انکار کر دیا کہ آپ کا امر کرنی خام پر چھین ہے، مہتمم

وَلِكُلِّ شَيْءٍ هُمْ

اکی طرح تمام علیہ السلام کی غیبت کا معاشر ہے لوگوں نے غیبت کے لیے بھرنے کی وجہ سے غیبت کا انکار کر دیا ہے، بعض بغیرہ ایسے کہتے ہیں کہ آپ پیدا نہیں ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ پیدا قریب چکے ہیں یہیں مرکشے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہمارے گیارہین (امام) باجھیں۔

## باب ۸۱

### حضرت محمدی علیہ السلام کے وہ مجازات اور کرامات جو لوگوں کیلئے ظاہر ہوئے

مشنخ علی بن موسی اربی اپنی کتاب کشعت الغمہ میں بیان کرتے ہیں حضرت امام محمدی علیہ السلام کے مجوزات کے بارے میں لوگ تھے اور خبریں نقل کرتے ہیں جن کی تفصیل بہت لمی ہے۔ میں صرف دو فناخت بیان کرتا ہوں جو میرے زمانے کے قریب دائق ہوئے ہیں ان دونوں واقعات کو مجھ سے میرے معتبر ہائیون کی میں جماحت نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اسلامیں نے حکایت بیان کی کہ میری بائیں رانی انسان کی بھی کی مقدار کے پر اب ایک بھروسائی آیا، اس کے علاج سے طبیب عاجزاً کہے تھے۔ اپنے بنداریں آئے تو ان طبیبوں نے اپنے کرد کر کر انہاں کا کوئی علاج نہیں ہے اپنے ساموں میں آئے۔ رانی اپنے امام علی احادی و اور حسن عسکری علیہ السلام کے مرادات کی زیارت کی اور سردار مبارک میں اتر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد گزار کر رکنم اور امام محمدی علیہ السلام کی خدمت میں فراہد کی۔ پھر دریائے دجلہ پر چھے گئے۔ وہاں عنق لیا پھر کلپوں کو پہننا۔ اور اپنے نے ستر کی تفصیل کے باہر چار اور یوں لوگوں کی پر سورانیکیا۔ ان میں سے ایک اوری بڑھا تھا جس کے نامہ میں بیرونی تھا و مسرا (جون) و یکجاہیں کے اور پرانی نام جو میری حصہ کی ہوئی۔ حقیقتی انسانے دالے راستے کی داہنی جانب تھے اور درجنان راستے کی بائیں جانب تھے۔ مکان والوں کا ستر بڑھ رہا تھا، مکان والے صاحب نے کہا کہ تم ملک تھیک ہو کر اپنے ٹھروالا کے پاس چل جاؤ کے دستے پر جو اسے دالے راستے کی داہنی جانب تھے اور درجنان راستے کی بائیں جانب تھے۔ مکان والوں کا ستر بڑھ رہا تھا اور اس سے بھی نہیں کہ آپ کو شریعت اعلیٰ کی تھی۔ کہ اپنے لئے بوت کو ترقی کی اور اس سے بھی نہیں کہ اپنے لئے بوت کیا تھا اور اس سے بھی نہیں کہ آپ کو شریعت اعلیٰ کی تھی۔ اور اس سے دیوبھی اپنے شفعت کی ثروت کو منزوع کر دیا تھا اور یہ ہی اس لئے کہ است کے لئے اپنے کام کے لئے آپ کی طرف بڑھے اپنے اپنے اداہ اپنے اپنے طرف بڑھا۔ اپنے پتو سے ہو کر اپنے ہاڈ مبارک سے بخوبی اور اس کو دخوتی کی تخلیق دی۔ پھر اپنے زمین پر سیدھے ہو کر سیڑھے ہوئے بیرونی تھے اور اسے صاحب نے کہا اے اسلامیں نے عصر میں کامیاب ہو رکھتے۔ یہ امام میں۔ پھر وہ لوگ چلے گئے اور بھی ان حضرات کے ساتھ چلتے رہے امام۔ نہ کہا وہ اپنے چلے جاؤ۔ اس نے کہا ہیں آپ ہے بھی بھی جدا نہیں ہوں گا۔ امام نے فرمایا مصلحت اسی سیارے کے لئے کہا کہ اپنے چلے جاؤ اس نے کہا ہیں آپ ہے کہ اپس سر جو جاؤ تم حضرت کی مخالفت کرتے ہوں اسلامیں بھر کر لے کر امام نے تھے دوسرے کہا ہے کہ متوجہ ہو کر کہا اے اسلامیں جب تک لیڈاں میں بیٹھ جاؤ گے تو مجھے الیجیفر یعنی خلیفہ مستنصر بالله صدر

حضرت نوح علیہ السلام کی تاریخ کی ماں نہ ہے جب حضرت نوح نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کی استعداد کی تو اللہ نے روح الہمین کو بھیجا اور کہا۔ اے اللہ کے بنی اللہ تعالیٰ آپ سے فرمایا ہے ایک لوگ مخلوق اور میرے منہ میں میں ان کو دعویٰ کی تکید اور دلیل کے لام کرنے کے بعد ٹاک کر ہوں گا۔ تم سمجھو کی ایک گھنی بودو۔ اسی ہیں تیراچھے کا نہ ہے جسے ہمیں گھنی دوڑخت بن کر پھل دار ہو گئی۔ تو آپ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر گھنی کو رُد اور سیر کرو۔ اور (تینیں میں) کو کاشش کرو۔ آپ نے ان لوگوں کو اس بات کی بھر وی بھوپل پر ایمان لے آئے تھے۔ ان میں سے تینی میں آدمی مرتد ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس گھنی کے درخت بن جانے کے بعد جب وہ میں دار بوجاتا تھا تو ہر روز اپنے تبارک و فناخی اپنے کی بھکر دیتا تھا۔ کہ دوسری گھنی یو دسی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے میاں مرتبہ گھنیلوں کو بیدار تھا رکنم اور گھنی مرتدم ہوتے رہے حتیٰ کہ ایمان پر صرف ستر سے کچھ نہ ادا کریں وہ مرتد ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی طرف وہی کی۔ کہ اپنے کھوٹ سے صاف ہو گیا کے جن لوگوں کی غیبت شفعتی وہ مرتد ہو گئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے قام علیہ السلام کا معاشر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی غیبت کو مبارکے گا۔ حضرت امام علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کی حتیٰ اذ اسْتِيَّا سُرَّ الرَّسُولَ وَظَلَّوْا إِنَّهُمْ قَدْ كَذَّبُوا بِأَجَادَهُمْ تَصْنَعَا

اللہ تعالیٰ نے حضرت حضرت علیہ السلام کی زندگی اس لئے بھی نہیں کی تھی۔ کہ اپنے لئے بوت کو ترقی کی اور اس سے بھی نہیں کہ اپنے بوت کیا تھا اور اس سے بھی نہیں کہ آپ کو شریعت اعلیٰ کی تھی۔ اور اس سے دیوبھی اپنے شفعت کی ثروت کو منزوع کر دیا تھا اور یہ ہی اس لئے کہ است کے لئے آپ کی پیروی داہم تھا اور اس سے بھی نہیں کہ آپ کی طاقت فرض کی گئی تھی بلکہ آپ کی زندگی کو اس لئے مدیا کیا تا کہ اس کے درستے حضرت قائم علیہ السلام کی بھی زندگی پر استدلال لیا جا سکے۔ اور میکیں کی بحث کو ختم کر دے۔ تاکہ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ پر کوئی بحث باتی نہ رہے۔

وہ بھی ان حضرات کے ساتھ چلتے رہے امام۔ نہ کہا وہ اپنے چلے جاؤ۔ اس نے کہا ہیں آپ ہے بھی بھی جدا نہیں ہوں گا۔ مشنخ نے کہا اے اسلامیں بھر کے شرم نہیں آتی کہ امام نے تھے دوسرے کہا ہے کہ اپس سر جو جاؤ تم حضرت کی مخالفت کرتے ہوں اسلامیں بھر کر لے کر امام جند فرم آگے چلے جو اسلامیں کی تھی متوجہ ہو کر کہا اے اسلامیں جب تک لیڈاں میں بیٹھ جاؤ گے تو مجھے الیجیفر یعنی خلیفہ مستنصر بالله صدر

طلب کریں گے جب تم اس کے پاس حاضر ہو جاؤ اور وہ سچھے کوئی چیز دے لیا تو تم اس کو نہ لینا۔ ہمارے فرزند و حنا سے کہنا دیو میرے لئے علیٰ یعنی کے ہاں پڑانے کا کھو دیں گے۔ میں نے اس کو محنت کر دی ہے کہ جو کوئم چاہتے ہو وہ تھے دے دیں گے اپنے حضور اپنے اصحاب کے ساتھ تھے گئے۔ اسماں میں ان حضور کا اس وقت تک کھڑا و بکھارا ہا۔ جسی کی یہ لوگ غائب ہو گئے۔ پھر اسماعیل ایک گھنٹے تک زمین پر انسوں رنگ کی حالت میں بیجا رہا اور ان کی جدائی مردتا تھا۔ پھر واپس عمار، آگیا، لوگ اپ کے گرد جمع ہو گئے، انہوں نے کہا، اپ کو کیا چیز ہے کہم لوگ اپ کا چہرہ مغیر پاٹے ہے میں اس نے کہا کیا تم نے ان گھوڑے سوراہوں کو دیکھا ہے جو سورت سے لکل کر راست کے نام سے چلتے تھے۔ انہوں نے کہا وہ شریعت لوگ تھے جو پھر لوگوں کے مالک تھے، کہہ دینیں وہ فوادا میر ہیں۔ اور زخوان آپ کے اصحاب ہیں۔ کمان رائے امام ہیں۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے میرے مرض کو اس کیا ہے، انہوں نے کہا ذرا دلخواہ تو سی؟ اس شخص نے اپنی لانہ دلخواہ کر دیا، انہوں نے دیکھا کہ مرض کا کوئی نشان نہیں ہے دیکھت اڑا حرام کی وجہ سے اس کے پرلوں کو بھاڑ دیا اور آپ کو خدا نہیں داخل کر دیا تاکہ آپ پر لوگوں کا مجھ سلاٹ جاتے، خزانہ پر ضلیف کی جانب سے جو شخص مگر ان سفر برداشت کر دیا، اس نے آپ سے آپ کا نام النسب اور وطن دریافت کیا اور وہ ان دلوں میں نیڑا رکے گیا۔ باہر نکلے تھے، نگران چیا گیا، اسماعیل نے نات خدا نہیں بسر کی، صبح کی نماز ادا کی، لوگوں کے ساتھ چلا لیا، حتیٰ کہ سارے در برس گیا، لوگ واپس ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو الوداع کی تھا اور وہ ایک روزانہ پرے تھے، آخر کار ایسی مquam پر دار دہرے تھے تو اس نے ایک پرانی بیل کے اور پر لوگوں کا ایک مجھ دیکھا، ان لوگوں کے پہنچنے سے اس کا نام النسب اور اس کے آئندے کی جگہ کے متعلق دریافت کرتے تھے اجنبیان کو اس کی اس شخص سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے ان کو نہ کروہ علامات کے صحن پہنچان لیا۔ اس کے پرلوں کو چھپا لایا اور ان کو بطور لبرک کے لے لیا۔ ناظر خدا نہیں نے الجدار کی طرف حظ لکھ کر ان لوگوں کو حلالت سے اگاہ کیا اور یہ نے سید رحمی الدین کو اس غرض کے لئے طلب کیا، تاکہ واقعہ کی صحیت کے متعلق معاہم کرنے۔ رحمی الدین اسماعیل کے دوستوں میں سے تھا، وہ تلاشی حالات کے متعلق رفاقت نہ کرو، اسماں علیل سار مر جانے سے پہلے رحمی الدین کا فہملی تھا اور رحمی الدین نے اسماعیل کو دیکھا اور آپ کے ساتھ ایک جماعت موجود تھی، یہ لوگوں میں سے اتر پریسے۔ اس نے ان لوگوں کو اپنی ران و کھانی، ان لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کسی چیز کا بھی نشان موجود نہ تھا، علیٰ رحمی الدین ایک گھنٹہ تک غصہ میں پڑ گیا۔ پھر اس کے ہاتھ کو پکڑ کر وزیر القمی کی خدمت پریش کر دیا۔ رحمی الدین سورا محتوا اور کہنا تھا اس شخص میرا بھائی ہے اور یہ رے دل کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے، وزیر نے اس سے دفتر کے متعلق دریافت کیا، اس نے آپ سے پر اتفاقہ سپاں کر دیا۔

اللہ نے ان طبیعتیوں کو بلا بیا جنہوں نے اس سے پہلے، اس کے درمیں کو دیکھ لئا۔ وزیر نے کہا تم نے اس کو کب ملاحظہ کیا تھا، انہوں نے کہا کوئی دس دن ہو گئے ہیں، وزیر نے اسماعیل کے ران کو دیکھا، اس پر کسی چیز کا نشان بھی موجود نہیں تھا، ان لوگوں نے عزم کیا کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کا ہام ہے۔ وزیر نے کہا تم لوگ جانتے ہیں اور یہ کام کس شخص نے کیا ہے، پھر وزیر نے اس کو خلیفہ کی خدمت میں بیشی کر دیا، خلیفہ نے اس سے تمام اتفاق ہربافت کی، اس نے پورا باہرا مبیان کر دیا۔ خلیفہ نے آپ کو ایک ہزار میار عطا کئے، اس نے عرض لیا، میں اس میں سے کسی چیز کے لیے سب کی جزاں نہیں کر سکتا۔ خلیفہ نے کہا تمین کو شخص کا خوف ہے؟ اتفاق کیا اس کا خوف ہے جس نے میرے سماق خیر سلوک کیا ہے اب مجھے کہا تم اب چھڑے کوئی چیز نہ لینا، خلیفہ نہ لے، علی بن علی نے کہا کہ میں اس سے خوف نہیں کر رہا تھا اور میرے پاس لوگوں کی ایک جماعت موجود ہے۔

اسماعیل کا ایک بڑا کاشش الدین بھی میرے پاس موجود تھا۔ اور میں اس کو قیس جانتا تھا، اس نے کہا میں آپ کا تیقین ملتا ہوں، میں نے کہا کیا تم نے اپنے والد کا زخمی ران دیکھا تھا، کیا میں لان کسکے ہمیں ہونے کے وقت والہ تھا، لیکن میں نے اس دائر کو اپنے باپ، اپنی ماں، رشتہ داروں اور اپنے بھساپوں سے سنبھالا، میں نے اپنے باپ کے ران کو درست ہونے کے بعد دیکھا تھا اور اس پر زخم کا کوئی شکار موجود تھا، اور زخم کے قابل پس بال اُگ آئے تھے ایز کہا میں اس دائیر کے متعلق سید یوسف الدین محمد بن اورنج الدین حیدر بن سرور جہاں اللہ سے دریافت کیا تھا اور ان دونوں نے مجھے اس کا کیا تھا کہ یہ دائیر بالکل صحیح ہے۔ اور ان دونوں اسماعیل کو سیماری کے دروازے اور حضرت کی حالت میں دونوں صہنوں ہیں دیکھا تھا ماسماعیل کے فرزند کہ کام آپ کا باپ درست ہونے کے بعد چال میں رتبہ سامراجی میں اس لارج کی خاطر لگا تھا، تاکہ اس کے لئے وقت پھر درست کر آجائے اور وہ حضرت کو دربارہ دیکھ سکے۔ مجھے سید باقی بن عطہ علوی حسنی نے بھان کہ آپ کا باپ عطہ امام محمد حبی رضی اللہ عنہ کے وجود کا اعتراف نہیں کرتا تھا، اور کہتا تھا کہ جب قشریت لاپیں کے اور مجھے اس مرض سے مغلیک کریں گے۔ تب میں نہ ساری باتیں کی تصدیں کروں گا، اس بات کو بار بار بیان کرتے رہتے تھتے، ایک روز تم تیک عشا کے اندر رہتے ہیں اکھٹے بیٹھے ہو رہے تھے۔

کے والد نے چینج بنند کی اسم لوگ جلدی حملہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے افریما امام کی خدمت پہنچ جاؤ، بھی ابھی میرے ہاں سے قشریت لے جائے ہیں، عمر لوگ روانہ ہو گئے۔ بلکہ ہم نے کسی ران دیکھا، اہم آپ کے پاس آگئے آپ نے فرمایا ایک شخص میرے پاس قشریت لایا تھا۔ اور کہا اے، میں نے عرض کیا حاضر ہوں۔ آپ کوں صاحب ہیں؟ فرمایا میں مددی ہوئی۔ میں اس نے کیا جوں کہ

سے غائب اتو کے منقطع خبریں موہول ہوتی تھیں آخرا کاراپ کے نائب اور دیکیل ابا الحسن علی بن محمد بن حنفی مقرر ہوئے۔ یہ شخص اپنی عرب کے آخری طحیات تک نیابت کے امور سرا جام دیتے رہے۔ ایک دن یہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوا۔ وہاں فربان نما ہر بچا جس میں لکھا ہوا دیکھیا، اسے علی بن محمد باتم پھر دیم کے بعد المزاعر دجل سے ملاقات کر جاؤ گے۔ اور قم و بنی سے کوچ کر جاؤ گے اتم میرے آخری نائب ہو، اپنے بذریعی اپنے نامہ کے زانے پر نکل کر احمد کو نائب مقرر نہیں کروں گا۔

عیں بن جو مکری کا سکھ میں بوجوں کے بعد فرشت ہو گئے رحہ اللہ اکابر الغیر میں شقیق ارزانی سے روایت ہے کہ میں خلیفہ معتقد بالله عبادی میں نے حکم دیا اور ہم لوگ تین آدمی سختے اور عین حکم دیا کہم پر ششیدہ فور پر سارا چٹے جائیں سادہ ہم لوگ لوگ کے مقابلے آتا کہا کیا اور ایک ٹھربنایا کشم لوگ اس ٹھرمی جسی آہن کو دیکھوں لوگ ہر یہے پاس سے آؤ۔ ہمسارا میں آگئے اور ٹھرمی داخل ہو گئے۔ لیکن ہم نے اس ٹھرمی کسی شخص کو دیکھا، پھر ہم نے اس ٹھرمی ایک پر وہ پڑا ہوا دیکھا ہم نے اس پر دسے کو اٹھا دیا تو اس کے اندر کیا دیکھے میں کرایں بہت بڑا ٹھرم موجود ہے اور اس میں پانی موجود ہے۔ اور اس ٹھرم کے انتہائی حصہ میں پانی کے اوپر ایک چانی موجود ہے۔ جس پر ایک نہایت اچھی اور خوبصورت شکل والا جوانی تشریعت فراہم۔ جو تنام لوگوں سے خوبصورت ہے وہ اس چانی کے اوپر نماز پڑھ رہا ہے۔ احمد بن عبد اللہ اگر بڑھے اور پانی میں داخل ہوئے اور عین قبر بوسکے۔ اسی عالم میں وہ بے قرار ہوئے۔ میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے پانی سے باہر نکال لیا۔ ایک ٹھندہ سلک بھروسی کے عالم میں رہے۔ پھر اپ کو موشی الگی میرے دوسرے صاحب نے بھی میرے پیسے صاحب کی طرح عمل کیا۔ اس کے ساتھ قلبی دھی را ختم پیش آیا جو ہے صاحب کے ساتھی ہے چکاناقا۔ ہم اول عالم جزیرت میں پڑ گئے۔ ہم لوگوں نے ٹھرم کے ملک کی خدمت میں عوقن کیا۔ کر ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اپ سے صاف طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو رکرتے ہیں۔ جو کوئی ہم نے عرض کیا اپ نے کیا اسی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی۔ ہم لوگ اسی بات سے ڈر لگتے اور اپ کو چھوڑ کر واپس آگئے اخليطہ معتقد مارکی انتشار میں نظر آکر اس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے اپ سے وہ تمام راقمہ میان کیا۔ جس کو ہم دیکھ لاحظہ کیا تھا، اس نے کہا میرے پاس آئنے سے پہلے کسی اور شخص سے ہمچلے ہو، اور اس شخص سے کہا رہی بات چیز اور ہو، ہم نے عوقن کیا ایسا نہیں بتا۔ بلکہ ہم نے لوگوں سے اس بات پر ششیدہ رکھا ہے۔ خدا کی قسم ایسا ہے کہ اور ہم نے پختہ قسم خدار کو حقیقت کی جب تک معتقد نہ ہے اس بات کے کسی شخص کو مطلع نہ رکن گے۔ اگر معتقد کو اس بات کی خبر ہے کی کی تو وہ ہماری گردی میں اولاد بے کام۔ اس بات اس کی صورت کے بعد بیان کریں گے؟

کو خوڑا۔ اب ہر کے نجی کی مانند ٹھیک ہو گئے، علی بن عیاض نے کہا ہیں نے اس قدر کو اپنے بیوی کے سوا ایک اور کوئی سے دریافت کیا۔ اپنے اس واقعہ کی صحیت کا انداز کا۔

کتاب العینہ میں احمد بن سعد الشتری سے روایت ہے کہ میں ال محمد امام حنفی عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر رہا۔ میں آپ سے اس بات کو دریافت کرنا چاہتا تھا کہ اس کے لیے اپنے کام تھام کوں شخص ہوگا؟ حضرت نے میرا معاہدیاں کرنے سے پہلے فرمایا، اے احمد! اللذ ذمیل تے زین کو اود علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اپنی حقوق پر جنت سے خالی نہیں چھوڑا۔ اسی کی وجہ سزا کے سنبھلے دلال۔

بے صیبیت کر دو رک نامہ تھے اور اسی کی وجہ سے بارش بہترانہ ہے اور اسی کی وجہ سے زین کی برلن کو ظاہر کرتا ہے ایں نے عزیزی کیا اے المتر کے رسول کے فرزند ہیں آپ پر قربان جاؤں آپ کے بخواہم اور خلیفہ کوں شخص روکنا، آپ صدی جلدی اُٹھئے اور اپنے گھر میں تشریف لے گئے، پھر آپ اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے کندھے مبارک پر ایک بچہ بھیجا تھا اکھا۔ چودھوی راست کے چڑاف کی مانحداری کا چہرو روشن تھا۔ زین عالی کے بچوں کی عکس برابر تھا، فرمایا اے احمد اگر المتر تعالیٰ کی کرامت تیرے حتیٰ ہیں شہرتوں تو میں اپنا یہ فرزندت پر پیش نہ لازماً، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت پر آپ کا نام اور کنیت ہے۔ یہ وہیں زینی کو اس طرح عدل والقادر سے بھر دیں گے۔ جس قدر وہ ظلم و جور سے بھر دیا ہوں ہوگی۔ اے احمد! عمر کی لمبا فی کے معاذ اسے اور علم دردنی کے لمحات سے اس کی مثالی حضرت خضری مانند ہوگی۔ خدا کی کسی ایک عورت تک خود غائب رہیں گے۔ آپ کے زمانہ غلبت میں صرف وہ لوگ نجات پائیں گے جن کو اللہ تعالیٰ آپ کی احست کے قول پر ثابت قدم رکھے ہیں۔

احمد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا اسے آفکایا اس کی کوئی علامت بھی ہے۔ جس سے نیزادِ العین حاصل کرے، بیچ بول اٹھا۔ کہا کے احمد! میں اللہ کی زمین پر اللہ کے خلفاء کا بھیجیں ہوں۔ میں اللہ کے دشمنوں سے مدد لینے والا ہوں۔ میرے باپ کے بعد میرے سوا اور کسی کو امداد نہ کرنا، میں اللہ کے اربی سے ایک ایرہوں۔ میں اللہ کے راز میں سے ایک ناہموں۔ میں اللہ کے غیب میں سے ایک غائب ہوں۔ جو کچھ یہی سچھے عطا کروں اس کو لے لو اور شاکرین میں سخن و جاد۔ تاکہ تو کلی علیمیں ہماستے ساخت موجود ہو، احمد نے کہا میں بیت زیادہ مسحور ہوا، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اس کے احسان کا شکر ہے ॥

لکارب الغیبت میں ذکر رہے کہ حضرتؐؑ غیرت صفری کے زمانے میں یہی بعد دیگر سے نائب مقرر تھے، جن کے ان سے حضرتؐؓ کے فرمان ادا و امر فراہمی حاصل ہوتے تھے، اور حضرتؐؓ کی جانب

کیا ہے تو کم قول کر دیا ہے۔ ہمارے آقانے فرمایا اسے بیٹے تم نے سچ فرمایا۔ پھر ہمارے آقانے فرمایا اسے بن اسحاق تر ان تمام تھیوں کو انھا لارا ان کو ان کے اور ان کے پاس دا پیکر دد، ہم لوگوں کو بڑھیا کر دے دے دو جب این اسحاق چلا کیا تو اپ کی خدمت میں کپڑا لایا گیا۔ ہمارے آقانے مجھے فرمایا اسے سعدیاتم کیوں آئے ہو؟ میں نے وضن کیا، اپ کی طاقت کا مستحق تھا، فرمایا جو مسائل کے دریافت کرنے کا بترا امدادہ تھا ان کی مریض اسکھی بھٹک دے دیافت کر دے، حضرت نے راکے کی طرف اشارہ فرمایا، راکے نے فرمایا جو کچھ مداری مرضی سوانح کو دریافت کر دے۔ میں نے ایک ایک کر کے اپنے مسائل کو دریافت کیا اپ نے مجھے تسلی بخشن جواب دیا، ان مسائل میں سے ایک مستدر یہ بھی اپ سے دریافت کیا گی کہ لعیص کی پیار قصیر ہے، فرمایا کے کر بلا مراد ہے، حاصلے عترت کی بلا کانت مراد ہے۔ یا سے بزیل ملکون مراد ہے، عین سے عترت کی بیاس مراد ہے۔ ص سے ان کا صبر مراد ہے، اسرائیل اپ رحمت تام آل محمد سے) تاخلم نعمیت اٹک بالواہ المقدس طوی کی تفسیر دریافت کی۔ فرمایا مرسلی علیہ السلام اچھے ال سے حجت محبت دکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ لہ فرمایا فاخلم نعمیت یعنی اپنے اہل کی محبت اپنے دل سے نکال دے، اس کے لجر میں ان دونوں حضرات سے والپس چلا آیا۔ ابن اسحاق دیکھ بھے روتے ہوئے ملا، اور کہا میں نے بڑھیا کا پکڑا کم کر دیا ہے، میں نے کہا اس کو ہمیں نے اپنے آقانے کے قدموں کے نیچے دیکھو ہے اب اسحاق ہمارے آقانی حضرت میں حاضر تھا اور حسکرنا ہم تو بہر نکل آیا، کہا اپ کی بات صحیح ہے۔ کتاب الفتنہ بیر حمدین علی ہمیں سے روایت ہے کہ علی بن حسین بن مومنے کی زوجیت میں اسکی چنانہ بین بھی، اب کا اس سے کوئی فرزند پیدا نہیں ہوا تھا۔ اپ نے شیخ الافق امام بن روح کی خدمت میں خطا تحریر کیا، یہ خشن امام کی غصیت کے زمانہ میں اپ کا دکیں تھا۔ امدا نام کے دکیں حمدین عثمان عربی کی بورت کے بعد یہ شخص حضرت کا دکیں بنانے کے شکسن امام سے اس بات کی استدعا کر کے اپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ اپ کی چنانہ بین سے ادا دلخیب کرے۔ جواب فرمایا کہ اسے علی تھے تیری چاڑا بین سے کوئی فرزند عطا نہیں ہو گا۔ عنقریب تم دکیں کی تیری کے مالک ہو گے۔ اس سے تھے دو فقیہہ فرزند عطا ہوئی کے اور جران دد کے وہیان میں پیدا ہو گا وہ زائد تو ہو جائیں کیونکہ غصیت نہیں ہو گا، اس کو فری اور حسین نامی دوبارے فقیہہ فرزند عطا ہوئے۔ وہیان میں کے وہیان ایک بھائی پیدا ہوا جو زادہ تو ترقی، لیکن نتو سے اسے کوئی نہ اٹھائیں کفنا۔

کتاب الغیبتہ میں سعد بن عبد اللہ تھی کہ بیان ہے کہ ہمیں علم کی گہرائیوں میں مشغول تھا اور ہم ایک کتاب میں چالسیکے زیادہ کے شکل مسائل لکھ رہا تھا میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ میں راں سماں کو اپنے آقا ابو محمد احمد حسن عسکری کے صاحب احمد بن اسحاق سے کہوں شروع ریاست کروں، اپ کے سامراجانے کے ارادہ سے روانہ ہو چکے تھے، میں راستہ میں، اپ سے علی گیا، ہم لوگ اجازت لے کر اپنے آقا را محمد عسکری کی خدمت میں عازم ہو گئے، احمد بن اسحاق کے کندھ سے پر ایک چڑی کی تھی جس میں ایک سوساٹھی تھیں دیناروں اور درہموں کی موجودیتیں، اور ہم تھیل پر اس کے ناک کی ہمراں بڑی بڑی تھیں۔ ہمارے آقانے (امام حسن عسکری) کی رہنمی چاہیے ایک راکہ بیٹھا ہوا تھا جو چاند کی مانند خوبصورت تھا، ہمارے آقانے کے سامنے ایک سونے کا انار پڑا تھا، جو عجیب و غریب لفظ میں درج ہے چک رہا، اور ناد قسم کے لیگینے اس سے بیرون ہوئے تھے، حضرت کی خدمت میں اس کو لہر کے رہنمائی پیش کیا تھا، حضرت کے باخواہ میں تسلیم ہوئیں اپ تحریر نہیں دے رہے تھے، راکے نے اپ کی انگلیوں کو پکڑا ہوا تھا، ہمارے آقانے اور اس کے چکر میں ہر دو رکھنے والا پھر اپ کو تکھنے سے روک دے سکے، حضرت جب تکھنے سے خارج ہو گئے تو احمد نے چڑی کے لیگینی کو پہنچا چاہرے سے باہر نکالا، ہمارے آقانے فرمایا اسحاق کے پیٹے اپنے دستوں کے ٹھوٹوں کی سمرکو توڑو، عرض کیا اے میرے آقانے فرمایا اے اسحاق کے بیٹے جو چڑی کے نیچے میں ہے، باہر نکالو، این اسحاق نے پہلی خیل نکالی تو راکے نے کہا یہ تھی نہیں نکال بن نکال کی ہے، جو قم کے فلاں محلہ میں رہتا ہے، یہ بھیلی پاسٹھ دیناروں پر مشتمل ہے جو مال حرام سے حاصل ہوئے ہیں۔ اس بھیل کے دلکشے فلاں مال اور فلاں مال اپنے حمسائے جو ہے کو سامن اون توں تل کر دی سمجھتی، جو ابھے کے ہاں سے اس کو چور چاکر لے گیا تھا اجلا ہے نہ، اس بات سے سامن کو کامکار دیا تھا اسکی ان نے جو لہے کی بات کو چھینلا دیا، اس کے عرض میں سامن کا لہن ہر ہی ادنی اس سے دھوکی کر تھا لیکن، اس نے اس سے کپڑے کو بنایا اور اس کپڑے کے فردخت کر دیا جس کی پہنچیت ہے العقل کو جب گھو لایا تو اس میں سے ایک خطہ بآہر ترا جس پر اس شخص کا نام موجود تھا جس نے اس بات کے متعلق بنا یا تھا اور دیناروں کی تعداد اتنی بھی جسی تھا اس راکے نے تباہی بھی فرمایا، ہمارے آقانے فرمایا میرے پیٹے اپنے سچ کہا، ابن اسحاق نے ایک اور بھی لوٹھلا، راکے نے کہا یہ فلاں بن فلاں کی ہے جو قم میں فلاں بھکری رہتا ہے۔ اس میں پچاس دیناریں ان کو باقاعدہ تھیں اسے سچے حلال نہیں ہے، یہ ایک ایسی گیوں کی قیمت ہے جس کے دلکشے خیافت ہی ہے، جب کہوں کو لہیے تو دیوارہ تل کر لیا ہے اور جب اس کو فرخنے

تھے، اپنے فرمایا میں نے ابو الحرام حسن عسکری کے فرزند کو دیکھا تھا اور وہ ابھی بچھے تھے، ابوالعلی بن عثمان سے روایت ہے کہ میں نے ابو الحرام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند کو دیکھا تھا۔ اور وہ بڑی جلاست قدر والے تھے، کامل بن ابی سعید عنی سے روایت ہے کہ میں ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابھ کے دروازے پر پر وہ پٹا ہٹا تھا، ابھا چل پڑی اور پردے کے کامیک کونہ الگ بر گیا۔ نماکاہ ایک بیباچہ نہ نداز برواء، بوجاند کی مانند تھا، امام محمد باقر نے فرمایا سے کامل ابیر صحبت میرے بعد تیری می صدوفت سے بچھے آئا گئے گا۔ اب اسی سبب اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے امام محمدی (عبداللہ الفراتی) کو امام ابو الحرام علیہ السلام کے مقابلے کے بعد دیکھا تھا اور اس وقت پرچھے تھے ابھی کے دو ذمہ بانٹھوں اور سر شریف کو پورا سرداشت کرو۔

یعقوب بن محفوظ سے روایت ہے کہ میں امام ابو الحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے کم کے دروازے پر پر وہ پٹا ہٹا تھا میں نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ اے آقا! اپنے بعد اس اور خلافت کا، ماکن کون ہوگا؟ فرمایا پردے کے کامیابیا ایک بچہ برا آمد ہوا جو اگر حضرت ابو الحرام علیہ السلام کے زاویہ مدارک پر بیٹھ گیا۔ ابو الحرام علیہ السلام نے فرمایا، میرے بعد یہ نہیں سے امام ہیں، فرمایا۔ اپنا فرزند میں دھکلایا تھا اور ہم تو حضرت کے گھر میں موجود تھے اور ہم اگل چالیس آدمی تھے، اور یادیا یہ میرے بعد تینوں سے امام ہیں۔ اور تم پرچھیں میں۔ اس کی اطاعت کرو، میرے بعد لفڑی میں دی پڑھاتا، ددم تم اپنے دین کے بارے میں ہاک بر جاؤ گے اتنی لیقین برونا چاہیے تمہارے بعد اس کو کچھی نہ دیکھو گے

اگر سے روایت ہے کہ تلاسی نے محمد بن عثمان ستری کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ابو الحسن عسکری علیہ السلام نے اپنے شریف لائے اور فرمایا جو ابو الحرام علیہ السلام کے مالیں بی دخل اذانی دیتے تھے ابھی کامیابی جو اسی شریف کی داشتہ داری کیا ہے؟ کہ اپنے بیرے حقوق میں دخل اذانی دیتے ہیں با اپنے پاچھا جائز ہیں اور ششدریہ کیا اور اپنے غائب نہیں ہے، جس کی بعیت ہماری گردیوں میں قائم ہے؟

اغر اسوازی سے روایت ہے کہ امام ابو محمد (امام حسن عسکری علیہ السلام) نے بچھے اپنا فرزند دھلا کیا تھا اور فرمایا تھا یہ میرے بعد تینا امام ہے؟ خادم نواسی سے روایت ہے کہ میں گھر کے دروازے پر موجود تھا، گھر سے ایک زبانی باہر نکلی جس کے ساتھ ایک پیپری ہوئی چیز موجود تھی۔ اس سے ابو الحرام علیہ السلام نے فرمایا اس کو دانیں لے جوہا تم پنڈرہ لٹھنارے پاس موجود ہے۔ اس نے ظاہر کر دیا تو یہار سیکھتے ہیں کہ ایک بچہ موجود ہے جو سیندھ رنگ والا اور خوبصورت چھرے دالا ہے۔ حضرت نے فرمایا میرے بعد تینا امام ہے، اس کے بعد میں نے اس نیک کو کھلی نہ دیکھا۔

## باب ۸

### امام کے بیان میں

امام ابو الحسن عسکری نے اپنے خاص دوستوں کو اپنا فرزند قائم محمدی (عبداللہ الفراتی) دیکھایا تھا اور ان کو اس بات سے آگاہ کیا کہ اب کی صورت کے بعد آپ کا فرزند امام ہو گا۔

ابو عاصم خلدون سے روایت ہے کہ ابو الحرام حسن عسکری علیہ السلام کا ایک فرزند پیدا ہوا۔ جس کا نام اپنے محمد رکھا۔ میسر سے روز اس کا پچھے اصحاب کو دھکلایا، فرمایا یہ تمہارے کام میں اور میرے بعد تم پر خلیفہ ہیں ایک دو قائم ہیں جس کے لئے انتظار کی گھر طیار کی گئی تھیں اور جایں گی۔ جب زین خلدون دخور سے پڑھ جائے گی تو آپ نہور فرمائیں گے اور اس کو عدل والصفات سے بھروسی دیں گے اسی کتاب میں جو فرمیں ہاک سے روایت ہے کہ معاذیہ بن حکیم، محمد بن عثمان نے کہا کہ امام ابو الحسن عسکری علیہ السلام نے اپنا فرزند میں دھکلایا تھا اور ہم تو حضرت کے گھر میں موجود تھے اور ہم اگل چالیس آدمی تھے، اور یادیا یہ میرے بعد تینوں سے امام ہیں۔ اور تم پرچھیں میں۔ اس کی اطاعت کرو، میرے بعد لفڑی میں دی پڑھاتا، ددم تم اپنے دین کے بارے میں ہاک بر جاؤ گے اتنی لیقین برونا چاہیے تمہارے بعد اس کو کچھی نہ دیکھو گے

اغر اسوازی سے روایت ہے کہ امام ابو محمد (امام حسن عسکری علیہ السلام) نے بچھے اپنا فرزند دھلا کیا تھا اور فرمایا تھا یہ میرے بعد تینا امام ہے؟ خادم نواسی سے روایت ہے کہ میں گھر کے دروازے پر موجود تھا، گھر سے ایک زبانی باہر نکلی جس کے ساتھ ایک پیپری ہوئی چیز موجود تھی۔ اس سے ابو الحرام علیہ السلام نے فرمایا اس کو دانیں لے جوہا تم پنڈرہ لٹھنارے پاس موجود ہے۔ اس نے ظاہر کر دیا تو یہار سیکھتے ہیں کہ ایک بچہ موجود ہے جو سیندھ رنگ والا اور خوبصورت چھرے دالا ہے۔ حضرت نے فرمایا میرے بعد تینا امام ہے، اس کے بعد میں نے اس نیک کو کھلی نہ دیکھا۔

محمد بن اسما علیل بن رسلے کاظم علیہ السلام سے روایت ہے جو اولاد کاظم میں سب سے زیادہ عزیزی سے محمد بن محمد پر فزار جبار و پڑھنے کا وہ میرے بعد قائم ہوا۔ میں نے عرض کیا اور صاحبت فرمائی تھے افریما میرے بعد

رکھے ہیں، اتنے دینار فلائی بن فلائی کی طرف سے ہیں۔ اور فلائی بن فلائی نے فلائی بن فلائی نے دینار اٹھا رکھے ہیں۔ حشی کہ آپ نے ہمارے برق اور گھوڑے ملک بیانی فرمادی ہے۔ اس کے بعد ہمارے آقا نے میں حکم دیا اس کے بعد ہم لوگ سامراج کی طرف کوئی چیز سیکرنا تھیں، آپ نے ہمارے لئے بیت اور میں ایک شخص مقرر فرمادیا کہ ہم اس کے پاس مال لاتے ہیں اور اس شخص کے ہاں سے حضرت کے فرمان جاری ہوتے تھے، ہم لوگ اپنے آقا سے روایت ہوتے اور حضرت کے تصریح کردہ تائب کے پاس جو بغزاریں تھیں مال لایا کرتے تھے، یہ وہ شخص کھا بھی کے ہاں سے حضرت کے ادا مراد فرمائی جاتی ہوتے تھے۔

حسین بن محمد بن عاصی، ابی داؤد سعید بن سلم، سعد بن ابی وکیل، احمد بن اسحاق، سهل بن عاصی اور عیاذ الدین بن حضیر سے روایت کرنے ہیں ان تمام حضرات نے کم معتبر شرائی کی زبانی سننا، جو امام علی ہادی اور ابو محمد حسن عسکری علیہما السلام کی مراجعات مقدس کے مجاہد تھے، ان شرائی کا بیک ہے کہ ہم لوگوں نے دلazon نے کوڑا تھے ہوئے سُنَّا كَجَبِ اللَّهِ تَعَالَى كَمِي امام کے حق فرمانے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت کی جانبی سماں قتلہ حرب کے ہاتھی میں قاتل کرتا ہے وہ زین کے بھوپول یا رُؤوف ہے اور اس کو کہا جائے کہ ہم لوگوں کو گھا تا ہے۔ اس سے ہم کا لکھنہ تکہتے، جب تقریباً ۷۰۰ می قرا بر کوتا ہے اور اس کو حادہ اگر جاتے ہیں تو آدمز کو سنکھا ہے اور اس کے بازو پر لکھ دیا جاتا ہے ذمۃ کمۃ منہا عد لا امید نکھاتے دھو السیم العلیم۔ جب ہام پیدا ہو جتھے تو الشَّرْکَ عَلَیْهِ کر گھٹا جاتا ہے۔ اس کے ذر کے متوں بلند ہو جاتے ہیں اس ذر کے ذریعہ مخلقات کو دیکھتا ہے اسی کے عکال افغان کی پوشیدہ پاتیں دیکھتا ہے جب وہ ولی ہوتا ہے تو ستون اس کی دلazon آنکھوں کے درمیان سب کر دیتے جاتے ہیں۔ اور وہ دیکھتا ہے انہوں نے کہا کہ امام ابو محمد حسن عسکری فوج خازن کو اس کی پیغمبری کے سمجھ دیا تھا۔ اس کا فتح ان طرح پختہ گور چکا ہے۔

قائم ہے ہو گا کچھ تقلیل ہیں ہر کا اس سے قبیل آکا ہے کر صے گا۔ پھر مجھے آپ کے طب اور دربستے آپ سے سوال کرنے سے روک دیا۔ میں حضوط کے کہاں روانہ ہو گیا۔ میں نے ان حضوط کا حجراب حاصل کیا ہے میں پندرہ ہویں روز صارما، میں داخل ہوا۔ اور حضرت کے گھر سے سرت کی جھنسی، آپ غسل کرنے کے لئے جگہ پر موجود ہتھے، آپ کو لفڑ دیا گیا، احباب آپ کے بھائی جعفر نے آپ پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک لڑکا ظاہر ہو گیا، اس نے جعفر کی چادر کو کھینچا، فرمایا ہے چھا کیجھے ہو جا ہیں۔ میں اپنے باپ پر نماز پڑھانے کا زیادہ خذار ہوں لڑکا کا گے بڑھا اور حضرت پر نماز جنازہ پڑھنے کے لیے ایسا بیان! ان حضوط کے جوابات میرے علاس کے کوچوں تھے اسی میں موجود ہیں، میں نے اسی جوابات کو آپ کی خدمت میں پیش کر دیا، میں نے اپنے دل میں خیال کیا یہ توہن دو تھیں یہی اور ابھی اور حضوط باتیں پیش کر دیا، اسی کے ایک جماعت قم کی طرف سے مدد ہوئی، اسی اہل کوئی بیٹھنے رکھتے تھے کہا کہ اسکا ایک جماعت قم کے مدد ہوئی، اسی اہل کوئی بھی موجود ہیں اور مال بھی موجود ہیں اور مال بھی ہے۔ ہم نے حضوط کے دلے لوگوں اور مال کی مقدار کے متعلق سوال کیا ہے تو اس نے کہا میں عسیٰ کی بات کو نہیں جانتا، ایک خادم خلائق ہے اس نے کہا کہ مجھے صاحب الدوام علیہ السلام نے تمہارے بیان سے روانہ کیا ہے کہ حضوط کے مالک فلائی، فلائی اور فلائی شخص ہیں اور تھیں یہیں ایک ہزار دس دینار موجود ہیں اور اسی طبق فرمائے ہیں۔ اپنے نے تو کو حضوط اور مال دے دیا، علی بن سعید نے موصی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہمارے آقا ابو محمد علیہ السلام کا نقیل ہو گیا تو قم کی جاتی سے ایک دن مال کے کر ایسا بھجنے کے ہاں کیا ہے اسے اور اس کے مال کی حضوط کے کہا کہ حبیب ہم لوگ مال کے کر ابو محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو آپ فرمایا کہ تھام مال اتنا ہے اور اتنے فلائی آدمی نے دیئے ہیں، اور اتنے فلائی نے جعفر نے کہا یہ علم عسیٰ کی باتیں ہیں جو کہ حضرت اللہ تعالیٰ جاتا ہے، جعفر نے خلیفہ کے پاس شکایت کر دی، جو سارے میں موجود دنخاد خلیفہ نے ہماں میں کو جعفر کے حوالے کر دی، انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! اگر حضرت صاحب الامر ہے تو ہمیں وہ چیز میان کرے جس کو اس کے جہانی نام بیان کر سکتے تھے درستہم لوگ مال کو اس کے مالکوں کے پاس داہیں دیا دیں کہ خلیفہ نے کہا یہ لوگ محض ایسی ہیں، الحجی کا کام تو محض پہنچانا ہی ہوتا ہے۔ جب وہ لوگ مال کے کر شہر سے باہر روانہ ہوئے تو ایک لڑکا ان کی طرف روانہ ہوا اور بلکہ کوواز سے فرمایا کے فلائی اے فلائی بن فلائی اے فلائی بن فلائی اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ یہ لوگ آپ کی خدمت میں جل پڑے، ان لوگوں کا بیان ہے ہم لوگ آپ کے ساتھ چلتے رہے، آخرا کارہم لوگ آپ نے آقا ابو محمد حسن علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئے تاکاہ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے فرزند تھت پر تشریف فرمائیں، آپ کی شکل صابر ک چاند کی مانند خوبصورت تھی، آپ نے بزرگ بانی نبی کیا ہو تھا، آپ نے فرمایا کل مال اتنا ہے، اتنے دینار فلائی خنفر نے اسی

اپ کو موجود نہ پایا۔

عبداللہ بن جنگھری سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عربی سے صاحب الزمان کی روایت کے حقن سوال کیا، اس کے لئے میں نے حضرت کو بیت الحرام کے پاس دیکھا اور اپنے ذلتے تھے، اے پروٹگاڑا جو دعویٰ قم نے مجھ سے لی ہے اس کو پوچھا کرو، ”یہ زیرینی نے اپ کو دیکھا ہے کہ اپ خدا کی عین کاپر دیکھ رہے ہیں تھے اپنے رب سے دعا اور مناجات کرتے تھے“ ॥

ظریفۃ البصر سے روایت ہے کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں عاضر ہوا، مجھ سے فرمایا میں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا اپ پرے آقا میرے آقا کے لئے نہیں، فرمایا میں خاتم الارضیا ہوں میری درست سے اللہ تعالیٰ زین کے رہنے والوں سے صیبیت دور کرتا ہے،

عبداللہ مسور سے روایت ہے کہ میں بنی اشم کے ایک باغ میں داخل ہوا، میں نے وہاں لڑکوں کو دیکھا کہ ایک نالا بے پانی پر تیر رہے تھے میں نے ایک جوان کو دیکھا جو صلیٰ پر تشریف فرما تھا اور اپنے آشیان کو پہنچنے میں پھر لے رہا تھا میں نے ان بچوں کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ اہل نے کہا یہ محمد بن حسن عسکری علیہ السلام میں اپ اپنے باب علیہما السلام کی شکل تھے ॥

محمد بن ابی عبد الرحمن اسردی سے روایت ہے کہ اپ نے ان حضرات کا ذکر کیا ہے جنہوں نے صاحب الزمان علیہ السلام کو دیکھا ہے اور اپ کے کرامت ملاحظہ کئے ہیں، حضرت کے لکھا، جو لفڑا دیں موجود تھے قریب بن عثمان عربی اور اس کا بیٹا حاجج، بیانی اور عطاء ہیں اکثر میں اپنے دیکھیں عاصمی حقا، اہواز میں محمد بن ابراسیم بن عزیز پار، قم میں محمد بن اسحاق، اہواز میں محمد بن صالح اور میں لمبایم اور اسردی اور زیارتیاں میں قاسم بن علاء اور نیشا پور میں محمد بن شاذان نیمیں تھے ایسا بارہ آدمی حضرت کے دیکھ لئے اور وہ لوگ حضرت کے دیکھ لئے نہیں تھے۔ ان کی تقدیر ہیں ہیں ہے۔ ان حضرات کے نام کتاب الغیبتہ میں تحریر ہیں۔

حسن بن وجنا غصیبی سے روایت ہے کہ میں اپنے ۲۵۵ حج کے موفر پر منی کے مقام پر میزاب کے پیسے بھجوہ کر رہا تھا، میں گزیرہ وزاری اور دعا کے ساتھ صاحب الزمان علیہ السلام کی تلاش میں تھا، نالا گھٹے ایک اور دنیا، میں ایک مکان کے اندر وہاں میکیس سیاہ غلام نے مجھے چھوڑا کا، کہا اس جگہ سے اٹھ جاؤ، میں موجود ہوئے۔ نے کہا میں اس جگہ سے نہیں اٹھوں گا، غلام نے مجھے چھوڑا کا، کہا اس جگہ سے اٹھ جاؤ، میں کہا اندر چلوا میں اندر داخل ہوا، ایکیا دیکھا ہوں کہ میرے آقا کے درمیان تشریف فرمائیں، اپ نے مجھے بیرے نام کے ساتھ پکارا حالانکہ میرے نام کو میرے اہل کے سوا کابل میں اور کوئی شخص نہیں جانتا تھا، اپ نے مجھے چند حیرزیں اپنے پڑھواد روحیہ پر درود دیکھا کہ میرے خالص دستقل کے سوا اس دعا کو اور کسی کو نہ بتانا، میں اس کھریں بھیجا

## باب ۳۳

اس بیان میں کہ صاحب الزمان مہدی علیہ السلام کو اپ کی غیبت بھری کے بعد کس شخص نے دیکھا؟

کتاب الغیبتہ میں ابو عبد اللہ بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے مددی علیہ السلام کو جو انہوں کے پاس موجود دیکھا اور لوگوں کا اپ پر اڑ رہا تھا اور اپ نے اس کا نہیں حکم نہیں دیا گیا۔

غلام مہدی سے روایت ہے کہ میں امام صہری علیہ السلام کی تلاش میں نیگاہ مار دیتا ہوا میں پل پر منتظرِ حالت میں چل رہا تھا کہ اپ کو کہاں پا دیں، اسی درمان میں بیرے پاس ایک آنسے والا شخص آیا اور مجھے کہا اپنے آقا کے پاس چلئے، وہ میرے ساتھ کاتار چلتا رہا، آٹھ کلاس نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا جس میں باعث موجود تھا، انکا ہاں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا تشریف فرمائیں، اجنب اپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا غلام نہیں خوش آمدید ہوا اپ نے مجھ سے ہندی زبان میں لفظ فرمائی، اور مجھ پر سلام کیا، فرمایا تم اس سال حج ادا کرے کا ارادہ رکھتے ہو تو قم والوں کے مالک، اس سال تم حج ادا کر دو، خراسان پھٹے جاؤ، آئنے والے سال حج ادا کرنا، اپ نے میری طرف ایک لختی کو پھینک کر فرمایا اس کو اپنے خرچ میں صرف کر دو، جو کچھ قم نے دیکھہے میں کے متعلق کس کو آگاہ رکرنا۔

محمد بن شاذان کابل سے روایت ہے ایں بربر مہدی علیہ السلام کی تلاش میں تھا میں نے اپنا قیام بڑھ میں رکھ لیا، جس شخص سے بھی میں اس بات کا ذکر تھا خدا وہ میرا مذاق اڑایا کرتا تھا، میں بنی اشم کے ایک شیخ سے ملا جس کا نام عجمی بن محمد رکھتی تھا، مجھ سے فرمایا جس شخص کو قم تلاش کرتے ہو وہ صریا، میں موجود ہوئے۔ میں صریا میں ایک مکان کے اندر وہاں میکیس سیاہ غلام نے مجھے چھوڑا کا، کہا اس جگہ سے اٹھ جاؤ، میں نے کہا میں اس جگہ سے نہیں اٹھوں گا، غلام نے مجھے چھوڑا کا، اپنے لکل آیا، مجھ سے کہا اندر چلوا میں اندر داخل ہوا، ایکیا دیکھا ہوں کہ میرے آقا کے درمیان تشریف فرمائیں، اپ نے مجھے بیرے نام کے ساتھ پکارا حالانکہ میرے نام کو میرے اہل کے سوا کابل میں اور کوئی شخص نہیں جانتا تھا، اپ نے مجھے چند حیرزیں اپنے پڑھواد روحیہ پر درود دیکھا کہ میرے خالص دستقل کے سوا اس دعا کو اور کسی کو نہ بتانا، میں اس کھریں بھیجا

کیا بھے انفار کے وقت پانی، روڈی اور سالن مل جاتا تھا۔ میں سردی کے لپڑے کو سردی میں اور گلی کا گلہ  
گرمی میں پاتا تھا۔“  
مئے ایک زوجوں کو دیکھا ہم لوگ اس کے دعوب اور دببے کی وجہ سے انکو کھڑکے تو گھٹے پاپ تشریف  
داہرے۔ اور فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ حجت صادق علیہ السلام اپنی دعائیں کیا فرمایا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا،  
لیا فرمایا کرتے تھے فرمایا آپ یہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسلام با مسلمانوں کا دنیا بہ تقىم السماوں والارض  
و به تفرقی میں الحکم دیا باطل دبہ تھمینہ میں المفترق و به تفرق الجم و به احصیت الہ  
وزیرہ الحبال وکیں الیحاس ان نقیل علی محمد دان تھجیل لی من امری فرجاً و محظیاً۔  
پھر آپ تشریف لئے تھے۔ دوسرا دن اسی وقت طواف سے فاغیہ بورکا کو تشریف فرمائے۔ فرمایا  
لیاق جانتے ہو کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نماز فرمیز کے بعد کی رعنائی کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، کیا فرمایا کرتے  
تھے، فرمایا فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرفعت الاموات و دھیت الداعوات و دلک عننت  
الوجه و دلک حضفت الرتاب و دلک امتحا کمرتی الاعمال یا خیر من سئی و خیبر من  
اعطی یا صادق یا بارثی یا من لا یحیی المیعاد یا من امری الدعا و تسکن بالاجایۃ  
فرماتے ہیں۔

یامن قال ادعوی استحب لکم کیا من قال راما سائل عباری عن قافی قریب اجیب  
دعوۃ الداہی ادا رعلق فیستحبیوں ولیوں نسوی اعلیہم برید متشدروں یامن قال یا عباری  
الذین اسرفا علی الفسوم لافتقطوا من راحمة اللہ ان اللہ لیفہ الذاقب جمیعاً ائمہ  
ہوا لبغفو الرحیم۔ پھر فرمایا کیم قیامتے ہو کہ امیر المؤمنین سجدہ شکر میں کیا فرمایا کرتے تھے ہم نے عرض کیا  
لیا فرمایا کرتے تھے، فرمایا فرمایا کرتے تھے یا من لا یزیدی، الحاج المسین الاک ماد جو یا یا من لہ  
خزاں السہوات والارہنیا من لہ الفضل العظیم لافتقت اسماعیلی من احسانات الراتی اللہ  
ہوئی ہے۔ میں نے آپ پر سلام کیا، آپ نے مجھے سلام کا حاب دیا۔ فرمایا ہیں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا  
مجھے علم نہیں ہے، فرمایا ہیں دو قائم ہوں جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے، میں اس تواریخے ذریعے  
ذین کو عمل مانفعت سے بھروسی طرح وہ علم و ستم سے بھری ہوئی بوجی، میں اپنے چہرے کے  
بلگر پڑا، فرمایا غیر خدا کا سجدہ نہ کرو، اپنے سر کو الٹھا اور قدم ہمارا شرک رہنے والے راشد ہو، کیا قم اس  
ایت کو پسند کرتے ہو؟ کتنے اپنے اہل کے پاس والپس لائے جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہاں، آپ نے مجھے  
ایک پھیلی عتاب فرمائی، آپ نے خارم کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ جندر قدم میرے سامنے چل پڑے۔ میں  
نے اسد آباد کو دیکھا، فرمایا سے راشد ہر اس باد ہے۔ آپ چلے جاؤ، میں نے نہ رکر دیکھا اس اپ کو  
نہ پایا، میں اسد آباد میں وارد تھا بھیل میں پھاس رینار موجود تھے۔ میں ہمارا میں داخل عواد میں نے اپنے  
کو اس بات کی لہاثت دی اجنب تک ہمارے پاس وہ دینا رہا موجود تھے ہم خیر بھائی پر قائم رہے۔  
الغیم انفاری سے رداشت ہے کہ میں سجدہ الحرام میں موجود تھا، ذوالجہلیہ تاریخ میں دشنه و تھا۔

علی بن احمد کوئی ازدی سے روایت کرتے ہیں کہیں طواف میں مصروف تھا کہ ناگاہیں نے ایک خوبصورت  
چہرے داسے جوں کو دیکھا جو پاکیزہ خوبصورتے تھتے، آپ نے میرے سامنے لٹکو فرمائی، میں نے عرض کیا، اے  
میرے آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہمدردی ہوں ایں صاحب الرحمان ہوں اور میں دف قائم ہوں جو زمین کو اس  
طرح الفضافت سے بھرسے لا جس طرح وہ معلم سے بھری ہوئی، زمین حجت رخدا، سے خالی نہیں تھی  
لوگ خالی رفتہ تھے میری طرف سنگری پھیل دے۔ کیا رکھتا ہوں کہ رہ سونے کے ڈلے ہوئے  
پوتا نہ ہوں، پھر حضرت نے میری طرف سنگری پھیل دے۔ کیا رکھتا ہوں کہ رہ سونے کے ڈلے ہوئے  
تھے، بعض نے کہا ہے کہ آپ سال میں ایک مرتبہ اپنے خاص اصحاب کو ملھیں اور ان سے بات چیز  
فرماتے ہیں۔

راشد ہماری سے روایت ہے جب میں حج ادا کر کے والپس لوٹا تو میں راستے سے بھٹک گیا، میں  
ایک ایسی زین پر جلا لی گی جو سر زر و شاداب تھی۔ اور اس کی صفائی بہت زیادہ خوبصورت ایسی پھریں لعب تھا۔  
میں جب خیر کے قریب لچھا تو میں نے دلوکروں کو دیکھا، انہوں نے کاتم بھیجا جاؤ، اللہ تعالیٰ نے یتھے سالمہ  
بھدانی کا ارادہ کیا ہے ایک ذر خیر کے اندر جلا گیا۔ پھر باہر آیا، کہا اندر جلوں میں اندر جلا گیا،  
میں نے دیکھا ایک زوجوں اسی حالت میں تشریف فرمئے جس نے اپنے سر بیار پر ایک لمبی تواریخے لکھا۔  
مجھے علم نہیں ہے، فرمایا ہیں دو قائم ہوں جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے، میں اس تواریخے ذریعے  
ذین کو عمل مانفعت سے بھروسی طرح وہ علم و ستم سے بھری ہوئی بوجی، میں اپنے چہرے کے  
بلگر پڑا، فرمایا غیر خدا کا سجدہ نہ کرو، اپنے سر کو الٹھا اور قدم ہمارا شرک رہنے والے راشد ہو، کیا قم اس  
ایت کو پسند کرتے ہو؟ کتنے اپنے اہل کے پاس والپس لائے جاؤ۔ میں نے عرض کیا ہاں، آپ نے مجھے  
ایک پھیلی عتاب فرمائی، آپ نے خارم کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ جندر قدم میرے سامنے چل پڑے۔ میں  
نے اسد آباد کو دیکھا، فرمایا سے راشد ہر اس باد ہے۔ آپ چلے جاؤ، میں نے نہ رکر دیکھا اس اپ کو  
نہ پایا، میں اسد آباد میں وارد تھا بھیل میں پھاس رینار موجود تھے۔ میں ہمارا میں داخل عواد میں نے اپنے  
کو اس بات کی لہاثت دی اجنب تک ہمارے پاس وہ دینا رہا موجود تھے ہم خیر بھائی پر قائم رہے۔

کی تلاش میں بھتے، اب اٹھ کر ہے ہوتے اور تشریف لے گئے، الحمدلہ نے کہا اسے قوم جانتے ہو یہ کون شخص تھا؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہ خدا کیست یہ شخص صاحب الزمان ہیں، کہا ہیں نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے صاحب الزمان کی زیارت کرتے، اساتھ مال پڑھ کی بات ہے کہ حضرت عزیز کی عشاء کی دعاء پڑھ رہے تھے، یہ نے حضرت میں عرض کیا، اب کون ہیں؟ فرمایا ہیں بنی اشم کا ایک اوری ہوں، میں نے عرض کیا کہ حضرت میں سے ہو؟ فرمایا ہیں سے ہوں، جس نے خود پر یہی کو فضلا فست کیا تھا، کھانا کھلایا تھا اور درات کو اُڑت نماز پڑھی جب لوگ ہوتے ہوئے تو تھے، یہی تھا جو کوئی علوی آدمی ہے، پھر اپ پر شیدہ کو کہے، مجھے علم نہ ہو سکا کہ آسمان کی طرف چڑھ گئے ہیں یا زمین کے اندر تشریف لے گئے ہیں، میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا جو اپ کے گرد جمع تھے، لیکن اس علوی (رسید) کو جانتے تو انہوں نے کہا اسی احوال مبارے ساخت پیدیل تشریف لا کرچا اور کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہیں نے اپ کے قدم کے چلتے کا کوئی شان نہیں دیکھا؟ پھر ہمیں ملکیں صورت ہیں اپنی جعلی کی وجہ سے مردغہ چلا کیا، میں اسی رات ترکیا رسول اللہ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، اپ کے فرما یا سے حمدلہ چلا کیا، میں اسی رات ترکیا رسول اللہ علیہ السلام کے مالک تھا اس کی وجہ سے؟ اس رات قدر کو لوگوں نے تین طریقوں سے ذکر کیا ہے۔

ابراہیم بن حضرت مزار ابوزی سے روایت ہے کہ ہبہ دینیہ اور درات میں غرض کے لئے دار و بہادرانہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کو تلاشی کروں، میں طاقت میں صورت تھا، مجھے ایک گمراہ بیگ، والے انسان نے کہا تم کہاں کے رہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں ابوز کاہ منے والا ہوں۔ فرمایا تم ابراہیم بن حضرت یا رکو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا وہ خدا ہیں ہوں، اپ نے میرے سامنے معاشر فرمایا، میں نے اپ کی حضرت میں عرض کیا کیا آپ کو صاحب الزمان علیہ السلام کے متعلق کوئی علم ہے؟ مجھے فرمایا میرے سامنے اپنے سالخیز ہوئے کہ پرشیدہ طائف کی طرف چلو، اس لوگ طائف کی طرف اُسی حالت میں چلتے کہ ایک بیت کو لے کرنے کے بعد دوسروی ریت کو لے کرتے تھے۔ ہم جو ہمیں پس پیچ گئے۔ ہمارے سامنے ایک خیر باد رہا، جس کی وجہ سے ریت چک رہی تھی اور جس کی وجہ سے زمین کا وہ عینہ بار عالم اور دشمن ہوا تھا، ہم نے حمدلہ کی اخبار اسیں سمجھے کے پاس اجازت کے سامنے پیچ گئے، میں صاحب الزمان علیہ السلام کی حضرت میں حاضر ہوا، فرمایا اسے ابو اسماعیل تھے خوش آمدید ہوا، میں نے عرض کیا میرے باپ آپ پر قربان بر جائیں، میں ہمیشہ شہر شہر آپ کی تلاشی میں بھاگا، خود کا اعلان اپنے احباب کے سامنے مجھ پر احسان کیا، آپ تک میری بھائی فرمائی فرمایا اسے ابو اسماعیل تھے پر شیدہ رہے، ابراہیم نے کہا ہیں ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں حاضر رہا، میں آپ سے معلومات اعلام اور نیز احتمام کے اقتباس کرنا تھا، آپ نے مجھے واپس اسراز

جانے کا حکم دیا، آپ نے میرے حق میں اپنی نیک بعافرمانی، جو اللہ تعالیٰ کے نزد میک میرے لئے میری اولاد کے لئے اور میرے قربت داروں کے لئے ذخیرہ ہو گی۔ میرے پاس مال موجود تھا جو چاہیں ہزار و سو سے زیادہ تھا، آپ کی خدمت میں بیش کیا، میں نے حضرت کی خدمت میں موال کیا اپ قبل فرمایا مجھ پر میری فرمائیں۔ آپ نے مکرا دیا، فرمایا اسے الباختان! اس سے اپنے والپیں جانے میں مدد حاصل کرو۔ اس بات کا غم نہ کرو۔ کہم ہے اس کے قبل کرنے سے اعراض کیا ہے، دیوار کے اللہ فیما حولك وادا ملک ماحولك وکتب لله احسن ثواب الحسنين واستودعه نفسك وديعة لا تغيم بعنه ولطفة من الشارع

ال تعالیٰ التبتیرے مال یں بکت و سے جو تیرے پاس ہے، اس کو مبیثہ برقرار کئے انکو کاروں کا بہترین ثواب تیرے لئے تحریر کیا ہے، میں شجھ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں، تم اس کے احباب اور بربان سے صالح نہیں ہو گے۔

اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ

## باب ۸۳

ان اہل اللہ کے اواں کو قفل کرنا سوجہ اسیان شہو اور کشف ہیں اور علماء حروف کے

### فہدی موعود علیہ السلام کے متعلق بیان

شیخ جبل عبدالکریم یانی قلن اللہ سرہ و دہب لف فیضہ دعویہ رائے فرمایا۔

فہیں امن یکون لا هلهما۔ اللہ ان تری لذ المہلۃ مقبلہ  
بین کے رہنے والی کے اے، ہو کا حتی کردہ لرہا یت کو استارہ اور کھیں گے۔

بیم جمید من سلاطۃ حیدہ، و من ال بیت طاہری عن علی

حیدر کی اولاد سے ہم جمید کے ساتھ آئیں گے۔ اہل بیت طاہری سے اون شخص بند ہو گا۔

سیمی محمدی من الحق طاہر۔ بستہ خیر الخلق تیکم اولا

جن کا نام مہدی ہو گا الحق کی طرف سے غائر ہوں گے۔ بہترین خلق کی سنت کے ساتھ پڑھ پڑھ

شیخ یک عبد الرحمن سلطانی قلن اللہ سرہ صاحب کتاب درۃ المعارف نے فرمایا

دنیظہر میم الجبد من آل احمد و یظہر عدل اللہ فی الناس اولا

فہرست نہیں رہتی کہی کچھ اور کہوں، امیری طرف سے دنیا پر مسلم ہوا شیخ حجی الدین عربی قدس اللہ سر کرنے اپنی کتاب بحق المفترض بیان ہبڑا اور آپ کے وزیر اور کے محنت تحریر کرکھے ہے

فمن فتاوا على نهاده ودالها  
مع المسندة الاعلام وادام من عقل  
فاستثنى من خمس وسبعين حسنة  
ومن قال ان الاولى من نهاده  
ان شئت اخبر عن شهاد  
سبعين من الاربعين نهاده

نیز اپنے اپنی کتاب فتوحات کیلئے باب نین بوچھیا سٹو کے محتوا جو آخری زمانے  
میں ظاہر ہوں گے کے دربار کی منزل کے بارے میں ذکر کیا ہے اب وہیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی  
الله علیہ وسلم نے انتشارت دی ہے وہ اپ کے ان بیتیں ہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے  
یقین ہوں گے۔ اپ اس وقت ظاہر ہوں گے۔ جب زین ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ وہ اس کو عدل اعطا  
بھروسی کے باز دنیا کا ہر کوئی ایک دن بھی باقی رہ گیا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ملبک رکھے گا۔ بنی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی عترتیں ہیں سے ایک شخص والی ہو گا، جس کی بیعت رکن اور مقام کے درمیان کی جائیں  
کی وجہ سے زیادہ سعادت مند رکن کو اس کے مقابلے والے ہوں گے، اپ بال کو اپراقتیم کرنے والے  
کے، رحمتیں میں الفاظ کریں گے امنقرض کا فیض کریں گے، دین کی رکاوٹ کے وقت خروج  
کے اچھے شخص اپ کا انکار کرتے کا اقل کر دیا جائے گا، جو اپ سے بھکڑا کرے گا وہ زیل ہو گا  
یعنی دن ظاہر ہو گا، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہو تو اسی دین کا حکم دیتے، دینا سے  
اپ اٹھ جائیں گے امرت خالص دین باقی رہ جائے گا، اپ کے دشمن صاحب اجتماع مغلہ علماء ہوں گے  
کی تواڑ اور اپ کے وہ دوسرے کے خوندن سے وہ لگ بھروسی کے علم ہیں اپ کے علم میں داخل ہوں گے  
اپ اٹھ جائیں گے عالم سلان اپ کی بات کو قبول کریں گے احادیث باللہ رکن اپ کی بیعت کریں گے۔ جو  
مقابلہ ہوں گے اشوہدا درکشت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ اک تعریت سے انہیں حاصل ہو گی اپ کے ساتھ  
والے لگ ہوں گے جو اپ کی دعوت کو قائم کریں گے اور اپ کی نصرت اور دوکریں گے ایسا ہے اپ کے  
ہوں گے۔ اپ کی صلیت کا لوگوں اطمینان رکھے۔ اس نے کہا۔

هو سيد المهدى من آل حمود هو زادل الوسى حسين محمد

آل احمد کی میم محمد فاظہر ہوں گے اپنے پہلے لوگوں میں اللہ کا انصاف ظاہر ہوں گا۔  
کما سادہ نیاز عن علی الرضا و فی لکن علی الحرف فتحی محصلہ  
امام علی فتاویٰ اسلام سے ہم نے اسی طرح ریاست کیا ہے۔ علم حروف کی کام وہ حاصل نہیں ہیں۔  
شیعہ کام:

دیکھا جھوڑ المیم من بعد شفیتہ عکس نخوا بیت بالمس قدم علا  
 حرث نیم غبین کے بعد طاہر ہوں گے کرمی بیت رخانہ کبیر کی طرف مدد کے ساتھ بلند ہوں گے  
 فھذا هوا مهدی بالحق ظاہر سیلی من الرحمن للحقیق مرسلا  
 یہ حضرت مهدی یہ حق کے ساتھ ظاہر ہیں اعترضیب رحیل اللہ کی جانب سے مغلوق کے لئے  
 فا صدر کراں کرائیں گے۔

دیکھا کل الارض بالعدل سحدہ دیکھو ظلام الشک و الجد او لذہ  
اہ بانی کرتے ہوئے تمام زین کو الصافت سے محرومی کے شک اور ظلم کی تاریخی کو پہنچ پیدا مٹا  
سی گے۔

خليفة خير المسلمين من عالم العلا  
لامته بالامر من عند الله بـه خليفة خير المسلمين من عالم العلا

بعض اہل اللہ اور اصحاب کنف دشمنوں اور عالمی حکومت نے کہا ہے کہ یہ نے امام علی کرم اللہ بر جس سے فتنہ  
کیا ہے عنقیب الشذیک توم کو لاتے گا ج اللہ کو درست رکھتی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کو درست رکھتا ہو گا جو شخص انہیں  
غزیب رمسافر ہو گا وہ ان کے درمیان بازٹباہ ہو گا۔ وہ مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کا چہرہ بہت ساری خوبیوں  
کا بشرہ اسرائیلی ہو گا، کسی مشقت کے لیے زمین کو الفعات سے بھر دے گا۔ اپنے بھلپن کے نازدیک اپنے کام بات  
سے الگ کر دیا جائے گا۔ اماں کے ساتھ مسلمانوں کے شہر کا بازٹباہ ہو جائے گا۔ اس کے لئے زمانہ خالصہ پر چڑھا  
اور اس کی بات کو سشنگا۔ پورے سے اور جوان اس کی اطاعت کریں گے۔ زمین کو اس طرح الفعات سے بھر دے گا  
جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس وقت آپ کی امانت تکل ہو جائے گی۔ ادا اس کی خلافت فرار کر کر  
اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اکٹھائے گا ج قردوں میں موجود ہوں گے۔ صبح کو ایسی حالت میں اٹھیں گے۔ کریمے گدوں میں  
موجود ہوں گے۔ زمین اباد ہو جائے گی۔ صاف اور شفاف ہو گی۔ اپنے مددی کی وجہ سے ذمہ نہ کرے گی۔ آپ کی وجہ  
سے اپنی نہروں کو چاری کمرے کی۔ نئے اندرونی ملکہم ہو جائے گی۔ خیر و برکات کی زیادتی ہو گی۔ اور اسے عالم  
کو سید المهدی من مکان حمد ہوا امام الوسمی حسین مجید

## بَابُ ۸

بعض ان چیزوں کا وار دکن اجتوشیع، علامہ زمان، فرید الدین محمد صبان مصری رحمة الله علیہ کی کتاب

### الساعات الاعجین میں ہے

دویانی اور طبرانی وغیرہ مانے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی (علیہ السلام) میرے فرزندوں میں سے ہو گا جس کا چہرہ مبارک چکٹے ترستے ستارے کی مانند ہو گا۔ آپ کا دوڑک عربی ہو گا جس اسرائیلی شہنشاہ ہو گا۔ زمین کو عدل اور الصفات سے بھروسے گا جس طرح پھٹے فلم وجہ سے بھروسی ہوئی ہو گی انسان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے آپ کی خلافت پر راضی ہوں گے۔ نیز حدیث یہ وارد ہوا ہے کہ آپ (زوجان) پھر اسرائیلی میں تھوڑے والے ہوں گے۔ آپ کے ابر و بلجے اور باریکے ہوں گے۔ زیادہ سرخ تاک والے اور لکھنی و اڑھنی اللہ ہوں گے۔ آپ کے داشتے رضا پر لیک پل ہو گا۔ اور آپ کے داشتے ہاؤ پر چھپائیں گے۔ طبرانی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہدی تو جو فرمائی گئی علیہ السلام نازل ہوں گے اس سلام ہو گا کہ آپ کے بال سے بانی کے ذریعے ٹپک رہے ہیں جناباً مہدی علیہ السلام فرمائی گئے۔ کے طریقے اور لوگوں کو نماز پڑھانی یعنی علیہ السلام اہمیت کے ناز آپ کے لئے قائم ہوتی ہے۔ حضرت مسیح ایسے آدمی کے تجھے نماز پڑھنے کے حوصلے فرزندوں میں سے ہو گا۔ مہدی علیہ السلام کی ماست کے لیے صحیح بھی حیان یہی اسی طرح مدد کرائے۔ آپ نے صحیح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، علیہ بھری ایسے اور کہیں گے ان لوگوں کے امیر حضرت مہدی علیہ السلام ہی، مہدی علیہ السلام حضرت علیہ سے فرمائی تشریف لایسے اور کہیں نماز پڑھانے۔ آپ کہیں کے فیں آپ لوگوں میں سے بعض بیویوں کے امام ہیں۔ اس امت کے سرالشیل جانب سے برداشت حاصل ہے۔ ایمیر نے این عبادت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس کے دریان میں مہدی کا کام موجود ہوں۔ دریان سے مراد یہ ہے کہ وہ حضرت سے پہلے ہوں احمد اور مادری نے روایت کی تھیں کہ پاس صلی اللہ علیہ وسلم ووارث دو علم تشریف لائے اور فرمایا تم لوگوں کو مہدی علیہ السلام کی بنادرت ہو، جو تحریک عرضت میں قریب کا ایک آدمی ہو گا۔ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ اختلاف اور بیوکوں میں کاہم ہوں گے۔ وہ زمین کو اس قد معنی واغفات سے بھروسی کے جس فرد وہ فلم اور جو رسم اور بیوکوں میں

وہ آتمامی ہوں گے جوآل احمد سے لفظ رکھتے ہوں گے اسے بڑی بالائی طرح سخاوت کی گی۔ آپ مصطفیٰ خلیفہ ہوں گے جو حیراً ازاں کی زبان کو سمجھیں گے۔ آپ کا الفاظ جس والیں میں جاری رہ گا۔ آپ کے وزراء عجمی لوگ ہوں گے۔ ان میں کوئی بھی عربی نہیں ہو گا، لیکن یہ لوگ عربی زبان میں کھنکر کرتے ہوں گے ان کا ایک نگران ہو گا۔ جوان کی جنین میں سے نہیں ہو گا جس نے اللہ کی بھی نافرمانی نہیں کی ہو گی۔ وہ وزرا، میں سے خاص بندھو گا، تمام استاذین سے افضل ہو گا۔ شیخ صدر الدین قزوی قریب اللہ سرہ نے ہدی ہو گو علیہ السلام کی شان میں مشتار بیان فرمائے ہیں۔ س

لِيَوْمِ يَأْمُرُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ هُكْمٌ  
يُؤْمِنُ شَرِعُ الْمُصْطَفَى وَهُوَ حَمْمَةٌ  
وَمِنْتَدِهِ مِنْقَاتٌ مَمِيرٌ بِأَحْكَامِ الْمُهَاجِرِيِّ  
مُبَيَّلٌ لِلْأَرْضِ إِذْنِ الْمُقْتَلِ يَمْلُؤُنَ الْعَصَمَ  
عَلَى يَدِهِ مَحْنَ الْمَسَامِ جَمِيعُهُمْ  
حَقِيقَتُهُ فَالْكَسِيفُ الْقَوِيمُ عَلَى الْأَمْرِ  
نَعْنَى الْلَّدِينُ الْقَوِيمُ عَلَى الْأَمْرِ  
بِكَلِّ زَمَانٍ فِي مَعْنَاهِهِ لِيَسِرِيِّ  
خَلَقَ وَاعْلَمَ نَالِكَذَاكَ إِلَى الْمُحْشَرِ  
وَلَقْطَةٌ مَمِيرٌ مِنْهُ أَمْدَادُهَا لِيَسِرِيِّ  
لِيَقْبِضُ عَلَى الْأَكَانِ مَاءَدَادَهَا فَاصْمَهَ  
مَا لَشَرِّ الْمُسِيْمِ لَا شَيْءٌ غَيْرَهُ  
هُوَ الْأَنْجَمُ فَاعْلَمُهُ وَخَذْهُ مَدَادَهَا  
كَافِكَ بِالْمَذَكُورِ تَصْدِدُ سَاقِيَاً  
وَمَاءَدَادَهَا الْأَوْتُونُوكَمَهَ  
عَلَيْهِ صَلَاتُهُ مَاءَدَادَهَا بَلْرَنِ  
مَدَادَهَا صَاحِبُهُ اَدَلِيَ الْجَوَادُ وَالْمُحْشَرِ  
شیخ صدر الدین نے اینی وصیتوں میں اپنے شاگردوں سے کہا کہ مہدی طب کی کمیں، حکماء کی کمیں اور فلسفہ کی کمیں یعنی دو اور ان کی قیمت فقرابین قیسم کر دے، لیکن قلب ایسا احادیث اور لکھنوت کو کتب خارج میں بخاطر رکھو۔ لکھو تو جیلا الالارات کے اول حصہ پر حضور قلب کے سالوں تسلیم اس مرتبہ پر خواہ اور میری رافت سے ہو جائیں علیہ السلام کی خدمت میں سلام پہنچاو۔

لئے کافیں ظاہر ہوں گی اکثر غیر اباد زین المیں نہ ہوگی جو آباد ہو جاتے گی؟  
مقابل بن سیمان نے کہا ہے اور آپ کی پیدائی عین مفسنیوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول و اونہ لفظ ایشۃ  
کے بارے میں لکھے کہ یہ آبیت حضرت مهدی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ امک روایت  
میں ہے کہ حضرت کی مدحت حکومت چالیس سال ہوگی، امک روایت میں ہے کہ دس سال ہوگی۔ امک روایت  
میں ہے چودہ سال ہوگی، دوسرے حضرات نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

میرے قاعده اولاً بـ شرائف نے اپنی کتاب الیوقاست و الجوابز کے محبت ۲۵ میں بیان کیا  
کہ حضرت مهدی امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ آپ <sup>۱۹۵</sup> میں نصف شبیان کی رات  
کو پیدا ہوتے ہیں، آپ اس وقت تک باقی نہ ہیں حتیٰ کہ حضرت علیہی بن مریم کے ساخن اکٹھے ہو جائیں گے،  
اسی طرح مجوس شیخ حسن عراقی نے امام مهدی کے متین خبردہی ہے۔ جب میں آپ کے ساتھ اکٹھا ہوا تھا  
اس بات پر میرے قاعده اولاً خواجہ رحیم اللہ نے موافق تھی کہ شیخ حمی الدین عربی نے فتوحات کیہے میں  
بیان کیا ہے کہ امام مهدی اسی بات کے مطابق حکم کری کے جو شریعت کے اہم کے فرشتے کی جانب سے  
آپ پر القا کیا جائے گا۔ ایسا ہی رسول اللہ کی حدیث میں آیا ہے کہ مهدی میرے خلف قوم پر جعلیہ کا اخطبوطیں  
کرے گا، اس کتاب کا مولعہ لکھتا ہے کہ شیخ عبدالراہب شرائف قدم اللہ سرہ نے اپنی کتاب اواز القرآن  
میں بیان کیا ہے کہ ہمارے لعین شائخ نے امام گلوں نے مهدی علیہ السلام کی بیعت ملک شام کے بشریت میں  
لی ہے۔ ہم آپ کی خدمت میں راست تک حاضر رہے، <sup>۲۶۳</sup> میں مجھے شیخ عبد اللطیف جلبی نے بیان  
کیا کہ میرے باری شیخ ابراهیم رحیم اللہ نے کہ کہیں نے اپنے لعین شائخ کو دیکھا جو صدر کے رہنے والے تھے  
کہم نے امام مهدی علیہ السلام کی بیعت کی ہے۔ (انتهی)

شیخ ابراهیم کا طریقہ قادیر ہے، آپ حلب کے کیا شائخ میں شامل تھے۔ **لُقْنَةُ اللَّهِ مِنْ فِيْهِ** خاص  
مددیانی حضرات کے فیض سے فائدہ دے۔ میری اماران حضرات سے ہے، شیخ اسماعیل اول، آپ کے ربی  
کے باری شیخ عبد الجاد شافعی، آپ کا بیلا شیخ اسماعیل شافعی۔ آپ کے دونوں بیٹے شیخ محمد اور شیخ عبد القادر  
آپ میرے شیخ، اقا، اسد اور میرے تھوڑے ہیں قدس اللہ اسلام رحیم و ولی اللہ مقاومہ درفعہ درجا تھم۔ یہ حضرات  
و میں کے عزت ہیں، مسلمانوں کی جاگے بناہے ہیں۔ بیرونی طبیین کی اولاد ہیں، آئندہ دارین کے خداویں سے ہیں۔ جو  
شخص میں ان کی اولادیں سے زمہرے کے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے، ان میں سے شیخ طاہد آپ کی اولاد موجود  
ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات میں اور زیادہ معاشرت دارین کی بُرکت عطا کرے اور دوسری جمادات کی بُرکت انہیں ا  
اللہ تعالیٰ ان کے برکات اور معاشرات کا مفہوم پر جاری کرے۔ ان کے ارجاع کی اعلاء، ان کے توکل درشنی

آپ سے آسمان کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے، آپ مال کو برائی قسم کریں گے۔ آپ  
امت مودت کے دل میں کوئی نگاری سے بھر دیں گے اپ کا الفاظ لوگوں میں عام ہو گا، آپ متادی کرنے والے  
کو حکم دیں گے کہ وہ متادی کرے کہ جو شخص کو مال کی حفظت ہو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائے آپ کے  
پاس ایک آدمی کے حوالہ اور کوئی نہیں آتے گا۔ فہ آپ سے سوال کرے گا، مهدی علیہ السلام آپ سے فرمائی  
گے تم عبادت خانے کے خدمت گارا کر لاؤ۔ تاکہ وہ یہی عطا کر دو۔ وہ کے گا اصلہ، ادا اصلہ  
علیہ السلام کا یہی ہوں، انتارے پاں مجھے اس نے روایہ کیا ہے۔ تاکہ تم مجھے عطا کر دو۔ وہ کے گا اصلہ، ادا اصلہ  
لیکن اس کو اس مال کے لے جانے کی طاقت نہیں ہوگی۔ وہ مال کو بھیک دے گا، اس فزار الحکایے ہا جس قدر اسی  
کے لئے جلدی کی طاقت ہوگی، وہ اس شخص کے ہاں سے چلا جائے گا۔ لیکن نادم ہو گا اور کسے کامیاب اس است  
میں سب سے زیادہ بھروسہ قسم کا لاپی ہوں، جو اس مال کی طرف بولا گیا ہم کو یہی نے جھوڑ دیا ہے۔ وہ شخص اس کو  
مال والپن کر دے گا، عبادت خانے کا خدمت گزار کے گا، کہ جس مال کو تم عطا کرتے ہیں پھر اس کو بقول نہیں  
کرتے، قائم آل محمدی حالت میں بھی یا سات یا کٹھ یا سال قیام فرمادیں گے۔ آپ کے شریعت کے جانے  
کے بعد زندگی میں کوئی بھائی نہیں ہوگی؛ یہ یاد کر اپنے مزب (افریق) سے نظر فرمائیں اس کی کوئی حقیقت  
نہیں ہے۔ اسی بات پر علیقی نے بھی تنبیہ کی ہے، اور دیات میں وارد ہے۔ کہ آپ کے نہوں کے دشت آپ  
کے سر مبارک پر ایک نمرشہ نداوے گا، یہ الترکے خلیفہ مهدی ہیں، ان کی پیری وہی کہ۔ لوگوں کو آپ کے  
مشتاق یقین آجائے گا، آپ کی محبت ان کے دل میں ہمراست کر جائے گی، آپ زمین کے مشرق اور مغرب  
کے بادشاہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کی تین ہزار فرشتوں کے ساتھ دکرے گا۔ اصحاب کمکت آپ  
کے مدحکار ہوں گے، حضرت جبراہیل آپ کے مقدمة الجہیں میں ہوں گے، میکائیل آپ کے لشکر کی ساق  
میں ہو گا، حضرت مهدی علیہ السلام ناولت سلیمانی کو اخفاکیہ کی غار سے نکالیں گے۔ اور لذات کے اسغار  
کو امک پہاڑ سے نکالیں گے جو شام میں واقع ہے۔ جہاں یہودی رج ادا کرتے ہیں، بہت سے یہودی آپ  
پر ایمان سے آپنی گے انبیاء مصلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں احادیث لے اتکو پہنچ جلی ہیں کہ مهدی خروج  
فریانی گے، آپ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ آپ زمین کو الفاظ سے بھر دیں گے۔ وہ جاں کے  
تفکل کرنے پر آپ علیہی ملکہماں اسلام کی ملکہماں کی سر زمین پر باب لہ کے پاس بدوکھیں گے۔ آپ اس ارت  
کی امداد کریں گے، حضرت علیہی آپ کے تیکھے ناز پر اصیل گے۔

بعقر احادیث میں ایسا ہے کہ آپ طاق دالے مال میں نظر فرمائیں گے۔ مال ایک بڑا گیاتر یا پانچ بارہت  
یا افروگا۔ آپ کے مال کی مقدار وہ مال کے برابر ہو گا، آپ کی حکومت مشرق اور مغرب میں ہو گی، آپ لے

درج ان المذکور مدرج کے آخر میں مفصل کی ہے۔ یہ وہ فلسفی میں کہ حضرت مجددی پرستی پر مبنی رچکے ہیں۔ جس شخص نے  
تکالیف اور عمارتِ الگوں کے آثار کی پیر نبھی کی ہے۔ وہ اس امر کا صاف و واضح اور تکمیل کر لکھا پائے گا۔

۸۶

ابل اللہ کا ملین کے اشعار کا وارکر نیشنلز نے احمد اتنہ عشرہ باوین رضی اللہ عنہم کی سمع

س فرمائے میں، اور سعد الدین جھوی کا کلام

شیخ عبدالرحمن جامی نے اپنی کتاب المغفات میں بیان کیا ہے کہ شیع احمد جامی نامی قدس سرہ شہر جام کے باب امک پہاڑ کی غار میں اللہ جل جلالہ کی طرف سے ایک جذب قوی کے ساتھ داخل ہوتے۔ اپنے سارے زوالیں پورے حروف اور کتاب کو بالکل نہیں جانتے تھے۔ اپنے کی عمر اس وقت میں بال کی تھی۔ اپنے غار میں لیز کھانے کے درود میں قیام فزاری سے، درخشنوں کے پتوں اور جڑوں کو طھاتے تھے۔ اپنے نے اس غار میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں برس کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے کو لوگوں کی رایت کرنے کا حکم دیا، اپنے نے ایک کتاب تصنیف کی تھی ایک ہزار اور ان پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کے مطالب کی ہزاروں کو فیکھ کر علماء اور حکماء شناسیر وہ لگائے، اس است میں عجیب تھی صیحت کے مالک ہیں اپنے کے حلقوں داروازت میں جو اپنے کے مریدوں میں ہوئے ہیں میں تعلواد سات ہزار افراد پر مبنی ہے۔ اپنے کے کرامات اور حرق عرواست کی تفصیل کتاب المغفات میں ہے۔ افسوس اللہ اسرارہ ذہب لذ فیوضانہ، دبر کا ترک کے کلام فارسی کے راشغار میں ہے۔

آن زهر حیدر میر لظر از مردم مقاومت  
پچ کلپ اقتاده ام بر استان بوخان  
سایدین تاج سرو باز و داشتم روشن  
ای مرال صطف سلطان خراسان نداشتند  
یشایی کوئستان است ای مسلمانان لقی  
سلکی نور و حشم علم است دادم است  
عده خیرگفت آن سنتشا عرب  
اعران از برسیم در سخنها لفظ اند

ان اقوال کا وارد کرنا جس کی تصریح علامہ حروف محدثن نے کی ہے کہ

ہدای موعود امام حسن عسکری رضی اللہ عنہما کے فرزند ہیں

امیر حروفت کے شیخ جلیل عالم کامل کمال الدین ابو سالم حسن طلحہ بن محمد بن حسن جلیل شافعی تدریس اللہ مسرور نے اپنی کتاب مطالب المدحول فی مناقب آل الرسل میں بیان کیا ہے کہ حضرت ہمدی المحرر امام حسن عسکری علیہما السلام کے فرزندوں میں ایک سامردار میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح آپ نے اپنی کتاب فارغنظم میں ذکر کیا ہے: "شیخ بیبری امیر حروفت کے کامل صلاح الدین حضوری نے مشتریج دار، میں تو خوب کیا ہے کہ مہربی موعود اکرم میں سے بارھوں امام ہیں ملکہ میں کا پھٹا امام حضرت علی میں اور ان میں کام اختری حمدی رفیق المحدثین ہے۔ نفعنا لله بهصر" شیخ محمد حضرت فقیر الائمه اللہ محبون روسút عن محمد الحنفی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب المسالہ، اخبار صاحب المقالہ

یہ حضرت پیر بیگ مسعود بہن یونس بن جعفری شاہی رکوہ اللہ تھے اپنی دباب الیاں کی اجارہ صاحب الارمان کے آخری بیویوں باب میں جا آخری باب ہے کہ مہدی امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند یہی جو نزد در بوجوہ دیں اپنی غائبت کے زمانے سے لے کر اس دست تک باقی ہیں، حضرت علیہ، حضرت خضر احمد حضرت الیاس علیہم السلام کی دلیل کے لفاظ کے ساتھ اپنے کے باقی رہنے میں کوئی چیز رائج نہیں ہے۔

شیخ محمد تقیہ محدث بن ابراہیم حرمی شافعی نے اپنی کتاب فرائد الحدیثین میں دلیل حدایتی سے نقل کیا ہے، اب امام علی رضا بن موسی کاظمؑ سے رعایت کرتے ہیں اب نے فرمایا میرے بعد امام میرا فرزند حجاجؑ نقی بورکا پھر آپ کے بعد آپ کا بیٹا علی باری نقی بورکا۔ پھر آپ کے بعد امام آپ کا بیٹا حسن عسکری بورکا۔ پھر امام آپ کے بعد آپ کا فرزند محمد راجحؑ، محمدی بورکا۔ آپ کی غیبت میں آپ کا انتظار کرنے والا آپ کے خلود کے وقت آپ کی اماعت کرنے والا ہوگا۔ الیسا می باب ۸ میں ذکر ہو چکا ہے:

شیخ الشائع عظام میری مراد حضرت شیخ الاسلام احمد حبی، مامنی شیخ عطار فیضی پوری (مشائیں)  
تبریزی، جلال الدین مولانا رومی، سید یافت الشیرازی اور سید لشیمی وغیرہم قدمی ایسا رسم دے سب لنا  
عفاف ہم دبیر کا تھم نے اپنے استوار میں آئندہ آئندہ بستی طبیعیں رضی اللہ عنہم کی ساری کلے اور حضرت احمدی کی

یہ ز امام شافعی نے الشخار بیان کئے ہیں جن کو ابن حجر نے صواعق محرقة میں بیان کیا ہے سہ  
اہنف بسان خیفہا و الناہض  
یا ساکبًا خوا الحصب من منی  
سخراً اذا فاض الحجيج الى منی  
ینضا کشل الفرات الفالق  
و اخبر همرانی من الفرالدى  
لو لاد اهل الہیت لیس بنافق  
ان کان رافتا حب ال محمد  
فلیشهد الثقلان اني رائف  
ایک شافعی المذهب نے اپنی تفسیر میں الشخار بیان کئے جو والیہ کے نام سے مشور ہے الی  
میں سے کچھ الشخار یہ ہے۔

اسد اعلاقی به مرام اجحدا  
جہنم هم الهدی والرشد  
شم علی و انبیاء محمد  
موسى و میتلوہ علی الاستند  
شم علی و انبیاء المذاہ  
محمد بن الحسن الہبید  
دران لحاظی معاشر و مصادق  
اسماوہم مسرو درۃ لظہر  
و هم ایہ من یهم و مقصد  
و فی الدیا جی ساکم و سبجد  
خفیف و جم و البقیم الفرقان  
و المساوتلن لہم و المسجد  
قوم لہم فی محل اسرف مشهد  
شیخ زیر بن محمد نقی رحمہ اللہ جسmed اللین جمیع کے شیخ الشیوخ ہیں۔ قوس اللہ سرہ نے اپنی کتاب

میں و جو فارسی زبان میں ہے افراتی میں کہا رہے شیخ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالیقہ ناہب میں  
ول کا نام نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ نبی کا نام ہوتا تھا۔ خداوند عالم کے مقربین کو جو فارغان شریعت ہوتے  
کھلے تمام کو انبیاء، کہا جاتا تھا، ہر دین میں مصاحب تعریف شفیع ایک سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ اور ملیسلم  
کے دین میں دو بہترین پیغمبر موجود تھے جو اہم کے حد تھے، الجھونک کو اہم کے دین اور دس کی شریعت کی

شیخ عطاء نیشاپوری قدس اللہ سرہ واقف علینا علومہ درہ کاتہ اپنی کتاب مظہر الصفات میں  
بیان کرتے ہیں۔ سہ

صطفیٰ ختم رسہ شد در جہاں مرتضیٰ ختم ولایت در عیان  
جملہ فردان حیدر اویا جملہ ذرا فتح کرد ایں تما  
بادہ آئے کے اساد گرامی کی تعداد بیان کرنے کے بعد کہا ہے  
صلہ ہزاران اویا ہا در زین۔ از خدا خواہند مسی دی رائیں  
یا الہی مددیم از غنیب آر تاجہاں عدل کرد آشکار  
مددی ہادی است تاجی القیا بہترین خلق بر ج اولیا  
ای ولای ا تو معین آمدہ بر دل م جان گیر دشن شدہ  
ای تو ختم اویا یے ای زمان زهر معنی نسائی جان جان  
ای تو ہم پیدا دنہاں آمدہ بندہ عطارت شنا خوان آمدہ  
شیخ جلال الدین قوس الشہرو کے چند اشعار یہ میں جن کو آپ نے حروف تہجی کے طور  
پر اپنے بڑے دین میں ترتیب دیا ہے۔ سہ  
ای سرور مرداں علی مرداں سلطانیکنڈ دی صدقہ زلیخا علی مرداں سلطانی کنڈ

الہ میں سے یہ کہا۔ سہ

یا خیر کار گو مستان سلامت می کنند  
یا قاتل کفار گو با دون و با دیندار گو  
با شبر و شبیر گو مستان سلامت می کنند  
با درج دو گو ہر بیو با بیو در آخرت گو  
با جغر صادق گو مستان سلامت می کنند  
یا فرین دین عادی گو با در دین با قر گو  
با لقی قائم گو مستان سلامت گو  
یا مولے یا نلم گو با طوسی عالم گو  
با اول مددی گو مستان سلامت گر کنند  
با سیر دین ہادی گو ہاسکری مددی گو

امام محمد بن ادیں شافعی نے اپنے شعر میں فرمایا ہے  
لو فتشوا قلبی لا لقووا بیه سطہ میں قد خطا م بلا کا تب  
المریسے دل کے گونے کی تلاشی میں تو اس میں بیزیر کا ب تک سمجھی ہوئی دو سطر میں پایتیں گے۔  
العدل والتوحید فی جانب و حب الابدیت فی جانب  
حل اور توحید ایک طرف ہے۔ ال بیت کی محبت ایک طرف ہے

اکاڈم کرمت اخلاق قبیلہ خود بزرگ ہیں ان کے اخلاق بزرگ ہیں، اپنے صفات میں ستاروں کی طرح انسان میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اطالیب یحجد المشتاق ترمیمہم  
یہ لوگ پاکیزہ ہیں ان کا مشتاقہ ان کی مٹی میں ایک ایسی خوشخبر پاتا ہے جو ان کی پاکیزہ ذات پر دلالت کرتے ہے۔

شکرًا لاءِ سبی حیث اهمنی  
الله کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کرتا ہوں جب کہ اس نے ان حضرات کی ولاء کا بھے العام کیا  
اور ان سے محبت رکھنے کا سیال مجھ پہلایا۔

## باب ۸۸

ان احادیث کے وارد کرنے کے بیان میں کافی بخوبی سے طلوع ہوگا

عمر بی کی ذمین چڑا گا ہوں اور حیثیتوں میں تبدیل ہو چاہیئی  
دھریا یا نئے سیجان، جیجان، نرات اوس میں بہشت کے دریا ہیں لوگوں کے طائف ایک ہو جائیں گے۔ حسد اور حماقت نہیں ہو گی؛  
فضل الخطاب میں ابو امام بالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ فیاضت کی نشانیوں میں  
پہلی نشانی یہ ہو گی کہ سورج مغرب سے نکلے گا، ابھر ویسے روایت ہے کہ ان حضرات لے فریاد جب سورج  
مغرب سے نکلے گا اس وقت فیاضت قائم ہو جائے گی۔ جب سورج طلوع کرے گا ہاتھ کے تمام لوگ ایمان  
کے آئیں گے، فیومیڈیلا نیقق نفسا ایمانہا لم تکن امانت من قبل اوکسپت نی ایمانہا  
تعجب ہوا، اس دن نفس کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، اگر اس سے پہنچے اس نے ایمان نہ لیا اپنے ایمان  
کے میں کھلائی حاصل نہ کی ہو۔ بحوالہ شیخین رنجاری وسلم)

ابوداؤد ایسید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اللہ تعالیٰ اس ایسا یا تو یعنی آیات  
کا مذکون کے متفق فرمایا، سورج مغرب سے طلوع کرے گا (جو اتر مذکون)  
اپنے عکس کے کہ رسول اللہ نے فرمایا، پہلی نشانی یہ ہو گی کہ سورج مغرب سے طلوع کرے گا جو اس

طرف بوجوہت دیتے ہے، اس طرح نوح کے دین، دین ابراہیم، دین موسیٰ اور دین علیہ علیم السلام کا معاشر ہے۔ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین جدید اور شریعت جدید نازل ہوئی تو دل کا نام دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا ہوا، حق تعالیٰ نے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ اشخاص کو پیغمبری کیا اور ان کو اپنے کا وارثت قرار دیا، ان کو خود اپنا مفترض بنا یا اور اپنی خاص دلائیت کے صاحفوں ان کو محفوظ کیا، ان حضرات کو نہایاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وارثت قرار دیا، حدیث کو علماء نبیار کے وارث میں البارہ اشخاص کے حق میں (آن حضرت نے) ارشاد فرمائی ہے۔ اور حدیث علماء امنی کا ہبیبا ہبی اہم ایمیڈ النبی حضرات کے حق میں (رسول اللہ نے) فرمائی ہے  
آفری دل جو آخرین کا نامہ ہے باریوال دل اور باریوال نسب ہے، اپنے اولیٰ کے خلف میں مدی اور ساحب الربان آپ کا نام ہے ایشیع فرماتے ہیں کہ تمام عالم میں بارہ اولیٰ ہے اور زیادہ تین ہیں لیکن تین بزار پچاس نہ اشخاص جو مردمان عجیب ہیں میں سے ہیں ان کو اولیٰ ہیں کہتے ہیں ان کو بدل کہتے ہیں  
شیخ عارف کامل ابن مسعودی صفری قدس اللہ سرہ و افضل علیہا فیوضہ اپنے دیوان میں نصی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم اور اپنے عزیز تبلیغیں سلام اللہ علیہم کی تعریف کرتے ہیں۔ س

قد حمل عن ماذو الستینیہ ربتبہ اذ فرقہ لیس الا الله في العظیم

آپ (محمد) کا رتبہ تمام تسلیمات سے بلیس ہے۔ آپ کے اوپر صرف اللہ تعالیٰ پڑا ہے  
ہوا، دینقا و ایمانی مققد دی وجہ عقرقد عوی و معقصی  
آپ سے محبت رکھنا میرا دین ایمان اور میرا اعتقاد ہے، آپ کی عترت سے محبت

رکھنا بیری در اور میرے چھکلی مارنے کی جگہ ہے۔

ذریبۃ مقتل ماء المحن قدا طهروا و طیبوا فصفت اوقت ذائقہ  
(آپ کی) ذریت مرن کے پانی کی طرح پاک اور طیب ہے ان کی ذات کے اوصاف خالص ہیں  
السمة اخذ اللہ العهد لہم علی جمیع الورسی من قبل خلقہم

یہ لوگ ایسے امام ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام علوق سے ان کی پیدائش سے پہلے ان کا عہد یا ہے  
کفا ہم بالعمر والصلی شرفنا والتوس ما للحمد من آنہ می انت بھر  
صورہ تم بھنی اور بخ میں اللہ کے شرف کے لئے جو آئیں نازل ہوئیں کافی ہیں۔

سل الحوامیم هل فی غیرہم نزلت دخلتی هن ای ای مدد حھھ  
ح، یکم سے دریافت کر دکہ وہ کسی غیر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حل اتنی ان کی تعریف میں نازل ہوئے

بجزیرہ کو خود را مار دی گے، تلاش اور مذہب کو چھوڑ دیں گے۔ اس لئے پرنسپل کی کوشش ہیں کرے گا۔ جیسیں میں کیا  
مخفف اور سحمد و فدیر برجا سے کا۔ حال کی نظر بلائیں گے، لیکن اس کو کوئی مخفی قبول نہیں کرے گا۔  
مسلمانے رہا ہے اور ایک رہا ہے۔ اور ایک رہا ہے دوسری (بخاری اور مسلم) نے رہا ہے کیا ہے۔ لے  
لکھاں (بریہ) اس وقت تمدنی کی حالت ہو گی، جب اب مردم علم میں مائل ہوں گے اور سماں میں ترقیں موجود ہو گا۔

۸۹

ذہائل بیت رضی اللہ عنہم کے کلمات امام کی توضیح میں

منظظ جعلی نے حدیث بیان کی ہے کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم لوگ چلکنے والی کشتوں پروروں میں جاتی ہے، جو اس پر مواد سوچ کا مامون ہو گا۔ جو اس کو جھوڑ دے گا اس عنقرت ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے جو ہمیں دوست رکھیں گے اس وقت میانق لیا تھا جب وہ پہنچے اب اسی اصلاح میں مرجوج تھے۔ ہماری محبت کو جھوڑ دیں ملتے کہونکہ المذکور و جل نے ان کی فطرت میں باہت پرینگزی ہے۔“ رامنی ”، میں ثابت مثالمی علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور محبت دنام ، کے کوئی پرده نہیں ہے۔ اور نہ ہی اللہ کا اس کی محبت کے سامنے کوئی راز مخفی ہے۔ ہم لوگ اللہ کے ہیں، ہم صراط مستقیم کے ورفازے ہیں، ہم اللہ کے علم کا مظفٹ ہیں، اللہ کی خوشی کے نژادیں ہیں، ہم اس کی تجید کے ارکان ہیں اور اس کے راز کا مقام ہیں۔“

شیخ محمد بن ابراہیم شامی حموینی اپنی شرکے ساتھ فراہم اس علیمین میں الی المضریر سے اور خشمی جھینی سے دانت  
کرنے پیش کریں۔ کہیں نے اور حضرت محترم اقریبی اللہ عنہ کو فرمائے ہوئے سننا ہے ہر لوگ حبیب اللہ، اس کی صفاتیں ہیں امام  
مس کے انتساب کردہ ہیں۔ انبیاء کے مزروکات یعنی درلیحیت لکھتے گئے ہیں۔ ہم اللہ عز وجل کے امین ہیں۔  
امم مجھیں اللذین ہم ایمان کے ارکانیں ہیں، اسلام کے سtron ہیں، ایم اللہ ای خلائق پر اللہ کی رحمت ہیں، ہماری  
وجہ سے امداد کھوٹا اور ہماری وجہ سے الیادم کرتا ہے۔ ہم باریت کرتے ہوئے امڑیں ہم اللہ کی طرف واصلی ہیں  
ہم تاریکی کے چڑاغ ہیں۔ اور بیانیت کی روشنی کے منار ہے ہم حق کے ہند عالم ہیں، حسن نے ہم کو پکڑا ایں گیا، جو  
ام سے پیچے رہا عرق ہو گی۔ ہم سفید پیشائیوں والوں کے زہماں ہیں۔ ہم واضح و صاف ستین اور اللہ تعالیٰ کی گراف۔  
سیدھا راستہ ہیں۔ ہم اللہ عز وجل کی صفات ہیں۔ اس کی مخدومیت یہ دہم تبرت کی کان بیساکت کا مقام اور فرشتوں کی  
اگر نے کی جگہ ہیں، ہم شریعت ہیں، ہم چڑاغ ہیں۔ اس شخص کے لئے ہم نے ہم روشنی حاصل کی جسی پیشہ ہماری

بے کے وقت لوگوں کے سامنے دانتہ الارض غلامہ رہو گا۔ قریب قریب اس طرح حکم نے بیان کیا ہے ॥

کرنے کا اور کئے گایہ جہدی سیں آپ کی بات کو تبیول کرلو۔» انتہی فصل الخطاب:

جمع الغواند میں این عمر اور این عاصی سے روایت ہے کہ مسیح نے فریاکہ جب سورج طرب سے  
نکلے گا تو ابھیس سجدہ میں پڑھائے گا اور اوزن سے گا اور بلند آواز سے کہے گا اسے پروردگار! تم نے مجھے حکم دیا تھا  
کہ میں اس شخص کا سجدہ کروں جس کا تم نے ادا و کیا تھا۔ ابھیس کے چیزوں کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اور  
اس سے لپیں گے گریہ وزاری کیوں ہے؟ وہ کے گا کہ میں نے اپنے رب سے وقت معلوم کی تھیں کہ  
میں لفڑی اور بیوی وقت معلوم کیا دستت اگلیا ہے۔ پھر صفا کے پہاڑ کو پہاڑ کر جاذر نکلے گا۔ پہلے نذر مدد الٹا کر کے

بکسر ری پرستے ہے اور اسی امر سے درخواست کے درمیان مرتضیٰ ہے۔

بکسر اور اوس طبق ابوجہریہ نے کہا کہ مخصوصت نے فرمایا کہ جب تک عرب کی زمین چالا کا ہوں اور دریا ویں تک منتقل نہ ہوگی۔ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

مسجدین عبد العزیز نے کہا غرب کے جزویہ وادیٰ قریٰ کے درمیان سے لے کر میں کے انہنہاں ملازم تک شاختے ہے اور بھروسے لے کر مزرعین عراق کے خلاف تک ہے؛

البُرْرِيَّ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا سیکھان، بھیجاں، ذات اور دلیل بیشت کے دریا ہیں۔ سورہ النازم کی تفسیر کے باب میں سلسلہ نے البُرْرِيَّ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے بن باشیں الیسی ہیں جب وہ ظاہر ہوں گی تو نفس کو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے سکے گا۔ اگر اس تے اس سے پہلے ایمان نہ لایا، سورج کا مذہب سے نکلا، وجہاں کا اور روایت الارض کا پہنچا۔

مسلم اور ترددی ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اُنحضرت نے فرمایا ہے عالمؐ! ان الذين فرقوا  
کانو امشيئحا یا لوگ اصحاب بدر حضرت اور خواہشات کے بنے ہوں گے، ان کی قوبہ قبول نہیں ہوگی، میں ان  
لگلیں سے پری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہوں گے ۴۷

جامع صافر میں بی بی عالیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس امت کے آخری خوف، جو  
کونا اور قدرت واقع ہوگا، یہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ ہاں ہو جائیں گے۔ حالانکہ ہم میں سلوک اور  
 موجود ہیں گے؛ فرمایا ہاں حسب ہو کاریوں کی کثرت ہو جائے گی۔ ۱) بخاری ترمذی ائمہ جمع العوام  
 میں باپ نبی علیہ السلام کے تھنت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل  
ہیں فرمایا۔ خدا کی قسم عیسیٰ بن مریم حکم عادل کی صورت میں نماذل ہوں گے۔ صلیب کو توڑوں گے۔ جنزوں کو تراویث  
 دلکشی میں باپ نبی علیہ السلام کے تھنت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل

خود راضی ہے، جب ایک امام ویسا ہے انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے امام کے عقبے سے امام غصب کرتا ہے اور راس کو خلاہ سری حکم اور روشن بیان فزار دیتا ہے، آئمہ اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، حق کی طرف بہادیت کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ الفادات کرتے ہیں، وہ اولاد آدم، نوح، ابراہیم، اسماعیل کی اولاد سے بہتر لوگ ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرت سے چھٹے ہوئے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے عالم فرمی آدم کے جسم کی خلقت سے پہلے پہنچے عرش کی رائی جاذب چن لیا تھا اپنے نزدیک علم غریب ہیں ان کو حکمت کے ساتھ مخصوص کیا ہے، ان کو لوگوں کی زندگی اور اسلام کا مسترن قرار دیا ہے۔

غیون الآخرین بالصلحت ہروی سے روایت ہے کہ امام علی رضا بن امام مولیے کاظم رضی اللہ عنہما نے فرمایا امام اپنے زمانے کا بیتیا ہوتا ہے۔ اس کا مقابہ کوئی نہیں کر سکتا، اس کے برابر کوی عالم نہیں ہو سکتا، اس کا بدل کوئی نہیں پایا جاتا۔ مگر اس کی کوئی مثل ہوتا ہے اور نظریہ اور لیفڑی طلب کے اللہ تعالیٰ فضل سے مخصوص ہوتا ہے اور نزدیک طرف سے کوئی احتساب کرنا ہے۔ بلکہ حضور پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام سے مخصوص ہوتا ہے اور نزدیک طرف سے کوئی احتساب کرنا ہے۔ مگر حضور پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، زین کے برکات ظاہر ہوتے ہیں۔ الگم میں سے کوئی شخص زین پر بوجرد نہ ہو تو زین اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس جاتے گی۔ پھر فرمایا جب سے اللہ نے امام علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، زین حجت خدا سے خال نہیں رہی یا نلہ اور مشہور صورت میں یا غائب اور پوشیدہ، حالت میں جس طرح لوگ سورج سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب اس کو مارل چھپا لیتا ہے۔

منامت میں عبدالعلی بن اعلیٰ نے روایت ہے کہیں نے امام حجت صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکنے جانا میں اللہ کی کتاب کو زیادہ جانتا ہوں۔ اسی میں مخلوق کے سیدا کرنے کی خبر موجود ہے اور وہ بات موجود ہے جو قیامت تک واقع ہوگی، اس میں انسان کی سیر اور زین کی خبر موجود ہے، حجت اور درخواست خدا کا خواہ کو کام ذمہ بکوئی کام خود موجود ہے۔

انتہا کی ہم اس کے لئے راستہ ہیں، یہ جنت کی طرف بہادیت کرنے والے انکے ہیں۔ ہم اسلام کی متاثر ہیں۔ ہم پیش اور طبی پیش ہیں، جو شخص ان پر چلا جائیں گی اجتنب نے اس کو چھوڑ دیا سکتی گی۔ ہم بڑی کوہاں ہیں، سمارٹ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحمت نازل کرتا ہے۔ ہماری وجہ سے لوگ بارش سے سیراب ہوتے ہیں۔ ہماری وجہ سے تم پر عذاب دور ہو گا، جس شخص نے ہم کو جاتا، ہماری عدو کی اہمیت سے حق کو پہچانا، ہمارے امر کے ساتھ جلا دو ہم ہیں سے ہے اور ہمارے پاس آئے گا۔

شیخ حجتی نے فرانڈ اسٹیبلن کے آخری پانچ سنہ کے سالتوں میں ایش بن ہمراں سے روایت کی ہے دہ امام حجت صادق سے، وہ اپنے باپ سے ابی کا باپ اپنے کے دادا علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہم حسین کے امام ہیں۔ ہم عالیین پر رحمت اللہ ہیں۔ مرضیین کے سردار، سعید پیشانوں والوں کے رہائش، مسلمانوں کے مولا، ہم زمین والوں کے لئے امان ہیں، جس طرح ستادے انسان والوں کے لئے امان ہیں، ہماری وجہ سے انسان زمین پر گرنے سے رکاوٹ ہے۔ مگر اللہ کے اذن کے ساتھ تو؟ ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ بارش نازل کرتا ہے۔ رحمت پھیلتا ہے۔ زین کے برکات ظاہر ہوتے ہیں۔ الگم میں سے کوئی شخص زمین پر بوجرد نہ ہو تو زین اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس جاتے گی۔ پھر فرمایا جب سے اللہ نے امام علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، زین حجت خدا سے خال نہیں رہی یا نلہ اور مشہور صورت میں یا غائب اور پوشیدہ، حالت میں جس طرح لوگ سورج سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

منامت میں تحریر ہے امام حجت صادق علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے اہل کے ذریعے اپنے دین کو داخیج کیا، ان حضرات کے ذریعے اپنے علم کے باطن حشریوں کو کشتا دیا۔ ماست ہیں ہیں جس شخص نے اپنے امام کے واجب حقیقت کو جاندا، وہ اپنے ایمان کی شرمنی کو محروس رکتا ہے، وہ اپنے اسلام کی رونق کو جانتا ہے۔ گیوں کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے امام کو اپنے مخلوق کے لئے علم مقرر کیا ہے، وہ جنت ہے اس دین کے رہنے والوں کے لئے واللہ اس کو وقار کا تاج پہنانا ہے۔ جبار (اللہ) کے نور نے اس کو ڈھانپ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی مگر اس کے اسباب کی جہتی کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی معزتی تپوں نہیں رکتا، مگر امام کی معزت کے ذریعے وحی کی جو مشتبہ چیزیں، سنتوں کے پیغمبر اور نبیوں کے ذریعے احمد جو اس کے پاس لائے جاتے ہیں۔ وہ ان کا جانشے والا ہوتا ہے، واللہ رکھتا رہا اپنے مخلوق کے لئے ایسے لوگوں کا چنانہ لڑتا رہتا ہے، امام حسین کی اولادیں سے، اہم امام کے عقبے میں سے، ان بالوں کے لئے ان کو جتنا اور ملکت ہوتا ہے، اپنی مخلوق کے ایسیں کے ذریعے راضی ہوتا ہے۔ ان حضرات سے دہ

من سبہ دستیوہ شاہد من، امیرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم وہم اپنے رب کی طرف سے  
بیان کئے کرائے امیرے باب وہ میں جو رسول اللہ کے تالی ہیں۔ ایسے گواہیں جو حضرت کی جنیں میں  
میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا کہ صورہ برآٹ کی تعلیم حج کے زمانے میں کہیں رسول اللہ  
کے نام پر باب کو روانہ کیا تھا، امیرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امیرے باب اور آپ کے بھائی  
جعفر اور اپنے غلام زید بن حارث کے درمیان آپ کے چھاگزہ کی بیٹی کے بارے میں تفصیل کی تو فرمایا  
اسے علم قوم فوجہ سے کوادر میں قسم سے ہوں، تم امیرے بدر ہر مرد کے دل ہو، امیرے باب تمام لوگوں سے  
پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ آپ سابقین سے بھی سابق ہیں۔ اللہ نے سابقین کو شاخیں پر افسوسیت کی  
ہے، اسی طرح سابقین سے سابق کو سابقین پر افسوسیت دی ہے، اللہ عز وجل نے اپنے اصحاب اور  
اپنی رحمت کے ساتھ تم پر فرقہ کو فرض کیا ہے۔ اس کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کی  
چاہب سے رحمت ہے۔ اس کی ذات کے سماں کوی عمارت کے لائق نہیں ہے تاکہ خوبیت چیز کو طبیب سے  
جبکہ کوئی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کا امتحان لے اور اس چیز کو مٹا دے جو تمہارے  
تلوپ میں واقع ہے۔ اللہ کی رحمت کی طرف سبقت کرو، اللہ کی رحمت میں اپنے منازل کے لحاظ سے  
فضیلت پڑو، وہ فقیر ہر آئندہ اہل بیت طیبین رحمی اللہ عنہم کی طرف نسبت ہے۔ اس میں امام حسین صادق  
سے رہا ہے آپ اپنے باب آپ کا باب آپ کے دادا سے رواہت کرتے ہیں، امام حسن بن  
امیر المؤمنین علی سلام اللہ علیہم نے بزری خطيہ دیا اور فرمایا، اللہ عز وجل نے اپنے اصحاب اور اپنی رحمت  
کی وجہ سے جب تم پر فرقہ کو فرض کیا، یہ چیز کسی اپنی ضرورت کی وجہ سے تم پر فرقہ نہیں کی جکریا اس  
کی رحمت ہے۔ اس کے سماں کوی عمارت کے لائق نہیں تاکہ خوبیت چیز کو طبیب سے الگ کر دے۔  
جبکہ تمہارے دلوں میں ہے اس کا امتحان لے اور اس چیز کو مٹا دے جو تمہارے تلوپ میں واقع ہے  
تاکہ تم اس کی رحمت کی طرف سبقت کرو۔ اس کی رحمت میں اپنے منازل کے اعتبار سے فضیلت حاصل  
کرو، اللہ تعالیٰ نے تم پر حرج، عمر، نازد کا قائم کرنا، زکوٰۃ کا ادا کرنا و روزہ رکھنا اور اہل بیت کی دلائی  
رکھنا و فرض مقرز کیا ہے، اور رہائیت کو تمہارے سلے دروازہ، قرار دیا ہے۔ تاکہ اسی کے ذریعے تم فرقہ  
کے دروازے کو کھولو اور ملہریا، کیا پسخے راستے کی کنجی قرار دیا ہے، اگر حرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ  
کے اوپریاء نہ کرے تو تم ہی رکھن اور سرگردان ہوتے دمغہ فرقہ کی میں سے فرقہ کو جانتے اور قم گھروں میں ان کے  
دروازے سے داخل ہو سکتے ہو، جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم اور سلم کے بعد اولیٰ قائم  
کرنے کا نام پڑھا کیا تو فرمایا ایمہر، المکت للکرم دینکم والخدمت علیکم الحمد و بہیں

ہوں جس طرح میں انہیں تفصیل کو دیکھتا ہوں، اللہ کی کتاب میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ  
کتاب ہے تم اور اتنا اہل کتاب من عبادت نا۔ پھر ہم نے کتاب کا دارث اپنے بناروں کو لیا۔ ہم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ عز وجل  
نے فتحنگ کیا، اسی لوگوں نے اس کتاب کو بطور دراثت حاصل کیا۔ جسیں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔

## باب ۹۰

### امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے خطبہ کے بیان کرنے میں

فرائد السطینین میں اپنی سند کے ساتھ حافظ جمال الدین زندی نے الجعل عابر و ائمہ اور حجفون حسین  
سے روایت کی ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اپنے باب کی شہادت کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور کہ  
اسے لوگوں میں خوشخبری دیتے والے کافر فرزندوں، میں فرانسے والے کافر فرزندوں، میں روسی چراغ کافر فرزند  
وہوں، میں اس کا فرزندوں جس کو اللہ نے عالمیں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا، میں اس کا بھیا ہوں، جو  
اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا تھا، میں اسی اہل بیت میں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے نیا اپنی (یا اپنکی) ریاست کو دعو  
رکھا تھا اور ان کو کما حلقہ پاک و پاکیہ کیا تھا، میں اہل بیت میں سے ہوں جن پر جبراہیل علیہ السلام نازل  
ہوتا تھا۔ میں اہل بیت میں سے ہوں جن کی سوت اللہ تعالیٰ نے مونین پر فرقہ کی تھی۔ سچاہر و تعالیٰ نے  
کہہ، قتل لا استکمر علیہ، اجرًا الامورۃ فی العقولی و من تقویت حسنه نزع علیہ، یعنی  
حسنا، نیکی کا انتساب ہماری محبت ہے، جب یہ آیت یا ایساہا الذین امنوا اصلوا علیہ، و  
سلام الدستیبہما ناذل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر درود کس طرح بھیجا جائے، فرمایا، آمُو اللہِم  
صلی علی محمد وعلی اہل محمد، اہل مسلمان پر ثابت ہوتا ہے کہم پر درود فلپھر داجہب کی طرح بھیجے (پڑھے تھے)  
اللہ تعالیٰ نے خلیت کا حمس خلاں کیا، اور ہم پر صدقہ کو حرام قرار دیا، جس طرح حسن کو اللہ نے صلاح اور صدقہ کو اللہ  
 تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام قرار دیا امیرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم وہم نے سب اپنے کے  
دو لش کی بجائے میرے باب کو در بیٹوں کی بجائے مجھے اور میرے بھائی حسین کو اور اور لذل کی بجائے میری  
مل فاطمہ کو سماں کو لائے تھے، ہم آپ کے اہل میں آپ کا گورنٹ ہیں اور آپ کا خون ہیں، اہم آپ سے ہیں  
آپ ہم سے ہیں، طلبیا بھر کے دنست ہر در را آپ ہمارے سیاں تقریب لاتے تھے اور فراتے تھے اے  
اہل بیت اللہ پر حج کرے نماز رپھو، پھر آپ نے یہ آیت نژادت فرمائے انہا یہ دیدا اللہ لینداہب  
منکر اس رحیس اہل البیت دیکھو کم تظہیریا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اعنی کان علی بیانیہ

نیصلہ کیا تھا، اے علی تم مجدد سے ہوا درمیں تم سے ہوں۔ اور تم میرے بیہر موسیٰ اور مومن کے ولی ہو انکار کر کر حکم دیا ہے، تاکہ وہ چیز نتارے لئے حلال ہو جائے جو نتاری پشتوں کے تینجے موجود ہے، نتاری عدو توں ہی سے اور نتارے مال ہیں سے نتارے کھانے ہیں سے اور نتارے پتنے ہی سے اس کے ذریعے لفڑی پر بک، پڑھنا اور دولت معلوم ہر سکے تاکہ یہ بات ملکی معلوم ہر سکے کہ غائب ہیں تم کو یہ حضرت رسول نے کہا اور سالیقون السالمون اولیلک المقربون، بیراب اپنے سے سالیقون نقا، اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول کی طرف مقربین سے زیارتہ مقرب نقا، خدیجہ سلام اللہ علیہما کے علاوہ کسی شخص نے رسول اللہ پر ایمان لانے میں اپنے سے بعفت نیں کی احس طرح المذعر، وجل نے سالیقون کو نتاری پر فضیلت دی ہے اسی طرح سالیقون سے سالیقون کو بھی فضیلت دی ہے، اللہ عزوجل نے کہا اجتعلتم ست قایدہ الحاج و عاصمۃ المسجد الحرام کون امن با اللہ والیوم الآخر و جاہد فی سبیل اللہ یا ایت میرے پاپ کے حق میں نازل ہوئی، بہشت سے صحابہ کے قتل کے وقت حضرت حمزہ اور جناب جعفر شہید قتل کئے گئے، صحابہ میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت حمزہ کو سیدنا الشید اور قرار دیا، اور حضرت جعفر کو دو پر عطا کئے ہوئے کے ذریعہ و بہشت میں جہاں چاہتے ہیں فرشتوں کے ساتھ اُلاتے رہتے ہیں، ان دونوں حضرات کو منصب میرے ناصلی اللہ علیہ دائیہ وسلم کی قرابت کی وجہ سے ملا، شہید اور حادی کے درمیان میرے نانا نے اپنے پچھا حضور حمزہ پرست کھنگناز جنانہ پڑھی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدوں کے لئے فرمایا ہے، الگ ان میں سے کسی نے کوئی منیکی کی تواں کر دا جنمیں گے۔ اگر ان میں سے کسی نے برافی کی تو دو گنے گستاخ کی مستحق ہوگی۔ ان کے لئے یہ بات میرے ناصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھی، مسجد الحرام کے سراں اللہ نے اپنے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز کے ادکرنے کو اور تمام مساجد کی نماز کے مقابلہ میں سزا نماز کے برابر قرار دیا، بیرسل اللہ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھا، جس پر ایت یا ایسا اللہ میں امنوا صلوا علیہ، دصلمو اسلیماً نازل ہوئی ترکیوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے کس طرح صلوا یعنی، افرما کہو اللهم صلی علی محمد و آل محمد، ہر مسلمان پر عاجس ہے کہ وہ میرے ناصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوا، یعنی وقت ہم پر فلیہ ما جہہ کی طرح صلوا پیچھے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے اپنی کتاب میں مال غنیمت کا حسن حلال قرار دیا ہے اپنے لئے بھروسہ چڑھا جو اپنے دلچسپی کے لئے واجب قرار دی تھی، اپنے صدقہ حرام کیا اور ہم پر بھی حدتے کو حرام کیا، یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو اس چڑھے مرضی کیا جس چڑھے اپنے کمزورہ کیا، اسی چڑھے اپ کے لئے پاک کیا اس کو ہمارے لئے پاک کیا ایہ وہ بزرگی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کم کیا اور الیسی فضیلت ہے جس کی وجہ سے اپنے قام بندوں سے ہمیں فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے

الاسلام دیا، اللہ تعالیٰ اپنے اولیا کے حقوق تم پر فرض کئے ہیں اور ان کے لئے ان کے بجالانے کا حکم دیا ہے، تاکہ وہ چیز نتارے لئے حلال ہو جائے جو نتاری پشتوں کے تینجے موجود ہے، نتاری عدو توں ہی سے اور نتارے مال ہیں سے نتارے کھانے ہیں سے اور نتارے پتنے ہی سے اس کے ذریعے لفڑی پر بک، پڑھنا اور دولت معلوم ہر سکے کہ غائب ہیں تم کو یہ حضرت رسول نے کہا قتل لا استئنکم علیہ، اجٹؤ الا المودة فی القربان، تم تو کوں کو معلوم ہو چاہئے جو شخص مروت کے بارے میں لکھنے سے کام نہ گا، وہ اپنی ذات کے لئے لکھنے کی کرسے کو اللہ تعالیٰ ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی طرف نظر ہو، اس کے بعد جو کچھ چاہو تو عمل کرو، عنقرپ نہماںے عمل کو اللہ اقدس کا رسول اور میں دیکھیں بگے چھشم عالم العین اور شمارت کی طرف لٹائے جاؤ گے جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس کے متعلق تین آنکہ کرنے کا الجام ویسی متفقین کے لئے ہے، نہیں ہے کوئی زیادتی مگر فالین پرہیز میں نے اپنے نانا کو فرماتے ہوئے سیدنا میں اللہ کے نور سے پیدا ہیا اور میرے اہل سیکھ کو میرے ورثے پیدا کیا اور ان حضرات سے محبت کرنے والوں کو ان کے لوز سے پیدا ہیا اور باقی تمام لوگ اُلّا سے پیدا کئے گئے ہیں، نیزاہم جعفر صادق اپنے بابا امام محمد باقر سے وہ اپنے کے دادا علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں کہ امام حسن بن علی سلام اللہ علیہم نے اپنی الیک و درسے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شنا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات بھیجتے کے بعد کہا، ہم اہل بہبیت ہیں اللہ نے ہم کو نکم کیا ہم کو جنہا اس کو منتخب کیا، ہم سے جس کو دور کھانا ہمیں پہنچی طرح پاک کیا، اللہ تعالیٰ دو گوں میں دو فرقے نہیں بناتے، مگر ہم کو ارم سے لیکر میرے ناصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نک اور دو گوں میں سے اچھے فرقے میں رکھا، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے کنبٹ کے ملاظ میوٹ کیا اور اپنے کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور اپنے کتب نازل کی، میرا اپ سب سے پہلا شخص تھا، حراج ایمان لیا، اللہ اور اس کے رسول کی تقدیت کی، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں جو اپنے بنی مسیل پر نازل کی تھی، زیادا، فہم کافی علی بیانۃ من صاحبہ دینیو، متناہد صفات میرے ناصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کی طرف سے بینہ لے کر اُنے لکھا، اور میرے بابا اپ کے تالی لکھتے اپنے کام لکھتے جو اس کی جیش میں سے تھے، میرے نانا نے اپنے فرما جب اپ کو حکم دیا کہ وہ سورہ بہات لے کر تو سرخ جیں کر اپنے لیے جائیں، اے علی! اس سورہ کو سے کرچے جاؤ، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس سورہ کو لے کر میں خود جاؤں یا وہ شخص جائے جو مجھ سے ہو، اور تم مجھ سے ہو، اپنے بابا اپ کے نام سے ہے اور میرا نانا اللہ تعالیٰ ہے، میرے نانا نے اپنے اس وقت فرمایا جسمہ اپ کے اور اپ کے بھائی جعفر اور اپنے علماء زید بن حارثہ کے درمیان اپنے کچھ چڑھے کی لڑائی کے بارے میں

لکے تھے سے بھی کھاتے، ان کے درمیان قیامت تک کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جمل نے کہا اور لبڑا نہماں اقتضا  
لتوسا تھا دلابنجیل دعا اذل الیس من ربهم لا کوئی من فحتم و مفت خفت ارجلهم بر جمل نے کہا  
دلوان اهل القرآن امنوا و اتقوا الفتنا علیهم بربکات من الصائم والمسافر و لكن کہذبا فاختناهم  
عنکا کافر ایکسپوں، سُمْ کتاب خدا امراء کے بینی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کے لحاظ سے لوگوں سے  
ہتر لوگ ہیں اے لوگ! سنوا یاد رکھو! ڈررو! اس حق کی طرف بچو ج کرو! کامیش کو تم حق کی طرف  
روٹ کر جاتے! لمبین رک جانسے نے پھراؤ دیا ہے، لمبین سرکشی اور اذکار نے بے لبس اور لچار کر دیا ہے  
با ان پر بھے رہو گے حالانکہ تم ان کو نا پسند کرتے ہو، والسلام علی من اتبع المهدی

باب اٹھ

الله تعالى کافران یعنی ندیعوں کی اقسام بنا مکمل تفسیر اور علی کرم اللہ وجہ کے بعض کلمات

اس ایتکی تفسیر کے بارے میں جمع الغواہ میں الجو ہر یہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے اس ایت کو دست فرمایا اور کہا ایک آدمی کو بلایا جائے گا۔ اس کا اعمال النامہ اس کے داشتے ہاتھ پر دیا جائے گا۔ وہ اس اپنے جسمی ساختہ کو تک پھیلایے گا، اس کا چہرہ سفید ہو جائے گا۔ اس کے سر پر پرتوں کا تاج رکھ دیا جائے گا۔ وہ اپنے ان ساختیوں کی طرف جائے گا جو دنیا میں اس کے ساختہ جنم ہوتے تھے وہ اس کو درستے ہیں گے کیونکہ، اس کو ہمارے پاس لے کر آؤ۔ وہ ان کے پاس آئے گا، کہا تم میں سے ہر اس آدمی کا خبری ہو جس نے اس طرح کی ہدایت پر پیروی کی۔ کافر کو اس کا اعمال النامہ اس کے باہم ہاتھ میں دیا جائے گا جو سیاہ ہو جائے گا، وہ اس کو راحلانا مرکی اپنے جسم میں ساختہ کر ٹک پھیلتے گا۔ اس کو اس کا پہنچا جائے گا۔ جب اس کو اس کے ساختہ کو چھین کر تباہی کے تباہی کے بھروسے کے شرے اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے پس زلانا وہ ان کے پاس آئے گا، وہ کہیں گے اے پروردگار! اس کو درستے ہوئے کہ اس کو اس کے ساختہ کو دوڑ کرے۔ ہر آدمی کے لئے ایسا ہی ہو، رجھاہ ترندی وہ تفسیر ہو آئے، وہ بیت علیهم السلام کی طرف شرک ہے اس میں لیشیر بن دعاعان امام حسن صادق سلام اللہ علیہ سے روایت

نما اصل اللہ علیہ وآل وسلم سے اس وقت فرمایا جبکہ الٰی کتاب کے موافق نے آپ سے انکار کیا اور آپ سے جگہ دیکھا۔ فقل تعالیٰ نذر ابیاعنا فابناعکھر و شاعنا ذنساء کھر و الغستا و الغسلکشم عربین  
فتعجع ائمۃ اللہ علی الکاذبین۔ میرے نما اصل اللہ علیہ وآل وسلم اپنے لامعہ نفس کی جگہ میرے باپ  
کو بیٹوں کی جگہ مجھے اور میرے بھائی حسین کو اور عزیز توں کی جگہ میری ماں فاطمہ کو لے گئے تھے۔ ہم لوگ رسول  
اللہ کے اہل ہیں۔ آپ کا گلوشت اور خون میں ہم اس سے ہیں وہ ہم سے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے کہا  
انہا پر مید اللہ لیدا ہب عنکحر الرجس اهل البیت و نیطہر کم لظہبیوا رسول اللہ  
نے اپنی مسجد کے دروازوں کو ہماری دروازے کے سوابندر کرنے کا حکم دیا۔ آپ سے اس بارے میں  
لوگوں نے چرچ میگزینیاں کیے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں نے تمہارے دروازوں کو بنڈ نہیں کیا اور زمین نے علی  
کے دروازے کو اپنی جانب نے کھولا ہے۔ لیکن میں نے تاسی چیز کی پیر دی کی ہے جس کی مجھے وحی کی تھی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے دروازوں کے بعد کرنے کا حکم دیا ہے اور علی کے دروازے کو کھلایا ہے  
کا حکم دیا ہے۔ میں نے اپنے نما اصل اللہ علیہ وآل وسلم کو فرمائے ہوئے سن اکاتار اس است کا صاف  
گھاٹے کی طرف پڑھتا جاتا ہے کہ جب تک یہ لوگ اس چیز کی طرف لوٹ کر آ جائیں جس کو انہوں نے  
چھوٹا لقا، ان لوگوں نے اس بات کو میرے نما اصل اللہ علیہ وآل وسلم سے میرے باپ کے مقابلے سننا چاہتے  
کو مجھ سے دہمنہ للت حاصل ہے جو ہاروں کو مرنے سے حاصل تھی۔ مگر میرے بعدکوئی بھی نہیں ہو گا۔ ان  
لوگوں نے رسول اللہ کو دیکھا لقا اور آپ سے اس بات کو سنا لئا۔ جب کہ آپ نے غریب کے مقام پر  
میرے باپ کے بال قبر کر لئے تو ان لوگوں سے کہا تھا من لکنت مولا، فعن مولا اللہم داں من  
دکھا، دخاد من عادا، پھر رسول اللہ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ جو شخص حاضر ہے وہ بغیر حاضر نہیں  
اس نیعام کو پہنچا دے۔ پھر عسن بن علی سلام اللہ علیہما فرمایا اے لوگو! اگر تم لوگ جا بلنا اللہ جا بلسا  
کے ذمیان کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جس کا ناتا بُنی ہو اور جس کا باپ و جمی ہو تو تم میرے سوا اور میرے  
بھائی کے سوا اور کسی کو نہ پاڑ کے، اللہ سے دُو اگرہ نہ ہو جاؤ اے لوگو! اگر میں اس چیز کا ذکر کروں جو  
اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں عطا کی اور میں اپنی کتاب کے محتفائل اور اپنے بنی اصل اللہ علیہ وآل وسلم کی  
زبان کے ذریعے جس بات سے محتفوں کیا تو میں اس کو کہا جاؤ۔ بیان نہیں کر سکوں گا۔ میں پیش کرایا ہوں ایں  
ندیز کا بیساکوں، میں اس سڑاچہ نیز کا ذرخزوں جس کو اللہ تعالیٰ نے عالیین کے لئے رحمت قرار دیا تھا۔ میں  
اللہ کی رسم کھا کر کھانا ہوں، اگر است لغتین گا وہ میں پکڑ دی تو اسکا انہیں اپنی تمام بارش سے فرازتا اور  
زمین اپنی تمام بریتی ان کو عطا کرتی، تو لوگ زمین کی سربراہ لفت اپنے اور پرے بھی الحالت اور اپنے باریں

## باب ۹۲

خلفیہ امون عباسی کے اس جواب کا وارکر ناجوہ اس نے اپنے اقربا کے سوال میں دیا تھا

جب امول نے امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی بعیت کا ارادہ کیا تھا؟

ابن سکویری صاحب التاریخ نے اپنی کتاب نبی الرزیہ میں ذکر کیا ہے کہ امول نے بن عباس کی رات خط تحریر لیا۔ جس کے خاطریہ ہیں:-

امیر المؤمنین نے متار کے خط کو جان لیا ہے، اما بعد امام اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن عبد اللہ علیہ السلام کو رسولوں کی فرست (رکاوٹ) کے بعد پیوٹ کیا، خدیجہ بنت خوید آپ پر سب سے پہلے

ایمان لائی، پھر آپ پر علی بن ایں طالب ایمان لائے، اس وقت آپ کی عمر سات سال کی تھی ایں ایمان لائی،

نے رسول اللہ کے ساتھ کسی چیز کا شرک نہیں کیا، زان کی جہالتوں میں سے کسی جہالت میں حصہ لیا، ابوطالب

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت کی، آپ کو درست رکھا اور آپ کی پر درش

کی علیش آپ کو جزا میت دی جانے لگی اس کو آپ رٹاتے رہے اور آپ کے نگران ہے

جب ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو قوم نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا، آپ

درکھ سے مدینہ کی قوم الصارکی کی طرف سجرت فراہوتے اب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساخت

علی بن ابی طالب کی طرح کسی ذر نے نہ دیا، علی نے اپنی جان پر کھین کر آپ کو بچایا، آپ کے

بستر پر سو گھنے ماپ مشکین کو تھس کرنے میں سب سے زیادہ سخت تھے، اللہ کی راہ میں

سب سے بڑے بھاؤ کرنے والے تھے، اللہ کے دین میں ان سب سے زیادہ فقیر تھے، آپ

کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اے عسیر اغا! قسم اللہ کے دین پر قائم ہو، پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی، یوم قدھوکی ادا سی بنا حاصل، پھر فرمایا علی ہمارے امام ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور ہمارے امام ہیں، اقیامت کے دن بہت سے ایسے ایام آئیں گے کہ وہ اپنے اصحاب پر لعنت کرتے ہوں گے اور ان کے اصحاب ان پر لعنت کرتے ہوں گے، ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم کی اولاد ہیں اور ہماری مال فاطر صلوات اللہ علیہما ہے، عمار سا باطل امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا زین امام خالی نہیں چھپڑی جاتی، امام اللہ تعالیٰ حلال کرد چھپڑی کے حلال کرتا ہے اور اللہ کی حرام کرد چھپڑی کو حرام کرتا ہے، اس بارے میں اللہ کا قول ہے یوم قدھوکی ادا سی بنا حمود ہم فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من مات ولعیافت امام زمانہ، مات میتۃ جہلیۃ شخص اپنے زبان کے امام کی معروفت کے پیغمبر گیا وہ جاہلیت کی موت مرزا، پھر امام جعفر صادق نے فرمایا اے عمار! ادیب! جہلدار کی جاہلیت نہیں ہوگی!

کتاب نجح المبلاغہ میں امیر المؤمنین علی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کا ایک مکار ہے، آپ نے فرمایا، علیش قتم کی بخشتوں، اقتضن کی بخوبیوں سے بچپن جیکا اس کا چھپا ہوا خدا شر اٹھاتے اور عشق اذلیت سانشے اجاتے اور اس کا کھوٹا مصنفوٹ ہو جاتے، خالم آپس کے عہدہ پہمیان سے اس کے خارج ہوتے چلتے جاتے ہیں، اکاں پھر کا رہنما اور بچھا اسکے کا پیر وہ زنما ہے، اور زبیل دینا پھر ملٹے ہیں اور اس ملٹے ہوئے مدار پر لڑتا ہے پڑتے ہیں، جلد ہی پیر وہ کارپنے پے عسیر و راہنماوں سے اطمینانیاری کریں گے، مل مبنی ہونے پر ایک درست کو گھست کیی گئے، قم فتنوں کی طرف راہ و کھانے دالے اور بدعنوں کے سر برہا نہ نہو، قم، ایمان عالی، جات کے اصولوں اور ان کی عبادات والی ساخت کے طور طیقوں پر بچے رہو، اللہ کے پام منظوم بن کر جاؤ، ظالم بن کر نجا سنن دار قشنی اپنی سند کے ساختہ اٹھنے سے روایت کرتے ہیں وہ مسلم اغور سے دھجین جوین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا لگا دمی تمام زمانہ زندہ رکھے اور تمام زمانہ قائم الیل رہے، اس کے بعد کم اور مقام کے دریان قتل کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ ان کا قیامت کے بعد حشر اس شخون کے ساختہ کرے گا جس کو اس نے دیکھا کہ یہ بہایت پر قائم ہے، بیز فرمایا لوگوں سے زبان اور جسم کے راست مل جاؤ اور ان سے اپنے اعمال اور اپنے دولوں سے جدار ہو، آدمی کو دھریٹے گی جس کو اس نے کیا، اور قیامت کے بعد اس کا حشر اس شخص کے ساختہ ہو گا جس کو اس نے درست رکھا۔

## باب ۹۳

**نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کے وصیاء سلام اللہ علیہم کا ذکر**

(الجذب اسناد) امام علی بن روزے رضا اپنے باب سے آپ اپنے ابا سے وہ حضرات حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسلم نے فرمایا اللہ نے الیہ ان پیدائشیں کی جو مجھ سے افضل ہو، اور مساں پر مجھ سے زیادہ ہمارا ہے، حضرت علی نے کہا کہ میں یہ عرض کیا یا رسول اللہ آپ افضل ہیں یا جوڑیں، فرمایا سے علیؑ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء مرسیین کو نے مقرب تر شقتوں پر فضیلت دی ہے، مجھے تمام انبیاء اور مرسیین پر فضیلت دی ہے اسے علیؑ یہے فضیلت تیرے لئے ہے، یعنی سے بعد ان ائمہ کے تھے ہے، جو تیرے فرزند کی اولاد میں سے ہوئے تھے مارے خادم میں اور ہمارے صحیحین کے خادم میں۔ اسے علیؑ اور فرشتہ جو عرش کا اٹھاتے ہیں اور جو اس کے اولاد میں اپنے رب کے حد کی تسبیح کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے محشرت طلب کرنے ہیں، اجر می دی دلایت پر ایمان لاتے ہیں، اسے علیؑ الگرم نہ ہوتے اللہ آدم کو پیدا کرنا ہے حوا کو، ز جنت کو اُمۃ الرحمہن کو اُم کسان کو، ز زین کو، اُم فرشتوں سے افضل کیونکہ در ہوں کہ ہم نے اپنے رب کی محشرت کی لفڑی کی تسبیح، اس کی تسلیم اور اس کی تقدیم کی طرف سبقت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ایسی روحوں کو پیدا کیا، ہماری اپنی تو حیدر اور تحریر کے ساقوں کیا کیا، پھر فرشتوں کو پیدا کیا، انہوں نے ببھاری روحوں کو ایک نور کی حالت میں مشاہدہ کیا تو انہوں نے ہمارے امر کو بڑا بھانام نے تسبیح کر کر راعی کر دی تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہم پیدا کی ہوئی مخلوق ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری صفات سے منزہ ہے۔

لہی تسبیح سن کر فرشتوں نے تسبیح کی، اللہ تعالیٰ کو ہماری صفات سے منزہ کیا، جب فرشتوں نے ہماری ان کو مٹا جانا تو کہم کا اللہ ال اللہ کہنا شروع کر دیا، تاکہ فرشتوں کو اس بات کا علم کو کہ نہیں ہے کہ اس بات کے لائق، مگر اللہ آدم کم بترے ہیں، ہم غذا نہیں ہیں، واجب ہے کہ اس نور کے ساتھ عبادت (حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ پڑھش اس لمحے نہیں بھی کہ حضرت الرطاب فہی اللہ عز وجل عزیز تھے، بلکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت اب طالب اپر تھے اور تجارت کیا کرتے تھے اور ایک تجارت کے وقوع پر رسول اللہ کو جیسا کوئی تجارت نہیں تھی کی تاکہ فرشتوں کو معلوم ہو کہ اللہ طریقہ اس کی مخدومی بردا مقام حاصل نہیں رکھتی، رسول اللہ کا علیک بپور درستہ اس علیؑ کے اعزاز کی خاطر تھا۔ ۱۲

(محمد مرثیہ علیؑ عذر)

الحادم کمن امن بالله والیوم الآخر وجا هد فی سبیل الله لا یتودن هند الله  
خدای قائم تمام مناصب اور آیات آپ کی درج کرتی ہیں، ہم لوگ اور اولاد علی ایک ہاتھ میں  
اللہ نے امر خلافت ہماہارے لئے فیصلہ کیا، ہم نے ان لوگوں پر تکلی اور سختی کی، ہم نے  
بواہمہ سے بھی زیادہ ان کو قتل کیا، افسوس! جو شخص بھی ایک رانی کے دانے کے سارے  
عمل کرے گا، اس کو بیکھے گا، افسوس! تمہارے پاس حسین خون کا بدل بیٹھے والی تواریخ  
کی جو تینیں کچل کے رکھ دے گی۔ سفیانی کچل کر رکھ دے گا، جس کا ستیا ناس قائم مهدی کی  
قام مهدی کے وقت تھارے خون محفوظ ہوں گے میں نے علی بن مولے کی بعیت کرنے کا  
ارادہ ہیا ہے تاکہ میں تمہارے خون کی حفاظت کرنے والی اپنے اور ان حضرات کے درمیان  
دانی مورثت کے قیام کے ساتھ ہو جاؤں، میں اس بعیت کرنے سے اس بات کی امید کرتا ہوں  
کہ یہ سے خوف کے دن دلی، ہر ادا کو طے کر سکوں، خوف سے امن اور نجات حاصل کروں،  
میرے خجال میں علیؑ رعنائی بعیت کرنے سے اور کوئی زیادہ ہاکیزہ کام میرے نہ ملک بیس ہے،  
تمہارا یہ کہنا کہ میں نے تمہارے اباد کے خیالات، اور تمہارے اسلام کی عقول کو بے وقت  
قرار دیا ہے، یہ تو وہی بات ہے جو کو مشرک ترقیتی کرتے تھے، ادا وجد ڈا جامیٹ اعلیٰ  
امۃ راناعی اثنا دھرم مقتدیدون، تمہارے لئے ہلاکت ہوں گی کو اباد سے نہیں لیا  
جانا بلکہ رضاہ سے لیا جائے ہے امیری نزدیکی کی قسم ایک مسلمان جو سی مرتد مسلمان سے بہتر ہے،  
ولا تقویۃ اصلیل المور منین الای اللہ وعلیہ، تو مکلت دھر جی۔ انتہی  
ماں نے ایک لمبی لکھتو کی، لمبی بیں بیں نے اس کو سطلہ بمقصد کے ساتھ محرکر کر دیا ہے

سے پاک کوں گا، میں اس کو زمین کے شرق اور سب کا ناک بناوں گا۔ میں اس کے لئے ہواں کو طبع کو دنکا  
محنت باوون کی گزینی ان کے لئے جھکا دوں گا۔ میں اس کو اسباب میں بلند کر دوں گا۔ میں اس کی اپنے شکر  
کے ذریعے مد کر دوں گا۔ اپنے فرشتوں سے اسکی مد کر دوں گا۔ آخر کار میری درخت بند ہو گی۔ مخلوق میری توحید  
پر جس ہو جائے گی۔ میں اس کی سلطنت کو دوام بخشوں گا، بہتے دنوں کا پنے اولیہ کے درمیان قیامت کے  
روزگوش دوں گا۔

ابو یوبیہ رونق بن احمد خازنی اپنی سند کے ساتھ ابو سیمان راعی رسول اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمتے ہوئے سُنَّا۔ جس رات مجھے آسان کی طرف سے جایا گیا جل جلالہ علیہ السلام نے مجھے کہا  
امن الرسول بِدِنَا تَقْدِيمَهُ مِنْ نَاسِهِ۔ میں نے کہا مالعومنون۔ کہا تھے سچ کہا، کہا سے احمد بنے امحل  
کی طرف نکا، دو تلوں تو ان لوگوں ہی تجھے چن لیا۔ انتظام میں نے اپنے نام سے شستق لیا ہے، جس جگہ مرا ذکر نہ تاہے۔  
اس کے ساتھ یہ اذکر بھی ہوتا ہے: میں محمد بھل اتم محمد، دوسرا دفعہ کا، دو تلوں تو ان لوگوں ہیں میں نے علی کو چن لیا ہے  
محمد اس کا نام میں نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ میں نے تجھے پیدا کیا اور علیہ نامہ حسن احمد بن جو حسین کے  
فرند سے ہوئی گے، میں نے ان کو اپنے نواسے پیدا کیا۔ میں نے تھاری دلابت کو آسان فالی اور زمین والی پر  
پیش کیا جس نے دلابت کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں شامل ہے اس نے دلابت کا تکار کیا وہ  
میرے نزدیک لاکریں میں سے ہے۔ اے محمد! اگر میرے بندی میں سے کوئی بندہ میری عبارت اس نظر  
کر کے کر دھرم بوجاتے یا سوکھ کر کاٹھے کی طرح بوجاتے، پھر وہ میری اور تماری طلاقی کے انکار کی صورت میں  
اُسے تو پیش کیاں کوئی سخنوں گا۔ اے محمد! تم ان کو دیکھنا چلتے ہو، میں نے عرض کیا کے پروردگار میں!  
تجھے کہا سرشن کی دہنی جاپ و بکھو، میں نے نظری ذکی و بکھتا ہوں کہ علی، فاطمہ حسن، حسین، علی بن حسین، مولوں  
علی، حضرتین مخدوم، فرمائیں جو علی بن نویں، علی بن علی، علی بن حضرت حسن بن علی اور محمد وہی جس نے موجود ہے،  
اپ ان کے درمیان روشن ستارے کی طرح موجود ہیں، کہا سے محمد ایک میرے بندوں پر میرے نجی ہیں اور میرے  
اویصیا، میں، مدد کی ان میں ہے، ایکی عترت کے قاتل سے خون کا بدلے کا۔ مجھے میری عترت اور جلال کی  
ضمود، مذوہ میرے دخنوں سے بدل لیجی گے اور میرے اولین کی بردکی کے لا نیز اس حدیث کو جو میں سے زدین  
لیا ہے۔

جب انہوں نے دیکھا کہ کجا ہے، رہنمای کی اطاعت ہمارے لئے فرض کی ہے تو  
سمنے کہا الحمد للہ ناک فرشتوں کو معلوم ہو کہ محمد اللہ کے لئے ہے اس کی غفلت سے۔ فرشتوں نے کہا  
الحمد للہ تھا، ہماری وجہ سے انہوں نے اللہ کی توحید اس کی تیزی، اس کی تسلیل، اس کی تحریر اور اس کی تقدیر  
کی صورت حاصل کی، اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہیں اس کی صلب میں وہیت یا،  
فرشتوں کا آدم کے تعظیمی بھروسے کے لئے حکم دیا (ادمیہ) اس کے الام کی خاطر تھا، فرشتوں کا سجدہ اللہ  
کے لئے عبودیت کے طور پر تھا، اور آدم کے لئے اکرم اور امر اللہ کی طاعت کے لئے تھا، کیونکہ  
اُس کی صلب میں تھے، ہم فرشتوں سے کیونکہ افضل نہ ہے اُن تمام نے آدم کا سجدہ کیا تھا (سرہ مریم)  
جب مجھے آسان کی طرف لے جایا گیا، اجرایل نے دو فواداں کی اور دو دن ایسا ہے کہی۔ پھر  
فربا یا سے محمد! آج کے بڑھے ایں نے کہا سے جبرايل آپ سے بھی اگرے طبع جاؤں، کہا، ہاں!  
اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو پہنچنے نام فرشتوں پر فضیلت دی ہے۔ خاص طور پر کوئی نام پر فضیلت  
دی ہے۔ میں آگے بڑھو گیا، ان سب کو نماز پڑھائی اور فخر نہیں ہے۔ جب بھی بھر کے جاہلین تک پہنچ  
گی، اجرایل نے مجھے کہا سے محمد اگرے بڑھیے وہ مجھے ایک بوگتے ایں نے کہا سے جبرايل تم اس سے  
مقام پر مجھ سے جدا ہوئے ہو، اجرایل نے کہا سے محمد یا اس انتہا کی حد ہے۔ جہاں مجھے اللہ تعالیٰ  
نے رکھا ہے۔ اگر میں سے آگے بڑھوں تو میرے رب کے حدود کی تعزی کی وجہ سے میرے پر جل کرہے  
جائیں۔ مجھے فرستہ ایڈل کا، میں اس مقام پر پہنچ گیا، جہاں میرے رب نے اپنے بلند ملک میں سے چاہتا  
مجھے نہزادی گئی اے احمد اتم میرے بندے ہے اور میرے تیرا رب ہوں، اصرت میری ای عیادت کرو،  
مجھ پر بھر دس کرو ایں نے تجھے اپنے لوز سے پیدا کیا امیری مخلوق کی طرف قم میرے رسول ہو، امیری کا ثابت  
کی طرف میری جھبت ہو، تجھے اور جس نے تیری پیردی کی اس کو میں نے جنت سے پیدا کیا، جس  
شخص نے تیری مخالفت کی اس کو میں نے مددخ سے پیدا کیا۔ تیرے اویصیا کے لئے میری کلامت  
واجب ہو گی ہے، میں نے عرض کیا امیر میرے اویصیا کو کہا ہے اُنہوں کی ای عرض کے لئے میری کلامت  
کے نام میرے عرض کے سرور پر لکھے ہوتے ہیں۔ میں نے نظر کی قبادہ الہار کو دیکھا، ہر الکیس نوکی بجز  
سلط ہے اجس پر میرے اویصیا میں سے میرے دسی کا نام موجود ہے۔ ان میں اول علی اور ایسی میں آخڑ  
مهدی ہیں، میں نے عرض کیا اے پروردگار امیر میرے بعد یہ میرے اویصیا، میں؟ آغاز دی گئی اے میر  
یہ میرے اولیا امیر میرے زوست امیر سے اصفیا ہیں اور میرے بعد میری کامنات پر میرے نجی ہیں اور  
وہ تیرتے اویصیا ہیں، مجھے میری عترت اور جلال کی قسم زمین کو ضروران کے مددی کے ذریعے ظلم

سات سال ہوں گے، اب کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا جو بنی عبد القصیں یعنی تھا جس کو مسٹر دیک جاتا تھا۔ یا رسول اللہ ان دونیں بیل الکوں کا امام کون ہوگا؟ فرمایا صدی ہوں گے جو یہے فرزند کی اولاد ہوں گے جن کی عمر چال سال ہوگی جن کا چہروں پھیختے ہوئے مرح کی طرح ہو گا۔ اب کے داشتے حمار پر سیاہ تل ہو گا۔ اب دو تلوانی طباہی پہنچے ہوں گے۔ ایسا معلوم ہو کارہ اب غواص اسیل کے مردوں میں سے ہیں کافیں کو نکالیں گے۔ لون کے شہروں کو فتح کریں گے۔

اسی کتاب میں ابوسعید خدرا میں دعایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ (مددی) امیری امت میں ہونے کے اگر اس کی طرف چھوپی ہوئی تو سات سال ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی اب کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں سے ہوتی اندوز ہو گی کہ ایسی کمی شخص کے زمانے میں نہ ہوگی۔ نیک اور فاجر رفعت کے سلسلہ میں اب کے تزدیک بل برابر ہو گا۔ آسمان سے جل محل بارش ہوگی۔ زمین اپنی بنا تائیں میں کسی چیز کو روشنیدہ نہ رکھے گی۔ اسی کتاب میں ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت مددی ظاہر ہوں گے، اب کے سر پا پیک فرشتہ ہو کا جو آزادے کا، یہ امداد کے خلیصے مددی ہیں اب کی پروردی کردہ اسی کتاب میں ابوسعید خدرا میں دعایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا زین الہم و حور سے پہ ہو گی، میری عترت میں الیک آدمی ظاہر ہو گا۔ دہ زمین کا سات یا نو سال بارشانہ ہو گا۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھروسے گا۔

ابوسعید خدرا میں دعایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس وقت تک قیامت نہیں ہوگی جب تک زمین کا مالک ہیرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نہ ہو لے گا۔ وہ حق پیشان اور سرخ ناک راستے ہوں گے دہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم سے بھری ہو گی۔ وہ سات سال حکومت کریں گے۔

اسی کتاب میں حدیث بن یکان سے روایت ہے کہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ اب نے ان امور کا ذکر کیا جو ہندہ کا نے دا لے ہوں گے، فرمایا اگر دینا میں صرف الیک دن باقی رہ جائے گا اور ترقی میں اس دن کو لمبارک رہے گا۔ حجتی کہ اس میں اللہ تعالیٰ میرے فرزند کی اولاد میں سے ایک شخص کو سبوث کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا، حضرت سلطان فارسی نے کہوئے ہو کر کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ اب نے فرمایا میرے اس فرزند کی اولاد میں سے ہو گا۔ حضرت نے امام حسین سلام اللہ علیہ پر ہاتھ لٹا۔

اسی کتاب میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، قیامت اسی تک قائم نہیں ہوگی، حق کو ہریسے اہل بیت میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا۔

## باب ۹۲

ان یاتوں کا وارد کرنا جو کتاب غایۃ المرام میں موجود ہیں جن میں ان احادیث کو جمع کیا ہے جو مددی موعود سلام اللہ علیہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

ابراهیم بن محمد جو نبی شافعی نے اپنی کتاب فرمائیں میں جابر بن عبد اللہ الفراتی سے روایت کی ہے کہ رسول الغفرانے فرمایا کہ جس شخص نے مددی کا انکار کیا اس نے اس بات سے کفر کیا جو محمد پر فائز ہوئی، جس شخص نے علیہ اسلام کے نزدیک مکان کا انکار کیا وہ کافر ہے اجس نے رجال کے خروج کا انکار کیا وہ کافر ہے۔

فرائد اس مطیعین میں ابوسعید خدرا میں دعایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا لوگوں کو مددی کی بشدت ہوئی اسی دعایت میں اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں اختلاف ہا یا جاتا ہو گا۔ لوگوں کے قدم، مکان کا ہے وہ تو ہو وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو گی، آسمان کے ہنچلے اور زمین کے ہنچنے والے اس سے راضی ہوں گے، وہ نال کو لوگوں کے دمباں پر اپنی قسم کریں گے۔

اسی کتاب میں سعید بن جبیر ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اوصیا مغلوق پر بچا امدادی سے بعد مارہ ہوں گے، ان میں اول میرے بھائی ہیں اور ان میں آخری ہیں، کہا گیا یا رسول اللہ آپ کے کریم بھائی، فرمایا علی، کہا گیا آپ کے کوئی فرزند؟ فرمایا صدی، جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی اسی سے اس ذات کی جس نے مجھے بشارت دیئے والا اور ذرا نے والا بنا کر چیخا، اگر دنیا میں صرف الیک دن باقی رہ جائے گا اسی تعلیم اس دن کو لمبارکے ہماحتی کا سی ہے فرزند مددی ظاہر ہوں گے، روح اللہ علیی بن ریم نازل ہوں گے میرے فرزند کے سچے ناز پڑھیں گے، زمین اپنے رب کے لدرست چلکا ہے گی، اس کی حکومت مشرق اور مغرب میں ہوگی

اسی کتاب میں اصیف بن بناۃ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، میں علی، حسن، حسین اور حسین کی اولاد سے فرزند پاک اور مصہبہ میں ہوگی۔

اسی کتاب میں عبایہ بن رجبی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں سید النبیین ہوں اور اُن سید النبیین ہیں میرے بعد اوصیا بارہ ہیں۔ پہلے ان میں علی ہیں اور آخری ان میں مددی ہیں۔

اسی کتاب میں ابوالمراد بالبلوی روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، قیامت اسی تک قائم نہیں ہوگی،

حسن ہی خالد سے رہا یہ ہے کہ امام علی ہیں مولے رضا علیہ السلام نے فرمایا وفاتِ معلوم سے مراد ہمارے  
کلم کے خروج کا دل ہے۔ آپ کی خود سمت میں عرض کیا گیا، اتفاقاً آپ ہمیں سے کون ہو گا، فرمایا ہیرے سے فرزندی  
وزنخدا ہو گا، وہ لذتیں کی سردار لذتی کا بیٹا ہو گا۔ آپ کے فریضے اللہ تعالیٰ زین کو پال کر کے گا۔ اور اس کو ہر  
کلم سے مقدوس کر کے گا۔ آپ وہ ہوں گے کہ لڑک آپ کی ولادت کے باعثے ہیں شکر کریں گے۔ آپ خروج  
کے پہلے غبیب ہیں رہیں گے۔ جب خروج کریں گے تو زین آپ کے ذر سے رددش ہو جائے گی۔ لوگوں کے  
وہ سیانِ صفات کی ترازوں کو دی جائے گی کوئی کسی پڑھم نہیں کر سے گا۔ آپ وہ ہوں گے جس کی خاطر زین پر  
کامیابی نہیں ہو گا۔ آپ وہ ہوں گے کہ ایک آواز دینے والا اسلام سے آواز دے گا جس کو تمام  
مالکانِ زین کیا سمعت کریں گے۔ جسروارا کہ حجۃ اللہ تعالیٰ کے گھر کے نزدیک ظاہر ہو گئے ہیں، اس کی پریدی کر کے  
آپ ہمیں موجود ہے اور آپ کے ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ان قشاعرِ نذر علیہم من  
بِمَا عَآیَةً فَنَلْهَتْ اعْتَاقَهُرُ لِهَا حَاضِعِينَ اس کتاب میں دعیلِ خدا علی کا واقعہ ہے۔ جو  
ب ۷۰ میں گورچکا ہے۔ انتہی فرانڈِ مسلمین، ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا ری اس وقت  
یا حالت ہو گی۔ جب ابن مریم تمیں نازل ہوں گے اور اتنا را امام تمیں سمجھ دیو گا۔  
رجو گا بخاری و مسلم،نسانی میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا ری اس وقت میں امری اُست

صاحب کتاب غریب الحدیث نے غزوہ بن رویہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا  
کہ امتحان میں پہلا اور آخری کو تھا اور اس کے درمیان ایک لشکر لا شیخ ہوا۔ وہ سہم سے نہیں  
کھا اور نہ میں اس سے ہوئی کامیابی، ان تیغہ سے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آجھی ہیں۔ آپ  
آخراً زادمان کا ذکر کیا ہے کہ آپ کے دین کو پکڑانے والا ایسا تو کامیاب اگ کے اندر کے کوپڑا نے دالا،  
ب دوسرا حدیث ہے کہ ان لوگوں میں شہید ہونے والا بدر کی جگہ میں شہید ہونے والے کی مانع  
کے ایک اور حدیث میں ہے کہ مختصرت سے قریٰ کے متعلق سوال کیا گیا، آپ نے فرمایا یہ دو لوگ ہیں۔

اسی کتاب میں ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا حواری ہم اہل بیت میں سے ہوگا، ادپنچی  
ناک والا برگا زمین کو اس طرح عدل و انعامات سے بھر دے گا جس طرح ذمہ دشمن سے بھری ہوئی ہوگی۔  
عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری عزت میں سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو  
خود معمور شکر کے لیا جس کے ساتھ دانت فاصلے والے ہوں گے، اکھل پیشانی والے ہوں گے۔ زمین کو انھوں  
سے بھر دیں گے، اہل کو اس سرہنماۃت ہوگی۔

ابا سیم بن محمد بن حنفیہ سے روایت ہے اب اپنے بیاپ علی بن افی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ اے رسول اللہ نے فرمایا کہ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے کام کے لیے رات کے امداد و رست کروے گا۔

جاپر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا محدثی پیر سے فرزند سے پیدا ہو گا اس کا نام ہیراً نام پر اس کی کنیت ہیری کنیت پر ہو گی۔ نام لوگوں سے پیر سے سالتو خلقطت اور اخلاقی میں زیادہ ختابہ ہو گا۔ وہ ایک عرصہ تک عیوبت میں رہی گے (دینا اس کے حوالہ میں) جبکہ اوس کی زندگی میں پڑھائے گی عیوبت کے زمانہ میں قوم گراہ بوجستگی، شہاب ثابت کی طرح تشریع لائیں گے دین کو عدل والانداز سے چھوڑ دیں گے اسی طرح وہ علم و حجۃ سے بھری ہوئی ہو گی۔

امام محمد باقر اپنے ابا سے وہ حضرت علی بن ابی طالب صلامۃ اللہ علیہم سے ردايت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مہسد کی میرے فرزند سے پیدا ہوگا، وہ ایک عرصہ تک غائب رہیں گے روذیا) حیرت میں پڑھائے کی غیبت کے زمانے میں تو یہی مگرہ ہو جائیں گی۔ آپ کے ساتھ خیر الدنیا الشریعہ لائیں گے، آپ زین کو عملی شخصیات سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم درجور سے بھری ہوئی ہوگی۔

عبد بن جعفر ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا علی میرے بعد میری است کے سردار یہیں اور اپ کے فرزند سے قائم منظہر پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھروسے لا جس طرح وہ علم و جوڑ سے بھری ہوئی ہوگی۔ فتنم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ لشارت دیتے، اور اُن رانے والابنا کر بھیجا جو اپ کی امامت کے قتل پر اپ کی غنیمت کے زمانے میں ثابت قدم رہیں گے وہ سرخ اندھک (کیمیا) سے زیادہ محیت دالے ہوں گے ماں اپ کی خدمت میں جابر بن عبد اللہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا اب رسول اللہ اپ کے فرزند سے جو قائم پیدا ہوگا وہ عنیب رہے گا۔ فرمایا میرے رب کی قسم ہاں! جو لگ بیان دالے ہوں گے ان کو اللہ مغضوب کرے گا اور کافر مل کر مٹائے گا۔ اے جابریہ اللہ کے امر میں ہے ایک امر در اللہ کے رازیں ہے ایک رانہ ہے۔ تینیں شک سے بچنا چاہئے۔ اللہ کے امر میں شک کرنا لکھنے ہے ॥

حافظ الظفیر نے مددی سلام اللہ علیہ کے حالات میں چال میس احادیث بیان کیں ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ علی بن حبیل اپنے پاپ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ حدیث دریب بن فہد کے کلام کے علاوہ میبان اوری ہے۔ اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے فرمایا۔ اسے فالر جب دینا میں افراد فرقی پیدا ہوگی، فتنے پھر زرع رو جائیں گے، راستے کث جائیں گے ایک دوسرے پر تھکے ہوں گے۔ پڑا پھر پھر رحم نہیں کر لیا، اور زندگی ٹاپر سے لی عرض کرے گا۔ اس وقت اللہ ربہ کی کمبوونٹ کرے گا۔ جو تیرے فزندی اولاد سے ملے گا، مگر اسی کے تعلوں کو او رکھوئے دل کو شستھ کرے گا۔ آخری زمانے میں دین کے سالوت فتح ہو گا، تمہارا طرح میں دین کے سالخیر پہلے زمانے میں کھڑا ہوا ہوں، وہ زمین کو عدل سے بھردے گا جس طرح وہ نکلم سے بھر یہ ہوئی ہو گی۔

ان احادیث میں ایک حدیث ہے جس کو حذیفہ بن الیان نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خلیفہ عیام اپنے ان بالوں کا ذکر کیا جو آئندہ واقع ہوں گی۔ پھر فرمایا اگر زیادا کام ایک دن باقی رکھا تو المشرقا اور اس ملن کو لیا کرے۔ تجھی کہ المشرقا ایس میں ایک شخص کو مسحوت کرے گا، جو کے فرند سے پیدا ہوگا، اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔ حضرت مسلمان نے کفر کے سرکار عرض کیا پر رسول اللہ وہ اپنے کوں کے فرند سے پیدا ہوگا۔ فرمایا اس فرند سے پیدا ہو گا۔ اپنے اپنے ہاتھ مبارک کو امام حسین سلام اللہ علیہ وسلم پر ملا گا۔

ان احادیث میں ایک حدیث دو ہے جس کو ابوالامر نے روایت کیا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
خاطر دیا اور اپنے دھان کا ذکر کیا۔ فرمایا میرب خبیث سے اس طرح صاف ہوا جس طرح زمگ بخت الحیر  
حلفاء ہو جاتا ہے۔ اس دلوں خلاص کا جاتے ہاں، ام خربیک نے عرض کیا ان دلوں میں یا رسول اللہ عز وجل  
کے ہوں گے؟ فرمایا دہ ان دلوں میں تھوڑے بول گئے۔ ان کا بزرگ ادمی بستی المظہر میں ہو گا۔ ان کا اما  
ی سرگا۔ وہ صالح ادمی ہو گا ।

ان احادیث میں ایک حدیث یہ ہے اخذیۃ نے کھاک رسول اللہ نے فریبا اس امت کو ملک جا بڑا  
بنا کتھے اجرلگ ان کی اطاعت کریں گے ان کو حجہ کریں یا قیوم کو قتل کریں گے الحکایا میں گے پرسو کار  
ذیبان سے ان کی بیان میں ہال ملا نے کا درد دل سے ان سے بھاگے گا جب اللہ تعالیٰ چاہے کا کردہ  
ہذا اسلام کو غایب کرے ہر جبار عینہ کو محل کے رکود سے کا درد جس چیز پر چاہتا تھا اندرست رکعت ہے  
کے بعد امت کی اصلاح کر دے گا اے خذیلہ اگر دنیا کا صرف اکیب دن باقی رہ جائے کا تو اللہ تعالیٰ  
دن کو ملک کرے گا جن کا اس دن سے ۱۴ سو سال پہلے کامیابی داد شام کا فتنہ ۱۷

بلوہاردن عبدالحی نے کہا میں وہ سب بن غبار کو حج کے زمانے میں لا، میں نے آپ کی خدمت میں یہ حدیث پڑیں کہ آپ نے کہا جب مر لئے کی قوم نعمان میں مبتلا ہوگی۔ انہوں نے بھروسے کو خدا نبایلیا۔ موسمے پر یہ بڑی گزری۔ اللہ نے کہا اسے موسلی المدار سے پہنچ جو بنی تھے ان کی قوم نعمان میں مبتلا ہوئی تھی۔ نیز عصر قبصت احمدؓ کا آپ کے پیدائش پر فتحہ پہنچ گا، حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ن کے کلام کو احمدؓ کی ادارے کے ایک آدمی کے ذریعے درست کر دے گا۔ وہ مددی ہوں گے۔

ابوالقاسم ہے۔ آپ آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ آپ کی والدہ کو رحم کہا جاتا ہے۔ آپ کے سر پر باری ہو گا۔ جو سرج سے آپ پر سایہ کر کے کام آپ کے پاس رہے گا جلد آپ جائیں گے۔ نصیح زبان سے امداد دے کا بیرہ نہدی ہیں اس کی پیروی کرو۔ سلام اللہ علیہ،  
باقیہالیں احادیث کو جو کو اتفاق ہے جو کیا ہے و اسی کتاب میں ان احادیث کے ضمن میں ذکر ہے  
ابوالعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد مجتبی شافعی صاحب کتاب الفتاویٰ المطاب و الفتاویٰ کتاب البیان  
فی اخبار صاحب زبان نے بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔  
موقوف کتاب بینا بیح المورۃ لذی الفرقہ نے ان احادیث میں سے اس حدیث کو بیان کیا ہے  
جو اس کتاب میں بیان نہیں کی گئی۔

ابن القمی کوئی نے اپنی کتاب الفتوح میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہ طائفان  
کے سرے نیکست ہے، اللہ تعالیٰ کی کامیں ہیں جو سرنے اور چاندی کی نہیں ہیں لیکن ماں ہر وقت مرد ہو گے  
وہ اللہ تعالیٰ کو اس کی پری محنت کے ساتھ جانتے ہیں، وہ لوگ مددی سلام اللہ علیہ کے الفصار ہی  
جو آخری زمانے میں ہوں گے  
کتب مقل الدوڑیں حسن بی علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر نہدی کھڑے ہوں گے تو لوگ  
ایسا کام کر کریں گے کہ وہ اللہ لوگوں کے پاس جماں ہونے کی حالت میں واپس آئیں گے۔ وہ لوگ آپ  
کو سیخ کیرو خیال کریں گے۔

کتاب الفتن تولف حافظ ابوالجند اللہ التعمیم بن حماد میں ابوسعید خدرا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا  
ہم میں نہدی پیروں والوں کے دیکھے علیی بی مریم ناز پڑھیں گے۔  
کتاب عزال جواب احمدی کی تائیفہ کردہ ہے۔ اپنا سند یہم الدوری تک لے جاؤ بیان کرتے  
ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، اپنی آئیں میں الیک غارہ ہے اسی حضرت پرے علیہ السلام کی الاوح کا ملک ہو جو ہے  
جو شر قیامتی میزبانی بادی وہاں سے گزنا ہے لزان الواح کے سکل کی بڑت اس بادل کو لپٹ جاتی ہے،  
اس وقت تک وہ اور مانیں ختم نہ ہوں گی جب تک ان الواح کا ماںک میرے اہل بیت کا ایک اُنہی  
نہ ہوے کا جوزیں کو عمل والغفات سے بھروسے لاءماً جو طرح فہلم و سقہ سے بھری ہوئی ہو گی۔

ابوالعبداللہ محمد بن علی علوی کی کتاب فضل الکوفہ میں ابوسعید خدرا سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے  
فریبا، حضرت نہدی میات یا دریمال حکومت کریں گے۔ تمام لوگوں سے زیادہ نیک جنت کو ذکر کے رہنے  
دا لے ہوں گے؟

وہ اسلام کو غالب کرے گا، اللہ اپنے وعدے کی خلاف نہیں کرنا وہ جلد حساب لینے والا ہے۔  
ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ قریبان نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تمارے دو بارہ حمد کے وقت قیام  
اُدیٰ تقلیب ہو گے وہ تمام خلیفہ کے میٹے ہوں گے۔ بھر خلافت کسی کو نہیں ہے گی۔ پھر سیاہ  
خلیفہ مشرق کی جانب سے آئیں گے وہ ان کا اسیانقل کریں گے کہ اسی قوم جو تقلیب نہیں ہوگی۔ پھر اللہ کا خلیفہ  
نہدیٰ تشریف بدلائیں گے جب تک اس کے متعلق سنو نہیں کہ حضرت میں حاضر ہو جاؤ۔ آپ کی بیت کو دیکھو کہ وہ  
اللہ کے خلیفہ نہدی ہیں۔

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ قریبان نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا مشرق کی جانب سے سیاہ خلیفہ آئیں  
گے۔ ان کے دل رہے کے ہوں گے جو شخص ان کے متعلق ہے ان کی حضرت میں حاضر ہو جائے۔ الچ پر  
پھٹکنے کے بل حلیل کیوں نہ جانا پڑے؟

ان میں ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ بنے رسول اللہ کی خدمت میں ورنی کیا بار رسول اللہ  
کی بآہل محمد کا نہدی ہم میں سے ہو گا؟ یا ہمارے غیر میں سے ہو گا؟ فرمایا کہم میں سے ہو گا جس کے فریضہ میں اتفاق  
پذیر ہو گا، جس طرح ہمارے ملک میں سے ہو گا، جس طرح ہمارے ذمیہ لوگوں نے ہر کس سے مخاطب  
کی بھتی اسی طرح آپ کے ذریعہ نفقة سے نجات حاصل کریں گے۔ نہنکی دشمنی کے بعد اہل تعالیٰ ان کے لئے  
کو حجرہ دے گا اسی طرح ان کے دلوں کو شرک کی دشمنی کے بعد جو رہیا تھا۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہم میں سے وہ نہدی پیدا  
ہو گا، جس کے سچھے علیی بی مریم ناز پڑھیں گے۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا علیی بی مریم  
اُتریں کے اور کہیں کے تمہارے امیر نہدی ہیں۔ حضرت مددی فرمائیں گے اپنے تشریف لائیں میں ناز پڑھائیں  
حضرت علیی بیں کے نہیں تمہارا بعض لعفن کا امیر ہے۔ وہ اللہ کی طرف سے اس امت کو بزرگی حاصل  
ہو گی۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ان خشاب نے کہا ہمیں حنفی بن مرسن نے حدیث بیان کی اس  
سے کہا ہمیں یہ رے باپنے حدیث بیان کی دہلی رضا بن مرٹے کاظم سے روایت کرتے ہیں، خلف صاریح ہاجو  
امام حسن بن غسلکی کی اولادیں سے ہیں جو صاحب الزمان ہیں۔ وہ مددی سلام اللہ علیہم ہیں۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے ان خشاب نے کہا کہ بھے ابوالقاسم طاہر بن مارون بن روسے کاظم نے  
حدیث بیان کی ہے۔ وہ اپنے باب سے آپ کا باب آپ کے دادا سے، اس نے کہا میرے افاج چھوپنے کو  
نے کہا، خلف صاریح میرے فرزندوں میں سے وہ امام نہدی ہیں آپ کا نام محمد ہے۔ آپ کی بیت

الْمَحْوُلُ بِرَشْقِهِ أَوْ تَرْبِكَ لِتَذْيِنَ كَوْضُجَ كَرْسِيَّهُ لَهُ.

رجحت استاد جامیون عبدالمنان الفاروقی بے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی یہ رے فرزند سے پیدا ہوا اس کا نام میرے نام پر ہوا۔ اس کی کیفیت میری کیفیت پر ہوئی۔ قدم لرگوں سے خلقت اور خلق کے لحاظ سے میرے مشاہدہ کو اپنے لئے غائب اور حیرت برکھیں ہیں تو یہ گواہ کو جائیں گی۔ پھر اپنے شہب شاہی کی مانند تشریفیت لائیں گے۔ زمین کو عدل والاصفات سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح دلکش بھر سے بھری ہوئی ہوئکے۔

و بحث استاد ابو جعفر نام بھا قرآن علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے نوچیری ہے جس سے بیرے اہل بیت کے قائم کے زبانہ کو پیدا۔ اپنی استادی پر اپنے کے عقیب کے زمانہ میں آپ کے قیام سے پہنچا قائم رہا۔ وہ اپنے درستون کو درست اور پسے دشمنوں کو دشمن سکھے گا۔ وہ میرے دشمنوں میں سے اور بیر کی بروت خالیوں میں اور نیک انسان کے روزہ نیکی امانت پر بکار رکھو تو

و بحث استاد امام جعفر صادق بن فضیلہ نے اپنے کے اہل سے وہ حضرت امیر المؤمنین سلام اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکابر کو اسی طبق میں فرمایا اس کی حضرت کے نازدیک ایک بزرگ فراخ نے حضور اپنے دوں انکھوں کو پورے رہیے لئے اصحاب کا نئے چشم رہے سکتا تھا وہ براحت

حضرت سیدنا سید کے فرزند ہو اسی کے بھائی یوسف امام اور امام کے فرزند ہو امام کے بھائی احمد، تم خود حجت ہو، حجت کے بھائی اور اعمام فرجی کے باب ہو، انہیں ایک کتاب نامہ ہے۔

کتاب المناقب ہی ہے کہ سیدنا محمد بن علی نے حدیث بیان کی اس نامہ کا بھجے بیرے چاہیں علیہ السلام

نے حدیث بیان کی حمدناصر بن ابی عبد اللہ التبری سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن علی فرمی کہ ابن سلیمان سے علیہ السلام کا ذیخرہ نہ کرتے ہوئے گئے۔

و بحث استاد امیر المؤمنین سلام اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی یہ رے فرزند سے پیدا ہوا اس کا نام میرے نام پر اس کی کیفیت میری کیفیت پر ہوئی۔ اور خلق سے مرا خلق اور لوگوں سے زیادہ مشاہدہ کو اپنے لئے غائب اور حیرت ہوئی۔ حتیٰ کہ لوگ پہنچے دین سے گواہ ہو جائیں گے۔ اس وقت وہ شہب شاہی کی مانند تشریفیت لائیں گے اپنے علیہ السلام کا ذیخرہ ساتھ لائیں گے زمین کو عدل والاصفات سے اس طرح بھر دیں گے جس قدر دنلکم دستم سے بھری ہوئی ہوئی۔

اسی کا استاد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل عمارت انتشار

اپنی کتاب الجرح والتعديل میں مارطین ابوسعید خدراوی سے روایت کرتے ہیں کہ بنی صالح التسلیہ والہم وسلم حضرت بیار پر لگتے تھے اپنے کی خدمت میں جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا حاضر ہوئی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور دھما، جبکہ سیدنا علیہ السلام نے حضور امیر المؤمنین کو ملاحظہ کیا تو اپنے نواسے گلگیر ہو گئیں۔ وہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیرت کے شانے پر باقاعدہ اور فرمایا اس است کا ہے اسی کا نہیں اس سے پیدا ہوا

سلام اللہ علیہم۔

کبھی نے کہ فرزندی نے حدیث کو لکھ کر اپنے بیان کا نام پر باب کے نام پر لکھنی کیا، لیوہا تو نے محظی روایات الحفاظۃ ثقافت میں لفظ الاخبار میں اپنے لکھنے پا باب کا نام پر ہے باب اللہ نام پر لکھ کر ہے جس شخص نے اس بات کو روایت کیا کہ بیرے باب کا نام اپنے کے باب کے نام پر ہے بیرونیات یا دہ بے اخطب خطبہ رخوارہ مٹاہ۔

موقوفہ ابن الحمد خارزی کی کتاب المذاقب میں سیم بن قيس، علیہ السلام فارسی سے معاشر کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا احسین بن علی، حضرت کے نازدیک ایک بزرگ فراخ نے حضور اپنے دوں انکھوں کو پورے رہیے لئے اصحاب کا نئے چشم رہے سکتا تھا وہ براحت

حضرت سیدنا سید کے فرزند ہو اسی کے بھائی یوسف امام اور امام کے فرزند ہو امام کے بھائی احمد، تم خود حجت ہو، حجت کے بھائی اور اعمام فرجی کے باب ہو، انہیں ایک کتاب نامہ ہے۔

کتاب المناقب ہی ہے کہ سیدنا محمد بن علی نے حدیث بیان کی اس نامہ کا بھجے بیرے چاہیں علیہ السلام

نے حدیث بیان کی حمدناصر بن ابی عبد اللہ التبری سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن علی فرمی کہ ابن سلیمان سے علیہ السلام کا ذیخرہ اور فرزند اپنے کے اہل سے وہ امام حیدر ہے اپنے علی بن حسین سے احسین علیہ السلام کا ذیخرہ

عفیف بن عمرہ الاجر شبلی سے وہ امام حیدر ہے اپنے اپنے بیان کی حسین سے احسین علیہ السلام کا ذیخرہ

سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپنے نے بھجے بیان کے ناؤ پر بھجا رہا اور بھجے فرمایا۔ حسین بالله تعالیٰ نے بیرونی صلب سے زخم کو جٹا ہے ان کا فرش

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قدم کے قام مزرات اور فضل بیان کے نزدیک برا بیر ہیں۔

مناقب میں ہے کہ سیدنا محمد بن زید ایک عطار نے حدیث بیان کی اس نے کہا بھجے بیرے باب محمد بن علی الجراح

نے حدیث بیان کی وہ ابواحمداد زید ازدی سے وہ بیان کی عنوان سے وہ ثابت بن دینار سے وہ امام زین العابدین علیہ السلام کے ایک ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر المؤمنین

علیہ السلام کا ذیخرہ ساتھ لائیں گے اس وقت وہ شہب شاہی کی مانند تشریفیت لائیں گے وہ اپنے باب سیدنا احمد حسین سے وہ اپنے اسے علیہ السلام کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر المؤمنین

اسے علیہ السلام کے ساتھ روایت کرنے کی وجہ پر گے اسی پر فرمایا فرجی قلم (جبل اللہ فرجی ہو گئی)، اپنے دو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے

محض وہ ہے۔ آپ کے اہل کے سوا اور دوں سے اس کو چھپا رکھا ہے، جابر جعفری نے کہا: جب جابر بن عبد اللہ انضاری امام علی بن حسین سلام اللہ علیہم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ناگاہ محمد بن علی اپنی عورتوں کے اہل سے نکلے، جابر نے آپ کی خدمت میں عرض کیا اے میرے آقا، آپ کے نام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جب میرے عجیبی میں کے نام ہوں گے اور آپ کے ذمہ دشمن قدر دظم اور جزے سے بھری ہوں گی۔

ظاہر ہوں گے تو نہیں کار عذل و انصاف سے: اس تقدیر بھروسی کے حسن قدر دظم اور جزے سے بھری ہوں گی۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ تشریف اور زیر بنا کر بھیجا اسی کی نیت کے زادہ میں آپ کی اہامت کے قول پر ثابت قدم رہئے داںے کبریٰ اخیر سے نیادہ خوبیت مانے ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر جابر بن عبد اللہ انضاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے نزد قائم الیک عرصہ تک غائب رہیں گے۔

فرمایا میرے رب کی فرمایا ہو گا: تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے بھیجا کرے گا اور کافرین کو مطاہیکا۔

اسے جابر اللہ کے امریں سے ایک امر اللہ کے راز میں سے ایک راز جو اللہ کے بندی سے لپٹا ہے، جسچہ آپ کے بارے میں شک سے بچنا چاہیتے، اللہ تعالیٰ کے امریں شک کر جو ہے،

**اللہ تعالیٰ کے قول ان تقول نفس ياحسرتی على ما فطرتت في جنب الله و  
ان كنت من الساخرين عمر بيتساءلون عن النبا العظيم هم فيه مختلفون**

**کی تفسیر اور حضرت علیہ السلام کا کلام؟**

مناقب میں الیصریر امام حجت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی سلام اللہ علیہ نے اپنے خطبیں فرمایا، میں ہادی ہوں، میں محمدی ہوں، میں یتامی اور مساکین کا باب ہوں، ببرہ عورتوں کا شوہر ہوں، اہم کردار کا طبقہ ہوں، ہر خلافت کا امن ہوں۔ میں وہنیں کا جنت کی طرف کا ہوں، میں جنہیں ہوتیں ہوں۔ میں عودۃ الوئی ہوں، میں پیغمبر کا لکھہ ہوں، میں عین اللہ ہوں، میں باب اللہ ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی سماں ہوں، میں وہ جب اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہے، ان تقول نفس ياحسرتی ما فطرت من جنب الله میں اللہ کا وہ یا تھا ہوں جو اس کے بستدوں پر راست اور منفعت کی وجہ سے کھلا رہا ہے، میں باب حظر ہوں، جس شخص نے مجھے جانا، اور بھرے حق کو پھاہا، اس نے اپنے رب کو پھاجانا، میں اللہ کی زمین میں اس کے نہ کا وہی ہوں، اس کی خشونت پر اس کی محنت ہوں، اس براحت کا وہ شخص ملکہ ہو کا جو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو درکرنے والا ہو گا۔

علی بن سید اس آیت کے بارے میں امام مؤمنی کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

فرج ہو گا۔ یعنی فرج کا منتظر ہو گا، جو ظہور مهدی سلام اللہ علیہ کے ساتھ ہو گا۔

رجذف اسناد، اہن عجیس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اعلیٰ

میرے عجیبی میں کے نام ہوں گے اور آپ کے ذمہ دشمن قدر دظم اور جزے سے بھری ہوں گی۔ آپ جب ظاہر ہوں گے تو نہیں کار عذل و انصاف سے: اس تقدیر بھروسی کے حسن قدر دظم اور جزے سے بھری ہوں گی۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ تشریف اور زیر بنا کر بھیجا اسی کی نیت کے زادہ میں آپ کی اہامت کے قول پر ثابت قدم رہئے داںے کبریٰ اخیر سے نیادہ خوبیت مانے ہوں گے۔ آپ کی خدمت میں کھڑے ہو کر جابر بن عبد اللہ انضاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے نزد قائم الیک عرصہ تک غائب رہیں گے۔

فرمایا میرے رب کی فرمایا ہو گا: تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے بھیجا کرے گا اور کافرین کو مطاہیکا۔

اسے جابر اللہ کے امریں سے ایک امر اللہ کے راز میں سے ایک راز جو اللہ کے بندی سے لپٹا ہے، جسچہ آپ کے بارے میں شک سے بچنا چاہیتے، اللہ تعالیٰ کے امریں شک کر جو ہے،

رجذف اسناد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی ایمان لوگوں سے عجب ایمان طالی اور پڑے لیقین والی وہ قوم ہوگی جو آخری زمانے میں ہو گی۔ جہوں نے بنی کو نہیں پایا ہو گا، اور ان لوگوں سے محبت پر شیدہ ہو گی۔ جو ایمان سیاسی پر لاپیں گے جو سفیدی پر ہو گی، یعنی ان احادیث پر ایمان لاپیں گے جو کاغذ پر کھلی ہوں گی۔

رجذف اسناد، جابر بن زید جعفری نے کہا ہے کہ جابر بن عبد اللہ انضاری کو فرلتے ہوئے سُنَا كَمْ جَهَنَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہنے جابر میرے اوصیا اور مددوں کے امام میرے بعد جو ہوں گے، اول ان میں علی ہے۔ پھر حسن پیر حسین، پھر علی بن حسین پھر محمد بن علی معاودت باقر، اسے جابر عنقیب تم اس کو پاہے گے، حبیب تم اس کو پاہ تو اس کو میرا سلام کہنا۔ پھر عفرون حبیب بن محمد ہوں گے۔ پھر مر لے جس جھنم ہوں گے۔ پھر علی بن موسیٰ ہوں گے پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی ہوں گے، پھر قم ہوں گے۔ اس کا نام میرے نام پر اس کی کنیت پر ہوگی، محمد حسن بن علی ہوں گے۔ وہ میں جو اپنے ادبیتے ایک عصیتی عصیب پر جایہں گے، آپ کی اہامت کے قول پر شخص ثابت قدم رہے گا۔ جس کے قلب کا متحان اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہو گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک آپ کے زادہ عصیت میں کوئی فائدہ حاصل کرو گا، فرمایا ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نہیت کے ساتھ موجودت کی، وہ لوگ آپ کی عصیت پر ایک آپ کی ولایت کے نور کی طرز سے اس طرح فائدہ اٹھائیں گے جس طرح سورج کو باطل چھپا لیتا ہے تو لوگ سورج کی روشنی سے فائدہ الحاصلتے ہیں، ایسا بات اللہ کے راز میں پر شیدہ ہے۔ اللہ کے علمیں

تھے؟ فرمایا وہ نثار سے بھائی حضرت علیہ السلام میں اور میں ان کو جانتا ہوں۔

## باب ۹۶

علیسی بن مریم علیہما السلام کا فضل صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وسلم کی نبوت کی لثارات اور اپ کے  
وصی علی کرم اللہ وجہ کا ذکر، آپ کا مہدی مسلم المط علیہما کا ذکر کنا — اور آپ کا خطبہ

شرح فتح البانۃ میں تحریر ہے کہ نصر بن مراجم کے کتاب صفحیں میں ذکر کیا ہے کہ یعنی عبد العزیز بن سبا  
نے حدیث بیان کی اس نے یہاں عین جبیب بن الیثابت نے حدیث بیان کی اس نے یہاں عین سعید بن سعیدی نے  
حدیث بیان کی جو عقیصیا کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے کہا کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے سفر شام  
میں آپ کے ساتھ تھا۔ جب ہم لوگ کو فریضت پر اس سواد کی جانب سے پہنچ گئے تو لوگوں کو یہاں لگ  
گئی۔ حضرت علی ہمارے ساتھ تشریعت کے چھے حصے کہ یہیں ایک پتھر کے پاس سے آئے آپ نے زین پر  
فرب کیا۔ یہیں اس پتھر کے کھڑائی کا حکم دیا، ہم نے اس کو کھاڑیا، اس نے پانی نکل پڑا۔ لوگوں نے پانی  
پیا اور سیراب ہر لگے پتھر اپ نے ہیں کھم دیا، ہم نے اس پتھر کو پانی پر رُخاع پ ریا، حضرت لوگوں کے ساتھ جل  
پڑے۔ جب مخواڑا سا پڑے تو حضرت علی نے فرمایا کی تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جو اس پانی کی جگہ کو جانتا ہو؟  
جس حجک سے تھے اس کو پیا ہے، انہوں نے کہا ہاں! اسے امیر المؤمنین، حضرت نے فرمایا اس جگہ علیو  
ہم میں سے لوگ مواری ہو کر اور پیدی حالت میں چل پڑے، آخوند کارہم اسی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں ہم نے پتھر دیا  
تھا، ہم نے پتھر کو توشی کیلیں لیں ہم نے اس کو نہ پایا۔ پھر ہم ایک گرجے کی طرف پڑے جو ہم میں سے قریب  
تھا۔ ہم نے ان لوگوں سے سوال کیا کہ یہ پانی کہاں گیا ہے جو تمارے پاس موجود تھا، انہوں نے کہا ہمارے  
قریب کوئی پانی نہیں ہے اس نے کہا کہ ہم نے تاریخ پانی کو پیا ہے، انہوں نے کہا کیا تم نے اس سے پانی پیا ہے؟  
ام نے کہا ہاں! جگہ کے زمین نے کہا خدا تعالیٰ قسم یہ رک جاؤ اس پانی سے بنائے ہے، اس پانی کو نہیں کاہوں ظاہر کر لیا  
پھر حضرت ہمارے ساتھ پہنچ پڑے، ہم لوگ رک کے مقام پر وادی ہوئے، جب علی کرم اللہ وجہ رک میں اترے  
تو ایک ایسی جگہ پر اترے جس کو لٹھا جاتا تھا۔ وہاں ایک راہب اپنے گروہ سے نکلا، علی کرم اللہ وجہ کی خدمت  
میں عرض کیا، ہم لوگوں کے پاس ایک کتاب موجود ہے جس کو ہم نے درستہ، اپنے ابا، سے پایا ہے جس کو حضرت  
علیسی بن مریم علیہما السلام کے احباب نے تحریر کیا ہے جس کو حضرت علیہما نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کھوایا تھا

جب اندھا بیرالمذین علی ہیں۔ آپ کے بعد ادھیا ملکہ منزالت پر فائز ہونے والے ہیں، بر اسرار کے آخری  
حمدی سلام اللہ علیہم ملت جاگرختم بوجہ کا

عبد الرحمن بن کثیر نے کہا ہے کہ ملکہ امام حجۃ صادر عبید اللہ علیہ السلام کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے  
متعلق سوال کی عمر تقبیلہ دون ہیں النبی العظیم الدی همینہ مختلفون اور میں نے آپ  
سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے متعلق بھی دریافت کیا ہنا کل الراہیۃ لله الحق، فرمایا ولات  
امیر المؤمنین علی سلام اللہ علیہم رفعہ اپنے فرمانے تھے، تجویز سے اللہ کی کوئی خبر بڑی نہیں ہے، نہ اللہ کی  
کوئی آیت تجویز سے پڑی ہے۔

امام محمد فخر اور امام رضا علیہما السلام سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے؟

یا سرکار امام علی رضا سے آپ اپنے باپ سے وہ حضرات رسول اللہ علیہ وسلم  
والاکمل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی اتم اللہ کی محبت، ہر اتم اللہ کا دردار ہو، تم  
اللہ کی طرف راستہ موائم بناء علیم بڑھی خبر ہو، تم سبودھار است ہو، تم مثل اعلیٰ سوتھم الحسین ہو، اعلیٰ علیہم  
بوا خیر الصیمین ہو اور سبیدا الصدقین ہو اے علی اتم فاروق، علیم ہو، اتم صدیق، ابرہ ہو، یتزاہہ میراگڑہ  
سیراگڑہ اللہ کا گردہ ہے ایتھے وہیں کا گردہ سیطان کا گردہ ہے؟

یحییٰ بن سعید بنی امام علی رضا سے آپ اپنے باپ سے وہ حضرات علی بن ابی طالب علیہما السلام سے ملت  
کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک راستہ پر چل رہا تھا۔ اسی دروازہ میں ایک بائشیہ  
ملائکی دارالحکم دلائکا، اس نے رسول اللہ علیہ وسلم اور آپ کو رحم جائیکا، پھر سری طرف متوجہ  
ہوا، اور کہا اے چوتھے خلیفہ قم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور برکتی نازل ہوں، اس نے کہا یا رسول اللہ کی الیاہ ہو  
والانہیں ہے، ڈا آپ نے فرمایا ہاں! پھر اپنے حلقے لگانے لگے، ہم نے فرش کیا یا رسول اللہ کی رائی شیخ کی بات کا کیا  
مطلوب ہے اور آپ نے ہم اس کی تقدیم کی کے، فرمایا تم کے ہر ارادت اللہ تعالیٰ کا حمد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے  
اپنی کتاب میں کہا فی الاصح خلیفہ اور کہا یا دادا دانا جھالتک خلیفہ فی الارض  
اور حبیب رسول کی حملہ بت کرتے ہوئے کہ حبیب کہاروں کے لئے کہا تھا اخلفی فی قومی داصلیا یہ  
اسی وقت کی بات ہے حبیب رسول نے ہاروں کو دینا خلیفہ بنا لیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہم دادا من اللہ  
دعا من له الی الناس بیرون انجاہ الاکبر (اے علی)، تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے سبلغ تھے، قم  
میرے وصی ہو ارملہ کو مجھ سے دہنرلت حاصل ہے جو ہاروں کو موتی سے حاصل تھی، مکرمی سے بعد کلہ بنی  
بنیسی ہر کام پر تھے خلیفہ، ہر کام سے شیعے اسی طبق کا جو جن میں نے کہا ایسی نے دھن کیا یہ کوئی حلاج

امت اخفوت کے بعد اختلاف میں پڑ جائے گی کہ نزل سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسی امت کا اختلاف قیامت تک جاری رہتے گا ملک ظہور صدری سلام اللہ علیہ و آله و سلم کے ساتھ ختم ہو جائے گا۔

ریجفت انساد، امام حبیر صادق اپنے ابا علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین سلام اللہ علیہم سے اپنے پہلے خطبہ میں جو مدحیہ میں اپنی خلافت کے نزد میں ارشاد فرمایا تھا کہ بخوار! میری عترت کے نیک لوگ، میری جو طے کے پاکروہ لوگ، بچپن میں تمام لوگوں سے زیادہ عالمگرد بڑے ہونے کے درست زیادہ علم باسے ہوتے ہیں۔

خبار! اہم اہل بیت ہیں۔ اللہ کے علم سے ہمارا علم باخوبی ہے۔ اللہ کے حکم سے ہمارا حکم ہوتا ہے۔

امام حبیر صادق کے فرمان میں ہے کہ اگر تم ہمارے آثار میں پیروی کر دے تو ہمارے نصائر سے ہاتھیت پاک کے الگ نے المیاء کیا تو ہمارے ہاتھوں کے ساتھ تینیں اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے گو۔ ہمارے ساتھ حق کا حجہ ڈالے ہو جی نے اس کی پیروی کی وہ مل گیا جو اس سے پہچھے رہا عزیز ہو گیا۔ جب رار ہماری پیروی سے ہر کوئی کی صحیحی کا بدلہ لیا جائے گا۔ ہماری وجہ سے ہماری گذلان سے ذلت کی کسری نکال دی جائیں گے۔ ہماری وجہ سے ہر کوئی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کھولا۔ اذکر ہمارے ذریعے اور ہماری وجہ سے خشم کے گارڈ کر ہماری وجہ سے۔ اپ کے قول کہ ہماری وجہ سے اللہ نے کھولا اور نہ ہماری وجہ سے۔ یہ حضرت ہدی کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ سلام اللہ علیہ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا۔ اپنے بنی کے اہل بیت کی طرف دیکھو اگر وہ بیٹوں جانیں تو مدد ہو جاؤ۔ مگر وہ تم سے اولاد طلب کریں تو ان کی اولاد کرو۔ اللہ تعالیٰ فتنتے کو ہیرے سے اہل بیت کے اکب اوری کے ذریعے دور کرے گا، میرے مان باپ بہترین لوندی کے فرزند پرستہ بان ہوں۔ لوگ صرف اس کی تواریخ سے بادل خواستہ اطاعت کریں گے۔ حقیقت کوئی نہیں گے، اگر یہ شخص فاطمہ کے فرزند سے پیدا ہوتا تو اُنہوں پر رحم کرتا۔ جہاں جانیں گے پکڑوے جانیں گے اور قتل کر دیئے جائیں گے۔

وہ کتاب میں اپ کی خدمت میں پیش کرنا ہوگا۔ حضرت نے فرمایا ہاں، امام بنتے کتاب کو پڑھا جس کا عربی ترجمہ یہ ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جو کوئی نیکی کی سوکیا جو کوئی سقدر کیا اس کو لکھا، میں ان پر دھول میں سے امیک رسول کو پیختے مالا ہوں۔ جو ان کتاب اور حکمت کی تعلیم دے کا ارادہ وہ ان کو اللہ کے راستے کی رہنمائی کرے گا۔ نہ وہ درست، اور بدیگو ہوں گے فلاخاب فی الالات ابرانی کا جبل بران نیس دین گے بیان عافت اور درگزر کر دیں گے۔ اس کی است حمد کرنے والی ہو رہی۔ اللہ کی حمد ہر وقت کریں سمجھا اور ہر چیز پر ادا ارتے وقت حمد کریں گے۔ ان کی زبان پر تکیر انتہیں اور سیمیج کی آواز جاری ہو گی جو شخص اس سے دیشنی کرے گا اللہ اس پر اس کی مدواری کے۔ جس مذکور اللہ جاہے الہ اس کی است آپ کے بعد اختلاف میں پڑھ جائے گی۔ امیک آدمی جو اس بنی کادوس ہو کا۔ اور اس کی است کا صلح ہو گا دییائے فرات کے لئے سے گز رہے گا۔ وہ لوگوں کو سیکی کا حکم دے کا اور ہر ہی بات سے غیر کرے گا۔ حقیقت کے ماتلوں فیصلہ کرے گا۔ دنیا اس کے نزدیک ریت سے نیوارہ اسماں ہو گی جس کو ہراں میں فاقی رہتی ہے، مرست اس کے نزدیک پیاسے کے پان پینے سے یہو اہمان ہو گی۔ بلاہ اور باطن دونوں صورتوں میں اللہ کا خون کرے گا، است کو صحت کرے گا۔ اللہ کا رام نے لامستے کی لامستے نہیں ڈرے گا۔ ان باد والوں میں سے جو اللہ کی راہ میں لامستے نہیں کی لامستے کی لامستے نہیں ڈرے گا۔

شخص اس نی کو یا یہ دو اچھے ایمان لائے اس کا ثواب میری رضا مندی اور حبنت ہو گی۔ جو شخص اس صالح بندے کو پیاسے اس کی مدد کرے۔ آپ کے ساتھ قتل ہنرنا شادست ہو گا۔ پھر اس پاپ پر اسلام نہیں ایسا۔ پھر کہیں ایسا آپ کا مصاحب ہوں آپ کو نہیں چھوڑ دیں گا۔ حقیقت کو مجھ کو مجھی رہتا ہے۔

پہنچے جو آپ کو پہنچے ہی، علم کرم اللہ وجہ رہ پڑے افریما اللہ کا حمد ہے۔ جس کے نزدیک میں جو لاہو انہیں ہوں۔ حمد کے اس اللہ کا جس نے مجھے اپنے بنی کے ساتھ یاد رکھا، میری خان کو اب رار کی کتب میں تحریر کی۔ حضرت کے ساتھ راہب چلا، امیر المؤمنین کے ساتھ کھانا اٹھانا لھا۔ اور روزگر سبکرنا لھا۔ حقیقت کو نہیں کی لڑائی میں کشیدہ رہ گیا۔ جب لوگوں نے نکل کر اپنے مقابر میں کو دفن کرنا شروع کیا تو اسیز مسلمانین نے فرمایا اس روایت کو نلاش کرو، جب اس کو پایا گیا تو اس کو دفن کر دیں گے۔ فرمایا یہ اس اہل بیت میں تھا۔ آپ نے اس کی منفعت کے ملنے کی دفعہ دیا تھا۔ اس حدیث کو حضرت مرحوم نے بھی کتاب صفحیں میں روایت کیا ہے۔ بولنے کہتا ہے کہ

وہ اس کو چھوڑ دیتا مگر لوگوں کو علم ہونا کل جیز انہوں نے اس سے سُنی ہے تو وہ اس کو چھوڑ رہیتے ۔ آخوندی پر حق احمدی وہ سے جو اللہ اکابر کے رسول پر کسی عذر اس کی وجہ سے چھوٹ نہیں بلکہ اللہ سے ڈرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقطیع اس نہ ہے۔ وہ وہیں میں گرفتار نہیں ہے بلکہ جیز کو سنائے اس کو پوری طرح یاد رکھا ہے وہ اس حدیث کو اسی طرح لاتھے جس طرح اس نے ہم خدا کے لئے اس کو یاد رکھا ہے، اس میں زیارت کرتا ہے زکی، اس نے ناسخ کیا یاد رکھا اور اس پر عمل کیا اور منہج کو یاد رکھا سیکھ رکھا کرنے سے اس سے اللہ رحماء خاص و عام کو جانتا ہے، ہر جیز کو اس کی جگہ پر رکھا ہے۔ حکم اور قضاۓ پر کوچنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی روشنیں ہیں۔ کلام خاص اور کلام عام۔ اس نے رسول اللہ کے نامہ میں آپ پر جھوٹ ماندھا گیا، اپنے کھڑے پر کر خطبہ میں ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان پر چھوٹ باندھا اس کو چاہیے کہ اپنا حکما نہ ہشمیں بناتے۔ تمارے پاس حدیث بیان کرنے والے چار شخص ہوں گے۔ ان میں پانچوں آدمی ہیں، وہاں ایک منافق ہو رکھ جو بیان کو خالہ کرتا ہو گا۔ اور اسلام کے ساتھ یعنی اس باست کو نہ گناہ اور ہر ہنچ تصور نہیں کرتا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان پر چھوٹ باندھا ہو گا، لگر لوگوں کو اس باست کا علم ہوتا کہ وہ منافق ہے، جھوٹا ہے تو وہ اس کی حدیث کو قبول نہ کرتے اور وہ اس کی باست کی تصدیق نہ کرتے۔ لیکن ان لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی زنجیست بیان کرتے ہیں۔ اور ان دو گروہ کو اپنے رہنمائی کے متعلق

## باب ۹۸

ان اربعہ اور مناجات کا وار و کن احوال مام زین العابدین کی کتاب صحیفہ کا ملہ میں موجود ہیں جو اہل بیت طیبین سلام اللہ علیہم کا نہ لودھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم

تمام تعریفیں اس خدا کے دلستھے ہیں جو سب سے پہلا ہے، اس سے پہلے کوئی نہیں ہوا، سب سے پہلے

کہ صحیفہ کا ملکی دعائیں کا ترجیح فولانا سید محمد باریں صاحب اعلیٰ اللہ مقام ترکے ترجمہ سے لیا گیا ہے۔ صاحب اکتب نے

## باب ۹

احادیث صحیحہ کی تیزی میں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کا کلام دارد کہ

نئے المبالغہ میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی سلام اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حمل کیا جو اختلاف بزرگی بنت پر لوگوں کے دریافت موجود ہیں، اعلیٰ اللہ مقام نے ذیلیاً لوگوں کے ماقول میں حسن، بالطل، صدق، کذب، ناسخ، منسوخ، عام، خاص، حکم، مشابہ، حفظ اور ہم موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامہ میں آپ پر جھوٹ ماندھا گیا، اپنے کھڑے پر کر خطبہ میں ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان پر چھوٹ باندھا اس کو چاہیے کہ اپنا حکما نہ ہشمیں بناتے۔ تمارے پاس حدیث بیان کرنے والے چار شخص کرتا ہو گا۔ ان میں پانچوں آدمی ہیں، وہاں ایک منافق ہو رکھ جو بیان کو خالہ کرتا ہو گا۔ اور اسلام کے ساتھ یعنی اس باست کو نہ گناہ اور ہر ہنچ تصور نہیں کرتا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان پر چھوٹ باندھا ہو گا، لگر لوگوں کو اس باست کا علم ہوتا کہ وہ منافق ہے، جھوٹا ہے تو وہ اس کی حدیث کو قبول نہ کرتے اور وہ اس کی تصدیق نہ کرتے۔ لیکن ان لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی زنجیست بیان کرتے ہیں۔ جان پر چھوٹ کر لیتا ایک وحہ ہے جس کو اسی طرح بیان کرتے ہیں اور ان دو گروہ کو اپنے ردایات میں زنجیست بیان کرتے ہیں۔

سب کی احتیاج کے دروازے بند کئے۔ یعنی اس کی حد کی طاقت نہیں رکھتے اگر ہم اس کا شکر ادا کر سکتے ہیں اور تمام تعریفیں خال تعالیٰ کے لئے ہیں پھر تمام اس تعریف کے جو اس نہایت مغرب فرشتوں اور بزرگ ترین مخلوقات نے اور اس کے پسندیدہ حمد کرنے والوں نے کی ہیں۔ ایسی تعریفیں جو تمام تعریفوں سے بڑھو یا ہیچے ہمارا پورا دکارا ہیں تم خلقت سے بڑھا گئے ہیں۔ ہماری کسے لئے عذر ہے ہر غلط کے بدلے ہیں جو اس نے ہم پر اس پانچ سے لگ دشته اور موجودہ بندیں پر کل پقدار ان تمام چیزوں کے جن سے اس کا علم ہے؛ اور ان یہی سے ہر ایک چیز کے عرض و دلگان میلان ہمیشہ یقانت کی اور اورہ الیسی تعریف ہو جس کی حد کی کوئی انہتائیں اور جس کے عرد کا کوئی شکاری نہیں اور جس کی حد کا کوئی خالق نہیں اور جس کی حدت کی کوئی مقامی نہیں، الیسی چھوٹیں کے سبب ہے ہم اس کے نیک بخوبی کے ذیلیں نیک بخت بنتیں اور اس کے دشمنوں کی تواریخ سے شہاد کے ذریعہ ہیں شاہی ہو جائیں۔ بے شک وہی ماں اور قابل تعریف ہے۔ اور مہدوپ اپنی دعاوی کے رجا آپ (اللہ چھڑا کے بڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود) بخشنے کے موقعت یہ دعا حقی۔ اور تمام تعریفیں اس مجدد کے لئے ہیں جس نے ہم پر احسان کیا اپنے بنی ہاشم علی الفرزیہ اور دسلم کے دریے سے دُغُشہ امتوں اور لگھے لوگوں پر۔ یعنی ہر کوئی ہمارے ذمیمے سے تمام اپنی پیدا کئے لوگوں پر اور ہمیں گواہ فزادیا (حق کے) انکار کرنے والی پہاڑیم کی اپنے احسان سے کھوڑوں پر زیادہ کیا۔ اسے پروردگار بارحت بچی محترمہ جو این ھاتا تیری دھی کا اور یہ احتجب ھاتا تیری خلفت ہیں کے، اور تیرا برگزیدہ ھاتا تیریے بندیں ہیں کے۔ یہی رحمت ھاتا دشیکل کی طرف ہمیشہ والا اور برکت کی کمی خطا، اسے بجود تو ان کو ملند کر اس کو سکھ کے عرض ہیں جو انہوں نے بیری خوشی کے لئے جنت کے بلند رجه میں بیان نہ کر کسی رہتی ہیں کوئی ان سے بماری نہ کر سکے اور کسی مرتبہ میں کوئی ان کا مثل مذہب سکے، اذکر ملک مغرب اور اور روزگاری نبی مرسل تیرتے خلیلہ ان کا ہمسر ہو سکے اور ان کی الپاک اور امت مونین کے شعلن جو زمانے طبی شفا عالت کا وحدہ کیا ہے اسے ان کے لئے ثابت کر دے اسے دعوے کے نافذ کرنے دلے اور قول کے پوکا کرنے والے اسے پہل دینے والے بڑیوں کو اور کے درگاہ نیکوں سے بے شک تو بڑے فضل والہیں ہے۔

منجد دعاویں ہیں سے سلام اللہ علیہ کی (یہ دعا ہے از شتوں پر درود بمحبت ساخت۔ اسے مجدد اور تیرے عرش کے اٹھنے والے جو تیری بیان کرنے کے بھی نہیں ہٹکے اور تیری تقدیس سے مل ہوتے ہیں اور نہیں کوئی حلق پر خصیت ہے۔ لیس اس کی تقدیت سے تمام اس کی مخلوقات ہماری بطبعہ ہو گئی ہے اور اس کا عزت ای رجھے ہماری اعلیٰ اعلیٰ عادات سے باذہ ہوتے ہیں اور اس افضل صور مالے جو اپنی نظر اٹھاتے تیرے ادنی تیرے کے حکم کے آئے کے نظر ہیں تاکہ صور پھونک کر قبروں میں پڑے گر قراروں کو ہر شیا کریں اور میکائیں جو تیرے حکم کے آئے کے

ہے اس کے حیچے کوئی چیز نہ ہوگی۔ وہ اسیہ سے کوئی دیکھنے سے نلا ہیں دیکھنے والوں کی قاصر ہیں۔ اور عاجز ہیں۔ اس کی تعریف سے خیالات تعریف کرنے والے کے۔ اس کے نام پاک ہیں اور ظاہر آتی ہیں اس کی نعمتیں اور جو کچھ کرتا ہے اس سے سوال نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ لوگ ہمارا کئے جائیں گے۔ تمام تعریفیں ہیں اس خدا کے لئے اگر وہ اپنے بندوں سے اپنی حملہ چھان بولک لیتا، ان ممتاز احاذیں پر جس سے ان کا امتحان یا ہے اور ان علیمی نعمتوں پر جوان پر کامل کی ہیں، انہوں کے احسانوں پر بھرتے رہتے، اور اس کی حمد کرتے اس کے رزق میں سوت کے ساختہ رہتے۔ پھر بھی اس کا شکر کرتے۔ اگر وہ ایسے ہوتے تو اسیت کی ہدود سے نکل کر جانوروں کی حدود میں داخل ہو جاتے، وہ ایسے ہو جاتے جیسا کہ اس (حد) نے اپنی علم کتاب میں بیان کیا ہے، لیس وہ چھپاویں کی مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ ہیں، اور تمام تعریفیں اس مجدد کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے تین چھان لیا اور اپنا شکر ہیں تباہ اور اپنی پرورگاری سے ہم علم کے دروازے کو سے اور اینما توجیہ ہیں اخلاص کرنے کے واسطے اپنی طرف راستاں کی۔ اور ہمیں کفر اور شر کرنے سے اپنے کاموں میں بچایا (عجم الیسی) تعریف کرتے ہیں جس سے ہم ان لوگوں میں نہ ہوں۔ جنہوں نے اس کی مخلوقات میں سے اس کی تعریف کی اور اس کی وجہ سے مم سبقت لے جائیں، ان لوگوں پر جو اس کی فنا مندری اور غفوکی طرف سبقت سے کئے ہیں اور ہم اس کی الیسی تعریف کرتے ہیں، جس سے وہ ہمارے لئے بزرخ کی تاریکیوں کو روشن کر دے اور قیامت کے رسولوں کو رہنماء اور سهل کر دے، اور اس کے سبب سے ہمارے رقبوں کو بچت عام رہا محسرا میں بزرگ کر سے جس روز کے تمام لوگوں کو بدلا ہیا جائے گا، جو کچھ آپنے نے کیا ہے اور ان پر ظلم رکیا جائے گا، جس روز کو نی دوست کی دوست کو کچھ نمازہ نہ پہنچا سکے گا۔ اور نہ ان کی مدد کی جائے گی رہم الیسی تعریف کرتے ہیں، جو سیں اعلیٰ علیمین نکل بلند کرے رجھ کتاب مرقوم میں رنگو رہے، جسے مقریں ہی بایں گے، ہم اس کی رائی، تعریف کرتے ہیں، جس سے ہماری ہمدردی آنکھیں خنک ہوں، اجکہ ملکی لگ جائے گی، آنکھوں کو اور تاباہ بہوں اس سے ہماستے چھڑتے جیکے لوگوں کے چرے سے سیاہ ہو جائیں گے، ہم تیری الیسی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ کی تکلیف دیغی دالی دلخ سے اہزاد ہو جائیں، اور اس کے اچھے پروں میں ہیچیں، ہم الیسی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے مزارات کر سکیں، عالمگیر مقتیں کی اور جس کے سبب سے مل جائیں انبیاء، مرسیین سے اس قیام کے گھر میں جو کچھ نمائش شہر گا، اور اس مقام کرامت میں جو کچھ نہ بد لے گا، اور تمام تعریفیں اس مجدد کے لئے ہیں جس نے پسند کیے ابھی ہر دوست اور جاری کیے ہم پر اچھے رزق روزی)، اور قرأت سلطنت کی وجہ سے اس کو تمام حلق پر خصیت ہے۔ لیس اس کی تقدیت سے تمام اس کی مخلوقات ہماری بطبعہ ہو گئی ہے اور اس کا عزت ای رجھے ہماری اعلیٰ اعلیٰ عادات سے باذہ ہوتے ہیں اور تمام تعریفیں اس مجدد کے لئے ہیں جس نے سوا کے اپنے

ان پر اس روز کہ ان کے لفظ کے ساتھ کھینچنے والا اور ایک گواہ فرشتہ ہو گا۔ اور ان پر الیبی رحمت نازل کر جو ان کی ذاتی کرامت ہیں اور زیادتی کر دے اور ان کی اصلی طہارت کو اور بھی برخلاف دے اسے پروردگار احمد جب تا پہنچنے فرستوں اور پیغمبر پر رحمت نازل کرے۔ اور ہماری صلة ان تک پہنچانے تو ان پر رحمت بھیج اس خوبی کلام کے لقدر جو نئے ہم پر ان کی بابت کھولی ہے۔ بے شک تو ہی بخشش اور کرم دالا ہے۔

## اچھے اخلاق میں آپ کی دعا

اسے سعید محمد نور اس کی آن پر درود بھیج اور نیکوں کا زیور بھجے پہنا اور پر بیز نگاروں کی زینت کا بالکس مجھے دے الفاظ کے پھلانے میں اور غلو کو روکنے میں اور عادات کی آگ بھانے میں اور الگ رہنے والوں کو اپنے سے لانے میں اور یا ہمی عادات توں کو دفع کرنے میں اور نیکی کو چھانے میں اور عیب کو چھانے میں اور فرم طبعیت ہونے میں اندھا زد کو جھانکنے میں اور نیک عادات پسید کرنے میں اور فضیلت کی طرف بڑھنے میں ادا و داشن کو پسند کرنے میں اور عیب الگانے کو جھوٹنے میں اور سیئے استحقاق ملے کو زیادہ رہنے میں اور سیکی بات کھنے میں اگرچہ دنہار معلوم ہو اور اپنی منیک لکم سمجھنے میں الچڑیا دہڑی زبانی نہیں ایا عمل اور براہی کو سیست سمجھنے میں الچڑی خکواری ہو، زبانی براہی ہو یا عمل، اور اسے میرے لئے والٹی فرمائیں اور نیک جماعت کے مالکوں رہنے اور برعاست والوں اور ایجادی رائے کے استعمال کرنے والوں کو جھوٹنے سے کامل کر۔"

**جب آپ مسلمانی کا خدا سے سوال کرتے اور اس کا شکر جمالتے تو یہ دعا پڑھتے۔**  
محجوں پر احسان کر کے سعید اور مجھ کرنے اور عمرہ بحالانے اور اپنے رسول کی قبر کی زیارت کا احسان کر اس پر تیری رحمت اور برکتیں ہوں اس پر بھی اور اس کی آن پر اور تیرے رسول کی آل پر عہدیتہ سلام ہو۔ مجھے اور میری ذمیت کو سپتہ بارے پڑھنے شیطان سے اور زہردار جانوروں کی براہی اور زہر دادے قاتل چاہوں اور عوام اور جنونی کی براہی اور ہر سرکش کی براہی اور ہر دشمن بارشاہ اور ان اور بیویوں کی براہی سے جہنوں نے تیرے رسول اور اس کے اہل بستی سے لٹائی تھلکی خواہ جن اور انسان سے ہوں اور ہر زین پر چھنے دالے کی براہی سے جس سے تو موادخہ کرنے والا ہے بچا، خود تو سیدھی راہ پر ہے۔

تیرے نزدیک مرتباۓ اور بلند مرتبہ ملے ہیں اور جبراً میں توتیری دھی کے امانت فارا اور تیرے کے ملائیں والوں میں اطا عرض کے لئے ہوتے۔ تیرے نزدیک عرب ہیں اور وہ روح جو فرشتوں کی جب سے بننے اور وہ روح جو تیرے حلم سے ہے ان سب پر اور ان فرستوں پر جوان سے لمبے کے ہیں تیرے آسمان کے رہنے والی اور برترے پیغاموں کے امانت داروں میں سے اور فرشتے جن کو مشعوت کی وجہ سے لعل نہیں ہوتا اور تکنی نہ سستی، جن کی خواہشیں ان فرستوں میں زیادہ ہیں جو تیرے پاہیں۔ جو تیری نعمتوں کی بیاد پر فرضیتیں ہیں اور تیری غلطت اور جلال بکریاں کے آگے قاضی کرنے والے ہیں۔ جو کہ ہمہ کو جبکہ دہتیری مخالفت کرنے والوں کو دیکھ کر لختے ہیں رائے پروردگار قبائل سے ہم نے عبادت کے موافق تیری عبادت بھیں کی لیں رائے پروردگار اور حست بیچج ان پر اور ان روحل ہر جو تیرے فرستوں میں سے ہیں اور تیرے نزدیک رہنے والے ہیں اور عنیب کی خروں کو تیرے رسول نے لانے والے ہیں اور تیری دھی کے کامیابی کے فرستوں کے ان گرد ہوں پر جو لوڑنے اپنے لئے خالی کیا ہے اسماں کے طبقوں کے اندھاں کو ساکن کیا ہے اور بیز باش کے خدا بخوبی اور بارل کے ہمکانے والوں پر اور اس فرشتے پر جس کی جھوک کی آنار سے بھی کی کرکے سنائی دیتی ہے، حب اس کی آزادی دھوے گر جسے والے بارل چلنے لگتے ہیں تو گرے والی بیجلیاں جکٹے لگتی ہیں۔ بہت اور اوس کے پیچے چھپے چھنے والوں کو اور بیٹے کے فردوں کے سامنہ اڑتے والوں اور ہمواروں کے خدا بخوبی فرستوں پر اور ان فرستوں پر جو پساند کے ملکیں ہیں تلاک وہ ٹھنے دیتا ہیں، اور ان فرستوں پر جہنم تو نہیں پانی کے فنے اور کیفر میں کی مقدار اور طلاقاً دے میں کے پیانے پر اطماع دے دی ہے اور ان فرستوں پر جو تیرے سمجھے ہوئے ہیں زین والوں کی طرف ناپسند نہیں ہوتے والی بیجلیاں جکٹے لگتی ہیں۔ بہت اور اوس کے اور بیک بیزوں اور حفاظت کرنے والے کرام کا تین اور بیک الموت اور ان کے مددگار اور نظر نیک اور اوقاف کے اسچان کرنے والے دہمان پر اور ان فرستوں پر جو بیت تحریر کے گرد طاقت کرتے ہیں، ماںک پر اور خزاندار اور صنعت اور حجت کے در بان پر اور ان فرستوں پر جو خدا کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے اور دھی کرتے ہیں حسیں کا ان کو حلم دیا گیا ہے اور ان فرستوں پر جو کہتے ہیں (مومین سے) کہ فشارے صبر کے عرض ہیں تم پر سلام ہو، پس کیا اچھا ہے انجام لا جھوڑ اور ان زایدہ فرستوں پر کہ جب ان سے کہا جائے گا (اس گنجائشوں کو) پکڑو طوق درخیز بہنا پھر جسم ہی اسے جلاڈ لاؤس کی طرف فوراً دوڑیں گے اور جملت نہ دیں گے اور ان فرستوں پر جن کی یاد میں ہیں شہبہ بھیگا ہے اور جن کا سر تیرہ ہم نے نہیں دیکھا اور بیک اس کام پر تو نہیں ملک کیا ہے جو اسین اور پانی کے کام میں فرستوں پر اصل فرشتوں پر جو فتوحات پرستیں ہیں، پس رحمت بھج

## اپنے ماں باپ کیلئے یہ دعے اکتے تھے

اسے مجبود اپنے بندی سے اور رسول اور اس کے پاک الہ بست پر رحمت صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو اپنی طرحی ہوئی رحمت اور درود برکتوں اور صلام کے ساتھ خاص کر کر دراسے مجبود ہی سے ماں باپ کو اپنے زندگی بڑگی اور میری رحمت سے حاصل کر۔ اسے سب رحم کرنے والی سے زیادہ رحم کرنے والے اسے مجبود محمد اور اس کی آں پر رحمت صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے شرائط دی ہے اور محمد اور اس کی آں پر رحمت صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے شرائط دی ہے اور میرے لئے حق کو اپنے پیدا کئے ہوں پس اس رحم کے سبب سے لامد ہیا ہے۔ اسے مجبود مجھے ایسا ناکار ان درنوں (ماں باپ) سے ایسا درنوں جیسے خالم باز شاد سے رکھتے ہیں اور ان درنوں کے ساتھ ہمارے ماں کی طرح مشیکی کروں اور میری فرازبرداری میرے ماں باپ کے لئے اور میری مشیکی کتنی ان کے ساتھ سونے والے کی نیکی سے بھی زیادہ میری ہمکھیں ٹھنڈاک پیدا کرنے والی ہیں۔ اور میرے کے پانی سے بھی زیادہ میرے سے سجن کو ٹھنڈا کرنے والی تاکریں ان درنوں کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دوں اور اپنی خوشنووی پر ان کی خوشنووی مقدم رکھوں۔

اسے مجبود مجھے ان درنوں کی باد میری نازول کے بعد اور کسی گھر میں میری رات کی گھریلوں میں سے اور کسی وقت میرے دن کے وقتوں میں سے زنگلہ، تاکریم سب کے سب بیتی مہربانی سے تیرے بزرگ کے گھر رحمت اور محبت کے مقام پر نجح ہوں تو ضرور تربیتے فضل والا قریم احسان حالہ سے اور قسم رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

## اپنے فرزندوں کے لئے یہ دعا اپنے ہوتے تھے

اسے مجبود اور مجھ پر میرے فرزندوں کے باتی رکھئے اور میرے لئے ان کی اصلاح کرے اور ان کے ذریعے سے میرے فائدے والے کے ساتھ مجبور احسان کر اور میرے نفع کے لئے ان کی زندگیوں کو دراز کر اور میرے فائدے کے لئے ان کی مدت عمر کو بڑھا اور میرے فائدے کے لئے ان میں سے چھوٹے کی پر درشی کر اور ان میں سے کمزور کوت دستے اور ان کے بدلوں اور دینوں اور طبقتوں کو ٹھیک رکھو اور ان کو جاذب اور ان کے بالغ بیان و غیرہ میں اور تمام ان کے کاموں میں بھی زیست پہنچی ہے۔ سلامت دستے اور میرے لئے اور میرے لئے اور میرے بالغ بیان کی روزیوں کو جاری کر اور انہیں نیک اور پرہیزگار ہمہ شیوار بات کا سنبھالنے والا اپنا فرمابردار اور اپنے دوستوں کا خالص درست اور تیرے دشمنوں کو دشمن رکھنے والا

اور ان سے کہیں رکھنے والا بنا۔ آئیں۔ اسے مجبود ان کے ذریعے سے میرے بازو کو مضبوط اور میری کبھی ان کے ذریعے سے سیدھی کر اور میری مدود ان کے ذریعے سے زیادہ کار و میری مجلس کو ان کے ذریعے سے زینت دے۔ اور میرے ذرکر کو ان کے ذریعے سے زندگی کر اور مجھے اور میری غیبت میں ان کے ذریعے سے میری سرگفت کرنے والا اور میری طرف میرے سے میدھار ہے والا حکم دنے والا منافع نہ کرنے والا اور قافیانی کرنے والا اور نہ خلاف کرنے والا اور میرے سے میدھار ہے والا اور میرے سے میدھار ہے اور ان کو مدود ہے۔ اور ان کو مجھ پر شفقت کرنے والا اور میری حاجت بیانے میں مجھ کو مدد ہے۔ اور ان کے ذریعے سے میری میرت میرج، میرے سامنے میدھار ہے والا حکم دنے والا منافع نہ کرنے والا اور قافیانی کرنے والا اور نہ خلاف کرنے والا اور میرے سے میدھار ہے والا اور میرے سے میدھار ہے اور ادا بس اور ان کے ساتھ بیکی کرنے میں میری مدود کر اور مجھ کو اپنے پاس سے علاوه ان کے زینے لڑکے دے۔ اور ان کے ساتھ بیکی کرنے میں میری مدود کر اور مجھ کو اپنے پاس سے علاوه ان کے زینے لڑکے دے۔ اور انہیں میرے لئے بھلکا کر اور ان کو میرا مدود کرنا بنا، ماں باپ میں جنیں میں نے تھے سے مانگا ہے اور مجھ کو اور میرے درست کو پتھردار سے ہر تے شیطان سے بچا۔ اسے مجبود اس کے علمبر کو اپنے غلبے کے ذریعہ باری طرف سے ندک دے۔ یہاں تک قوس کو ہم سے روک دے۔ سب تجوہ سے زیادہ دعا کرتے کے تاکہ ان کے ذریعے سے مخنوڑی

## اپنے طوسلوں اور دلتوں کو حبب یاد کرتے تو یہ دعا اپنے ہوتے تھے

اسے مجبود محمد اور اس کی آں پر رحمت بھیج۔ اور میری دعا سے میرے پتوں میں اور دلتوں کے کام جو ہمارے حق کو پہنچانے والے اور ہمارے دشمنوں پر حکم کھلا لانے والے ہیں۔ اپنے بڑھے ہوئے ہم کرنے سے خود کو دے اور انہیں اپنے طریقہ کو تقام کرنے اور اپنے اپنے رویوں کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔ اور میرے لئے پورا حصہ امن بنت میں قرار دے۔ جو ان کے پاس ہے اور میرے حق کی زیادہ صرفت اور میرے فضل کی زیادہ شناخت انہیں دے تاکہ وہ میری روح سے نیک بخت ہوں اور میں ان کی وجہ سے آئیں! اسے تمام جہاں کے پالنے والے۔

## جب آپ بتیا ہوئے اور کسی کو گناہ کی رسوائی میں مبتلا کیجئے تو یہ دعے اپنے ہوتے تھے

اسے مجبود اپنی مخلوقات میں سے اپنے چھاتے ہوئے سمجھ اور اپنے پیدا کئے ہوئے میتھب کی ہوئی ہوں۔ اس کی پاک عترت پر رحمت بھیج اور ہمیں ان کی باقتوں کا سنبھالنے والا رہا، جیسا کہ حکم دیا ہے یعنی اپنے قول کے ساتھ اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و ادلی الامر منکر۔

## قرآن کے ختم کرنے کے وقت آپ یہ دعا پڑھتے تھے،

اسے موجود تر نہیں اس کتاب کے ختم کرنے پر بیری مددگار ہے تو نے نور ربانیک اتنا رہا ہے اور اسے  
ہر کتاب پر دوزخہ دینے والا گواہ فرازیا ہے۔ جیسے تو نے انا رہا ہے اور اسے بزرگی دی ابھر اس بات پر جھیلے تو  
نے بیان کیا اور اسے جرا کرنے والا بتایا ہے۔ جس سے اپنے جبال اور حرام کے درمیان تو نے علیحدگی  
کروی اور ایسا مجھوہ بنایا ہے جس سے تو نے اپنے احکام کے طریقوں کو واضح کر دیا ہے اور الیٰ کتاب  
بنائی جس کو اپنے بندوق کے واسطے خوب تفصیل کیا ہے اور ایسی دھی فرازی دی ہے جسے تو نے اپنے بندی  
حمد پر کامل طور پر نازل کیا ہے۔ تیری رحمت ان پر ادا کی آئی پر اور تو نے اسے ایسا زندگیا ہے  
حمد پر کامل طور پر نازل کیا ہے۔ اس کی پروپری کر کے ہدایت پا سکتے ہیں اور تو نے اسے  
جس سے ہم گرامی اور جمال کے اذیہرے سے اس کی پروپری کر کے ہدایت پا سکتے ہیں اور تو نے اسے  
شنا فزار دیا ہے۔ اس کے لئے جو لفظیں لکھی گئیں کے ساتھ اس کی طرف کا ان رکھا سے اور نفات کی تزاں  
پیاری ہے جس کی زبان سچ بات سے نہیں پھرتی اور ہدایت کا نور بنایا ہے جس کی دلیل کی روشنی حاضر ہے  
نہیں بھجو سکتی اور بچاؤ کا علم بنایا ہے جو اس کی راہ کا ارادہ گر کے وہ بھٹک نہیں ملتا اور بلا کوئی کوئی کے ہاتھ  
اُسے نہیں پاسکتے۔ جس نے اس کی حفاظت کی رسی پکڑ دی۔

اسے موجود پیش جکیا تو نے اسے پڑھنے پر ہمیں مدد مری اور ہماری زبانوں پر اس کو اچھی طرح ادا  
کرنا سعیل کر دیا تو ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو اس کا بیدار پورا خیال رکھتے ہیں اور جو اس کی علم آئیوں  
کے مان یعنی کے اعتقاد کے ساتھ تیری اطا عحت کرتے ہیں اور جو اس کے تشاہیات اور ظاہر و لعلیں کے  
اقرار کی طرف پناہ لے جاتے ہیں۔ اسے معبود بے شک تو نے اسے اپنے بندی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بالا جال  
نماز کیا اور کامل طور پر اس کی عجیب بحیثیت بالا کا علم دیا اور بالغہ اس کے علم کا ہم کو دارت کیا۔ اور ان لوگوں  
پر تو نے ہمیں بندی دی جو اس کے علم سے جاہل ہیں اور اس پر تو نے ہمیں قوت دی تاکہ ہمیں ان لوگوں پر فتنہ  
دے جو اس کے اکٹھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جس طرح تو نے ہمارے درمیان کو اس کا سخت نیا یا اور اپنی  
رحمت سے اس کا فضل و درافت ہمیں بتایا۔ تو اسی طرح محمد پر رحمت پھیج جو اس کے بیان کرنے والے  
تھے اور تیری ان کی آئی پر جو اس کے خدا بھی تھے۔ اسے معبود اور جھیلے تو نے محمد کا ہمیں قوت کے ساتھ اپنی طرف  
راہ پہنچا کا علم بنا کر قائم کی اور ان کی دل کے ذریعہ رضامندی کی را ہیں اپنی طرف کھولیں تو محمد اور ان کی آئی پر رحمت  
بھی نماز کر اور قرآن کو کرامت کے بزرگ درجنوں تک پہنچا نے کامیار سے لئے ذریعہ اور زینہ بن جس پر چڑھا  
سلامتی کے مقام تک پہنچ سکیں اور ایسا سبب فرازی سے جس کے ذریعے ہم قیامت کے میدان میں نجات

پائیں۔ اور ایسا ذریعہ بنا جس کے دستیاب ہے ہمیشہ رہنے کے گھر کی خفت تک جا سکیں اور مومنوں کے دل میں  
ہماری محبت دال اور زندگی کو ہم پر تنگ نہ کر اسے مجبور اپنے بندے اور غیر مجبور رحمت نازل کر جس طرح  
اپنے نے تیرے پیغام کو پہنچایا اور تیرے کا مام کو ظاہر کیا اور تیرے بندوں سے خوش کیا اسے مجبور و ہمارے  
بنی کو روان پر اور ان کی آئی پر تیری رکھتیں ہوں قیامت کے دن تمام نبیوں کی پیشیت اپنے پاس بھاڑا  
ان سب کی پیشیت مغارش کا ان کو متعدد سے اور ان سب کی پیشیت قدر ان کی اپنے نر دیک پڑھا۔  
بلند کر اور ہمیں ان کے طریقہ پر زندہ رکو اور ان کے نہ سب پر نوت دے اور ان کا راستہ ہمیں پکڑا،  
اور ان کی راہ پر ہمیں یہ جیل اور ان کی اطا عحت کرنے والا ہمیں نہ اور ان کے گردہ ہمیں ٹھوکر اور ان کے  
حضور پر ہمیں دارکار اور ان کے پیالے سے ہمیں سیراب کر اور اسے مجبور تیرے پیغام کے پہچانے اور تیری  
آئیوں کے پہچانے اور تیرے بندوں کے مابتو خلوصی کرنے اور تیری راہ میں جھاؤ کرنے کے حوض میں انسے  
رسوی خداوند بڑا بذریعہ سے جسمی کو اپنے مغرب فرشتوں اور بیچھے ہو کے منتخب نبیوں کو تو نے نہیں پایا ہے  
اور ان پر سلام اور ان کے پاک و طاہر ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

## چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے

اسے اطا عحت کرنے والی تیر رفتار لفتیر کی مہترلوں میں آنے جانے والے تیرپر کے آسمان  
میں پھرے والی مخلوق میں اس پر ایمان لایا جنے تیری درج سے تاریکیوں کو روشن کیا اور انہیں جو دن کو  
ڈور کیا۔ اور اپنی سلطنت کی شناختیوں میں سے تجھ کو جھیل ایک نشان اور اپنے غلبہ کی عالمتوں میں سے ایک  
علماء بنایا ہے۔ تو اس کی فرمائی راستی کرتا ہے اور اس کے آنارہ کی طرف فرتا ہے۔ وہ پاک ہے۔  
کسی عجیب تیرپر کے کام میں اور کسی باریک کاریگری تیری نشان میں کی ہے۔ تجھ کو نہیں بانت کے لئے  
نہیں بینے کی نہیں بنایا۔ اپنے یا لئے والے اور تیرے پالے والے اور اپنے پیدا کرنے والے اور تیرے  
پیدا کرنے والے اور اپنے پیدا کرنے والے اور تیرے پیدا کرنے والے اور اپنی مشکل بنانے والے اور تیرے  
بنانے والے مسجد سے سوال کرنا ہمیں کو محمد اور ان کی آئی پر رحمت نازل کرے اور تجھ کو برکت کا چاند بنانے  
جسے دن بیانہ ذرکر سکیں اور پاک کا چاند بنانے سے جسے لگاہ اللہ از کریم کیں۔ آنتوں سے ان کا چاند اور لگاہ  
ہونے سے پہنچے کا ایسی نیک بھنی کا چاند تجھیں میں سخوت شہزاد ایسی برکت کا چاند جسیں ہم بھنی ہمہ اور  
ایسی کاشتاش کا چاند جسیں ہمہ اور ایسی بھعلیں کا چاند جسیں ہمیں بدی کی آئیز شہزادوں ایس ایمان کا  
چاند رحمت اور احسان کا چاند، سلامتی اور اسلام کا چاند بنانے سے۔ اسے مجبور محمد اور ان کی آئی پر رحمت بھج

بالحقوق کو حرام کی طرف نہ پھیلائیں۔ اور اپنے پاؤں سے کسی منہکی برفی چڑکی طرف نہ چلیں اور تاکہ نہ جبکی  
ہمارے سببیت مگر اس غذاؤ کو جو تو نے حلال کی ہے اور اسے بولیں ہماری ہاتھ۔ تکرہ بی بی تو نے مشلاً کہا ہے  
اے معبد و اس میش کو ہماری ان عبادتوں سے بھر دے جو تیرے لئے کریں اور اس کے دوقول کو زینت کئے  
ہم اس سے اپنی فرمائی رارسی کے کرا اور اس میش کے دل بیں اس کے روزوں ہی ہماری مدد کر اور اس کی راست  
میں نماز پڑھنے میں اور تیرے سانے عاجز ہی کرنے میں اور تیرے سامنے بھجنکے میں اور تیرے حضور یہی ذلت  
ٹھاکر کرنے میں ہماری مدد کرنا کہ اس کا دن ہماری غلطیت کی گواہی نہ دے اور دنے رات اس کی کمی کرنے کی۔ اے  
معبد و مکان تمام ہمیں اور دنوں ہیں الیسا ہی کر۔ جب تک تو ہمیں نہ کر رکھے۔ اور ہمیں یہیں بندھ میں  
سے قرار دے جو جنت کے دارث ہوں گے اور وہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور ان لوگوں میں  
کی طرف والپیں جائیں گے۔ اور ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو جنکیوں کی طرف عمدی کرتے ہیں۔  
اور وہ اس کے لئے سبقت کرتے ہیں۔ اے معبد محمد اور اس کی کامل پرستیت ہیجے، ہر رفت اور ہر زمانے  
میں اور ہر سال میں بغدر اسی رحمت کے حوالوں لوگوں پر بھی جن پر بھی جن پر بھی اور ان سب رکھوں کا اتنا دگنا جسے  
سوائے تیرے کوئی شمارہ نہ کر سکے۔ هر قوتوس کام کے کرنے والے۔

## ان حضرت علیہ السلام سے یہ عالم عزیز کی منتقل ہے

تمام تعریف اللہ کے واسطے ہے جو تمام جہاں کے پالنے والے ہے۔ اسے معبد و تیرے ہی لئے تمام  
تعریف ہے۔ اسے سماں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ اے جہاں اور اکرم رائے اے تمام پالنے والوں  
کے پالنے والے۔ تو ہی وہ ہے کہ خیالات تیری ذات کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ اور ہمیں تیری کیقیت  
سے قاصر ہیں اور نہ برکتِ حکوموں نے تیرے کی جگہ کو دیکھا۔ تو ہی وہ ہے جس کی حد نہیں پہنچ کر تو  
محمد و ہر جا سے اور نہ تیری مثال بیان کی جا سکتی ہے کہ تو تم جو دبو۔ اور دس سببیت سے ہرگز پیدا نہ ہو  
کہ کس پا بیٹی ہے تو ہی وہ ہے کہ تیر کوئی خلاف تیرے سا ہونا نہیں کوچھ سے ڈھنکر کے اور نہ کلی تیر انتظار ہے  
کہ تجوہ پر عالم آ کے اور نہ کوئی تیرا مثل ہے کہ تیر اس حمارہ نہ کر سکے۔ تیرے سبی سب تعریفیں ہیں۔ ایسی  
تعریف جو تسلیل کے سا ہو جیشہ باقر ہے اور تیری ایسی تعریفیں ہیں جو زیری نعمت کے ساقع ہیشہ  
ہیشہ رہیں۔ ایسی تعریفیں ہیں جو زمانہ کے برابر ہے رہنے پر دوں ہوئی رہیں اور بترا سرگی کوئی پر فتنی رہیں  
ایسی تعریفیں ہیں کہ جس کے شمارے حفاظت کرنے والے فرشتے عاجز ہوئے ہیں۔ اور بلا جائے اس پر

اوہ ہمیں ان تمام آدمیوں سے زیادہ پسند کر جس چچا نے طلوع کیا ہے اور ان تمام لوگوں سے زیادہ پاک جا  
جہوں نے اس کی طرف رکیا اور ان سب سے زیادہ نیک بخت بنا جہوں نے اس ہمیں ہمیزی عبارت کی  
ہے اور ہمیں اس مہیمنی کی تربیت کے ترقیت دے اور گناہ سے بچا اتنا فرماں کرنے سے محفوظار کو ادا ہمیزی غفتہ کا  
خکرنا اس ہمیشہ میں ہمیں رہے۔ اور صحت اور صامتی کی وظاہیں اس ہمیشہ میں ہم پر لگا۔ اپنی شبدگی کو کامل کرنے  
سے ہم پاں صدیوں میں اپنا احسان پر لگا کر۔ بیک قابل تعریف بلا احسان کرنے والے۔ اور اللہ ہمارا اندان  
کل پاک و پاکیزہ ال پر رحمت نازل کرے۔

## ماہ رمضان کے آتے وقت یہاں پر حصہ تھے تھے

اس مجدد کے واسطے تعریف ہے جس نے ہمیں اپنی تعریف کرنے کی بہایت کی اور ہمیں تعریف کرنے  
والوں میں سے بنایا۔ تاکہ ہم اس کے احسان کا شکر ادا کریں اور تاکہ درہ ہمیں اس بہایت پر نیک کام کرنے والے  
کا سابلہ دے اور اس معبد کے واسطے تعریف ہے جس نے اپنا دین ہمیں سمجھا اور اپنے ذہب کے  
ساقع خامی کیا اور اپنی احسان کی لاءوں میں چلایا تاکہ میں اس سے رہا۔ اس کے احسان سے اس کی رہا مددی  
کی طرف چلیں مایسی تعریف جسے دہ قبول کرنے اور اس کی وجہ سے ہم سے راضی ہوا اور نام تعریف اس کے  
لئے ہمیں جس نے ان لوگوں میں سے اپنے ہمیشہ رعنان کے ہمیشے اور دزے کے ہمیشے اور  
پاک کے ہمیشہ اور گناہوں کے در کرنے کے ہمیشہ اور عبارت میں کھوئے ہونے کے ہمیشہ کو قرار دیا۔ جس میں  
قرآن اُنہا آدمیوں کی بہایت اور رہنمائی اور حق و باطل میں فتن کرنے کے واسطے بھر قاتم ہمیں پا سد  
کر پڑھایا۔ ان بہایت میں برکتوں اور شہروں فضیلتوں کے ساقع جو اس کے لئے قرار دیا ہے۔ اپنی حرام  
کیا اس میں جو اس کے علاوہ اور ہمیں میں حلال کیا تھا۔ اور حکایے اور پیشی کیا کام کی وجہ سے منزہ کر دیا  
پھر ایک رات کو اس کی راتیں میں سے ہزار ہمیشہ کی راتیں سے بڑا ہمیشہ اور اس کا نام شب قدر بیکھا۔ جس میں  
فرشتہ اور دردح پر درد کار کے حکم سے ہر چیز کے کرازتے ہیں، ہمیشہ برکت والی مسلمتی سے فرک کے نکلنے  
میں اس شخص پر جسے وہ اپنے قبول میں چاہتا ہے۔ اسی کے اسی فضل کے ساقع جسے اس نے ملکم کیا ہے  
اسے معبد محمد اور اس کی آن پر رحمت تھیج اور اس کے فضل کی پیچائی ہمارے دل میں ڈالا اور اس کی حرکت  
کی تعظیم اور بچنا اس چیز سے جو تو نے اس ہمیشہ میں حرام کی ہے اور اس کے روزوں پر ہماری مدد کر جاہر  
اعضا کو اپنی ناخانیوں سے روک اور ان کا استعمال کرنے سے اس کام میں جو تجھے راضی کرے تاکہ ہم  
اپنے گماں سے کافی نکالیں اور اپنی نکالیوں کو کھلیں کی طرف جلدی سے نہ لے جائیں۔ اور تاکہ ہم اپنے

اپنے صول کی صفت کو قائم کر تیری رجتیں اسے محدود اس پر ہوں اور اس کی آل پر ہوں۔ اور اس کے ذریعے سے اپنے دین کی ان نشانیوں کو زندگی کر جنیں ظالموں نے مار ڈالیے رہا۔ اور اس سے ظالم کی رنگ اپنے رستے سے درکار اور اس سے تلکیت کی اپنی راہ سے جدکار اور اس سے اپنی راہ سے پھر سے ہوؤں کو ہٹا۔ اور اس کے ذیلے سے ان لوگوں کو جو تیری رجتیں رام سے پڑھتے چلتے کا ارادہ کرتے ہیں۔ مٹا اور اس کے پھر کو زخم کر اپنے دمیتوں کے داسطے اور اس کے ہاتھوں کو لکشادہ کر اپنے دمیتوں کے داسطے اور ہم کو اس کی ہمراں اور اس کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی ہم عطا کار اور ہم کی اس کی باقی کا شفیع والا اور اس کے کھنے کو ہانتے والا اور اس کی خوشنوویں کو شتش کرنے والا اور اس کی مدد اور اس کے دشمن کو اس سے درکرنے کا حابیتی اور اپنے سے اور اپنے مسلموں سے اسے محدود تیری رجتیں اس پر اور اس کی آل پر ہوں) اور اس کے ذریعے سے قرب حاصل کرنے والی بنا۔ اسے محدود اپنے دمیتوں پر اس رحمت نازن کر جوان کے رقبہ کو پھانٹنے والے اور اس کے صفات راستہ کی پیداوی کرنے والے اور ان کے نقش قدم پر چھپنے والے، ان کے حلقوں گرفت کو پکرنے والے، ان کی دلابیت سے نشک کرنے والے، ان کی امامت سے انتباہ کرنے والے، ان کا حکم ہانٹنے والے، ان کی الاعتیاد یہ کو شش کرنے والے، ان کی کشاں کے دنوں کے انتظار کرنے والے، ان کی طرف اپنی نکھلیں ہانٹنے والے، ایسی رجتیں رذائل کر جو مبارک ہوں، پاک ہوں، پڑھنے والی ہوں۔ اس پر اور ان کی روحوں پر نازل کر اور پر میز گاری پر ان کے لام کو جمع کر ان کے لئے حالات کی اصلاح کر۔ ان کی توہر کو توبہ کر۔ یہ شک توہی توہی تریقہ کرنے والا، سب سے بہتر بخشن دینے والا، ہم کو ان کے ساقہ سلامتی کے گھر جنت، میں اپنی رحمت سے داخل کر۔ اسے سب سے نیادہ رقم دا لے، اسے محدود یہ عذر کا دل ہے، دل ہے کہ تو نے اس کو شرافت دی، اس کو کرامت دی، اس کو پہنچ دی، اسی اپنی رحمت پھیلائے۔ اس میں اپنی معافی دے کر احسان کی، اس میں اپنی بخشنی زیادہ کی، اس سے اپنے بندوں پیغام لیا اسے محدود میں تیرا بندہ ہوں جس کو تو نے اس کے پیارا نے سے پہلے اور اس کے پیارا نے کے پیچے نہست دی۔ تو اس کو تو نے ان لوگوں میں فزاریا جن لوت نے اپنے دین کی پایا بیت کی ہت، اور اسے اپنے حق کی رفتان کو تو نے ان لوگوں میں فزاریا جن لوت نے اپنے دین کی پایا بیت کی ہت، اور اسے اپنے حق کی رفتان دی ہے، اپنی راہی سے اس کی حفاظت کی، اسے اپنے گردہ میں داشل کیا، اس کو اپنے دمتوں کی محبت اور اپنے دمیتوں کی دشمنی کی بدایت کی۔ میرے لئے اس دن میں ایسا حصہ قرار مکے جسیں ہیں تیری رحمتی کا ایک حصہ بالیں اور تو بھی خالی ماخواں سخت سے والیں مزکر سے لے کر تیری سے عبارت گزار بندے پڑھتے ہیں، میں نکال جچھیلیاں اگے نہیں بھیجیں ہیں جنہیں ان لوگوں نے آگے بھج دیہے۔ میں

جسے تیری کتاب میں لکھنے والے فرشتوں نے لکھ دیا ہے۔ ایسی تعریفیں جو تیرے عرش بزرگ کے ہموزن ہوں اور تیری ملک کسی کے برابر ہوں۔ ایسی تعریفیں ہیں کہ کسی مخلوق نے دلیسی تیری تعریف شرکی ہو اور سد تیرے سے مو اس کے فضل کو پھیان سکے۔ ایسی تعریفیں ہیں کہ جو تیری ذات کی کرامت کے لئے واجب ہیں اور تیرے جمال کی عروت کے مقابل ہیں۔ اے پروردگار محمد اور آل محمد پر جو شریعت برگزیدہ صفوہ مقرب نہ اپنی بڑھیا رحمت، صحیح اور اس پر اپنی بڑی فادرہ ملک رحمت سے رحم کر لے میرے پروردگار محمد اور اس کی آل پر اپنی پاک رحمت بھیج کر کوئی رحمت اس سے زیادہ پاک نہ ہے اور اس پر ایسی بڑھنے والی رحمت بھیج کر کوئی رحمت اس سے زیادہ بڑھنے والی نہ ہو اسے میرے پروردگار اُن کے پاکیزہ اہلیت پر رحمت بھیج جو کوئی اپنے کام کے لئے منتخب کر لیا ہے اور اُن کا اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنے دین کا محافظ اور اپنی زمینیں اور اپنے جانشینیں اور اپنے بندوں پر اپنی رحمت بنا لیا ہے۔ اور اُن کو بُران اور میں سے جیسا چاہیے اپنے امداد سے پاک کیا ہے اور اپنے ہائی اسٹیکس کا ذریعہ اپنی رحمت کی طرف آنے کا راستہ بنا لیا ہے۔ اے میرے پروردگار محمد اور اُن کی آل پر ایسی رحمت بھیج کر اس کی وجہ سے اُن کے داسطے اپنی بخشش اور کرامت کو زیادہ کر دے اور کامل کرنے کے لئے تمام چیزیں اپنی بخششوں اور زیادیتوں سے اور زیادہ کر۔ اے میرے پروردگار اُن رسول پر اور اُن رحمتی (اہلیت)، پاکیزی رحمت بھیج کر اس کی انتدار کی کوئی بذات ہو اور اس کی بذات کی کوئی حد ہو احمد نہ اس کے ختم کی کوئی بذات ہو۔ اے میرے پروردگار اپنی رحمت بھیج ہموزن اپنے عرش کے اہل جو اس کے نیچے ہے اور اپنے پھر جانے اپنے اعمال کے اور جو کچھ اس سے اپر ہے اور اپنے شاراپنی زینوں کے اور جو کچھ اُن کے نیچے اور اُن کے اور ہے۔ ایسی رحمت بھیج جس سے تو ان کو اپنے سے بہت فریب کرے اور وہ تیرے تھے اور ان کے لئے باعث رضا مندی ہو اور اپنی ناخدا جمتوں سے عینہ متفق ہے اسے محدود اجیلک لڑنے مدلکی اپنے دین کی زبان میں ایک ایسے امام ہے جس کو تو نے اپنے بندوں کے لئے نشانی اور اپنے شہروں میں پیارا بلکہ قائد کی۔ بعد اس کے کہ اس کے رشتہ کو اپنے رشتہ سے ملا دیا اپنی رون مندی کا ذریعہ بنایا۔ اور اس کی فرازبرداری واجب کر دی اور اس کی مخالفت سے ڈرایا اور اس کے حکم کو انش اور اس کے منع کرنے کے وقت باز رکھنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے والاؤں سے آگے دبر لے اور کوئی پیچے رہ جانے والاؤں سے پیچے نہ رہ جائے۔ توہی پیاہ مانگنے والوں کے لئے حافظ اور عموماً کامیابی ہے اور تسلیک کرنے والوں کا حلقوں گرفت ہے اور تمام جہاں کے لئے ہم ذائق کا باعث ہے۔ رہنی غالب فوج کے ذریعے سے اپنی کتاب اور اپنے جلد اور اپنی شریعتیں اور

اے جبودیں بیک یہ مقام تیرے جائشیوں اور تیرے چھلنے ہوئے لوگوں کا ہے اور تیرے امانت داروں کی جگہ ہے۔ اس بند درجہ بیجیں جس کے ساتھ تو نے ان کو خاص کیا ہے۔ لوگوں نے اس کو ان سے لے لیا ہے تو نے اسی السیا مقدار کیا تھا، تیرے کام پر ٹپلے نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اسی تیری لازمی تجویز سے تجاوز ہو سکتا ہے جن طرح تو چاہے اور جہاں تو چاہے اور جس کو تو بہت نیادہ جانتا ہے، ایسی تفاوت کے باپ ہیں اور نہ تیرے ارادے میں تحدت کی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ تیرے برگزیدہ اور خدا رخکوب ہو گئے معمور ہو گئے۔ ان سے حق چھینی لیا گیا، وہ نیزے حکم کو بدلا دیا، ایسی تناوب چھینی اور تیرے فراقن تیرے جاری کئے ہوئے طرقوں سے تحریف کئے ہوئے اور تیرے بنی کی سلسلیں لڑک کی ہوئی دیکھی ہیں، اسے پالنے والے ان کے دشمنوں کو بُرا بُردے اور اس کو بُھی جہاں دشمنوں کے غل پر راضی ہوا۔ اور ان کے گروہ اور قابضوں پر۔ اے معبود محمد اور آل محمد پر رحمت نازل کر، صرف لہی تابعیت اور بزرگ دلا اے جیسے تیری رحمتیں اور پرستیں اور صلام تیرے انتخاب شدہ ابراہیم اور آل ابراہیم پریش۔ اور ان کو جذب کشاش اور راحت نازل کرے محمد اور ان کے پاک دیا کیزہ اہل بیت پر ان پر مدشیہ سلام ہو۔

**”دشمنوں کے مکار اور ان کی شدت کے ذرع کی بابت آپ کی یہ وعدت اختیٰ“**

اسکے بعد تو نے مجھ کو کہایا کہ تو نے غفتت کی۔ تو نے مجھ کو نصیحت کی تو نے سخت دل کی، میں بھگانا تاہوں تیرے سالقا اپنے نفس کو اور تیری ہی طرف بدبار کے جھانگئے اور اپنے نفس کے حلقے کو بر بار کرنے والے کی پیادہ کی جسکر جو المبارک ہا ہو، پس بہت سے دشمن ہیں جنہوں نے مجھ پر اپنی عدادت کی تھا۔ حکمتیں اور اپنی چھری کی عداد میرے لئے تیری اسید ہے کہے میری طرف لشانے پر اپنے علاۓ اپنے تیر اور اس کی روک جمال کی تکوہ میری طرف نہ سوئی رغافی مذہبی اس نے مل میں ٹھاکر مجھے تکلیف پہنچائے اس کا نہایت تنخ گھونک بھکھ پالائے تو اتنے نظر کی اے معبود میرے ان محاذ کے اٹھانے سے کمزور ہوئے پر میرے عاج ہوئے پر بدل لیئے سے اس شخص سے جس نے اپنی لڑائی سے میرا ارادہ کیا تھا اور تیرے ایک ہونے پر نظر کی اس کے بڑے عجدوں میں جس نے مجھ سے دشمنی کی تھی اور میرے لئے گھنات لگائی تھی بلا دالنے کی جس میں میں اپنی نکر کو کام میں نہیں لیا تھا۔ بہت سے ایسے باعثیں جنہوں نے اپنے کمروں کے سارے مجھ سے نیک عل پر بھروسہ کے جسے میں نے پہنچایا ہے اور کسی مخلوق کی سفارش پر اعتماد کر کے جس سے میں اس کاٹے ہوں تباہت کی اپنے فحادر کے جاں پر میرے لئے تکاءے اپنی رعایت کی دیکھ بھال مجھ پر مقر کی۔ میری طرف

میں تیرے پاس ان دروازوں سے آیا ہوں، جس سے آنے والوں نے حکم دیا ہے ابی نے تجویز سے نزدیکی چاہی ہے اس چیز سے جس کے بغیر کوئی شخص سے نزدیک نہیں ہو سکتا۔ حکم کو نیکوں کا لباس پہنا، مجھے کپڑا پانوں سے گزشتہ اور آئندہ لوگوں نیز پڑھنے والا ذکر دے اور تھے اور تھے اپنے پاک لوگوں کا اس جنت میں پڑھنے بن، جس کو تو نے اپنے منتخب کئے ہوئے لوگوں کے لئے منی کیا ہے، مجھے اپنی مکاریں بخشنوش کا خلعت دے اس مقامات پر جو تیرے دوستوں کے لئے تھیا کئے گئے ہیں۔ اور تھوکو اپنی بخشش کے بہت سے حصے پہنچ عطا سے عنایت کر، احسان کے حصے اپنے فضل سے بہت نیادہ دے، میری ابر و قلم جہاں والوں ہیں کسی سے کوچھ طلب کرنے سے بچا، مجھ کو در رکھ ان چیزوں کے مانگنے سے جنما سقون کے پاس ہیں۔ مجھ کو کٹا لوں کا مددگار ان کا لفڑت دینے والا اپنی کتاب کے مٹانے پر زد بنا، مجھ کو اس طرح احاطہ کئے رہ جس سے تو میری حفاظت کرے اس جس طرح میں جانتا ہوں امیری باقی نزدیکی حج اور عمرہ میں اپنی رضا مندی حاصل کرنے کے نئے صرف کارے۔ اسے تمام جہاں کے پر مددگار الٹر رجت نازل کرے محمد اور ان کے پاک دیا کیزہ اہل بیت پر ان پر مدشیہ سلام ہو۔

### ”آپ کی دعا عجید الضخمی اور جمع کے دن کی بیہ مختیٰ“

اے معبود یا بُل بارک دن ہے اور تمام اہل اسلام میں میری زین کے چاروں طرف جمع ہیں احاظہ ہیں، مانگنے والے ان میں کے اور جاہنے والے اور خواہش کرنے والے اور ڈرانے والے اور توان کی حاجتوں پر عذر کر دیا ہے لیکن میری تھی خوشی اور تیری کرم کے سبب اور نیزاں میں سبب کے لئے تھوکی نے تھوک سے نالٹکے دے دیکھ پر اسیں ہے موال کرتا ہوں کہ محمد اور اس کی آل پر رحمت بھیج اور میں تھوک سے موال کرتا ہوں اسے معبودا سے ہمایکے پالنے والے اس سبب سے کہتے ہیں لئے مددت سے تیرے لئے ہی ترقیوں میں کوئی معبود برجت نہیں مگر تو حکم ہے کرم والائے، ہمایا ہے احسان کرنے والائے، احلال اور تقطیم حالہ ہے، آسماں اور زین کا پیدا کرنے والائے، بیہ لو اپنے بندے اور اپنے بھوکوں اور سب اور تھب اور اپنے مخدلوں سے اچھے چلتے ہوئے محمد اور محمد کے نیک پاک بھائے اہل بیت پر الی رحمت نازل کر جو کہ تیرے سے موالوں خداواد کر سکے۔ اے معبود محمد اور محمد کے اہل بیت پر رحمت بھیج، اچھے میری اس امید کو حروم نہ کر کے وہ کر جھے کوئی مانگنے والا روک نہیں سکتا اور نہ اسے کچھ دینا ٹھاکر سکتا ہے اپنی مزدیسی تیرے پاس کی اپنے نیک عل پر بھروسہ کے جسے میں نے پہنچایا ہے اور کسی مخلوق کی سفارش پر اعتماد کر کے جس سے میں اس کاٹے ہوں نیک ریا۔ مگر محمد اور ان کی اہل بیت کی سفارش پر بھوسہ کر کے آیا ہوں، اس پر اور ان کے اہل بیت پر تیر اسلام ہو۔

ادمان سب میں زیادہ کم تدریس سے نزدیک وہ ہے جس کو تو رفتہ دیتا ہے اور وہ تیرے سے سوا کسی اور کی عبادت کرتا ہے تو پاک ہے۔ بیری سلطنت کو کم تدریس کر سکتا چھپ کر اسے اور تیرے رسول کو جھلدا سے اور عرضہ زندگی نہیں پاسکتا دینا ہے میں جو تیری ملنات کو پسند نہ کرے۔ پس تو مبالغ ہے اور جلد مرتے ہے۔ کوئی معبد و نہیں گرو تو اکیلا ہے میں تھجھ پاسیاں لایا اور تیرے پنچبیں کی صدقیت کی اور تیری کتاب کو نہ اور تیرے سوا سرموجی سے الکار کر دیا اور الگ بول گیا۔ اس سے جس نے تیرے سوا کسی اور کی عبادت کی۔ میں تھجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے سے اس حق کے واسطے جو تیری تمام مخلوقات پر ماجب ہے۔ اور تیرے اسی برگنا نام کے ذریعے سے جس کا حکم تھے اپنے میں نہ کر دیا اور اسے میں جھوٹا ہے میں جھوٹے وام کے پھنسے میں والیں آگیا، بہت سے حادثہ تھے جس سے مجھ پر غشم و خشم کا چھوڑتا۔ اور اپنے عضے سے مجھ پر غلکیتی تو۔ اور اپنی زبان کی تیری سے پھر کو تکلیف پہنچائی۔ اور بیری ابرد کو لشاذ اپنی تیراندازی کا بنایا اور اپنے مکار کا وجہانیہ مجھ کو ملا۔ اور اپنے فریب سے میڑا داد کیا، تو میں نہ تھجھ کو پکڑا اے میرے معبد و جو سے فرید کر کے اور تیرے جلد قبول کرنے پر بھر، سرکر کے تو اڑنے اپنی قدرت سے اس کی شرست سے مجھ کو حفاظت میں لے لیا اور بہت سے مصیبیت کے باطل تھے جن کو تو نے مجھ سے بٹا دیا اور بہت کے باطل تھے جن کو تو نے مجھ پر سیا اور رحمت کی نہیں لھیں جو کو تو نے پھٹایا اور سلامتی لئی جسے تو نے پہنچا اور حادثوں کی اٹھیں لھیں جن کو تو نے بذرکر دیا۔ بے چینیوں کے پڑے لئے جن کو تو نے ددکیا سے معبد و پس میں تھجھ سے نزدیکی چاہتا ہوں۔ بلند رتبہ مجھ بیرے کے ذریعے سے اور روشن علوی کے واسطے سے اور میں تیری طرف ان دھنل کے ذریعے سے منوجھ بوتا ہوں کہ تو مجھ کو فلاں فلاں کے شتر سے پتا نہیں پس بخش دے مجھکو اے میرے معبد و اپنی رحمت اور اپنی والی توفیق سے وہ جیز کر جسے میں الیانیہ بنائیں گے جس کے ذریعے تیری رضا مندی میں کچڑا جاؤں اور اس کی بد دلت تیرے عذاب سے بچ جاؤں اے سب سچ زیادہ رحم کرنے والے ॥

### آپ کی دعا کی حمبو علیہ السلام کے بیان میں

اٹھیودا اسکے بعد جس نے خاص کیا، محمد ارس کی آن کو کرامت کے ساخت اور ان کو سخیری بخشی۔ اور ان کو خاص کو سید دیا اور ان کو بیغیزیں کا وارثت بنایا اور ان پر ناتبوں کو ختم کر دیا اور ان کو علم کر، مشت اور آنہ کا بنایا اور اور میں کے دلوں کا اسی کارویا کر ان کی طرف نائل ہوں۔ اے مجھوں سخرا ارس کی آن پاک پر رحمت نازل کر اور ہمارے سلف وہ کو جب کے تو لائق ہے دین اور دنیا اور آخرت میں ہزار تو ہر چیز پر قادر ہے۔

### آپ کی دعا حضرت آدم علیہ السلام پر درود بھیجنے میں

اے سمجھو داد دم تیری عجیب پیدا کیا تو اے اور پلا وہ شخش ہے جس نے مٹی سے پیدا ہو کر تیرے پر دردکار ہجھنے کا فزاد کیا ہے۔ اور تیری تازی دلیں ہے تیرے بندوں اور مخلوقات پر اور رہا ہے تیرے عذاب سے تیری عافی کے ذریعے پناہ مانگنے کا اور جھٹے کا تیری تازی کر کے اور ذریو پیدا کرنے والے مخلوقات اور تیری صرفت کے درصیان اور وہ ہے جسے زنے والات بنا جس کے سبب تو اس سے راضی ہیگی۔ لبب اس کے احصیں کے اس پر اور بیب اپنی رحمت کے اس کے لئے اور آدم وہ قبر کرنے والی بخش جس نے تیری مخالفت پر ہرگز اصرار نہیں کیا اور استم عاجز ہی ظاہر کرنے والی میں پیلا بخش ہے تیرے حرم کے افسار پاہر منڈوانے میں اور تیری عافی کی طرف دسید پیدا کرنے والے بخالافت کرنے کے اطاعت کے فریبے سے اور بآپ ہے ان شیوں کا جن کو تیرے سامنے لھیت پہنچائی گئی۔ اور زین کے تمام ہے والیں میں زیادہ کوشش کرنے والے ہے تیری فراز برداری پر زیادہ کارندہ ہو

اس طرح اچک کر دیکھا ایسے قدرے اپنے شکار کی طرف اپنے شکار کے پکڑنے کی رخصت حاصل کرنے کے انتظار میں دیکھتا ہے حالانکہ وہ مجرم سے خوشابد کی شکنشی ظاہر کرتا ہے اور بوجو سخت عدادت کے مچھ کو دیکھتا رہا۔ پس جب ترنے دیکھا سے معبد اتوبار ک اور بندور تربہ ہے۔ فنا و اس کی طبیعت کا اور بہری اس کی جھے اس نے دل میں چھپا یا ہے تو اس کو کوپی کے بل اس کے کڑھے میں گردابیا اور اسے الٹ دیا۔ اس کے کڑھے کے غار میں تو اپنی سرکشی کے بعد دلیں بھوکا پئنے وام کے پھنسے میں والپس آگیا، بہت سے حادثہ تھے جس سے مجھ پر غشم و خشم کا چھوڑتا۔ اور اپنے عضے سے مجھ پر غلکیتی تو۔ اور اپنی زبان کی تیری سے پھر کو تکلیف پہنچائی۔ اور بیری ابرد کو لشاذ اپنی تیراندازی کا بنایا اور اپنے مکار کا وجہانیہ مجھ کو ملا۔ اور اپنے فریب سے میڑا داد کیا، تو میں نہ تھجھ کو پکڑا اے میرے معبد و جو سے فرید کر کے اور تیرے جلد قبول کرنے پر بھر، سرکر کے تو اڑنے اپنی قدرت سے اس کی شرست سے مجھ کو حفاظت میں لے لیا اور بہت سے مصیبیت کے باطل تھے جن کو تو نے مجھ سے بٹا دیا اور بہت کے باطل تھے جن کو تو نے مجھ پر سیا اور رحمت کی نہیں لھیں جو کو تو نے پھٹایا اور سلامتی لئی جسے تو نے پہنچا اور حادثوں کی اٹھیں لھیں جن کو تو نے بذرکر دیا۔ بے چینیوں کے پڑے لئے جن کو تو نے ددکیا سے معبد و پس میں تھجھ سے نزدیکی چاہتا ہوں۔ بلند رتبہ مجھ بیرے کے ذریعے سے اور روشن علوی کے واسطے سے اور میں تیری طرف ان دھنل کے ذریعے سے منوجھ بوتا ہوں کہ تو مجھ کو فلاں فلاں کے شتر سے پتا نہیں پس بخش دے مجھکو اے میرے معبد و اپنی رحمت اور اپنی والی توفیق سے وہ جیز کر جسے میں الیانیہ بنائیں گے جس کے ذریعے تیری رضا مندی میں کچڑا جاؤں اور اس کی بد دلت تیرے عذاب سے بچ جاؤں اے سب سچ زیادہ رحم کرنے والے ॥

### آپ کی دعا خدا سے ڈرنے کی بابت

اگر کوئی اپنے پروردگار سے بھاگ جانے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور میں تھجھ سے بھگنے کا زیادہ سخت ہوتا۔

### آپ کی دعا خدا تعالیٰ سے المحاج و زاری میں

اے دم بھو جو پر کئی چیزیں میں اور دامان میں پا شیدہ ہے اور کیونکہ تھجھ سے دشے پا شیدہ بھکتی ہے۔ اسے میرے معبد و سے تو نے خود پیدا کیا میں تیری لتبیع کرتا ہوں۔ تیری مخالفات میں سے تھوڑے زیادہ دلخیط فلا دلہ ہے جو تیرا بڑا جانے والا ہے اور ان سب سے تیرے سامنے زیادہ چکنے والا ہے جو تیری فراز برداری پر زیادہ کارندہ ہو

لگوں نے تیرے لئے احتیزی محبت میں چھپ رہے اور اپنی رضا مندی سے ان کو راضی کر اور اس سبب سے انہوں نے خلفت کو تیرے دین پر چھپ کر دیا احتیزی بول کے ساختہ احتیزی خوشی کے لئے تیری طرف دعوت نے دانے ہے اور انہیں نیکی بدل دے اس امر پر کہ انہوں نے تیری راہ میں اپنی قوم کے شہر میں کوچھ ٹراوی و سمعت معاشر سے تنگی سماش کی طرف نکلے اور (نہیں) ان ظلموں پر جھینیں اپنے دین کے عزم زکر نہیں میں تو نہیں بادا گیا اسے حبودا ان لوگوں کو خوب صحابہ کی نیکی کے ساختہ پیروی کرنے والے ہیں جو کہتے ہیں کہ آئے ہم سے اور دگار تو تمدن اور سارے ان بجا بیوں کو بخش دے چشم سے ایسا ہیں پہلے پہلے ہیں اچھا بدل دے جن لوگوں نے صحابہ کے طبقہ کا ارادہ کیا اور ان کو روشن کو اختیار کیا اور انہیں کے طبقہ پر گئے ان کی مانائی میں شبہ نے ایسا ہیں پھر اور ان کے مددوں میں تک نہیں پڑا اور ان کے نقش قدم کی پیروی اور ان کے مغلد کی ہمایت کی۔ اقتدا ان بچاؤ دالے اور مدد کرنے والے لکھتے ان کے دین پر جلتے ہستے اور ان کے طبقہ سے بڑات بہارتے ہستے ان راقف کرتے ہستے (در انہیں اس امر میں ثابت لکھتے ہستے جنہیں (ان اصحاب نے) ان تک پہنچایا۔ اسے جبود احمد تابعیں پر اور ان کی بیویوں اور قرائبِ مددوں پر اور انہیں سے تیری اطاعت کرنے والیں پر ہمارے حج کے دن سے وقیامت تک) الیزیز حست پیغمبھر جس سے قوان کو اپنی نازرانی سے بچائے اور اپنی جنت کے غول میں ان کے لئے دعافت دے اور اس کے ذریعہ سے انہیں شیطان کے مکے محفوظ رکھے اور جس نیکی پر انہوں نے تجویز سے مدد لائی ہے۔ اور ان کو اسی صلوٰۃ کے ذریعے مدد دے اور راست عن کی آنے والی چیزوں سے عاصمہ نیکی کے ساختہ آنے والے کے انہیں بچا اور اچھی امیدی واری اور تیری سے ہمی پاس کی چیزوں کی خواہش اور نہدوں کے باختہ میں جو چیزوں میں اور دنیادی مالداری میں تو انہیں زاہد بناتے۔ اور آنکت کے لئے عمل کرنے اور ورستے کے بعدکی بالتوں کے لئے ہمیاونے کو ان کا محبوب بنلاتے۔ اور ہر اس بے چینی کو ان پر آسانی کرے اجر بخیں کے کوچوں کے نکلنے کے دن انہیں ہوگئی اور جن بالتوں سے خونناک فتنے پڑتے ہیں ان سے اور دوزخ بخیں نہ کے بل کرنسے اور بوصہ دلار تک اس میں رہنے سے انہیں محفوظ رکھو اور پرمنیز کاروں کی خوبیگاہ سے امن کی زین کی طرف اٹھیں پہنچا ہے

پنے اور اپنے ملک والوں کیلئے آپ کی دینماحتی

اسے وہ جس کی عظمت کی عجیب باتیں ختم نہ ہوں گی۔ محمد اور ان کی آں پر رحمت بھیج اور سبیں اپنی عظمت میں کفر کرنے سے رُک اور اسے وہ جس کی عظمت کی حدت تمام نہ ہو گی۔ محمد اور ان کی آں پر رحمت بھیج۔ اور ماری گروں کو اپنی سزا سے آنذاکر اور اسے وہ جس کی رحمت کے خزانے تناول ہوں گے۔ محمد اور ان کی آں پر رحمت

تازل کر۔ اسے بڑے رحم کرنے والے تو خود اور تیرے فرشتہ اور تیرے آسمانی اور تیرے زمین کے رہنے والے جس طرح اس نے پیری ہرمتوں کی عکالت کی اور ہمیں تیری لپسندیدہ باتوں کی طرف رہنٹاں کی۔ اسکتم رحم والوں سے زیادہ رحم والے خالی ارض دسما۔

ایک دعا کسی چیز یا شمن سے خوف کے وقت کی

اے یہ سے جو دنیا کی نہیں روک سکتا تیر سے غصہ کو اگر تیر حکم اور نہیں روک سکتا۔ تیری مزاسے۔ مگر تیری مخافی اور نہیں پھردا سکتی۔ تیر سے گلزاری رکھتے اور تیر سے براستے ماجدی کرنی۔ لہذا یہ سے یہاں سے میدے مجدد محمد بن کثیر الدین عطاء اور اس قدرت کے ذریعے سے جس سے لہذا آباد شہر دل کو مجاہد رکھتا ہے اور جس سے لہذا نبند مول کی روحیں کو پھیلاتا ہے اور مجھے لہذا رک اور مجھے دنیا کی قبولیت دھارا ہے۔ میں مجدد میں تحقیقی میں کروڑ ہوں۔ تیر سے مانندے ماجد کو کرتا ہوں۔ اے یہ سے میدے مجدد اور تیر سے پناہ سامنے کھڑا ہوں۔ پس محمد بن کثیر کو پناہ دے اور تیر سے پناہ دے یا پناہ ہوں۔ پس بھی پناہ دے اے میں مجدد اے مجدد اے میں مجدد! اے میں مجدد! اے میں مجدد!

آپ کی دعا ابی علیس السلام کے للجین اور تصدیق کرنے والوں پر روز بھیختے کے متعلق

اسے میور اور زمین والوں میں سے رسول کی پیروی اور غیریں کی تقدیمیں وفت کرنے والے جبکہ ان کو رسولی کے دشمن چھپلے نہیں سے ان کا مقابلہ کرتے تھے اور جو حقیقی ایمان کے ساتھ نہیں والی کے مشتاق رہتے تھے ہر اس زبانے اور وفت میں جس میں تو نہیں کرنی بخیر بخیا احمد مسیلانے والیں کے واسطے کوئی دلیل قائم کی۔ ہر دم کے لئے کوئی محظی اللہ علیہ و آلہ وسلم شک جو برائیت کے پیشوں اور پیروں کا راروں کے راہ پر رہتے ہیں، ان سب پر سلام ہو اپنی بعفتوں اور رحمانندی سے یاد کر۔ اسے میور اور خاصی کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو اصحاب جنہوں نے اپنی طرح سالخودیا۔ اور جنہوں نے ان کی مرد میں اپنی طرح جنمادی اور ان کو پیٹا، وہی اور ان کی آمد کی طرف وقوف کے اور ان کی دعوت (اسلام) کی طرف سبعت کی اور ان کی بالوں کو مانا جبکہ اپنی بیضا برمی کی ولیں اپنی سناییں اور یہو یہی بچوں کو اس کی حق بات کرنے میں چھوڑا اور ہاپ بیٹوں سے اس کی بیویت کے ثابت کرنے میں بڑے اور اس کے ذمیع سے انتقام لیا۔ اور رینز، ان لوگوں کو جزا اس کی محبت میں لیٹے ہوئے تھے اور اس کی دوستی میں ایسی تجارت کے امیدوار تھے جو تباہ ہزموں اور رینز، ان لوگوں کو جنہیں قبیلے والی نے چھوڑ دیا جبکہ وہ اس کی محبت کی، وہی میں تلکے اور فرازیت منداں سے صدایوں گئے جبکہ وہ اس (رسول خدا) کی تذابت کے سارے منحصرے۔ میں اسے تھوڑے تھوڑے ان کے لئے ان بالوں کو جنہیں

محبوب ہے جسکے اس نے نفس کی خلاف ورزی کی وقت دی ہے اجس کا اندر میں بس حرب اور سریوں جامنی خوفزدہ ہے (یعنی اندر وہ دلکش سے چڑھا رہتا ہے اور خوف اس پر چھایا رہتا ہے) اس کے دل میں ہدایت کا جریغہ رونٹن ہے۔ اپنے دل کے دن کی تھانی سکھ لئے اس نے تھیا کر رکھا ہے (حالت کو) جو درہ ہے اسے وہ قریب سمجھتا ہے اور حکیمیوں کو پہنچ لئے مان سمجھتا ہے۔ دیکھتا ہے تعبیرت و خروفت حاصل کرتا ہے۔ (اللہ کو) یاد کرتا ہے تو عکل پر قتل جاتا ہے وہ اس سحر پر بہایت کا شیری و خوشگوار پانی کی سیراب ہوا ہے جس کے گھاٹ تک رانش کی راہ ہمنی سے ادا دبا سانی پہنچ گیا ہے۔ اس نے جی بھر کر پیا ہے اور ہمارا نئے پر چل پا ہے، شہروں کا بس انا ریکھیا ہے رہنیا کے سارے انذلوں سے بے نشکر ہو کر صرف ایک ہمیں میں نکاہ ہوا ہے، وہ گمراہی کی حالت اور ہوس پر بیٹن دلی بوس رانیوں میں حصہ لینے سے در رہتا ہے، وہ ہدایت کے ایاب گھونٹ نہ کر سکے دروازے بند کرنے کا ذریعہ بن گیا ہے اس نے اپنی راستہ دیکھ لیا ہے اور اس پر گام زدن ہے (وہ ہدایت کے) میڈر کو پہچان لیا ہے اور رعاؤں کو طے کر کے اس نک پہنچ گیا ہے، حکم و سیکوں اور ضغوط ساروں کو حکام لیا ہے، وہ یقین کی وجہ سے اپنے اجلے میں ہے جو سوچ کی چلک دلک کے نام ہے، وہ صرف اللہ کی خاطم صب سے اپنے مقدمہ کو پورا کرنے کے لئے اکٹھا ہوا ہے کہر شکل کو جو اس کے سامنے آئے مناسب طور سے حل کر دے، ہر فرع کا اس کے اصل و مأخذ کی طرف جو جمع کرے۔ وہ تاریکیوں میں روشنی پھیلانے والا، مشتبہ بالی کو حل کرنے والا اُبھے ہوئے سنلوں کو حل کرنے والا، کنجکلوں کو درکرنے والا اصلی و حق صحراویں میں راہ ہمانے والا، وہ پاتا ہے تو پوری طرح سمجھا یتلا ہے اور کبھی چپ ہو جاتا ہے۔ اس وقت چپ رہنا زیستی کا ذریعہ ہے۔ اس نے ہر کام اللہ کے لئے کیا تاں اللہ نے بھی اسے اپنا بنا لیا ہے۔ وہ دین خدا کا معادون اور اس کی زمیں میں گڑا ہوئی سینگ کی طرح ہے۔ اس نے اپنے لئے عمل کو لازم کیا ہے۔ چنانچہ اس کے عمل کا پہلا قدم خواہشوں کو اپنے نفس سے در رکھنا ہے جن کو بیان کرتا ہے تو اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ رُفیٰ نیلی کی حد ایسی نہیں جس کا اس نے ارادہ نہ کیا ہو اور کوئی جگہ الیسی نہیں ہے کہ جہاں نیکی کا امکان ہو اور اس نے قدرہ کیا ہو۔ اس نے اپنی بائیگ دُدُ قرآن کے ہاتھوں میں دے دی ہے۔ یہی اس کا رب برادر ہی اس کا یہ شواہی ہے۔ جہاں اس کا بارگاہ اترتا ہے وہی اس کا ہمانی

(حاشیہ۔ یقینہ صفحہ گذشتہ) کے ترجیح سے استفادہ کیا اور ترجیح کا اختصار اپ کے ترجیح پر کیا ہے۔ تولفت نیز یعنی المودة نے سخن البذا نکے خلاف کے بعض جنوب کو نقش کر کے ایک بگد خلب کے نام سے بوسہ کیا ہے۔ اکثر ایسا کیا ہے (محمد شریعت علی عنده)

صحیح اور ہماسے لئے اپنی رحمت کا حصر قرار دے۔ اے سبور سبیں اپنی بخشش کے ذریعے عام بخشش کرنے والوں کی بخشش سے بچے پر مکار سے ادا پختہ انعام کے ذریعہ ستد دیتے والوں کی رحمت سے بچا۔ اے سبور محمد اور اس کی آں پر مدد حست سچی اوضاعی مخلوقت کی یاد بیس ہمارے دلوں کی سلامتی اور اپنی رحمت کے شکر میں ہمارے بدنزد کی رحمت اور اپنے احсан کے بیان کر لے ہیں ہماری زبانی کی روانی تواری ہے۔ اے سبور محمد اور اس کی آں پر مدد جسچ اور سنیں اپنے ان دھوت کرنے والوں میں جو تیری طرف دعوت کرتے ہیں اور ان ہدایت کرنے والوں میں جو تیری طرف دعوت کرتے ہیں اور ان ہدایت کرنے والوں میں جو تیری طرف دعوت کرتے ہیں قرار دے۔ اے سبور محمد اور اس کی آں پر اور اپنے خاص الحاضر لوگوں میں سے بنا۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

### آپ کی دعا خدا کے تعالیٰ کی ہنزا بیں عاجز جی ظاہر کرنے کی بابت

اس سیریسے پر وہ نکار میں تاپنی بلا میں قید ہوں اور اپنے عمل میں گرد ہوں۔ اپنی خطاوں کے اندر آمدہ فتنے کر رہا ہوں۔ مجھ کو میرے لفظ نے گن بھار ذمیلوں کے مقام پر کھدا کیا ہے۔ پس میں اپنے گناہ کا اقرار کرنے والا ہوں۔ اپنی خطا کا تسلیم کرنے والا ہوں اور بیری میرا ما لفظ ہے اور بیری میشانی میں سے مل جو پر رحم کریمے قیامت میں اٹھنے اور پھیل جانے پر اور اس دن میری قیاس کا ہے اپنے دوستوں میں تواری ہے اور بیریے بکام ہونے کی جگہ اپنے حبوب میں اور بیری ملکوت کی جگہ اپنے پڑوں میں قرار ہے۔ اے تمام جہاں کے چلے ڈاہنے

### باب ۹۹

کلمات حکمیہ، مقالاتِ وجیہ، حواہ قدسیہ، معارف ریانیہ، موازنہ نصائح اور وصایا از امیر المؤمنین امام اعلیٰ مقتین، مولانا صولی الشفیلین لیث بنی عالب علی بن ابی طالب سلام اللہ و تجیا نہ و بر کاتھ علیہ و علی اولاد کے الائمه الہدایۃ من اہل بیت

### طیبین سرمدًا

نفع البلاعین حضرت کا ایک خبری ہے۔ اللہ کے بندوں اللہ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ وہ بسندہ

لے۔ میں نے نفع البلاعین کے خطبات کے سرور کرنے میں اثر مقالات پر ہناب بولا۔ معرفی جنم حسین صاحب ترجمہ  
۱۔ ماقول اگلے صفحہ

کچھ دریک وہ چوں گے۔ اور پھر سارے کام سارا تھوڑا دیں گے۔

### حضرت مسلم اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے:

کمیر ایقین ہونا چاہیے کہ ہر خون کا بدل لینے والا کوئی نہ کوئی ہوتا ہے اور حق کا کوئی نہ کوئی طلبگار ہوتا ہے اور خون کا بدل لینے والا یعنی حاکم کی مانند ہے جو اپنی ذات کے لئے فیصلہ کر رہا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس سے وہ طلب کرے گا۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا جو بھاگتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔ اسے بنو اسرائیل کی نسل کا حاکر کہتا ہوں کہ حبلہ ہی قم (ربنا کی رحلت کو) دوسرے نے ہاتھ اور شمن کے گھروں میں رکھو گے۔

### حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے

اے لوگو! میں نے قتنہ و شتر کی آنکھیں چھوڑ دالی ہیں اور جب اس کی تاریکیاں (رسویں کی طرح) نہ دبالتے تو ہر سی بھیں اور (دیوانے کی لئے کی طرح) اس کی دیوانگی تو روپ پر ہوتی، تو پیر ہے تو اسکی اور میں جو اس نے مخفی کر دے اس کی طرف بڑھتا رہے جو چاہیں مجھ سے بوجھوڑا پیشہ زدنے کے لئے بھی نہ پڑا۔ اس ذات کی قسم جوں کے قبیلیں ہیں جان ہے تم اس دلت سے لے کر قیامت کے دریاں عرصے کی جویات مجھ سے بتاؤں کا امریر کر کون ان میں سے قتل کیا جاتے ہاں اور کون لاپنی موت) صریح کا اور جب میں نہ ہوں گا اور ناخوشگو اور حیرتی اور سخت مشکلیں پیش آئیں (تزویج ہیتا) کہ مدت سے پوچھنے والے پر شایان سے سرنپھے ڈال دیں گے اور بتانے والے عاجز اور درساندہ ہو جائیں گے۔ یہ اس دلت ہو کا کہ جب تم پر لڑائیاں زور سے لڑ کر پیشی کی اور اس کی سخنیاں نہیاں ہو جائیں گی۔ اور دنیا تم پر اس طرح تنگ ہو جائے گی کہ میتھیتوں نے کہ دلوں کو تم پر سمجھنے لگائے کہ وہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خداوند عالم تھا کہ ماندہ لوگوں کو فشنچہ دکارانی دے گا۔

ماتحت نے کتاب صنفیں میں تحریر کیا ہے کہ ہر دن کے قدر کے ختم ہو جانے کے بعد حضرت علیؑ نے خطبہ شاد فرمایا اور کچھ فتنوں کے متعلق ارشاد فرمایا اور کہا یہاں اللہ کا حکم ہے۔ اسے والے دلت میں یہ بات ہو رہی ہے کہ

ازتا ہے اور جہاں اس کی منزل ہوتی ہے وہیں یہ بھی اپنا بٹاؤ دال دیتا ہے (اس کے علاوہ) ایک درست حق ہوتا ہے۔

جن نے اپنا نام عالم رکھ دیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے۔ اس نے جاہلوں اور مکاروں سے جہالتاں اور مکاروں سے کوئی کوئی لئے کر فریب کے چندے اور غلط سلطہ باطل کے جملہ کار کیے ہیں۔ قرآن کو اپنی حواسے پر اور حق کو اپنی خواہشوں پر رکھتا ہے۔ بڑے سے بڑے جو مدن کا خوفناک لائل کے دلیل سے نکال دیتا ہے اور بکیرہ لکھ ہوں کی اہمیت کو کم کرتا ہے۔ اس کا قول ہے کہ میں چھوٹوں سے الگ نسلک رہتا ہوں۔ حالانکہ انہیں میں اس بنا پر انہنا بیٹھنا ہے صورت تراں کی الشاذوں تی ہے اور وہ جیوانوں کا سما۔ نہ اسے مہابت کا درازہ مسلم ہے کہ دہان تا۔ آسکے اور نہ گرامی کا دروازہ پہنچاتا ہے کہ اس سے اپنا رخ مولے کے۔ یہ لائزد میں اچھی بھر قی) لاش ہے اب تم کہاں جا رہے ہے کہ اور منہیں کو حرم رہا جا رہا ہے؟ حالانکہ ہر ایک کے جنہیں

بلند نشانات ظاہر دروشن اور حق کے میدان لصب ہیں، اور تینیں کہاں بیکاری جا رہے ہے اور بکیوں اور اور بھل رہے ہو؟ جبکہ تمہارے بغیر کی حضرت تمارے اندر وہ جو درجے سے جو حق تک لے گئیں دین کے پیغمبر اور چالی کی زبانیں ہیں، احمد قرآن کی بہتر سے پہنچنے کی پھر سکوا، دین ایشیں بھی جلد دو، اور پیاسے اونٹوں کی لمحہ ان کے سرچشمہ زہادت پر اڑا۔ اسے لوگوں خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشادوں کو سوڑ کر انہیں نے فرمایا، کہ ہم میں سے جو رحماتی ہے وہ مردہ نہیں ہے اور ہم میں سے (حدیث الہر مرک) ابو سیدہ ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں بھی ابو سیدہ نہیں ہوتا۔ جو باقی تم نہیں جانتے ان کے متعلق زبان سے کچھ نہ نکالا، اس لئے کہ حق کا بیشتر حصہ انہی چیزوں میں ہوتا ہے لہجے سے تریکا نہ وناً شنا، اور (جس حق کی حجت تم پر تمام ہی اور تمہاری کوئی حجت اس پر قائم نہ ہو سے مخدوس ہجوم اور وہ میں ہوں، کیا میں نے تمارے سلسلے تقلیل الکر رقران) پہلی نہیں کیا اور تقلیل اضغر (ابی بیت) کو تم میں نہیں لکھا، میں نے تمارے دریابیں ایمان کا جھنڈا کا را۔ حلال و حرام کی حدیں بتائیں اور اپنے عمل سے نہیں عافیت کے جائے پہنچائے اور اپنے قول و عمل سے حسن سلوک کا فرشتہ تمارے لئے بچا دیا اور تم سے بیشہ پا گیروہ اخلاق کے ساتھ میں آیا جس چیز کی پھر بھائیوں کو تک نکاہ در پہنچ کے اور نہ کسی جو لایاں عاجز ہیں۔ اس میں اپنی راستے کو کہا فرمائے کہ ایک مان کرنے والے یہ گمان کرنے لگیں گے کہ اب ایک ایسا بیٹا نہیں ہے کہ دام سے بندھی رہے گی اور انہیں ہی اپنے سارے فائدے بخشی رہے گی اور انہیں ہی اپنے عان حشد پر سر اب ہوئے کے لئے اُندرتی رہتے گی۔ اور اس است کی دگر دن پر، ان کی شوار اور دلپشت پر، ان کا تازیا وہ ہمیشہ رسیکا جرخ، اک ریخ، مکا، قن، گرے، دا، م، ح، خ، س، خمد کے قلمبے ہیں جسنو

منا و قدر اس خبر کو ہمیسے زندگی تک لے آئی۔ بتا ناری دہلگ یہی جنور نے مرشتنہ مرشال سے خروج کیا تھا  
تھا کہ ان کے گھوڑے سے شام اور عراق کی سر زمین پر برد ہو گئے تھے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطبہ یہ ہے

خدا کی تسم اگر بھی چاہیوں تھا سے ہر آدمی کو اس کے نکلے کی جگہ اور اس کے داخل ہونے کی جگہ اور اس تمام حالت کے متعلق آگاہ کر دیں۔ لیکن مجھے اس بات کا خوف لا جت ہے کہ تم پیری وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کر جاؤ گے۔ انہیں یقین ہوا چاہئے ہی اس بات کو ان خاص لوگوں کے پیروکاروں کا جو میں بات کا احشرت پر اپناں لا جائے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے احشرت کو حق کے ساتھ بھوت کی۔ اور مخلوق نے اس کو چیزات دیا، آپ نے سچ فرمایا، آپ نے ان تمام بازوں سے مجھے آگاہ کیا تھا، ہاں جتنے دارے کی باتیں کی جگہ ہیں۔ .. بخات پانصد لے کی باتیں کی جگہ سے وہیجے آگاہ کیا تھے اور اس اور خلافت کے اخراج کا رکھ مبتدا (مجھے آگاہ کیا تھا) جو چیز بھی ہے۔ صاف پڑھ پڑیں اپنی تھیں اس اور اس کے متعلق (مجھے آگاہ کیا تھا) جو چیز بھی ہے۔ صاف پڑھ پڑیں اپنی تھیں اس کو اپنے ہاں سے من لیا تھا۔ اسے لوگا خدا کی قسم ہی نے کسی الیسی طاعت کے لئے تھیں بسا جستھے ہیں کیا۔ میں نے تم سے پہلے دوس کے بجالانے میں، تم سے پہل کا ہے اور کسی ایسے لگن، سے تھیں بمعنی ہیں کیا۔ مگر میں تم سے پہلے اس سے باذ دیگیا ہوں؟

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک کلام یہ ہے

حضرت مسلم اللہ علیہ کا کلام ہے۔ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ تم لکھتے ہو کہ علی چھوٹ بولتے ہیں۔ خدا  
میں قتل کرے۔ بیوکس پر چھوٹ بولتا ہوں، کیا اللہ پر چھوٹ بولتا ہوں؟ حالانکہ میں پہلا شخص ہوں جو اپنے  
یا میں اس کے بیوی پر چھوٹ بولتا ہوں۔ حالانکہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اس کی تقدیریں کی۔ ایسا سمجھو نہیں ہے۔ خدا  
کم یہ ایسی گنجائی کے سیال کے وقت، تم اس سے غائب ہے۔ اور تم اس بارہ کے الٰہ نہیں تھے اور  
بیوی کے بعد اس خبر کی حقیقت کو جلان لے گے۔

حضرت مسلم اللہ علیہ کا خطبہ

حضرت سلام اللہ علیہ کا خطبہ ہے پسیغیر کے وہ اصحاب جو احکام شرعاً مقتضی کے این ختمتے گئے تھے  
اس سے اچھا طرح آتا ہو میں کہیں نہ کہی ایک آن کے لئے بھی اللہ اور انس کے رسول کے احکام

اے لوگوں ہی سے بہترین ریڈی کے فرمانڈ نام آل محمد تم انتشار کرو گئے تمیں رب حیم کی طرف سے نظرت قریب  
کی پیشافت ہو میرے مل باب اپنے تھوڑی تقدیر والے افراد پر فرمان بول جس کے نام دنیا میں علمی کے پڑے  
میں پڑے ہوں گے۔ اس وقت ان کے نہوں کا زمانہ تربیت ہو گا۔ اے عجیب و غریب پوری طرح عجیب و غریجہ  
چندی را خرچ کر کے درمیان مخصوص پذیری ہو گا۔ پہلاں افراد جس ہوئے ہوں گے، کھنچتی کافی چار سی ہو گی  
آزادیں اُس سی ہوں گی۔ پھر حضرت نے ذرا یا تقاضا رکھ کر پسندیدہ ہو چکا۔ بعوکے رہنے والے آدمی نے جو کفر  
کے رہنے والے آدمی کے پڑیں بھیجا ہوا تھا کہا تھا، اس کو کہا ہے جھوٹ ہوں رہے ہیں اکنہ نے اکہاک خدا  
کی قسم حضرت علی بنزیر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ اس آدمی پر نفع کر پڑا۔ اسی راست مرکبیاں اگر تم آپ کی  
ان عنیب الیحی بالوں کو جن کی سجائی کو لگوں نہ سختم دیوں کھا قاتم کی نام حار و کزوں یا تو بہت سے دفتر ہو جائیں  
گے۔ انتی الشرح رابن الی الحبید

حضرت سلام اللہ علیہ کے کلام کا ایک حصہ جس کے ذیل میں ترکوں کی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے

میں ایسے دو گول کو دیکھ رہا ہوں لہجہ کے چھرے ان ڈھالوں کی طرح میں کہ جن پر جگڑے کی تین منڈھی سُننا ہوں۔ وہ اربیشم اور دیباچ کے پڑھے پہنچتے ہیں اور اصل تھوڑے دل کو عربیز رکھتے ہیں۔ وہاں کشت دخون کی گرم بازاری بوجی۔ یہاں تک کہ زخمی کشتوں کے اپر سے ہو کر گزریں گے اور پہنچ کر بھاگ نکلے۔ مالے اسیہ سُرنے والوں سے کہ ہوں گے ”عبد غنی حاصہ“

برٹے والوں سے کم بول کے  
اس موقع پر ایک شخص نے جو قبیلہ بنی کلب سے مقاومت کیا کہ اسے امیر المؤمنین آپ کو تعلیم غیر حاصل  
ہے جس پر اپنے منشے اور فرمایا اسے بارہ لکھی یہ معلم غیر بین ملکہ ایک صاحب علم (معلم) سے معلوم کی ہوئی  
باقی میں اعلم عنیب (وقیامت کی) گھر بھی اور ان چیزوں کے جاننے کا نام ہے کہ جنہیں اللہ مساجد اتنے ان  
الله عتلہ کا علم المساعۃ والی ایت میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ اللہ ہی جانتا ہے کہ اُنکوں میں کیا ہے؟ نہ ہے  
یاد رہے یا خوبی، بد بجنت ہے یا خوش لفظیں اور کوئی جسم کا اندھا ہوگا اور کوئی جنت میں نہیں کا  
رفق ہوگا۔ یہ دل معلم غیر ہے جسے اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، را و در سری چیزوں کا علم تو وہ اللہ نے اپنے  
بنی کو دیا اور بنی نے مجھے بنایا اور میرے لئے دعا فرمائی کہ میرا سید انبیاء محفوظار رکھے اور میری کی سلیمانی انسیں سمجھئے  
رہیں۔ اس خطبہ کی شرح رابن ابن الحمدید میں (اے کہ نہیں معلم مرونا چاہیئے کہ اس عنیب کی بخوبی جسی کو وحصت  
نے میں آگاہ کیا اس کو کہنے اپنے زادہ میں دیکھو لیا ہے اور لوگ اس بخوبی کا شروع اسلام سے سنت تھے۔ تھی کہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بے شک وہ لگ جھوٹ نے یہ کہا کہ ہمارا پوروا کارالتا ہے۔ اور پھر وہ اس (عصیدہ) پر بھے رہے۔ ان پر فرضتے اور تھے ہیں اور (یہ کہتے ہیں) کہم غوث ادھار اور ملکین نہ ہو۔ تبیں اس جنت کی بشارت ہوت جاتتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تا ان کا سردار افسوس (میرے سینے پر بھا۔ اور جب میرے ہاتھوں میں ان کی روای طیب نے خدا وقت کی تو زین نے دتر گھا۔ اپنے ہاتھ پر پھر لئے میں نے اپ کے عنسل کا فلیغیہ اخمام دیا۔ اس عالم کے مالک میرا ہاتھ پارے ہے تھے۔ رائی کی وحدت سے ہر اور اس کے امداد و جواب نال و فریاد سے گنج رہے تھے (زندگوں کا تاثرا باندھا ہوا تھا)، ایک گل و معاشر تھا اور ایک گروہ جو لفڑا تھا، وہ حضرت پونڈاڑ پر تھے تھے اور ان کی وصیہ اُناری پار میرے کا لذیں ہیں۔ اُنہیں اور اس کی عبارت کے نیک طبیعت پر بھے رہے تھے اس کے لئے جو اور اس بعثتیں پیدا کر دے۔ اور نہ اس کے خلاف چلو۔ اس لئے کہ اس رہا نے ملک بھائی کے والے قیامت کے دن اللہ کی رحمت (اسے جھوٹا ہونے والے ہیں۔ دیکھو! علم قیوم طرح کا رہتا ہے، ایک دو علم جو بختا ہیں جو میگا اور دوسرے ملکیں کا دو ساختہ چھوڑا ہیں جیسا کہ، قیسرا وہ جو جن دیا جاتے ہا، اس کی باری پس نہیں ہوگی۔ اور نہ علم جو بختا ہیں جاتے ہا، وہ اللہ کے ماقوہ کسی کو شرک طور پر انتہا ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ خدا اس دنگا (کہ نہیں بخشتا کہ اس کے ماقوہ شرک کیا جائے اور نہ علم جو بختی دیا جائے کا وہ ہے جو بندہ جو گل بھولے گا اور کوئی پر کاپنے لئے لفڑی پر اخوت میں سخت بدلا لیا جائے ہا۔ وہ کوئی بھروسے دیتا ایک دوسرے پر علم زیادتی کرنے سے جس کا اخوت میں سخت بدلا لیا جائے ہا۔ وہ کوئی بھروسے دیتا اور کوئی سے مارنا نہیں۔ بلکہ الیسا بحث عذاب ہے جس کے مقابلہ میں یہ چیزوں سے بہت کم ہیں۔ دن خلویں رنگ پر لئے سے بھوکیوں کا تھام احتی پر ایکاری کیا جائے تو ناپسند کرتے ہو باطل راستوں پر جا کر مجب جانے سے جو نہایا محجوب سختلے ہے بھتر ہے بے شک اللہ سبحانہ نے اگل اور پھلوں میں سے کسی کو متفرق اور پر اگنڈہ بھجانے سے بھلانی نہیں دی۔ اے لگ! لائن صباک باد وہ شخص ہے جسے اپنے علیوب دوسرے کی عیوب کیوں کسے باز کھیں اور ناکلیں مبارک باد وہ شخص ہے جا پہنچ گئے (گھر کے گھر) میں سمجھ جائے اور جو کھانا میسر آجائے کھلے اور اپنے اللہ کی عبارت میں لکھے اور اپنے گاہوں پر آنسو بھائے۔ اس طرح دو برس اپنی ذات کی غفرانی رہے اور دوسرے لگے اس سے آرام میں رہیں۔

## وصیت نامہ

صفیں سے پہلے ہوئے جب مقام حاضرین ہی منزل کی تمام حسین علیہ السلام کے للہیہ وحیت نامہ تحریر فرمایا ہے وصیت ہے اس پاپ کی جو نہاہنے والا ہے۔ اما بعد جب میں درخواست کے غدرانہ لشیہ کو چھوڑ کر اپنی بھی وصیں میں کھو یا تھام برداشت اسلام کو خلک کوئی بھی سلسلے آگیا اور مجھے واقعی حقیقت اور جسے لگ صداقت تک پہنچا دیا میں نے دیکھا کہ میرا ہی ایک گھر اور تبلکر جو میں ہوں دسی تم ہو۔ یہاں تک کہ الگم پر کوئی آفت آئے تو کوئی بھج پر آئی ہے۔ اس سے مجھے تھاما اتنا ہی خیال تھا جتنا اپنا ہوا سکتا ہے۔ میں تبیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ

ستاب نہیں کی۔ اُنہیں نے اس جو افراد کے بل بتنے پر کہ جس سے اللہ نے مجھے سردار کی دل دھان میں مدد اور موقوں پر کہ جس موقوں سے ہمادیجی یعنی اُن بھاگ گھر سے ہوئے تھے۔ اس کے بڑھنے کے بجائے (یعنی) ہر طبقت جاتتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تا ان کا سردار افسوس (میرے سینے پر بھا۔ اور جب میرے ہاتھوں میں ان کی روای طیب نے خدا وقت کی تو زین نے دتر گھا۔ اپنے ہاتھ پر پھر لئے میں نے اپ کے عنسل کا فلیغیہ اخمام دیا۔ اس عالم کے مالک میرا ہاتھ پارے ہے تھے۔ رائی کی وحدت سے ہر اور اس کے امداد و جواب نال و فریاد سے گنج رہے تھے (زندگوں کا تاثرا باندھا ہوا تھا)، ایک گل و معاشر تھا اور ایک گروہ جو لفڑا تھا، وہ حضرت پونڈاڑ پر تھے تھے اور ان کی وصیہ اُناری پار میرے کا لذیں ہیں۔ اُنہیں کہم نے اپنی تیر میں چھپا دیا تو اب ان کی زندگی میں اور موت کے بعد جو حصہ زمانہ ان کا کوئی حقدار ہے تھا؟ جب میرا حق پھیلیں علم ہو چکا، تو تم بصیرت کے جلوہ میں دشمن سے جہاد کر کے کے لئے صدقہ میں تھے بڑھ اس غلط کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی محبود نہیں۔ بلاشبہ میں جادہ حق پر ہوں۔ اور نہ (ابن شام) بالط کی ایسی کھائی پر میں جہاں سے پھیلے کر پھیلے۔ میں کہہ رہا ہوں وہ قم سن رہے ہو۔ میں اپنے اور تھاں کے لئے اللہ سے امریش کا طلبگار ہوں۔

## حضرت اسلام اللہ علیہ السلام کا ایک خطبہ یہ ہے

خداوند عالم کے ارشادات سے فائدہ الحادث اور اس کے مغلوبوں سے فضیحت حاصل کرو۔ اور اس کی فضیحت کو ماز کیوں کہاں نے واضح دلیل میں تھا کہ کسی ملک کی لجاؤں نہیں رکھی۔ اور قم پر پوری طرح احتجت کر تھام کر دیا ہے اور اپنے پسندیدہ اور ناپسندیدہ اعمال قم سے بیان کریں ہیں تاکہ اچھے اعمال بجالا کو۔ اس پرے کامن سے بچار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت ناگاریوں میں گھری بولی ہے اور مدد خلائق میں گھر ہو اسے ایسا درکو اک اللہ کی سراط مکمل ناگار صورت میں اور اس کی محضیت میں خواہش بن کر مانے آئی ہے، خدا اس شخص پر حکمت کرے جس نے خامشوں سے دردی اختیار کی اور اپنے نفس کے حواز میں کوئی حرمت نہیں اکھیر دیا۔ تمہارے لئے ایک منزل نہیں ہے۔ اپنے کہاں کسکا پیچھو، اتمارے لئے ایک نشان ہے اس سے مددیت حاصل کرو اسلام کی ایک حد ہے تم اس مدد انتہا کا بیچا۔ اللہ نے جو حقیقت کی اور میں کی کلم پر فرق کیا ہے اور جن فرق اپنے کو تھے بیان کیا ہے اپنی اداکار کے اس سے عہدہ برآ ہو جاؤ۔ میں تمہارے اعمال کا گواہ اور قیامت کے دن تمہاری طرف سے جنت پیش کرنے والا ہوں گا۔

و دیکھو جو کچھ ہونا تھا وہ بچکا اور جو فضیلہ خداوندی تھا وہ مانے گیا۔ میں الہی وعدہ وہ براں کی رو سے کلام کرائیں

سے اب کر کے پہچان لیا ہے اور سب کا بخوبی تمہارے لئے مخصوص کر رہا ہوں۔ اور میں نے خوبیوں کو جن چیز کر سے تھا کہ تمہارے لئے سمجھیٹ لیا ہے۔ اور بے معنی چیزوں کو تم سے بعد ادا کھا ہے اور جو تباہی تھے تمہاری ہر دست کا استنا خیال ہے جتنا ایک شفیق بات کو ہونا چاہیتے اور تمہاری بینت کھڑی اور لفٹ پاکیزہ ہے اور میں نے جمالا تھا کہ پسے کتاب خدا احکام مشرع اور حلال و حرام کی تعلیم دوں اور اس کے علاوہ دوسرا چیز من کا فرخ رکروں۔ لیکن یہ انذلیتیہ پیدا ہوا کہ میں وہ چیزوں جن میں لوگوں کے عقائد اور نرمی خیالات میں اختلاف ہے۔ تم پر اس طرح مشتبہ ہو جائیں۔ جیسے ان پر مشتبہ ہو گئیں ہیں۔ بوجو دریک ان غلط عقائد کا ذکر ہے تم سے مجھے ناپسند تھا۔ مگر اس پسلوں کو صبور طور دیتا تمہارے لئے مجھے بہتر معلوم ہوا۔ اس سے کہ تینیں ایسی صورت حال کے پیرو کر دوں، جسیں مجھے تمہارے ٹالکت و تباہی کا خطرہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تینیں ہدایت کی تلفیق دے گا اور صحیح راستے کی تابہن اُن کی کرے گا۔ پہلیا درکھوکہ میری اس دھمکی جن چیزوں کی تھیں پاپندی کرنا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ میری نظر ہیں جس چیز کی اہمیت ہے وہ اللہ کا قتوں کی ہے اور یہ کہ جو رعنی اللہ کی طرف سے تم پر عالم ہیں۔ ان پر اتفاق کرو، جس را پر تمہارے آباداً احباب اور تمہارے گھرانے کے افزاد چلتے رہے ہیں۔ اسی پر چلتے رہو۔

اے فرزد! میری دھمکیت کو سمجھو اور یقین رکھو کہ جس کے ہاتھیں موت ہے اسی کے ہاتھ میں زندگی بھی ہے اور جو پیدا کرنے والا ہے دسی مارنے والا بھی ہے اور جو پیدا کرنے والا ہے، دری دوبارہ پیدا نے والا بھی ہے اور جو بیمارِ دنہ والا ہے وہ ہی بحثِ عطا کرنے والا ہے اور بھر حال دنیا کا تھام دھی رہے گا جو اللہ نے اس کے لئے مقبرہ دیا ہے۔ یعنیوں کا دینا ابتلاؤ ردا کش میں ڈالنا اور تمہری حیثیت میں جزا اوریا یادو کر جو اس کی نشیت میں گزر چکا ہے اور تم اسے نہیں جانتے۔ پھر اس جان لیتے ہو اے فرزد! یقین علوم ہونا چاہیتے کہ کسی ایک نے مجھی اللہ سبحانہ کی تعلیمات کرایا میں نہیں کیا، جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، لہذا ان کو الطیب خاطر اپنا پیشووا اور نجات کا مرہبنا فرازے فرزدا پہنچے اور دوسرے کے درمیان ہر مخالف میں اپنی ذات کو مبڑان فزار دو جا پہنچے لئے پسند کرتے ہو۔ دھی درسوں کے نئے پسند کرو۔ روزی کہانے میں وہر دھوپ کرو۔ اور دوسروں کے خراپی نہ بڑھیں لیقین رکھو کہ جس کے تذہب قدرت میں انسان رزمیں کے خرائے میں اس نے تھیں سوال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اور قبول کرنے کا ذمہ دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم ناگوتا کو وہ نہیں دے۔ رحم کی دخواست کر دنا کہ وہ رحم کرے۔ اس نے اپنے اور تمہارے درمیان بڑھنے نہیں کئے جو نہیں رکھتے ہوئی۔ اور

مذکورہ مذہبی طبقہ کی باندھی کرتا اور اس کے ذکر سے قلب کر آباد رکھنا اور اس کی رسی کو مصبوط ہی سے تھا کہ رہتا۔ تمہارے اور افسوس کے درمیان جو رشتہ ہے اس سے زیادہ مصبوط رشتہ برکتی کیا سکتا ہے۔ شرطیکہ مصبوطی سے اسے تھکے رہو، وغیرہ دیندے سے دل کو نذرِ رکھنا اور دیندے سے اس کی خاموشیوں کو مردہ۔ یعنی اسے سہما دینا اور حکمت سے اسے پس از بیانِ موت لے لیا دے اسے قابو میں کرنا، فنا کے اقرار پر لے ہڑانا دینا کے حادثے اس کے سامنے لانا گریش روزگار سے اسے درمیان، تمہارے پہنچے نامے لوگوں پر جو نہیں ہے اسے باد دلانا۔ لہذا اپنی اصل منزل کا انتظام کرو اور اپنی آنحضرت کا دینا ہے سودا نہ کرو اور جو زیرِ جانتے نہیں ہو اس کے متعلق بات نہ کرو، جس نامہ میں بھٹک جانے کا اذیشہ ہو اس را اپر قدم نہ ٹھاکو، نیکی کی تلقین کر دنکہ خود بھائیں محسوب ہو، ہاتھ اور زبان کے ذریعے بڑائی کو رکھ کر رسمی جہاں لکھو سکے بروں سے الگ رہو۔ خدا کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرو۔ اور اس کے بارے میں کمیٰ لادت رکنے والے کی کلامت کا اثر نہ کروں ہیں سو جھوپ جھوپیدا کرو، سختیوں کو سختیوں کو سختیوں جانے کے خرگز بڑھتی کی راہ پر بہترین سیرت ہے اور معاملہ بین اپنے کو اللہ کے حوالے کرو، کیونکہ ایسا کرنے سے تم اپنے کو ایک مصبوط پناہ گاہ اور توپی محاافظت کے پر کر دو گے، حرف اپنے پر درد نکار سے سوال کرو۔ کیونکہ دینا اور دینا اسی کے اختیار ہے، اپنے اللہ سے بھلائی کے طالب نبڑا امیری و صیحت کو سمجھو اسی بات دہی ہے جو خداوند کے اس علم میں کوئی بھلائی نہیں ہو جائے رہے اور جس عکم کا سیکھنا سزاوار دینہ ہے اس سے کوئی نامدہ بھائی طلباء ایشیوں سے جاسکتا۔ اسے فرزد جب میں نے دیکھا کافی عمر تک پہنچ چکا ہوں اور کیونکہ کم عن کا دل اپنی خالہ زمیں کے مانند سر تھے جس میں جو یقینِ دل اجاگھے اسے قبل کلیت ہے۔ لہذا اپنی اس کے کہ نہیں ادل سخت ہو جائے اور تمہارا دین و مرسی بالوں میں لگ جائے، میں نے قلیم دینے کے لئے قلم لہیا یا تارک تم عمل سلیم کے ذریعہ اور تمہارا دین و مرسی بالوں میں کوئی کاشت اور سچی بھائی کی زحمت سے بچو، کامیں کا دل نہیں چاہیے چیزیں چکا ہوں کے لئے آنارہ ہو جاؤ، جس کی آزمائش اور سچی بھائی کی زحمت سے بچو، کامیں کے لئے نہیں چاہیے اس طرح تم تماش کی زحمت سے سچی اور سچی کی کلفتوں سے اس سوہنہ جو جاؤ گے۔ اور سچیہ اور عالم کی دوہ باتیں رہے تھیں اور مذہب اور مذہبی پہنچ رہی ہیں کہ جن پر ہر مطلع ہر سے اور بھروسہ ہر جو چیزیں بھائی کو تھیں اس ساتھ آرہی ہیں کوئی جن میں سے کچھ ملکن ہے ہماری نظر وہ سے ادھر ہو گئیں ہوں۔ اسے فرزد اور جمیں میں نہیں پائی جھیٹن اسکے لائل کی ٹوڑکی تھیں۔ پھر جب میں نے ان کا درگاہ اور بیویوں کو دیکھا، ان کے جالات دوستیات میں عذر کیا اور ان کے چھوڑے ہر نہیں تھیں اسیات میں بیدرسیا حادث کی۔ بیوال مٹک کر گزیا میں بھائی نہیں کا ایک ہو چکا ہوں۔ بلکہ ان سب کے حالات دوستیات جو تھک پہنچنے لگتے ہیں، الٰل روح سے بیساکے کو گریا ہیں۔ ان کے ادل سے لے کر اخوبی کے ساتھ فرزدگی گزاری ہے۔ میں نے عادات کو لگھے اور نفع کو انتہا

اچھی لگیں یا پری اغٹھے کے کڑے گھونٹ پی جاؤ۔ کینوں میں نئے نتیجے کے لحاظ سے اس سے زیادہ خوش مزہ دہ برسن یکھونڈ نہیں پاتے اور شن پر لطف رکھم کے ذریعے سے راہ چارہ وند بیر مدد گھکرو، کینوں رقصہ کی لامبائیں بیسے زیادہ مزے کی کامیابی ہے۔ جو تم سے حسن نظر رکھے۔ اس کے حسن نظر کو سچا تابت کرو۔ اپنے کسی بھائی کو حق تلقی نہ کرو۔

اسے فرزد بنتین رکھو! ارزق و مطاح کا ہوتا ہے۔ ایکبی دو جمیں کی تم جستجو کرنے ہو تو ادا بیک دو جو  
مار جی جستجو ہیں مگر مٹا ہے۔ اگر تم اس کی طرف نہ جاؤ گے تو بھی وہ تم تک اکر رہے ہے گا۔ اس جیسے پر شکو د  
سوں کو کوچھ تین نہیں ملی۔ موجودہ حالات سے لہد کے آئے والے حالات کا قیاس کرو۔ لوڑ پڑنے والے  
ام مانندو کو صبر کی پچھلی اور حسین لفظی سے دور کرو۔ بیت سے بیکانے تریبون سے بھی زیادہ مزدیک ہوتے  
ہوں اور بہت سے قریبی بیگانے سے بھی زیادہ بے تعلق ہوتے ہیں۔ پرنسپی دہبے جس کا کوئی درست نہ ہوا  
جس سے تجاہنک جاتا ہے۔ اس پاراستہ تنگ ہو جاتا ہے جو اپنی حیثیت سے آگے نہیں بڑھتا۔ اس  
میں مزملت برقرار رہتی ہے۔ لہدارے ہاتھ میں سب سے زیادہ مضبوط و مسیدہ رہے جو لہدارے اور اللہ  
کے دریاں ہے جو لہداری پر واد نہیں کرتا وہ لہدار دشمن ہے۔ حامل سے علاقہ بولڈا عقلمند سے رشتہ  
درجنے کے برابر ہے۔ جو دنیا پر اعتاد کر کے ملکہ ہو جاتا ہے۔ رینا اسے دغاد نے چاہی ہے اور جو اسے  
ظلت کی نکاحوں سے دیکھتا ہے وہ اسے اپت و ذلیل کری ہے۔ جب حکومت بولتی ہے تو زمانہ  
بیبل جاتا ہے۔ راستے سے پہنچے شریک صفر اور گھر سے پہنچے محсанے کے متعلق پوچھ کچھ کرو۔ بخدا اپنی  
عفنگوں میں سنا نے والی باقی ملل کا۔ اگرچہ رہ نقل قول کی حیثیت سے ہوں ا عمر توں سے صدرہ نہلو، عورت  
کو اس کے ذاتی امور کے علاوہ دوسرے اختیارات نہ سپر، لیکن کوئی عورت ایک بھول ہے تو کافر فنا اور حکمران  
تھیں ہے۔ بے محل شیر و بیکانی کا فلمبارہ کرو۔ کوئی اس سے بیک چلن اور بیکا ز عورت بھی ہے تو اسی افسدگاری  
کی راہ و کبید لعنت ہے اپنے قربیتیے کا اکرام و احترام کر دیکھنکر وہ لہدارے ایسے پر بال میں کوئی جن سے تم پر باز  
کر تے جو اسالیے شیخوں پر جمع کر قسماً لیتھیں لہدار سے وہ درست و بازدید جن سے جلد کر کے ہو  
میں لہدارے دین اور لہداری دینا کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور اس سے حمال بختیں اور دینی تراجمیں

حضرت سلام اللہ علیہ نے جنگ حسین کے موقع پر اس وقت فرمایا جب امام حسین یا امام حسن سلام اللہ علیہما کو جنگ کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اس جوان کو یہی طرف سے روک لے کہیں راس کی مردث (جگہ) خود پر لے جاؤ۔ وہ حالاً دکارے کہ کونکہ میں ان دو دلزیں نوجوان حسین علیہ (سلام) کو مررت کے منزہ میں دینے سے بخل کرتا

اکٹھے ہوں تو اس نے تمہارے لئے فری کی گنجائش ختم نہیں کی ہے اور نہ انہی رحمت سے یادیں لکھنا ہے بلکہ نے لکھنے سے لکھنے کی کوشش کی جو بھی ایک نیکی قرار دیتے ہے اور سب اپنی ایک بسو تو اسے ایک اور نیکی ایک ہواز سے کے بارہ پھررا یا ہے۔ اس نے تو بیر کا دروازہ ٹکوں رکھا ہے جب بھی اسے پھار وہ مہماں سنتے رہ جب بھی رازدہ نیاز کرتے ہوئے اس سے کچھ کھو دیا جاتا ہے، اسی سے اپنے دکھ دہدا کا رذالتہ اور صیحتوں سے ناٹلے کی المخاکرتے ہو اور اپنے کاموں میں بدو بلکہ نہ ہو اور اس کی رحمت کے ہزاروں دو چیزوں یہ طلب کرتے ہو جن کے دینے پا اور کوئی قدرت ہیں رکھتا چیزے عمر میں یہ درازی، جسمانی و قیاقاً اور رزق میں وحدت اسی طرح تم جب چاہو دعا کے ذریعے اس کی رحمت کے دروازہ ہوں گے اس کی رحمت کے چھاؤں کو بر ساروں یا بعض اوقات قبولیت میں دیر ہو تو اس سے ناہمید نہ ہو، نہ کوخطیہ نسبت کے مطابق ہونا ہے اگر قبولیت میں اس لئے دیر ہو جاتی ہے کہ ماں کے اجریں اور فرمہ اور امیدوار کو عطا ہے اور زیادہ میں اور کچھ یہ بھی ہونا ہے کہ تھا ایک چیز، باقاعدے ہو اور وہ حاصل کر جو کیوں۔ بگر دنیا یا آخرت میں اس سے ہبڑا چیز تھیں مل جاتی ہے جو یا تمہارے کسی بہتر معاشرے میں نظر نہ ہو اس سے ہجوم کر دیا جاتا ہے اس لئے کشمکشی ایسی چیزوں کی طلب کر لیتے ہو کہ اگر متنیں دے دیں تو مغلام اورین قبیلہ ہو جاتے۔ لہذا متنیں بس دو چیزوں کا چاہا ہے جس کا مجال پائیا ہو اور جس کا متنہ کے سر پر پڑنے والا ہو۔ ربا دنیا کا مال تو یہ تمہارے لئے رہے گا اور نہ قم اس کے لئے رہے گے۔ یاد رکھو! اے فرزند اکتم آخرت کے لئے پیدا ہونے ہوئے کوئی دنیا کے لئے۔ لہذا طلب میں نہ فتنہ کی سب معافیں میں میڈر ویسی سے کام لو۔ یہ نیک اگر طلب کا نتیجہ مال گھوٹا ناہترتا ہے۔ یہ فرمدی نہیں کو رزق کی شریں لکھ رہتے والا کامیاب ہی ہوا رکھ کا دش میں اعتمال سے کام لیتے والا حرم ہی رہے اور ہر کوئی اپنے لفظ کو بند نہ کھو۔ اگرچہ دنیا کی من مانی چیزوں تک لفظ نہ پہنچا دے۔ دوسروں کے غلام نہ بن جسکے اللہ نے ہتھیں آزاد دنیا یا ہے۔ اگر ہر کوئی کردار کا اپنے اور اللہ کے دینیان کسی دلی رحمت کو دھڑکنے دو۔ یہ نیک قم اپنا حصہ اور اپنی شرست پاک رہو گے اور وہ تھوڑا جو اللہ سے ہے منت خلوٰت کے لئے بہت سے لیےں۔ ہمترے ہے جنمیں کے نامقوں سے ہی۔ اگرچہ حقیقت جو ملتا ہے اللہ کی طرف سے اپنے اور برحق ہی چوہتے اس کی حقیقت یا نہیں پوچھی کہ ستر بند کھو اور جو کچھ تمہارے نامقوں سے ہے اس کو محظوظ نہ ہو۔ دوسروں کے آگے دامت طلب بُرھات سے بھی زیادہ پسند ہے۔ ٹیکلیں سے میں جملہ بکھو گئے تو تم نیک ہو جاؤ گے۔ بُرھوں سے بھی رہو گے۔ لہان (کے اشتراک) سے بخوبی رہو گے۔ اپنے درست یہ دشمن کے بیچ میں بُرھوں کے بیچ پڑا ہے اگرچہ اس کا دلکش بالغ الفضل اور احترام

وہی بزار کی سیاہ چین (علیہ السلام) کو اور دس بزار کی فوج پر قیسین بن محمد رحمن اللہ، کو اور دس بزار کے لشکر پر الایوب الفضلی (رحمی اللہ عنہ) کو اسی میرزا یا اور دسرے لوگوں کو مختلف تعداد کی فوجوں پر سالار مقرر کیا اور اسکے صفیں کی طرف پیٹ کر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن ایک ہفتہ بھی گورنے دپایا تھا کہ ملکون ابن بجم (رحمہ اللہ عنہ) نے رائے کے سراقوں پر ہزبِ کافی جس سے یہ نام لشکر پیٹ گئے۔ اور سماری حالت ان پھر طبقہ یون کے مائدہ مکانی جو اپنے چوڑا ہے کو کوچلی بہل اور ہیڑریتے ہر طرف سے انہیں اچک کر لئے چاہ رہے ہیوں۔

حضرت کی وصیت

جب آپ کو ابن بھرم لحمد اللہ صفرت لکھ چکا تھا۔ آپ نے حسن اور حسین علیہما السلام سے فرمایا۔ میں تم تو دونوں کو دعوتیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرستے رہنا۔ دینیا کے خواہ استند نہ ہوتا۔ اگرچہ وہ دنار سے کچھ لے گئے اور دنیا کی کسی سیوا چیز پر زکر لٹھا جاتا ہے تو دک کی جائے۔ جو کہنا حق کے لئے کہنا اور جو کہ قاب کے لئے کہنا۔ قاب کے دشمن اور مظلوم کے مدعا کار بنے رہنا۔ حیی قم کو اپنی تمام اولاد کو اپنے لپک کو اور حسن جنگ تک میرا زشتہ سنچے۔ سب کو دھیت لڑنا ہوں کہ اللہ سے ڈرستے رہنا۔ اپنے حوصلات و مست احتساب کے تلقفات بدل جائے تو انکا کیونکہ میں نے تمارے تبا رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرازتے سُنتا ہے کہ اپس کی کشیدگی کو مٹانا عام ممتاز روزے سے افضل ہے تو دیکھیں میری کتاب سے ڈر بارے میں اللہ سے ڈرستے رہنا۔ ان کے کام و دہن کے لئے فاقہ کی زبت نہ آئے۔ اور تماری موجودگی میں وہ نبادہ در بر بادر ہو جائیں۔ اپنے ہمسایلوں کے بارے میں المذکور سے ڈرستے رہنا کیونکہ ان کے بارے میں نہیں کہ پیغمبر نے پیغمبر ہمایت کی کے اور اپس کی سوچ میں اس حد تک ان کے لئے صغارش فرازتے رہے کہم لوگوں کو یہ مان ہونے والا کہ آپ نہیں بھی درستہ دلائیں کے مذاقان کے بارے میں اللہ سے ڈرستے رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ در سے اس پر عمل کرنے میں تتم سے سبقت نہ جائیں۔ مذاق کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ دنارے دین کا سوق ہے۔ اپنے پر دکار کے گھر کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اُسے جیلتے جی خالی نہ چھوڑنا کیونکہ یہ خالی چھوڑ دیا گی تو ہر ر عذاب سے) یقینت نہ پاؤ گے۔ جملہ اور زبان سے راہ خدا میں چماد کرنے کے بارے میں اللہ کو دل بھولنا اور قم کو لازم ہے کہ ایں میں مل لاپ رکھنا اور ایک در سے کی اعات کرنا اور بزرگوار ایک در سے کی طرف سے پیچہ پیش نے اور تلقفات ترقنے سے پیچہ رکنا۔ نیکی کا حلم دیکھنے اور براہی سے منزع کرنے سے بھی یا لفڑا لٹھانا۔ درستہ بدر کو وار قسط ہو جائیں گے پھر دعائیں ہاگل کو گھٹو تو قبیلہ تربوں گی ریخرا ارتاد فلادا۔ اے عبدالمطلب کے پیشووا ایسا نہ ہوئے پائے کہ قم میرا المؤمنین مقتل ہو گئے، امیر المؤمنین قتل بر کئے کے نے ہے ملکت یوسفے مسلمانوں کے خون سے ہرل کھینچ شروع کر دے۔

ل کیمیں ان کے امرتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل قلعخ نہ ہو جاتے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا خطبہ ہے۔ رفت بکالی سے روا یتہ ہے کہ امیر المؤمنین سلام اللہ علیہ زین العابدین کو فر  
خطبہ دیا اس آپ اکب پختہ پڑھتے ہوئے تھے جس کو حجہ وہ بہرہ و خودی نے حضرت کی خاطر لصیب کی تھا  
پر نت آپ کے جسم مبارک پر اکب اونی جگہ تھا آپ کی توار کا پرندہ سمیت خربا کا لفڑا اور پیروں ہی جو تے  
نی چھوڑ کے پتوں کے اور سجدہ دل کی وجہ سے پیشان یہ مسلم سرتی تھی جسے ادنٹ کے گھنٹے پر کاٹ دیا پہنچے  
ناب کے اوصاف میں فرمایا۔ وہ حکمت کی سہر پہنچے ہو کام اور اس کو اس سے تمام شرائط و ادب کے ساتھ چھل  
اہو کا وجہ یہ ہے کہ بھر قن اسی کی طرف توجہ ہو اور اس کی اچھی طرح سناخت ہو اور دل اعلانیت دنیا سے  
ل جو۔ چنانچہ وہ اس کے نزدیک اسی کی گشیدہ چیز اور اسی کی حاجت دار زد ہے کہ جس کا دھن طلبگار ہے  
ستگار ہے۔ وہ اس وقت رنگوں سے اچھل ہو کر) غریب و سافر ہو کا کہ جب اسلام عالم غرست میں اور  
اس ادنٹ کے ہو گا جو تھکن سے اپنی دم زمین پر ملدا ہو اور گرد کا اکلا حصہ زمین پر ڈالے ہو کے ہو  
اللہ کی بانی ماذہ جھوٹل کا بغتہ اور انبیاء کے جانشینوں میں سے اکب ناس و جانشین ہے۔ اس کے  
حضرت نے فرمایا (اے لوگو) میں نے تین اس طرح تصعیین کی ہیں جس طرح انبیاء اپنی اُنزوں کو کرتے  
ہے میں اور ان چیزوں کو تم تک پہنچایا ہے جو اوصیا دل بعد دالوں تک پہنچایا گئے ہیں۔ میں نے تین  
نے تازیا ہے اور سیکھا چاہا۔ بگرم سیدھے نہ ہوتے اور زبردستی تو بخ سے تینیں منکایا۔ لیکن تم کیلی دستے  
تینیں سمجھ کیا میرے علاوہ کسی اہد امام کے امیدوار ہو جو تینیں سیدھی راہ پر چلاتے اور صحیح راستہ دھلتے  
ہے دنیا کی رنج کرنے والی چیزوں نے جو رنج کئے ہوئے تھیں، پہنچ پھرالی اور جو پھریوں پھرلتے ہوئے  
انہوں نے رنج کر لیا۔ اللہ کے نیک بندوں نے (دنیا سے) کوچ کرنے کا نتیجہ کر لیا۔ اور نماز نے والی حکومتی  
دینا یا بخوبی سے دے کر میشور ہنسنے والی بہت سی آنحضرت میں لے لی۔ بھلہمار سے ان بھائی بندوں کو کہ جن  
غون صفحیں میں بھاتے گئے۔ اس سے کیا الفقان پہنچا کہ وہ اب زندہ موجود نہیں تھیں زیر نزد کراگر ہوتے تو  
خدا کو دکھل کر اگر اس کو اس کو دکھل کر اگر اس کو دکھل کر اگر اس کو دکھل کر اگر اس کو دکھل کر  
رفت اور اس کے بعد انہیں اس وچیں مالے گھر میں آتا را۔ کہاں ہیں؟ وہ بیرے بھائی کو جو سیدھی راہ پر  
رہے اور حق پر گور گئے! کہاں ہیں عمار! اور کہاں ہیں ابن نیمان اور کہاں ہیں ذی الشہادتین اور کہاں ہیں  
کے ایسے اور دوسرے بھائی۔

اس کے بعد حضرت نے بلند آواز سے پلارک لپی جادا جادا، اسے بندگان خدا دیکھو! میں آج ہی شتر کو

جن کا تیر نشازوں سے خطا کرنے والا ہے۔ ہم وہیں جو براہ ماست اللہ کے لفظیں لے کر پہنچ چکے ہیں اور درود سے  
بھلکے احسان پر درود ہیں اسے معادر یہ قسم بھلکی ساری کیونکر سکتے ہیں جو جگہم میں بنی اور قمیں جھٹپٹے والی امام میں  
اس اللہ اقم میں اسدالا...، ہم میں دوفون سردار جوانانی ایل جنت اور قم میں جسمی لڑائے۔ ہم میں سرفاذ ننان  
علمیان اور قم میں حالت الحطب اور ایسی بہت باقیں ہیں جو ہماری بلندی اور ہماری پستی کی آئندہ داریں چنان پہنچ  
کہاں اٹھوڑا سلام کا درج ہی وہ ہے جس کی شہرت ہے اور جامیت کے درکار کا بھی سارا امتیاز  
ناقابل الکار ہے۔ اور اس کے بعد جو رہ جائے وہ اللہ کی کتاب جامع الفتاویں ہمارے لئے بت  
دیتی ہے۔ ارشادِ الہی ہے فرازیدار آپس میں الیک درود سے کے زیادہ حق دار ہیں۔

درسری جگہ پر ارشاد فرمایا ہے۔ اب اسیم کے زیادہ مقدار وہ لوگ لختے جو ان کے پیر دکار لختے اور بی بی اور وہ لوگ جو ایمان لائے میں اور اللہ ایمان والیں کا سر پست ہے۔ تو ہمیں ترقیت کی وجہ سے بھی درسری پر ترقیت حاصل ہے اور الاعدت کی وجہ سے بھی مسلاحت قائم ہے۔ تم نے مجھے لکھا ہے کہیرے اور میرے صالحینوں کے لئے ہمارے باس میں توار ہے۔ یہ لکھ کر تم وزن کو بھی سنبھلنے لگے اصلاب پر تباذ کر تم نے اولاد عبد المطلب کو کب دن سے پیچھے پہراتے ہوئے پایا اور کب توار سے خوفزدہ ہوتے دیکھا تو ہم رانیوں شعر مختاری دیکھ دیکھ لیں یعنی پیش ہے۔ غنیم جسے تم طلب کر رہے ہو وہ خود انتہاری تلاش میں نکل کھڑا ہو گا۔ اور جسے درج کر رہے ہو وہ قریب پہنچے گا۔ میں تمہاری طرف نہما جوں و انصار اور اپنے طریقے سے ان کے لئے نعم پر جیتنے والے تالیعیں پا لشکر حربارے کر عقریب اٹھاتا ہوا کہاں ہوں۔ ایسا لشکر کو جس میں ہے بناہم ہجوم اور پھیلانا اگر در عینہ ہو گا۔ اور وہ مرت کے لئے پہنچے ہوئے ہوں گے۔ ہر طلاقات سے زیادہ اپنیں لقا کے پر در دکار محروم ہو گی۔ ان کے ساقط شہزاد بذری کی اولاد اور ماخنثی تلواریں ہوں گی لمحہ کی تیز رعداروں کی کاٹ قم اپنے ناہیں۔ بھائی، بیٹا اور کنہہ دالیں یہی ذکر کچھ چلے ہو تو  
فلمولن تے اب یعنی دیدنیں ہے؟ (انتی سخن الملاعنة)

حضرت کی امام حسین صلام اللہ علیہما کو وصیت

اے فرزند! میں نہیں اللہ عز وجل کے تقدیمی کی ظاہر میں اور باطن میں، رضا مندی اور عجائب کی خودست میں مکمل جن اتوگری اور فقیری میں میانہ روی دوست اور دشمن میں اضافات، خوش اور سنتی میں عمل احتجتی اور زرمی میں اللہ عز وجل کی رضا جوئی کی وصیت کرتا ہوں۔ اے فرزند! دہ شر نہیں ہے

اس ایک حزب کے پرے میں الیک ہی حزب لگانا۔ اور اس شخص کے باقاعدہ پرہنہ کا شام کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنائے کہ جنوار ایسی کے بھی بالغ پرہنہ کا ہوا۔ اگرچہ وہ کامنے والا کتابی ہو اور گزری ہوئی دنیا سے باقی دینا کے بارے میں عبرت حاصل کرنے کیونکہ اس کا ہر در در سے درستے تنا جلتا ہے۔ اور اس آخربھی اپنے اولی سے جامنے والا ہے۔ موت اور مرٹ کے بعد کی منزل کو ہمت زیادہ یاد کر دے۔ موت کے بعد گارنے بنو۔ مگر قابیل اطیان خرالٹ کے ساتھ۔ پڑے بٹے شردن میں رہائش رکھو۔ کیونکہ دو سلازوں کے اجتماعی مرکز ہوتے ہیں جنگلات اور بے وفا کی گھبلوں اور ان مقامات سے رجھان اللہ کی اطااعت ہیں وہ ملکیں کی کمی تو پرہنہ کرو۔ اور صرف مطلبیں کا اپنی فکر ہمیاں کو خود روکھو۔ اور بلزاری اور دیگر بیٹھنے سے ہٹ کر رکھو۔ کیونکہ یہ سلطان کی میلکیں اور قتنوں کی آنچھا ہیں جو تو میں، اللہ کی اطااعت دوسرا چڑیوں پر ہجوم ہے اپنے نفس کو بہانہ کر کے عبادت کی راہ پر لاو۔ اور اُس کے ساتھ فرم دیر رکھو۔ دباؤ سے کام نہ ہو جب وہ دوسرا فنکر دیں ہے فائض العمال اور چونچال کرو۔ اُس وقت اُس سے عبادت کا کام لو۔ مگر جو واحب ہیا، تینیں ہیں، ان کی بات دوسرا ہے۔ انہیں بھر حال ادا کرتا ہے۔ فاسقوں کی صحبت نے پہنچ رہنا۔ کیونکہ باقی برائی کی طرف رہنا لرق ہے۔ اور اللہ کی علیت و توقیر کا خیال رکھو اور اس کے دوستوں سے دوستی کرو۔ اور غصے سے درد کیونکہ سلطان کے لٹکوں میں سے ایک بڑا لٹکر ہے۔

## معاویہ کے نام خط

بچے الفری لغوقل کا تذکرہ کرنا ہے کہ ہماجین والوں کا الیک گروہ خدا کی راہ میں شہید ہوا۔ درس ب کے نام پھیلتا الیک درج ہے۔ مگر جب ہم ہمیں کے شہید نے چام شہادت سیا تو اسے سید الشہادہ کہا گیا۔ اور سعیرنے صرف اسے یہ خصوصیت بخشی کہ اس کی نلا جزاہ میں ستر تکبیریں کیں۔ اور کیا اپنی دیکھتے کہ سب لوگوں کے ہاتھ خدا کی راہ میں کامیاب کئے اور ہر الیک کے لئے ایک خدا کی فضیلت حاصل ہے۔ مگر جب بحدار سے آدمی کے لئے بھی تراوی جو احمدیوں کے ساتھ پورچا تھا۔ تو اسے الطیار فی الجہن (جنت میں پڑا مرنے والا) اور زندگی بھائیں و پریوں والا) لہا گیا۔ اگر خداوند عالم نے خود دستائی سے روکا نہ ہوتا تو بیان کرنے والا اپنے نہ ہمیڈہ مختاریل بیان کرتا کہ دسویں کے لارج کام عزاداری کی تھی۔ اس نئے نالا کام کا شروع ہے۔

## باب ۱۰۰

### اکمہ اول بیت مسلم اللہ و تجیاتہ و بر کاتہ علمہم دامًا کے فضائل

تاب شیخ البلاعین امیر المؤمنین امام التقین اقامۃ العزائم، عیوب الدین مولانا رسول المانن الحنفی  
اسدۃ اللہ تعالیٰ طالب علی بن ابی طالب مسلم المتمیع علی الائمه من اولادہ دامًا اما مسٹواریداً متنا مسیا  
متکاظر با تیاس سرمدًا کا ایک خطبہ درج ہے جس کو آپ نے صوفین کی رائی کے بعد ارشاد فرمایا اس  
میں کامیک حصہ یہ ہے جوں مصلی اللہ علیہ و آله کے متعلق ہے۔  
وہ ستر حدا کے امین اور اس کے دین کی پیارہ گاہیں۔ علم الہی کے نخن اور حکتوں کے رجھ  
ہیں۔ کتب انسانی کی گھاشیاں اور دین کے پیارہ گاہیں۔ انہی کے ذریعے اللہ نے اس کی پشت کا خم سیوا  
کیا اور اس کے پیارے صفت کی پیشی دوڑی۔  
اسی خطبہ کا ایک حصہ ہے، جو مذاقین کے متعلق ہے۔

انہوں نے فتن و فخر کی کامن کی۔ خدا کا اور فریب کے پانی سے اسے سینچا اور اس  
سے ہلاکت کی جیسی حاصل کی۔ اس اسست میں کسی کو اُمّہ مودہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جن لوگوں پر ان کے  
احوالات ہیئہ جاری رہے ہوں وہ ان کے پڑاں نہیں ہو سکتے وہ دین کی بیمار اور لقین کے سروں ہیں  
اُنکے بڑھ جانے والے کو ان کی طرف پہنچ کرنا ہے اور یہی رہ جائے والے کو ان سے آکر ملنے والے  
حق دلائیں اور خصوصیات انہی کے لئے ہیں اور انہی کے بدرے میں سپہی کی وصیت اور انہی کے لئے  
ربنی کی) دعا شے۔ اب یہ وقت ہے کہ حق اپنے اہل کی طرف پہنچ کیا اور اپنی صحیح جگہ  
پر منتقل ہو گیا۔

حضرت مسلم اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ ہے:-

ہماری وجہ سے تم نے رکراہی، کی تیگوں میں براہی کی روشنی پائی اور رعنیت اور بلندی کی  
چوٹی پر قدم رکھا اور ہمارے سبب سے اذیتی راؤں کی اور ہماری راؤں کی اور ہماریں سے صحیح رہائی کے  
اجالیں میں آئنے: میں نے جب سے حق کو دیکھا اس میں سبھی شک نہ کیا۔ حضرت موسیٰ کی اپنی جان کا  
خوت نہیں تھا بلکہ جاہلوں اور گراہ ملکتوں کے غلبہ کا خوت تھا۔

لہجت زیل و حیری، ہر اس مقام دوزخ کے سماحت ہے۔ اسے فرزندِ تقین رکھوا جو شخص اپنی ذات کا  
عیوب ملاحظہ کرتا ہے وہ دوسرا کی جیسوں کی طاقت دیکھا نہیں دیتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتی پر راضی نہ تھا ہے  
وہ کسی چیز کے نوٹ ہو جانے سے حزن و ملال میں نہیں پڑتا جو شخص اپنے بھائی کے لئے کمزور ہو گا۔ وہ  
خود اس سے میں گزنا ہے۔ جو شخص نے اپنے جرم کو بھلا دیا اس نے دوسرا کے جرم کو بڑا خیال کیا۔  
جن نے اوز کو سر زندگی کی دو ڈال بوجیا، جس نے اپنی لائے کو عجیب خیال کیا وہ مفراد ہو گیا۔ جس نے  
اپنی مغلک پر بھردہ مکاری کیا گیا، جس نے لوگوں کے سامنے نکل کر کیا وہ زیل ہو گیا۔ جو شخص بڑی جگہ  
داخلِ بُوادہ بُوادہ رُز بیوں کے سامنے اٹھنے پہنچنے والا ذلیل ہوتا ہے۔ جو شخص علماء کی مجلس  
میں بیٹھا تو قیر ہو گا۔ جو شخص نے مراح کیا وہ ملکا ہوتا ہے۔ جو شخص میں زیادتی کی سے پہنچتا گیا۔ جو شخص  
کی بات زیادہ ہو گی اس کی خطا زیادہ ہو گی۔ جس کی خطا زیادہ ہو گی۔ اسی بی جیا بخوبی ہو گی۔ جس بی جیا  
کم ہو گی۔ اس بی پر بیز کمری بخوبی ہو گی۔ جس کی پر بیز کماری بخوبی ہو گی اسی کا دل سردا رہتا ہے۔ جس کا دل رہتا  
ہو گا وہ اُنگی دا خال ہو گا۔ اسے فرزندِ جو شخص نے لوگوں کے عیوب کی طرف نظر کی اور اپنی ذات کے لئے  
ان عیوب پر راضی ہو گا۔ جو شخص بذاتِ خودِ حق ہے، جو شخص عقائدِ بُر تھے وہ بعترت پکڑ لے ہے جو بعترت کی طرف  
ہے، لوگوں سے الگ ہو جاتے ہے اور جو الگ ہو جاتے ہے وہ صحیح سالم ہوتا ہے۔ جس نے خواہشات کو جھوڑ دیا  
وہ آزاد ہے۔ مومن کی عزت اُنگی سے مستثنی ہونے میں ہے اکنامیت شعاری ایک الیٰ کاں ہے جو کبھی ختم  
نہیں ہوتی۔ جو شخص نے محنت کر زیادہ یاد کیا وہ دنیا کی بخوبی چیز سے راضی ہو گی۔ جو شخص نے جناب اس  
کا کلام کم ہو گا۔ صرف جسی بات کرے کا جو اس کو نامدہ رہے گی۔

دہ لوگ یہ جو اپنے علم سے لمبیں دامانی کی بالائی سے آکا ہوں گے۔ ان کی خاموشی ان کے بستے کا مظہر ہوگی ان کا ظاہر ان کے باطن کے موافق ہو گا۔ وہ دین کی بخی لفہت نہیں کریں گے۔ اور نہ اس میں اختلاف کریں گے۔ وہ (دین) ان کے درمیان سچا گواہ اور حاکوش پولنے والا ہو گا۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ ہے۔

طہمع ہونے والا طموع ہے۔ جیکنے والا جگہ اسطمار ہونے والا اٹاہر توا اور جھکنے والا اعتدال پسائیا  
اللہ تعالیٰ نے قوم کے عوقب اور قوم کو دن کے عوقب میں اور دن کو بدل دیا، ہم نے مصیبت کا انتظار اس  
طرح کیا جس طرح خلک سالی والا بارش کا انتظار کرتا ہے۔ ائمۃ اللہ کی حقوق پر اللہ کے قائم ہیں۔ اس  
کے بعد میراس کے پیچنے والے ہیں جنہت میں وہ شخص داخل ہو گا جو ان حضرات کو جانتا ہر کا، اور  
یہ حضرات اس کو جانتے ہوں گے۔ اور جسم میں فہری داخل ہو گا جو شخص ان کا انکار کرے کا اور  
وہ اس کا انکار کریں گے؟

حضرت کے خطبہ کا ایک حصہ ہے۔

جس شخص گھر دوں میں دروازہ کے بغیر آئے گا۔ وہ چور کے نام سے گوہم ہو گا۔ اسی خاطر ہمارا ایک حصہ رہے گا۔

(آل محمد) انہی کے بارے قرآن کی فضیل اُس تین اتری ہیں۔ وہ اللہ کے خوبیتیں ہیں اگر پڑھتے ہیں تو سچ بولتے ہیں اگر خاموش رہتے ہیں تو کسی کو بات میں پہلی کا حق نہیں اُنل (کیا آنکھوں سے دیکھے والے اور بصیرت کے ساتھ عمل کرنے والے کے عمل کی انتہا) اور یونی ہوتی ہے کہ وہ (پہلے) یہ جان لیتا ہے کہ یعنی اس کے لئے فائدہ مند ہوتا ہے یا الفاظ ان رسان اگر صرفیدہ ہوتا ہے تو آگے بڑھتا ہے بخشن ہوتا ہے ذہن جاتی ہے اس لئے کہ بے جانے پڑجے ہوئے بڑھتے والا ایسا ہے جیسے کوئی غلط راستے پر چل نکلے ہے جتنا وہ اس را پر بڑھتا جاتے کہ اتنا ہی مقدمہ سے دور ہوتا جاتے ہے کہ اور عمل کی درستی ہیں) عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی رذشنا را پر چل رہا ہو (ذواب) دیکھے والے کو چل دیکھ کرو؛ دیکھے کو آگے بڑھ رہا ہے پا بچھے کی طرف میٹ رہا ہے ۷

حضرت مسلم الترمذیہ کے خطبہ لاکی حضرت یہ ہے :-

اللئے اپنے رسول کو جلکھتے ہوئے ذر، روشن دلیں، محل راہ شریعت اور رہايت دینے والی کتب

میں اپنے رب کی ولیل پر فنا فهم ہوں، میں اپنی بیت کے منہاج پر قائم ہوں۔ میں روشن راستے  
زدیں، اپنے بھی کے اہل بیت کا خیال رکھو ان کی سمت کو لازم مکمل و اور ان کے آثار کی پیری دی کر دو، محتسبین  
کے ہرگز پاہر نہ کالیں گے اور میں دوبارہ تھاکت میں نہیں دے سائیں گے۔ اگر وہ بیٹھ جائیں تو تم بھی بھوڑو  
وہ اٹھ کھڑے ہوں تو تم بھی اٹھ کھڑے ہو۔ ان سے آگے نہ بڑھو دردناگراہ ہو جاؤ گے اور ان  
کے سچے سچے رسم و روزہ ملاؤ ہو جاؤ گے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے:-  
 بزردار! اکلِ موصیٰ اللہ علیہ وآلہ کی مشال آسمان کے ستاروں کی ماں نہیں ہے۔ اگلے ستاروں مگر جاتا ہے تو امداد  
 طلب کرتا ہے، ہم نوگ نہست کا درخست ہیں۔ رسالت کے اتنے کی جگہ ہیں، فرشتن کے آئے جانے  
 یہیں۔ علم کی معاون ہیں۔ راتاگریوں کے چھٹے ہیں۔ ہماری مدد کرنے والی اور ہمارا الحب رحمت (حدائقِ نعمتی)  
 ہے۔

سید امام اللہ علیہ کے خطبیں کا ایک حصہ ہے:-

ادعا کرتے ہیں کہ وہ ماسنیون فی المعلم ہیں نہ سہم۔ چونکہ اللہ نے ہمیں بلند کیا اور انہیں گذاشیا ہے۔ اور عین اہانت دیتا ہے اور انہیں حرمہ رکھتا ہے اور عین (مزول علم ہیں) داخل کیا ہے۔ اور انہیں وعدہ کر۔ اور سہم ہی سے ہدایت کی طلب اور مگر اسی کی تاریخیں کو تھیں اتنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

امام قریش سے ہول کے جو اسی قبیلہ کی ایک شاخ بنی ہاشم کی کشت ناز سے ابھری گئے اور اسی اور کو زیب دیتی ہے اور مسلمان کے علاوہ کوئی اس کا اہل بر سکتا ہے اپنے بعد غفرنی پر بیٹے الیما زندہ رہے گا۔ اس میں حق سے کوئی چیز پر شیدہ نہ ہوگی اور باطل سے زیادہ اور کوئی چیز نہ ہو۔ اللہ اہم اس کے رسول پر حجۃت زیادہ باعذخا جائے گا۔ اس زمانے کے ہنسنے والے لاگل

یک کتاب دھلی سے زیادہ سستا سو را کوئی نہیں ہو سکا۔ جب اس کو پوری طرح نلا دلتے گا، اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ جبکہ اس کے مقابلات کی تحریک کی تحریک کی جائے گی، اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ لیکن رکھو! قمِ رہابت کر نہیں سچان سکو گے تک اس شخص کو رہ جان لوس نے اس کو حجور ڈیا تھا، قمِ کتاب کے عہد و میان کو اس دفت ن پڑا سکو گے جبکہ تک اس شخص کو رہ جان لوکہ کس نے اس کو حجور ڈیا تھا، قمِ اس کو سرگز مرگو اس تک نپڑا سکو گے جبکہ اس شخص کو رہ جان لوس نے اس کو پس لپشت ڈال دیا تھا، اس کے لئے اس کو رہ جان لوس کو خلائق کو اپنا کام کر کر بنتا ہے۔

اور اس کے رسول اور ان کے اہل بیت کے حق کی صورت رکھنا تھا تو وہ شخص شید ہو کر مر اور اس کا اجر انہی پر ہے۔ جس نیک عمل کی اس نے نبیت کی بھتی وہ اس کے قرآن کا حق دار ہو گیا۔ اس کی نبیت ایسے ثابت ہوئی چیزے دو شخص خود نوازناک کر (میران جلو میں) کھو رہا تھا۔ ہر چیز کے لئے درست اور دقت مقرر ہے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطیہ یہ ہے جن میں آپ نے آں حکما ذکر کیا ہے۔  
کہ وہ رُجُل کی زندگی کا باعث ہے اور جملت کی موت کا سبب ہے۔ ان کا حلم ان کے علم کا اور ان کا ظاہر ان کے بال کا اور ان کی خاموشی ان کے کلام کی حکمت کا پتہ دیتی ہے۔ وہ حق کی خلاف درست کرتے ہیں۔ اس میں اختلاف پیدا کرتے ہیں اور وہ اسلام کے متون اور بجاو کا لٹھاتا ہے۔ ان کی وجہ سے حق اپنے ہیں اور اس پر عمل کر کے اسے پہچاناتے۔ صرف نقل و معاشرت سے اسے جانتے ہے یوں اعلیٰ کے رادی سہیت ہیں گے اس پر عمل پیرا ہو کر اس کی تکمیل کرنے والے کم ہیں۔ حضرت کا کلام ہے، یہیں بن زیاد شخصی سکھتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے میرا ناظر پر کہا اور فقرستنک کی طرف لے چکے جب آبادی سے دور نکلے تو ایک لمبی آہ کی اور پھر فریبا اسے کبیل ایمِ دل اسرار و حکم کے فرستہ میں ان میں سب سے بہتر ہے جو زیادہ تکمیل کرنے والے ہو۔ لہذا جمیں میشیں تباوں اسے یاد رکھتا۔ دیکھو تین تکمیل کے رُجُل ہوتے ہیں ایک علم رباني و دوسرا معمول جو جمیں کی راہ پر برقرار ہے اور تیسرا عالم اللہ علیہ کا وہ پیش گردہ ہے کہ حورہ پکارنے والے کے پیچے ہر لیتا ہے اور ہر سارے روح پر مرد جانتے ہے۔ زمین نے ذر علم سے کس ضمایکا ذکر کی بخوبی سہارے کی پناہ مل۔ اسے کبیل ایا درکو اک علم مل سے بہتر ہے رکیز کا علم تہاری تکمیل کرنے والے ہیں اور مال کی میش حفاظت کرنی پڑتی ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔ لیکن عدم حضرت کرنے سے بڑھتا ہے اور مال و دولت کے نتائج داشرات مال کے فناہنے سے فنا ہو جاتے ہیں۔ اسے بیس، علم کی فنا مانی ایک دین ہے کہ جن کی اتنا ملک جاتی ہے۔ اس سے انسان اپنی زندگی بیس دہری سے اپنی احاطت مذہبی سے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے۔ یاد رکھو علم حاکم ہوتا ہے اور مال حکوم۔ اسے کبیل امال اکھڑا کرنے والے زندہ ہر فنے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں۔ اور علم حاصل کرنے والے رہقی دینا ایک باقی رہتے ہیں۔ ہے شک ان کے احجام نظریں سے داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان کی صورت دل میں موجود رسمی مدد اس کے بعد حضرت نے یہیں بینہ اقوس اہل اشارہ

بیسے ہیں۔ ان کا کوئی لکھا اور سمجھت کر سامنے کا مقام دینیہ ہے کہ جمال سے آپ کے نام کا بول بولا ہوا۔ آپ کا آوازہ (چاروں) پھیل، اللہ نے آپ کو مکن دلیل، شفا بخشن تضییغ اور اپنی جمالتوں کی، تکافی کرنے والیں دست کے کر بھیجا اور ان کے ذریعے سے رذیعت کی، ناصدیم را ہیں اُنہاں کا لکھن اور غلط سلط بیعتوں کا قیو کیا اور قرآن اور سنت میں، بیان کے ہوئے احکام و اخراج کئے قرآن جو شخص بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور چاہے تو اس کی بدیعتی مسلم، اس کا مشیر ازادہ درہ ہے، ہم اس کا منہ کے مل گنا سخت در دل انگریز اور فرم طویل حرب اور جملک عذاب ہے۔

حضرت سلام اللہ علیہ کا ایک خطیہ یہ ہے۔ ایک ایمان دہ ہوتا ہے جو دل میں جا ہوا اور برقرار ہوتا ہے اور ایک دہ کہ جو دل اور سینیوں کی تہوں میں ایک مفترہ درست تک عبارت ہو تب ہے۔ لہذا اگر کسی ایک میں میشیں ایسی براں نظر آئے کہ جس سے میشیں اظہار بیزاری کرنا پڑے تو اسے اس درست تک موقوف رکھو کہ اس شخص کی موت آجاتے اکر اس موقع پر اظہار بیزاری اپنی حد پر راقع ہو گی۔ ہجرت کا اصول پسے کی طرح اب بھی برقرار ہے۔ اہل زمین میں کوئی گرد و حکم سے خدا کا سستہ اختیار کرے یا علا نیہ۔ برحال اللہ کا اس کی احتیاج نہیں ہے زمین میں حجت خدا کی سرست کے بیشتر کسی ایک کو بھی صحیح محسنوں میں ہماجر نہیں کہ جا سکت۔ ہال جو اسے پیچانے اور اس کا اقرار کرے دیسی ہماجر ہے اور جس تک مجھے (الہیہ) کی جز پہنچے اک اس کے کان سن لیں اور دل بخونا کر لیں زرے سے ستفینیں ہیں اور حضرت سے سلفی اپنی داخل نیش سمجھا جاستا، بلاشبہ ہماں معامل ایک افراد کو اسکے درست اسے جس کا انتقام وہ بہو گا کہ جس کے دل کا امتحان اللہ نے کے لیا ہو اور ہمارے قول و حدیث کو صرف امانتار سینے اور بخوبی عظیں ہی بخونا کو سکتی ہیں۔ اسے لوگوں کو دینے سے پہلے مجھ سے پوچھو لاد میں زمین کی راہوں سے زیادہ آسمان کے راستوں سے دافت ہوں۔ قبل اس کے کر وہ فتنہ اپنے پیروں کو اٹھاتے جو ہمار کو بھی اپنے پیروں کے پیچے رفتار یا ہر اور جس نے لوگوں کی عظیں ناقول کر دی ہوں۔

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطیہ کا ایک حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جمیں اور میشیں اپنی احاطت سے رسول کی احاطت کی توفیق دے۔ اپنی رحمت سے میں اور تینیں معاف کرے۔ دین کو لازم ہے۔ صمیبیت پر صبر اختیار کر، اپنے بالتوں اپنی نواروں کو، اپنی

۱۱۔ / نہ امش کا ... سوچ کت نہ دو۔ اس حرمی جلدی مست کر دو۔ جس کے متعلق اللہ نے متابے

تحتین پیدا کیں اسی شجو سے کوچ سے انبیاء پیدا کئے اور جنہیں سے اپنے امین شخص کئے۔ ان کی عزت بہتری عزت اور تقدیر بہترین قبیلہ اور شجوہ بہترین شجوہ جو سرزین حرم پر اکا اللہ بنبرگی کے ساتے میں بڑھا جس کی شافعی دعا اور پچل و مترس سے باہر ہیں۔ وہ پرہیز کاروں کے امام امانت حاصل کرنے والوں کے راست پر جو بھیرت ہیں۔ وہ ایسا چنان ہیں جس کی روشنی تو دیتی ہے اور ایسا روشون ستارہ جس کا ذر صیانا پاش اور الیا حقائق جس کی صور متشد فشان ہے۔ ان کی سیرت راذرا طوطہ لفظی سے بیچ کر سید ہجی راحظہ حلقہ اور سنت براہیت کرتا ہے، ان کا کلام حق و باطل کا خفیہ کرنے والا اور حکم عین عدل ہے۔ اللہ نے انہیں اس وقت بھیجا کہ جب رسولوں کی آمد کا سلسلہ رکھنا ہوا تھا۔ بعلمی بھی ہوئی اور امور کی پر غفلت جھانی ہوئی تھی۔ وانہی بنجع البلاطم عور الحکم میں تحریر ہے کہ حضرت نے (فَيَا أَيُّلَّا إِلَّا اللَّهُ كَيْفَ يَرْكَبُ الْأَطْيَمِ) میں اور میری ذہیت ان شرائط میں سے ایک شرط ہیں۔ میں جنم کی تقسیم کرنے والا ہوں، میں جنتوں کا حاضر ہوں، میں صاحب حوض ہوں، میں صاحب اعزاف ہوں۔ ہم اہل بیت میں سے جو شخص امام ہے وہ اپنے اہل ولایت کو جانتا ہے اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فزان ہے اتنا انت منذوس ولکن قوم ہادی میں مومن کا یسوس بھیوں اور مال بکاروں کا یسوس بھوتا ہے۔ جس شخص نے اپنے امام کی اطاعت کی، اس نے اپنے رب کی اطاعت کی۔ وانہی بنجع البلاطم،

حضرت کے وہ فتنوں جو کتاب بنجع البلاطم میں ذکر ہیں وہ کتاب فر راحلم کی موجود ہیں۔ میں نے ان کو اس لئے وارد نہیں کیا تاکہ تکرار لازم نہ ہو جائے۔

سیخ بہادراللین عالی فقیہ سره کی کتاب الرعبین میں اپ صاحب لکھوں اور اورادی ہیں۔ تحریر ہے کہ یہ حدیث عاصی اور حاصل کے ماقبل علیہ وجہ ہے دکر رسول اللہ نے فرمایا) جو شخص اس حالت میں رہی کہ اس نے اپنے زانٹ کے امام کو زیچانا وہ جاہلیت کی مررت رکیا۔ علماء محمد شمسانی کی کتاب مل و خل میں بھی یہ حدیث و خرد ہے۔ میں نے اس تقدیر کو بھی ذکر کر دیا ہے جو کتاب جنہیں اس مدار کو کتاب مشرق الاکوان میں موجود ہے اور تینا اور تریکا اس کتاب میں اس تقدیر کے بعض اشاروں کو ذکر رکھیں۔

فائداتی المحققین یعنی  
در حکمتی المحققین یعنی

فکل علفر من علوم فاخرة  
من ميدار الدینا لبیر المعرفة  
تم مدار لكتفما عند نامهانافا  
وكل ذي شدة عذًا مهانافا  
دکل ما تذاہ جائزية الفض  
 فهو الذي من جفرنا يغتص

عل، کوئی تو، یا الیا جزو میں تھے مگر ناقابل الیمان ہے۔ جو دینا کے لئے دین کو آکار بنا نے ہے اور اللہ کی ان لمحتوں کی وجہ سے اس کے بندوں پر اور اس کی محبوں کی وجہ سے اس کے بندوق فرقہ در بر تحریک جتنا ہے والا ہے یا رابر بحق و مخالف کا مبلغہ تھے مگر اس کے ... دل کے گوشوں میں بیت کی روشنی نہیں ہے۔ لیکن اور ہر ذرا سماشہ عارفین پہاڑ کے مل میں شکر و شبہات کی چلکیاں بھر کر تو معلوم ہو رہا چاہیتے کہ نہیں اس قابل ہے اور نہ وہ اس قابل ہے یا الیا شخص ملتا ہے کہ جو لذ تو پرستا ہے اور باسانی خراش لعناتی کی راہ پر کھجج جانے والا ہے یا الیا شخص جو مجھ اوری و ذخیراً اوری بیان ریتے ہوئے ہے۔ یہ دو لذیں بھی دین کے کسی امر کی رحمائی و پاسداری کرنے والے ہیں ہیں۔ دلوں سے انسانی مشاہدت چرخے والے چہ پائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح ذکر علم کے خریدار ماعول کے نے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ یا ان مگر زمین ایسے فرد سے خال نہیں رہتی کہ جو فدا کی جبکہ کو بقرار رکھتا ہے۔ ہے وہ ظاہر و مشور ہو یا خالف و پہنچ۔ تاکہ اللہ کی دلیلیں اور شان شنیہ باہم اور میں ہی کھلتے رہیں پرہیز ہوں! خدا کی فتنہ وہ ترکیت میں سمعت سخت ہوتا ہے ہوتے ہیں اور ایسا کے نہ دیکھ نہ دیکھ لے لحاظ سے بہت بلند اخدا و عالم ان کے ذریعے سے اپنی جھوکوں اور لشائیوں کی خفا ظلمت کرتا ہے۔ بیان نک کر دے ان کو اپنے ایسیوں کے سپر و کر دین اور اپنے ایسیوں کے دل میں اسیں بودیں۔ ہم نے انہیں ایک دم حقیقت و بصیرت کے اکتشافات ملک پہنچا دیا ہے وہ یقین و اعتقاد کی روح سے مل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جیسیں آزم پسند لوگوں نے دنیا قرار دے رکھا تھا۔ اپنے لئے سهل و اسان بھی لیا ہے اور جن چیزوں سے جاہل بھروں امکنے ہیں ان سے وہ جی دکانے بیٹھیے ہیں وہ ایسے جھوٹ کے ساقوں دینیں رہتے ہیں کہ جن کی رو جیں ملاد اعلیٰ سے والبستہ ہیں۔ یہی لوگ لذ میں پراللہ کے نائب اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ ماتے ان کی دین کے لئے میرے شوق کی فراوانی! پھر عزیزت نے کیل سے فرمایا اسے کیل! اب جس وقت جاہو والپس چلے جاؤ!

حضرت سلام اللہ علیہ کے خطبہ کا ایک حصہ یہ ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے آباء اجداد کی معرفت بیان فرماتی ہے۔

فرمایا اس داللہ نے ان دانیا کو بہترین سرپنچے جس نے کی جگہوں میں رکھا اور بہترین ٹھکاوں پر لٹھ رہا وہ بلند مرتبہ صلبیوں کے پائیزہ سکوں کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ جبکہ ان میں کوئی اگر جو جسے والا کر رکھی۔ دوسرا دین خدا کوئے کر کھرا ہو گیا۔ بیان تک کہ یہ الیت محدث محدث اللہ علیہ وآلہ و ملک پہنچا۔ جنہیں ایسے

# فہرست مصاہیں

صفہ	عنوان	باب
۲	حروف اول	
۴	حالت زندگی مصنف	
۵	تسبیح	
۹	مقدار	
۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله وسلم کے نور کے اول ہونے کے بیان میں	باب ۱
۲۱	نبی کیم صلی اللہ علیہ و آله وسلم کے باب دادا کی خرافت	باب ۲
۲۳	دنیا اس وقت تک تمام ہے جب تک اب بیت علیم السلام قام میں	باب ۳
۲۴	حدیث سعینہ نوح حدیث باب حطہ بہ اسرائیل حدیث نقیلین اور حدیث غیرہ کے بیان میں	باب ۴
۵۰	الشَّفَاعَةُ لِكُلِّ أَبْنَاءِ نَبِيٍّ كَمَا سَمِعْتُ نَبِيًّا كَمَا سَمِعْتُ كَوْلَجَنِي كَمَا سَمِعْتُ بَنِيَّ كَمَا سَمِعْتُ	باب ۵
۵۱	ان احادیث کے ذکریں کو حسب علی ایمان ہے۔ حدیث فتح خیبر اور حدیث مژملت کے بیان میں	باب ۶
۵۷	حضرت علی رم المژمر جو لفظ رسول اللہ تھیں اور حدیث علی منی و انا منہ	باب ۷
۸۸	حدیث طیبہ کے بیان میں	باب ۸
۹۳	احادیث موذنات میں	باب ۹
۹۷	حدیث بخوبی کے بیان میں	باب ۱۰
۹۹	حدیث خاصت النخل کے بیان میں	باب ۱۱
۱۰۳	حضرت علی رم المژمر جو کے سبقت اسلام کے بارے میں	باب ۱۲
۱۰۶	علی عبید اسلام کے ایمان کی پیشی اور قوت تسلی کے بیان میں	باب ۱۳
۱۰۷	ایم علی اسلام کی علم کی زیارتی کے بیان میں	باب ۱۴
۱۰۸	رسول اللہ صلی علی علیہ السلام کی خاطر عذر لیتا اور آپ کو وحی بنا	باب ۱۵
۱۱۰	علی علیہ السلام دفعہ اور ایجادت کی تفصیل کرتے والے ہیں	باب ۱۶

فليست بمحبٍ قولنا ولا يزع يوماً بعون اعرانا  
فاننا نحن على الحقائق غرفت كلّ كربلة رفيق  
ران انتشار کا تزییر پہنچے گرچا ہے)

اور حضرت نے اپنے خطبہ بیان میں ارتضاد فرمایا ہے (رس)

د کافی شفت اسرار العلوم باہرها و عندهی حدیث حکم و قدیم  
و ائمۃ القیوم علی کم فتیر تحیط بکل العالمین علیم  
ران انتشار کا تزییر پہنچے گرچا ہے)

حضرت نے فرمایا اگر میں جا ہوں تو سو رہ فاتح کی تفسیر سے ستاد نہیں کا بار بنا دوں۔  
قد تحریک مجدد اللہ و فضیلہ تالیفہ نیاسیم المحدثۃ لنڈی القرابی من اهل  
العباد اصل اولیہ علی سیدنا و مولانا محمد وعلی اللہ و محتفته و اهل بیتہ  
رحمبہ و مرحیبہ و مرحیبہ دانہما ممتاز بیداً ابداً۔

المؤمن ان استاذک یا من لا تراہ العيون ولا تحيط به النظر ان يجعل  
ذلك لی ول عالدی و سیلة الى نبیل مرضاتک بجاہ محمد والد الطاهرین  
یوم الدین یعنی دکر صلی وانت ارحم الراحمین واجعله بیانی العالمین.  
نام العالمین من العباد منتشرًا فی السلاط منداداً بین العباد ربنا فی  
الیوم الفضل دام بیعاد۔

کیم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ - ۲۶ اپریل ۱۹۷۳ء۔ شب جمع المبارک  
بقام مstan (منی پاکستان)

حرر  
محمد شریف عفی عدنہ

١٦٣	سُبْرَ بِإِلَهٍ مِّنْ أَنْوَارٍ خَلَوْا فِي الْمُسْلِمِ كَانَةٌ وَلَا يَتَبَعُوا حُطُوطَ الشَّيْطَانِ لِتَفْسِيرِ	باب
١٦٤	بَلْ لِشَيْطَانٍ لَّمْ يَرَ مِثْلَهُ عَنِ الْمُغَيْبِ لِتَفْسِيرِ	باب
١٦٥	وَدَقَقَ هُمْ أَنْفُسُهُمْ مُسْتَعْلِفُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٦٦	أَنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجِعُونَ يَالْأَعْذَادِ عَنِ الْعِصَمِ طَافُوا كَبِيرِي لِتَفْسِيرِ	باب
١٦٧	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٦٨	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٦٩	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٠	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧١	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٢	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٣	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٤	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٥	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٦	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٧	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٨	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٧٩	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٠	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨١	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٢	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٣	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٤	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٥	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٦	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٧	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٨	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٨٩	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٩٠	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٩١	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٩٢	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٩٣	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب
١٩٤	أَنَّكُمْ لَتَنْهَى عَمَّا هُمْ إِلَيْهِ مُحِيطُونَ لِتَفْسِيرِ	باب

١٧١	حَفَظَتْ عَلَى عَلِيهِ السَّلَامُ كَاسِرَةً هَمَّاتْ لِعَزِيزِ آيَاتِ كَالْمُلْكِ كَيْ كَتَبَتْ كَرَبَّاً	باب
١٧٢	عَلَيْكَ رَسُولَ النَّاسِ حَصَرَتْ مَذَبَّتْ كَبَّابَ كَاسِرَةً طَرْفَنَ وَكَفَنَ عَمَادَتْ بَيْهَ	باب
١٧٣	حَرَزَتْ عَلَى قَرْآنَ كَيْ سَاقَتْ مَيْسَرَ اسْمَاعِيلَ كَيْ لَعْنَ عَمَالَلَ	باب
١٧٤	آيَتْ مِنْ نَيْسَرِي ادْرَعَ الَّذِينَ شَفَقُونَ اعْرَالَهُمْ بَالَّلَّهِ وَالْمَهَارَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٧٥	تَفْسِيرِ اجْعَلَتْ سَقَايَةَ الْحَاجَ فِي قَانَ تَخَاهَرَ عَلَيْهِ وَرِيَّونَ يَلْتَهَيَّرَ كَيْ سَانَ مِنْ	باب
١٧٦	رَكْنِ اللَّهِ هَرَالَذِي ابْدَيَتْ اَنْهَنَ دَعَنَا اَفْدَرَ جَالَ صَدَقَ مَا عَاصَدَ وَلَكَ تَفْسِيرِ	باب
١٧٧	الَّذِينَ امْدَأَنَ عَلَى الصَّالِحَاتِ صَلَّى لَهُمْ وَحْسَنَ مَاتَبَهُ تَلَقَّى اَمْرَمَنْ رَهَمَاتْ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٧٨	مَنْ جَاءَ بِالْحَسْنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٧٩	نَامَ اَذْهَبَنْ بَلَكَ فَانَّمِنْ مَنْقِتَنْ اَرْزَبَنْيَهُ الَّذِي نَلْهَمَنْ تَانَا عَلَيْهِمْ مَقْتَدَنْ	باب
١٨٠	تَيْنَ آيَاتِ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨١	آيَتْ اَذْلَانِ جَيْتَمِ الرَّسُولِ نَقْدَمَنْ بَيْنَ بَيْنِي خَاهِرَ مَدِيقَةَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٢	لَهَمَارَادَوْ زَلَقَهُ سَيْسَيَتْ دَحْبَوَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَرَقَبَهُ هَذَا الَّذِي كَنْتَ بَهُ تَنَاهُونَ اَنْ رَهَ	باب
١٨٣	آيَاتِ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٤	فَانَّ مَوْذَنَ بَيْنَهُمْ لَقِيدَ الْأَعْنَةَ اللَّهُ عَلَى اَنْهَالِيْنِ بَلَانِنَ مِنَ اللَّهِ دَرَسَلَهُ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٥	وَعَلِ الْاِعْدَلَنَ رَجَالَ بَيْرَوَنَ كَلَاسِيَاهَمَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٦	قَلَ كَيْ يَاهِلَلَ سَهِيدَأَ بَيْنِي وَبَيْنِكَمَرَهُ مِنْ عَنَدَهُ عَلَمَ الْمَنَابَيَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٧	دَانَدَسَرَ عَشِيَوتَكَ الْاِمْرَيَنَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٨	تَلَ لَا سَكَلَكَمَ عَلَيْهَا (حِدَّا كَا اَكَرَدَتَنَ في الْقَرْبَيِ) كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٨٩	آيَتْ تَلَهَبَرَ اَرْدَهِيَتَكَ سَكَلَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٩٠	رَالَذِينَ آمَنُوا وَالْمُتَّعَمَهُمْ ذَرِيَّا لَهُمْ بَيْانَ اَجْتَنَبَاهُمْ فَرِيَّا لَهُمْ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٩١	وَمِنْ حَلْقَنَا مَهَ يَهَدَونَ بَاعْنَ دَبَهُ لَعِدَلَوَنَ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٩٢	رَانَ لَغَارَلِيْنَ تَابَ دَامَنَ وَعَمَنَ دَعَمَ صَالَحَانَ اَهَمَدَهُ كَيْ تَفْسِيرِ	باب
١٩٣	اَوْ مَنْ لِسَلَمَ دَرَجَهُ الَّهُ دَهُ مَحْسَنَ نَقْدَسَيَسَقَلَسَ لَعَرَقَةَ الْمَقْنَقَيَ الْفَقَيَامَهُ لَهَا كَيْ تَفْسِيرِ	باب

۴۳۰	باب	علام سید شریف زرالدین علی محمودی مصری و حسن اللہ کی کتاب جواہر العقین سے صحیب قلعوں اداہل بست شیخی مکمل اللہ علیہ السلام کے برکات نام دار و کنز	۷۱۱	باب	ان احادیث کے بیان کے بارے میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کے امتحان کے پڑکے میں دارد ہوئی
۴۳۷	باب	شیخ امام عبدالرحمن بن حرب بن احمد سبطی میں کتاب درۃ المعارف سے بعض احادیث کو دار دیا گیا ہے۔ اپنے زمانے کے تمام علماء علم حدوث میں زیادہ عالم تھے بعض ان چیزوں کا بیان جو کتاب الدر المعنی مولف امام کمال الدین ابن سالم محدث طلحہ بن شافعی قائل اسرارہ دافاعی علیہ علوی دفیو وہ مذکور سے نقل کی گئی ہے۔	۷۱۹	باب	حدیث شد کی مکمل جزوں کا اس صحیحیت کا احتجاج میں شامل ہے اور اس صدقوں اور بادام کا بیان سوزج کا مذکوب ہونے کے بعد عالمیں لوٹتا۔
۴۳۸	باب	شیخ امام عبدالرحمن بن حرب بن احمد سبطی میں کتاب الدر المعنی مولف امام کمال الدین ابن سالم محدث طلحہ بن شافعی قائل	۷۲۰	باب	حضرت علی کرم اللہ وجہ سے سوزج کا مکونا احتجاج میں اس طبق احادیث بہت پائی اور تو نیہ حدیث لدار اچیا باب حضرت ابی سیم اور لدار اچیا علی ہیں، شوری کے متعلق احادیث کا بیان
۴۴۰	باب	شیخ امام عبدالرحمن بن حرب بن احمد سبطی میں کتاب الدر المعنی مولف امام کمال الدین ابن سالم محدث طلحہ بن شافعی قائل	۷۲۱	باب	حضرت علی علیہ السلام کی محنت کی بلندی اور اسے کاتا رک الریاض ہوتا ان واقعہ کے بیان میں جو کو ابو عثمان عویش جا حظیلہ سی محترم صاحب کتاب الہیان و البین جعلہ
۴۴۱	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت کے شیعیوں اور اتباع کرنے والوں کے متعلق ذکر کلام صفت سے خلفا کی تفصیل کے متعلق بیان	۷۲۸	باب	محققین اور مشاہیر منقادین سے ہیں نے اپنے رسالہ میں تحریر کئے ہیں۔
۴۴۲	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت کے شیعیوں اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کا ذکر جو صاحب مشکوٰۃ المصایب نے بیان کیا	۷۲۵	باب	امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل خدیجہ البر کی اور فاطمہ الزهرہ رضی اللہ عنہما کے فضائل
۴۴۳	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کا ذکر جو صاحب مشکوٰۃ المصایب نے بیان کیا	۷۲۶	باب	حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کا بیان باب
۴۴۴	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کے اسناد کے بیان میں	۷۲۷	باب	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصیب اولاد فاطمہ سلام اللہ و برکاتہ الش تعالیٰ نے حضرت عصیب سے اس بات کا وعدہ کیا کہ اب کے اہل بیت کو عذاب دے گا۔
۴۴۵	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کے اسناد کے بیان میں	۷۲۸	باب	ان احادیث کے بارے میں جو امام حسن کی شہادت کے بارے میں دارد ہوئیں۔
۴۴۶	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کے اسناد کے بیان میں	۷۲۹	باب	ان احادیث کے بارے میں جو امام حسن کی شہادت کے بارے میں دارد ہوئیں۔
۴۴۷	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کے اسناد کے بیان میں	۷۳۰	باب	مختلاب ای مخفف سے ان واقعہ کو نقل کیا گیا جو شہادت امام حسن اور اپ کے اصحاب کی شہادت میں مفصل مشتمل ہیں۔
۴۴۸	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کے اسناد کے بیان میں	۷۳۱	باب	مرح امام شافعی امام حسن اور اپ کے اہل بیت پر گیر کرنے کے ثواب کے متعلق بعض آیات اور احادیث کیاں کتاب حوالی علیہ السلام کی شان میں امام علی رضا اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا کلام
۴۴۹	باب	کتاب الطالب العالمی کے مولف نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے اہلیت اور اتباع کتاب الحجۃ مؤلف شیخ کامل علامہ مشریعیت ہاشم بن سلیمان بن اسماعیل حسینی حنفی قدس اللہ عز و جل آیات کو دار دکار جا اپنا فاسم الجھن کے بارے میں نازل ہوئیں ان احادیث کے اسناد کے بیان میں	۷۳۲	باب	حضرت علی علیہ السلام کے دو مجرمات اور کیمات جو جو لوگوں کے لئے ظاہر ہوئے اب عین کا حزاب، جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کی کراست

